سلسلۂ اشاعۃ العلوم نمبر (۶۰)

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

الحمد للہ والمنۃ کہ

جلد ثانی

ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل

مولفہ

فاضل جلیل عالم نبیل مولنا مولوی سید عبد الحی صاحب بخاری قاضی کرنول شریف

(حسب الحکم)

عالیجناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خان نواب فضیلت جنگ بہادر معین المہام امور مذہبی سرکار عالی

باہتمام

جناب ابو الدرجات مولنا مولوی حافظ محمد ولی الدین صاحب فاروقی مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

در مطبع شمس الاسلام واقع حیدرآباد زیور طبع

بار اول

صرف مثل مطبع ہذا میں طبع ہوا

۱۳۳۶ھ

فہرست ابواب جلد دوم ہدایۃ التنزیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب چہارم

قرآن شریف کے متشابہ اور نادر اور مشکل لغات کے بیانمیں

تنبیہ جو کلمات قرآن شریف میں کمتر آئے ہیں اُنکی آیت لکھکر نشاندہی کی گئی ہے کہ آیت فلاں جزاور فلاں رکوع میں ہے اسواسطے کہ تلاوت کرنیوالے اپنی مصحفوں اور قرآنوں میں اُن مقاموں میں دھوکہ نہ ہونے کیلئے کچھ علامت کریں اور جو کلمات کہ قرآن میں بہت جگہ آئی ہیں اُن کی کوئی نشاندہی نہیں کی گئی اور جو کلمات قرآن میں نہیں آئے ہیں اُن کے مقام میں لکھدیا گیا ہے کہ یہ کلمہ قرآن میں نہیں آیا اور فصلوں میں بعض الفاظ اپنے فصل سے مقدم کئے گئے ہیں مثلاً عاتیہ فصل عین میں لکھا جاتا تھا سو فصل الہمزہ میں آتیہ کے ساتھ لکھا گیا تاہر دو لفظ کا مخرج اور فرق اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ وباللہ التوفیق

فصل الھمزۃ

آللّٰہ پہلے الف کے مد سے۔ اصل میں ءَاَللّٰہ تھا مرکب ہمزہ استفہام اور لفظ اللہ سے۔ یہ اسم ذات ہے معبود برحق کا جیسے زید وعمر اسم ذات ہیں آدمیوں کے واللّٰہ عَلَمٌ للذات واجب الوجود المستجمع لجمیع صفات الکمال المنزہ عن سمات النقص والزوال۔ پس اللہ اسم مرتجل ہے جیسے اسکی

ذات بے مثل بے تغیر بے تبدل ہے اُسکا نام بھی ویسا ہی ہے لیکن کثرت
استعمال سے ہمزہ درج کلام میں گرجاتا ہے جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اور اللہ
اسم ذات ہونیکا یہ سبب ہے کہ لفظ اللہ موصوف ہوتا ہے نہ صفت اور ہر
ذات کو ایک نام ضرور ہے اگر یہ اسم صفت ہو تو کلمہ شہادت سے وحدانیت
ثابت نہ ہوگی جیسے لا الہ الا الرحمٰن سے توحید ثابت نہیں ہوتی اور بعضوں نے
کہا ہے کہ الٰہ فِعَال کے وزن پر مصدر بنی للمفعول ہے اِلٰہَ اِلٰھَۃً اُلُوْھَۃً
اُلُوْھِیَّۃً سے بمعنی معبود کے یا اَلِہَ اِذَا تَحَیَّرَ سے بمعنی متحیر ہوا اس لئے کہ
اسکی حقیقت میں عقول حیران ہیں یا اَلِھْتُ اِلیٰ فلاں سے اس لئے کہ اُس کی
یاد سے دل تسکین وطمانینت پاتے ہیں ایسے بہت اقوال مدلل ہیں قول جامع
یہ ہے کہ لفظ اللہ اصل میں صفت تھا پھر علم ہوگیا جیسے اللہ یا الٰہ پر الف ولام
لایا گیا تو اَلْاِلٰہُ ہوا اور ہمزہ ثانی حذف ہو کے لام اول پر فتح آیا اور لام اول
اور دوم میں ادغام کیا گیا تو اَللّٰہ ہوا یہ اسم منقول ہے اسکے نظیر النّاس ہے
جو کہ اصل میں الاناس تھا قول محقق وجامع یہ ہے کہ لفظ اللہ اصل میں وصف تھا
پھر علم ہوا۔ ہمزہ استفہام لائے تو ءَاللّٰہ ہوگیا دو ہمزے ثقیل ہونے سے
دوسرے کو الف سے بدل گئے تو آللّٰہ ہوا اس میں التقائے ساکنین علی حدہ
ہے وہ جائز ہے۔ التقائے ساکنین علی حدہ وہ ہے کہ ایک کلمہ میں اول ساکن
مدہ اور دوسرا مشدد ہو التقائے ساکنین علی غیر حدہ جائز نہیں مگر حالات وقف
میں جیسے ولاالضالین اس میں تین التقائے ساکنین ہے آللّٰہ کے معنی
(کیا اللہ) قرآن شریف میں یہ لفظ اسطرح سے دو جگہ نظر آیا قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ
لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ (یعتذرون)، آٰللّٰہُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ
(وقال الذین لا یرجون) تلاوت کے وقت ان الفاظ کا لحاظ رکھنا چاہیے۔
واللہ ولی التوفیق۔

آَللّٰہ بغیر مد کے تحقیق صیغہ وزن ترجمہ مذکور ہوا ہے یہ قرآن شریف میں صدہا جگہ ہے اگر فرضاً ہا۔ کو خوب ظاہر نہ پڑھیں اَلَآ پڑھیں تو معنی غلط فاحش ہوں گے اَلّٰہٗ اَلّٰہٖ اَلّٰہٗ۔ یوں نہیں۔ یوں نہیں۔ یوں نہیں بعض ذکر کرنیوالے سے جلدی سے ایسا ہی پڑھتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

آٰلْاٰنَ پہلی الف کے مد سے اصل میں ءَ اَلْاٰنَ تھا ہمزہ استفہام کا ہے الف لام عہد حضوری آن بمعنی وقت دوسری ہمزہ کو بسبب جمع ہونے دو ہمزوں کے الف سے بدل دیا گیا۔ آٰلْاٰنَ ہوا معنی (کیا اب)۔ قولہ تعالیٰ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ آٰلْاٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ (یعتذرون) وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ آٰلْاٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ (یعتذرون)

اَلْاٰنَ بغیر مد کے اس کی تحقیق وغیرہ مذکور ہوئے معنی (اب)

آٰلذَّكَرَيْنِ مد اور ذال معجمہ کی تشدید سے تحقیق سابق سے ظاہر ہے معنی (کیا دونر) قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ (ولوانّنا) یہ لفظ قرآن شریف کے ایک ہی رکوع میں دو جگہ ہے۔

اٰئِلُوْنَ الف ممدودہ سے (تیڑی ہونے والی)(اس) تو ذای تعوج یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

عَآئِدُوْنَ عین سے (پھرنیوالی)(الن) وفی التنزیل اِنَّا كَاشِفُ الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ۔ والیہ یرد وفی المثل العود احمد

آئِلٌ الف ممدودہ سے (بیان کرنے والا سیاست کرنیوالا درست کرنیوالا (ن)، یہ لفظ قرآن میں نہیں آیا۔

عَآئِلٌ عین سے فقیر محتاج عیل وعیلہ درویش قال تعالیٰ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ۔ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (عم)

ای نقیراً ذا عیالٍ۔

اٰتو الزکوٰۃ پہلے الف کے مد اور تا کے فتحہ واو کے ضمہ سے اصل ءَاَیْتَوْ الزکوٰۃ تھا صیغہ ماضی جیسے اَکْرَمُوْا دو ہمزہ ثقیل ہونے سے ثانی ہمزہ الف سے بدل ہوا اور یا متحرک ماقبل اس کا مفتوح ہونے سے یا الف سے بدل ہوئی اور الف التقائے ساکنین سے گرا اٰتُوْ اَفْعَوْ کی وزن پر اور ہمزہ درج کلام میں آنے سے گرا اور لام کو زا بنا کر زا میں جو شمسی حرف ہے ادغام کرنے سے واو ضمیر اور زائے اول میں التقاء ساکنین ہو واو کو ضمہ دیا گیا اس لئے کہ کسرہ واو پر ثقیل ہے اور فتح دینے سے یائے محذوف کے ضمہ پر کوئی دلیل نہیں رہتی تھی اور واو کو گرانے سے واحد کے صیغہ سے التباس ہوتا تھا۔

اٰتَوا ماضی کا صیغہ ہے افعوا کی وزن پر یا جو لام کلمہ تھا گر گیا ہے اسکا مصدر اِءْ تَاءٌ ہمزہ یا سے بدل ہوا اٰتو ایتاء ہوا مصدر مجرد اَتی فعل کے وزن پر مہموز الفاء ناقص یائی ہے ضرب یضرب کے باب سے واو اس میں ضمیر فاعل ہے زکوٰۃ اس کا مفعول ہے دفی التنزیل اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ (تلك الرسل ۳) فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوْا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ (واعلموا) دو مقام میں اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ (اقترب ۶) معنی (دو زکوٰۃ)

اٰتُوا الزَّکٰوۃَ پہلے الف کے مد اور تا کے ضمہ سے اور بغیر تلفظ واو اول کے جمع امر حاضر مذکر کا صیغہ ہے اصل میں ءَاْتِیُوْا تھا جیسے اَکْرِمُوْا ضمہ یا پر ثقیل تھا نقل کرکے ماقبل کو دیا گیا یا التقائے ساکنین سے گر گئی۔ معنی (دو تم زکوٰۃ) باقی تحقیق سابق سے معلوم ہوتی ہے۔

اِیْتُوْا اصل میں اِءْتِیُوْا تھا دوسرا ہمزہ ماقبل مکسور ہونے سے یا سے بدل ہوا۔ معنی (آؤ تم)، وفی التنزیل ۔ اِیْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ (لے آؤ کتاب کو میری پاس) بائے تعدیہ کے سبب سے لاؤ کا معنی ہوا ہے وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ (معنی اور آؤ تم میرے پاس عاجزی کرتے ہوئے) یہاں ہمزہ اول جو وصلی ہے درج کلام میں گرنے سے وہ ہمزہ یا سے بدل نہیں ہوا ہے۔

اِءْتَمِرُوْا کسر ہمزہ سے اچھے کام کا حکم کرو، قال تعالیٰ وَاْتَمِرُوْا بَیْنَکُمْ بِمَعْرُوْفٍ۔

اِعْتَمَرَ کسر عین سے عمرہ بجالایا، قال تعالیٰ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ

اٰبَآئُنَا مد سے ہماری باپ دادا۔

اَبَانَا ۔ بغیر مد کے (اے ہمارے باپ) یہاں حرف ندا محذوف ہے اور حرف ناصب آئے تو بھی یہی صورت ہوتی ہے۔ فی التنزیل یَا اَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ۔ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ ۔

اَبَانَ بغیر مد کے اور بغیر الف کے بعد نون کے معنی جدا کیا، ابان یبین ابانۃ ۔ یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

اٰتٍ مد اور تا کے وقف کے (آنے والا) اتی یاتی اتیا ضرب کے باب سے اسم فاعل ہے اصل میں آتِیٌ فاعل کے وزن پر تھا ضمہ یا پر ثقیل تھا حذف کیا گیا آتِیْنٌ ہوا یا اور نون تنوین میں التقاء ساکنین ہوا یا حذف ہوئی اور نون تنوین ماقبل سے ملا اٰتٍ فاعٍ کے وزن پر ہوا اسی طرح اتی الرحمٰن عبدا ۔ وقف کی حالت میں آت پڑھا جاتا ہے قال تعالیٰ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ ۔

اٰتِ مد اور تا کے کسرہ سے معنی دے، قال تعالیٰ فَاٰتِ

ذَا الْفَہانی حَقَّہٗ بتعلیل اٰتو الزکوٰۃ میں مذکور ہوی -

آتِیَۃ مد سے مؤنث ہے آتی کا جو اسم فاعل ہے معنی (آنے والی)

عَاتِیَۃ عین اور الف سے اسم فاعل مؤنث ہے اصل میں عاتوۃ ہے واو بسبب کسرہ ماقبل کے یا سے بدل ہوا عتوٌ فعول کے وزن پر مصدر ہے نصر کے باب سے معنی (حد سے گذرنیوالے ، وَاَمَّا عَادٌ فَاُھْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَۃٍ سَخَّرَھَا سَبْعَ لَیَالٍ وَ ثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ - (تبارک الذی)

آتی مد سے واحد مذکر غائب ماضی معنی (دیا) اصل میں اءْتَیَ تھا دو ہمزہ جمع ہونے سے دوسرا الف ہوا اور یا بھی ماقبل کے فتح کے سبب الف بنا ایتاء اسکا مصدر ہے افعال کے وزن پر اصل میں اِئْتَایٌ تھا دوسرا ہمزہ بسبب کسرہ ماقبل کے یا ہوا اور لام کلمہ جو یا ہے الف زائد کے بعد آنے سے ہمزہ ہوی - مصدر مجرد اَتْیٌ فَعْلٌ کے وزن پر ضرب کے باب سے ایتاء (لانا دینا) اتی معنی (دیا)

ف

جو الف کہ اصل میں یا تھا اُس کو یا کی شکل سے لکھنا چاہیے اور جو الف اصل میں واو تھا اسکو الف کی شکل سے لکھنا چاہیئے مثلاً مَنْ عَلٰی قِدْرُہٗ عَلَا قَدْرُہٗ علی غلبان سے ناقص یائی ہے اور علا علو سے ناقص واوی

اَعْطٰی بالفتح (دیا) اعطی یعطی اعطاء -

اَتٰی ہمزہ کے فتح سے (آیا) ماضی ہے تحقیقات سابق سے ظاہر

اٰتُوْا مد سے جمع ہے اٰتی کی (دو)

اَتَوْا ہمزہ اور تا کے فتح سے جمع مذکر غائب ماضی (آئے وہ مرد)

مصدر۔ اَتی اتیان۔ ضرب سے مہموز الفا ناقص یائی اصل اَتَیُوْا تھا تعلیل اٰتو الزکوٰۃ میں مذکور ہوئی ہے۔

عَتَوْا عین اور تا کے فتح سے۔ اصل میں عَتَوُوْا فَعَلُوْا کے وزن پر تھا واو متحرک تھا فتح ماقبل کے سبب سے الف ہوا اور الف التقائے ساکنین سے گرا عَتَوْا فَعَوْا کے وزن پر ہوا مصدر عَتُوّ فَعُوْل کے وزن پر ناقص واوی (معنی سرکشی کی اُنہوں نے اور حد سے بڑھ گئے)

اُتُوْا ہمزہ اور تا کے ضمہ سے اصل میں اُتِیُوْا تھا ضمہ یا پر ثقیل تھا ماقبل کو دیا گیا یا التقائے ساکنین سے گری اَتٰی اسکا مصدر لازم اور مجرد ہے مفعول پر بلائے تعدیہ آنے سے مجہول کا صیغہ بنا ہے قولہ تعالیٰ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا (معنی اور دیئے جائیں گے وہ اہل بہشت ہم شکل میوے)

عُتُوًّا عین اور تا کے ضمہ اور واو کی تشدید سے مصدر ہے فعول کے وزن پر نصر کے باب سے۔ (معنی سرکشی کرنا حد سے بڑھنا)

اُوْتُوْا ہمزہ اور تا کے ضمہ سے اور دونوں واوون کی سکون سے اصل میں اُءْتِیُوْا تھا دوسرا ہمزہ پہلے ہمزے کے ضمہ کے سبب سے واو ہوا اور ضمہ یا پر ثقیل تھا ماقبل کو دیے یا التقائے ساکنین سے گری ماضی مجہول ہے ایتاً سے جس کی تحقیق مذکور ہوئی (معنی دیا گیا اُن کو)

اِیْتُوْنِیْ ہمزہ کے کسرے سے اصل میں اِءْتِیُوْا تھا دو ہمزے ایک کلمے میں جمع ہوئے ثانی ہمزہ اول ہمزہ کے کسرہ کے سبب سے یا سے بدل ہوا اور دوسری یا پر ضمہ ثقیل ہونے سے ماقبل کو دیا گیا یا التقائے ساکنین سے گری اِیْتُوْا اِفْعُوْا کے وزن پر ہوا اس کا مصدر اتی ہے مفعول پر بلائے تعدیہ آنے سے متعدی کے معنی پیدا ہوئے نون۔ نون وقایہ ہے

اور یا ضمیر متکلم - نون وقایہ وہ نون ہے جو اپنے ماقبل کی حرکت کو نگاہ رکھنے
کیلئے جائے قال تعالیٰ ائتونی بکتاب معنی (لاؤ تم میرے پاس کوئی کتاب)
آتَیْنَا مد اور تا کی فتح اور اخیر میں الف سے جمع متکلم ماضی کا صیغہ ہے اصل
میں أَأْتَیْنَا اَفْعَلْنَا کے وزن پر ہے دوسری ہمزہ کو الف سے بدل کئے معنی
(دیا ہم نے)

اَتَیْنَا بغیر مد اور تا کے فتح سے اور اخیر میں الف سے جمع متکلم -
آتَیْنَ - مد اور تا کی فتح سے اخیر میں بغیر الف کے جمع مونث غائب ماضی،
معنی (دیے وہ عورتیں) تحقیقات سابق سے ظاہر ہے جمع متکلم کے صیغہ کو بغیر الف
کے اخیر میں یعنی بغیر مد طبعی کے پڑھیں تو معنی میں فساد فاحش ہوتا ہے بعض
تلاوت کرنے والے بلا لحاظ مد طبعی کے پڑھتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ -

آتَیْنَا - جمع متکلم کا صیغہ ہے قرآن میں صدہا جگہ آیا ہے اور
آتَیْنَ جمع مونث کا صیغہ ہے قرآن میں نہیں آیا -

اَتَیْنَ - بغیر مد کے اور تا کی فتح سے جمع مونث غائب کا صیغہ ہے - معنی
(آئی وہ عورتیں)، فان اتین بفاحشۃ - (والمحصنات)

اٰتِیْنَ مد اور تا کے کسرے اور اخیر میں بغیر الف کے جمع مونث امر حاضر
کا صیغہ ہے - معنی (دیو تم عورتیں) وَآتِیْنَ الزَّکٰوۃَ (ومن یقنت)

اَعْطَیْنَا - ہمزہ اور عین اور طا سے جمع متکلم ہے اعطا سے - معنی
(دیا ہم نے) اس میں اگر نون کے بعد کے الف کو چھوڑ دیں دو حرکت کے
برابر دراز نہ پڑھیں تو جمع مونث کا صیغہ ہو جائیگا اور نماز فاسد ہوگی -

اٰتِنَا مد اور تا کے کسرے بغیر یا کے اخیر میں الف سے آتِ
واحد مذکر امر حاضر کا صیغہ ہے - توتی سے جو اصل میں تأتی ہے ہمزہ افعال

اس میں سے واسطے موافقت واحد متکلم کے گرایا گیا ہے اور ضمہ یا پر ثقیل ہونے سے گر پڑا۔ امر اصل سے بنایا گیا یعنی تأتِیُ سے تا علامت مضارع امر بنانی میں حذف ہوئی اور یا جو لام کلمہ ہے علامت جزم سے گری أأتَ ہوا ب ثانی ہمزہ ماقبل مفتوح ہونے سے الف بنا اٰتِ ہوا اَفعِ کے وزن پر تا ضمیر متصل منصوب مفعول کی ہے معنی (دی تو ہم کو)

اٰثِمٌ مد اور ثائے مثلثہ سے اسم فاعل ہے اِثمٌ ہمزہ کے کسرے سے اس کا مصدر ہے ضرب کے باب سے۔ معنی (گنہگار)

عَاصِمٌ - عین وصاد سے اسم فاعل ہے عصمت بالکسر اس کا مصدر ہے ضرب کے باب سے۔ معنی (نگہبان) ان دونوں صیغوں کے حروف کے مخرج خوب ادا کر کے پڑھنا چاہیے۔ مَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ - (یعتذرون) قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَحِمَ - (وما من دابه) مَا لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ وَ مَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (ومن اظلم)

اٰجِلَه - آئندہ ہونے والے یہ قرآن میں نہیں آیا۔

عَاجِلَه بالفعل ہونے والے قال تعالیٰ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ -

اٰخِر - مد اور خا معجمہ کے کسرے سے اسم فاعل ہے بمعنی (فارسی، ویسین) اردو (پچھلا) ایسا ہی اخیر - اخرہ پچھلی - اور اخر جمع -

اٰخَر - مد اور خا معجمہ کے فتح سے اسم تفضیل ہے معنی فارسی (دیگر) معنی اردو (اور) اُخَر - آخَرُون - جمع اخریٰ اخرہ مونث -

عَاقِر - عین اور قاف سے صفت کا صیغہ ہے - جیسے کابر - وہ عورت

اور مرد کہ اُن میں اولاد کے ہونے کا مادہ نہیں ہے ایسے مقامات میں
مخرج کا خوب لحاظ چاہیے وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ -
وتلك الرسل، وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ -
(قَالَ الْمَرْءُ قُلْ لَكَ) وكانت امراتی عاقرا وقد بلغت - (قال
المراقل لك)

آذَان مد سے جمع اذن کی ترجمہ فارسی (گوشہا) اردو (کان)،
۲ اَذَانَ - بغیر مد کے اجازت وحکم جمع اذن کی کسر الف اور سکون ذال ہی-
اُذَوْا الف اور ذال معجمہ کی فتح سے جمع مذکر غائب ماضی کا صیغہ ہے -
اصل میں اُذَیُوْا تھا اتوا کے مانند تعلیل ہوئی اء ذائے اء تائے کے
مانند مصدر ہے ترجمہ (رنج دیا انہوں نے)
اُذِیْتُمُوْنَا - مد الف اور ذال معجمہ کے فتح اور تا اور میم کے ضمہ سے
آذَیْتُم - جمع مذکر حاضر فعل با فاعل ہے باب افعال سے اور (نا) ضمیر
متصل منصوب مفعول کی ہے اور واؤ اصلی ہے جو (تمو) اور (کمو) اور (ہمو)
میں تھا اسم کے اخیر میں واو بعد ضمیر کے واقع ہونے سے اُسکو حذف
کئے - (تم)، (کم)، (ہم)، ہوا کیونکہ اسم کے اخیر میں ایسا واو نہیں رہتا
اسی سبب سے دَلْوٌ کی جمع اَدْلٍ آتی ہے جس کی اصل اَدْلُوٌ تھا بضم
لام ہے لام کو کسرہ دے کے واو کو یا سے بدل کر کے گرا دئے
(ہو) میں واو بعد ضمہ کے شاذ ہے -

جب (تم)، اور (کم)، اور (ہم)، کے بعد دوسرا کلمہ ملایا جائے تو واو
پلٹ آتا ہے اور ضمیروں میں التقائے ساکنین ہو تو میم کو ضمہ آتا ہے
جیسے اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ وَلَكُمُ الْيَوْمَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ -

ترجمہ (رنج دیا تم نے ہم کو) یہی حقیقت ہے واو کی جو کلمات ذیل میں ہے
اٰتَیْتُمُوْهُنَّ ترجمہ (دیا تم نے اُن کو) اَنُلْزِمُكُمُوْهَا ترجمہ (کیا لازم کریں ہم
تم کو وہ رحمت) اِذْ یُرِیْكُمُوْهُمْ۔ ترجمہ (جب دکھایا وہ اللہ نے تمکو ان کفار کو)
جِئْتُمُوْنَا (آئے تم ہمارے پاس)، اَسْقَیْنٰكُمُوْهُ (پلایا ہم نے تم کو وہ)
سَمِعْتُمُوْهُ (سنا تم نے اُس کو) اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ (جب علیحدگی اختیار
کی تم نے اُن سے) اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ (کیا خوش خبری دی تم نے مجھکو) اُوْرِثْتُمُوْهَا
(وارث کئے گئے تم اسکو) دَخَلْتُمُوْهُ (داخل ہوئے تم اُس میں) خَلَفْتُمُوْنِیْ
(نیابت کی تم نے میری) عَزَّرْتُمُوْهُمْ (مدد کروگے اُن کی) اَشْرَكْتُمُوْنِ
(شریک کیا تم نے میرے ساتھ) كَرِهْتُمُوْهُنَّ (مکروہ جانا تم نے اُن کو)
اور یہ کلمات ذیل میں واو نہیں ہے جو پلیٹ کر آئے۔
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ (سو اب بس ہے تیرے طرف سے اُن کو اللہ)
اِذْ یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ (جب دکھایا تم کو اُس فوج کو اللہ نے) زَوَّجْنٰكَهَا
(جوڑا کر دیا ہم نے تجھے اسکو)

اٰسٰی۔ مد سے اور سین کے بعد الف مقصورہ سے (غم کھاؤں میں)
واحد متکلم مضارع ہے۔ باب افعال سے مجرد اَسْوٌ اَسْیٌ ہے بمعنی غم و
اندوہ۔ اصل میں (أَءْسُوْ) تھا دوسرے ہمزہ کو الف بنائے وجوباً اور واو
چوتھے جائے تھا اس کو یا سے بدل لئے اٰسٰی ہوا اب یا متحرک ماقبل
اُس کا مفتوح ہے یا کو الف بنائے اٰسٰی اَفْعَلْ کے وزن پر ہوا
ایساء مصدر ہے اصل میں اِءْسَایٌ اِغْنَایٌ اِعْذَایٌ کے مانند ہے
قولہ تعالیٰ فَكَیْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ (قال الملاء)
اٰسٰی افعل التفضیل کا صیغہ بھی ہے۔ اٰسٰی ماضی کا صیغہ بھی ہے

اصل میں اَءْسَوَ تھا تعلیل ظاہر ہے یہ دو صیغہ قرآن میں نہیں آئے۔
آسِفًا۔ بغیر مد کے بغیر ہمزہ (غمگین ہوا) (س)، اصل میں اسْوَیا اَسِیَ
تھا۔ یہ قرآن میں نہیں آیا۔

آسِفٌ۔ مد اور سین سے۔ اسم فاعل ہے معنی (غمگین) یہ قرآن
میں نہیں آیا۔

عَاصِفٌ۔ عین اور صاد سے۔ رِیْحٌ عَاصِفٌ معنی (تند ہوا) اور
یَوْمٍ عَاصِفٍ (وہ روز جس میں ہوا تند ہو) عَاصِفٌ فاعل کے وزن
پر بمعنی مفعول ہے جیسے لیل نائم قولہ تعالیٰ جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ
(یعتذرون) فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ (وما ابری نفسی)

آلَو۔ قسم کھایا۔ کمی کیا۔ اِلْو (ن)

آلَاءِ مد سے نعمتیں۔ جمع ہے۔ اِلْو کی بالکسر نعمت۔

اَعْلٰی۔ الف اور عین سے بلند تر۔

اِفَاق بالمد اطراف جمع ہے افق کی۔

اَفَاقَ بفتح ہمزہ وفا وقاف تسلی پایا۔

اِفَاقَہ بکسر ہمزہ و بفتح فا وقاف وباخرھا۔ (تسلی پایا) یہ قرآن میں
نہیں آیا۔

وِفَاقًا۔ بکسر واو و فتح فا وقاف وباخر الف تنوین (موافق)

اٰل مد سے اصل میں اہل ہے ہا کو ہمزہ سے بدلا اَءَلٌ ہوا
یہ سماعی ہے پھر دوسرے ہمزہ کو الف سے بدلا عین کلمہ ہا تھا وہ الف
ہوگیا اس پر یہ دلیل ہے کہ اس کی تصغیر اھیل آتی ہے (تصغیر وجمع معیار
حروف کلمات ہے) کہ اس سے حرف اصلی ظاہر ہوجاتے ہیں اور

اس کی تصغیر اُویل بھی آتی ہے الف کا ماقبل مضموم ہونے سے واو سے بدل گیا۔ آل اللہ۔ اولیاء اللہ کو کہتے ہیں اور ایسا ہی آل الرسول بھی اولیاءٗ کو کہتے ہیں آل کا استعمال اکثر اشراف میں ہوا کرتا ہے آل حجام آل اسکاف نہیں کہتے اہل عام ہے۔

عَالٍ۔ عین اور اخیر میں کسرے کی تنوین سے اسم فاعل ہے اصل میں عالوٌ تھا واو چوتھی جگہ واقع ہونے سے یا ہوا یعنی عالیٌ ہوا اب یا پر ضمہ ثقیل تھا گرا دیئے عالیْن ہوا پھر اب التقائے ساکنین ہوا یا اور نون تنوین میں یا کو گرا دیئے تنوین کی نون ماقبل سے یعنی لام سے ملی عَالٍ ہوا حالت وقف میں آل اور عال۔ ایک ہی وزن پر معلوم ہوتے ہیں اصل میں آلٌ کا وزن فَعَلٌ اور عَالٍ کا فاعٍ ہے تلاوت کے وقت ایسے کلمات کو خوب مخرج سے ادا کرنا چاہیئے۔ معنی (بلند ہونے والا۔ سر چڑھنے والا) قولہ تعالیٰ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ (یعتذرون)

آلِمِیْنَ۔ ہمزہ اور الف سے (درد دینے والی) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

عَالِمِیْنَ عین اور الف سے اور لام کے کسرے سے (جاننے والے) جمع ہے عالم کی عَالَمِیْن لام کے فتح سے (چند جہان) یہ جمع ہے عالَم کی عالم اسم آلہ بمعنی ما یعلم بہ الصانع۔

اٰمَنُوْا بمد و فتح میم (ایمان لے آئے) صیغہ ماضی آمن بہ (تصدیق کرد اورا) (دگر وید وبا ور کرد وقبول کرد شریعت اورا و فروتنی نمود)

و آمن لہ (ای صدقہ) قال تعالیٰ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔

اٰمِنُوْا بمد الف و کسر میم ترجمہ (ایمان لے آؤ) صیغہ امر کا ہے۔

(پارہ ۱۰ سورہ توبہ)

آمِنُونَ - بمد وکسر میم وبآخر نون (امن میں رہنے والے) یہ جمع ہے
آمن کی حالت رفع میں قال تعالیٰ وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ
آمِنِينَ - یہ صیغہ جمع کا ہے آمن کی حالت ہے نصب وجر میں۔
آمِيْنَ - مد سے - مبنی علی الفتح ہے اور کبھی میم کو تشدید سے بھی
پڑھتے ہیں اِيْمِيْنَ امالہ سے بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا نام ہے یا اسم فعل
ہے بمعنی امر (قبول کر یا ایسا ہووے) یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں بلکہ
جبرئیل علیہ السلام کا مقولہ ہے۔
آمِّيْنَ - مد اور میم کی تشدید سے جمع ہے آمٌّ کی جو اسم فاعل ہے
اَمَّ اَمًّا (یعنی قصد کیا قصد کرنا) اصل میں آمِمٌ تھا دو میم جمع ہوئے
اول کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کیا گیا آمٌّ ہوا اس کی جمع سالم
حالت نصب وجر میں یا، نون سے آمِّيْنَ آتی ہے یعنی (قصد کرنیوالا) قال
تعالیٰ - وَلَا آمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ (لا یحب اللہ)
عَامِّيْنَ عین سے اور میم کی تشدید سے اسم فاعل کی جمع ہے
معنی (عام ہونے والے) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔
اَمِيْنَ ہمزے کی فتح سے یہ صیغہ صفت مشبہ کا ہے ترجمہ اردو
(امانت دار)
عَمِيْنَ - عین کی فتح سے جمع ہے جو اصل میں عَمِیٌ صفت کا صیغہ ہے
کتف کے وزن پر جمع میں لام کلمہ محذوف ہے۔ ترجمہ (دل کے اندھے
یعنی جاہل) اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ (ونوا اننا)
اَعْمٰى اندھا اسکی جمع عُمْيَاءَ ترجمہ (اندھے) عُمْیٌ - جمع مذکر ومونث
کی۔

عَامٍ عین سے اور میم کے دو زیر سے ترجمہ اردو (سال) قال اللہ تعالیٰ فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ مِائَۃَ عَامٍ۔

اُمِّیِّیْنَ بضم ہمزہ وتشدید وکسر میم وتشدید یای اول وسکون یای دوم دنوں موقوف (بے علم لوگ۔ ان پڑھ لوگ) جمع ہے اُمِّیٌّ کی جو منسوب ہے ام کی طرف (یعنی وہ جو اصل خلقت پر ہو اور علم وکتابت سے واقف نہ ہو) حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے امی کیا اور اس کی مصلحت یہ تھی کہ کفار قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں شک نہ کریں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھنا پڑھنا آتا ہے یہ کلام فصیح وبلیغ آپ ہی نے بنا لیا ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ کِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّہٗ بِیَمِیْنِکَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ اور بعض محققین نے یوں لکھا ہے کہ ام کے معنی اصل جڑ ہے حضرت سب مخلوقات کے جڑھیں

؎ تو اصل وجود آمدی از نخست ؛؛؛؛ دگر ہر چہ موجود شد فرع تست

آٰنَ الف کے مد سے ترجمہ اردو (وقت) آلاٰن میں مذکور ہے

آنٍ الف کے مد سے ترجمہ اردو (گرم) اصل میں آنی تھا تعلیل اٰیٰت میں مذکور ہے۔

اٰوَوْا۔ مد اور فتح واو سے جمع مذکر غائب بحث ماضی اٰوٰی مصدر مجرد ضرب سے مہموز الفا ولفیف مقرون ہے اجوف واوی وناقص یائی سے مرکب ہے اصل میں اَءْوَیُوْا تھا صیغہ ماضی باب افعال سے تعلیل آتو االزکوٰۃ میں مذکور ہے۔ ترجمہ (جگہ دی انہوں نے)۔

فَاْوُوْا۔ سکون ہمزہ اور واو کے ضمہ سے فا حرف تعقیب ہے اصل میں اِءْوُوْا۔ امر ہے اوی یاوی سے باقی تحقیق سابق سے

معلوم ہوئی۔ (جگہ دوم)
آدٰی ترجمہ (جگہ دیا) قولہ تعالیٰ۔ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔
آوٰی۔ ترجمہ (جگہ لیا) قولہ تعالیٰ۔ اِذْ اَوَی الْفِتْیَۃُ
آوِیْ۔ ترجمہ (جگہ لیتا ہوں میں) قولہ تعالیٰ۔ سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ۔
آیَۃ۔ ترجمہ (پند وعبرت) قولہ تعالیٰ۔ لَقَدْ کَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِہٖ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ اور (نشان) قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَۃً۔ آیَۃ اصل میں آیِیَۃٌ فَعْلَۃٌ کی وزن پر ہے فا کی فتح اور عین کے سکون سے پہلی یا تخفیف کے واسطے حذف کی گئی اور اُس کے عوض الف لایا گیا یا اَیَیَۃٌ وزن پر فَعَلَۃٌ کی فتح سے فا اور عین کے تھا پہلی یے الف سے بدلی گئی بسبب فتح ماقبل کے یا آیِیَۃٌ وزن پر فَاعِلَۃٌ کے تھا کسرہ یا پر ثقیل تھا حذف ہوا اب الف اور یا میں التقائے ساکنین ہوا یا گر گئی آیَۃ اصطلاح میں قرآن کی سورت کا ایک ٹکڑا ہے جو اپنے غیر سے ممیز منفصل ہے یعنی لفظی اور معنوی چند خاص لحاظوں کی وجہ سے اپنی ماقبل وما بعد سے الگ سمجھا جاتا ہے اس کا رمز کتابت قرآن شریف میں لفظ آیہ کی ت ہے اس صورت پر (ۃ)، اور آیہ کو فصل بھی کہتے ہیں اس لئے کہ آیات آپس میں جدا جدا ہیں اس کی جمع فواصل ہے آیات کی تعداد توقیفی ہے یعنی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر موقوف ہے انہوں نے فرما دیا ہے کہ فلاں فلاں سورت کے اتنی اتنی آیات ہیں۔ مثلاً سورۂ فاتحہ کے سات آیتیں ہیں۔

آیٰتِنَا كُلَّهَا - لام کے نصب سے ولقد اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰی (قال الم اقل لک) اور البتہ بیشک دکھائیں ہم نے اُس (فرعون) کو اپنی نشانیاں سب کے سب پھر اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔ آیات جمع مونث سالم ہے۔ اس کا (اعراب) حالت رفع میں ضمہ حالت نصب و جر میں کسرہ ہوتا ہے اور صفت و موصوف (تاکید موکد) کا ایک ہی اعراب ہوتا ہے یہاں آیات مفعول واقع ہونے سے نصب کی جگہ کسرہ آیا ہے لیکن اسکی تاکید صفت میں جو كُلَّهَا ہے لام کو اصل اعراب یعنی فتح آیا اسلئے کہ لفظ کل منصرف صحیح ہے اور اس پر سب اعراب آتے ہیں۔

اٰیٰتِنَا كُلِّهَا - لام کے جر سے - كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كُلِّهَا (قال فما خطبکم) (جھٹلایا انہوں نے سب کے سب نشانیوں کو) یہاں تاکید صفت (موکد) موصوف کو برابر اعراب آیا باقی تحقیق سابق سے معلوم ہوتی ہے۔

یٰٓاَبَتَ - ابوجعفر اور ابن عامر کے نزدیک تا کی فتح سے ہے تمام قرآن میں۔ اصل میں یا ابتاہ ہے (ابو) اسماء مقطوعۃ الاعجاز سے ہے تا عوض ہے یائے متکلم سے کہ اصل میں یا ابی تھا اور الف اور ہا استغاثہ کا ہے الف اور ہا حذف ہوا اور فتح الف پر دلالت کرنے کیلئے باقی رکھا گیا چنانچہ یا عباد - ولی دین میں یائے متکلم کو حذف کرکے کسرہ باقی رکھتے ہیں۔ اور باقی قاریوں کے پاس تا کے کسرہ سے ہے تمام قرآن میں اصل میں یا ابی تھا یا کے عوض تائے تانیث لائی گئی کہ ہر دو حرف حروف زوائد سے ہیں اور تا کو کسرہ دیا گیا اس لئے کہ وہ تا یا کی عوض ہے اور یا کسرہ سے مناسبت رکھتی ہے اور اس لئے کہ الساکن اذا حرک حرک

بالکسر قاعدہ ہے اور بعض قاری اُس تا کو حالت وقف میں یا پڑھتے ہیں معنی (میرے باپ)،

اَبَتْ تا کے سکون سے واحد مونث ہے ابی یابَی سے بمعنی (انکار کی اُس نے) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اَبَابِیْل (فوج فوج) ایسی جمع ہے کہ اس کا واحد نہیں جیسے عبابید و عبادید۔ (بمعنی متفرقین) وشماطیط قوم شماطیط ای متفرقہ بعضوں نے کہا کہ واحد اِبُّوْلٌ ہے جیسے عِجَّوْل نام طعام کسنور عجاجیل وسنانیر جمع سنور یا اِبَّالٌ جیسے مفتاح مفاتیح یا اِبِّیْلٌ جیسے سِکِّیْن وسکاکین یہ تنبیہ دیا گیا ہے اِبِلٌ اَبَابِیْلُ سے بمعنی شتران گروہ گروہ اَبَّلُ تا بیلاً (صاحب بسیار شتران شد)

اِبْتَدَءُوْا۔ دال کے بعد ہمزہ سے بمعنی (شروع کیا اُنھوں نے) جمع مذکر غائب بحث ماضی باب افتعال سے یہ قرآن میں نہیں آیا لیکن بَدَؤُا یُبْدِئُ آیا ہے

اِبْتَدَعُوْا۔ دال کے بعد عین۔ ترجمہ (نیا نکالا اُنہوں نے) صیغہ اور باب مذکور رہا یہ مشتق ہے بدعت سے اُس کے معنی لغوی (نو پیدا کرنا) چنانچہ بدیع السموات میں یہی معنی مراد ہے۔ اور اصطلاح شرعی میں اُس کام کو کہتے ہیں جو زمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں تھا۔ اور اصول شرع سے ثابت نہیں ہو سکتا وہ کام دینداری اور ثواب کے واسطے کیا جاوے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ وشر الامور محدثاتھا۔ کل بدعۃ ضلالۃ۔ ظاہر ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کام دین و موجب

ثواب ہوتا ہے برخلاف اور کاموں کی کہ وہ ثواب کے واسطے موضوع نہیں پس تعلیم علوم ادبیہ اور رد مذاہب باطلہ اور تعمیر خانقاہ و مدرسہ وغیرہ ملحق بالسنۃ ہے کہ ہر ایک کی اصل صحابہ اور حدیث سے ثابت ہے اور ان امور کو بعضوں نے معنی لغوی سے بدعت کہا ہے چنانچہ نماز تراویح کی جماعت وغیرہ فی الحقیقت ایسے کام صحابہ کے ملحق بالسنۃ ہیں اور دنیوی کام سب جیسے کھانے اور پینے وغیرہ بدعت لغوی ہیں -

بدعت شرعی کے دو قسم ہیں ایک حقیقی جو اعتقاد ثواب سے کیا جاوے دوسرا حکمی جو بطور رواج عمل میں آوے وَرُهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوهَا فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا (قال نبا خطبکم)

أَبَدًا - بفتحتین اور تنوین سے - ابد ظرف زمان ہے - ترجمہ (ہمیشہ) اور تنوین نصب ظرفیت کے سبب سے ہے - اَبَدٌ - اَبِدٌ - اَبَدٌ - اَبِيْدٌ - مرکب وصفی ہے اس سے مراد ہمیشگی کا مبالغہ ہوتا ہے چنانچہ دَهْرٌ دَاهِرٌ - دَهْرٌ دَهِيْرٌ - لا اٰتيه اَبَدَ الْاٰبَادِ - یعنی (اوس کے پاس کبھی نہ آونگا)

عَبَدَةً - بالفتح اور تنوین سے تنوین نصب عامل ناصب کے آنے سے ترجمہ (بندہ) اسم ماخوذ ہے جیسے قوم قیام سے اور قافلہ قفول سے اس لئے کہ قوم سے کام کا قیام و ثبات ہوتا ہے - قفول سفر سے پھرنا - قافلہ کو عام کر دئے خواہ آنے والے مسافر ہوں یا جانے والے یہ عام کر دینا نیک فال کے واسطے ہے - اسم ماخوذ وہ جو بنایا گیا ہو اور کسی اسم سے برخلاف قواعد اشتقاق کے جیسے عبد عبادت سے ماخوذ ہے عبادت کا - ترجمہ (خوار و ذلیل ہونا غیر کی تعظیم کے واسطے -)

سے چیست تعظیم خدا افراشتن ؎ خویش را بر خاک خواری داشتن

ترجمہ فارسی (بندگی)، اردو (پوجنا)

اِبْرَۃ - بکسر ہمزہ (سوئی)، ابر - اٰبار جمع - یہ قرآن میں نہیں آیا -

عِبْرَۃ - بکسر عین (نصیحت) عِبَرٌ جمع عین کو مخرج سے خوب ادا کر کے پڑھنا -

اٰبْتُمُوْنِیْ - آذیتموا میں مذکور ہو گیا ہے -

اَبْنَاءَ - بالفتح جمع ہے ابن کی - ابن اصل میں بَنَوٌ یا بَنَیٌ ہے واو یا یا کو حذف کر کے ہمزۂ وصل ابتدا میں سے آئے جمع ابناء۔ بنون۔ ابناء اصل میں ابناو یا ابنای تھا واو یا یا الف کے بعد واقع ہونے سے ہمزہ ہوا ترجمہ (بیٹے)

أَبْنَیْ - بالفتح آیت شریف یوں ہے وَاتْلُ عَلَیْہِمْ نَبَأَ ابْنَیْ آدَمَ بِالْحَقِّ - اصل میں اِبْنَیْنِ تھا ہمزہ اصلی درمیاں واقع ہونے سے گرا اور نون تثنیہ اضافت کے سبب سے گری نبأ کے ہمزہ منصوب کو ملا کر پڑھے تو أبنی ہوا - ترجمہ (دو بیٹے)

أَبَوْا - بفتحتین - جمع مذکر غائب ہے مصدر اَبْیٌ اِباءٌ سے تحقیق اتوا میں مذکور ہے - ترجمہ (انکار کیا انہوں نے)

اَبُوْ - بفتح الف اور با کے ضمہ سے یہ اسم اسماء مقطوعۃ الاعجاز سے ہے اس کا اعراب حالت رفع میں واو اور حالت نصب میں الف اور حالت جر میں یا سے آتا ہے - ترجمہ (باپ)

اَبَوَاہُ - تینوں حرفوں کے فتح سے اصل میں ابوان تھا نون اضافت کی وجہ سے گری - ترجمہ (اس کے ماں باپ)

اَبَیْنَا - بفتح اول وکسر دوم آخر میں الف۔ ترجمہ (ہمارا باپ)

اَبَیْنَا - بفتحتین۔ آخر میں الف۔ ترجمہ (انکار کیا ہم نے) اَبِیْ یا اَبٰی (ف) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اَبَیْنَ - بفتحتین آخر میں بغیر الف کے۔ ترجمہ (انکار کیا اُن دونو عورتوں نے) صیغہ تثنیہ مونث غائب۔ قال تعالی۔ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا۔

اٰتِیْنَ - مد اور تا کے کسرے سے جمع مونث بحث امر حاضر۔ اصل میں أأیتاین ہمزہ الف ہوا کسرہ یا پر ثقیل تھا گرا دئے یا التقای ساکنین سے گرا۔ ترجمہ (دو تم عورتیں) اَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ۔ (ومن یقنت)

اَتَیْنَ - بفتحتین آخر میں بغیر الف کے جمع مونث غائب تحقیق اتوا میں مذکور ہے۔ ترجمہ (آئیں وہ عورتیں)، فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَۃٍ۔ ترجمہ (اگر لائیں وہ عورتیں بیحیائی کا کام) با تعدیہ کی ہے۔

اَتَیْنَا - بفتحتین آخر میں الف سے جمع متکلم ہے تحقیق اوپر مذکور ہوئی۔ ترجمہ (آیا ہم نے)، اگر مفعول پر حرف با آوے تو اس کے معنی لایا ہم نے ہوں گے جیسے اَتَیْنَا بِهَا وَکَفٰی بِنَا حَاسِبِیْنَ اخیر کے الف کو خوب ادا کرنا ورنہ مونث کا صیغہ ہو کے اکثر جگہ کلمہ کفر بنجائے گا۔ چنانچہ دیباچہ میں تحقیق مذکور ہوئی۔

اٰتَیْنَ - مد سے اخیر میں بغیر الف کے جمع مونث غائب اِیْتَاء اس کا مصدر تحقیق اس کی آتی میں مذکور ہوئی ترجمہ (دئے وہ عورتیں) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اٰتَیْنَا - مد سے اور آخر میں الف سے جمع متکلم ہے تحقیق مذکور ہوئی

اخیر کے الف کو خوب ایک حرکت کے موافق دراز پڑھنا ورنہ مونث کا صیغہ ہو کے اکثر جگہ کلمہ کفر ہوگا مثلاً وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ۔ ترجمہ (البتہ بے شک دیا ہم نے موسیٰ کو کتاب) اگر اخیر کے الف کو ادا کر کے نہ پڑھیں تو یہ معنی ہوں گے (البتہ بے شک دیئے وہ عورتیں موسیٰ کو کتاب)۔ والعیاذ باللہ۔ دیباچہ میں اس کی تحقیق مذکور ہے۔

أَتَتْ۔ ہمزہ سے واحد مونث غائب ہے۔ اتی اس کا مصدر ہے ضرب سے۔ اصل میں اَتَيَتْ تھا یا ماقبل متحرک ہونے سے الف ہو کے گر گئی۔ اَتَتْ۔ فَعَتْ کے وزن پر ہوا۔

أُتُوْا۔ ہمزہ اور تا کے ضمہ سے۔ معنی (دی گئی)، فعل لازم ہے بای تعدیہ کے سبب سے متعدی ہوا ہے اور فعل مجہول کا صیغہ بنایا گیا ہے۔ اصل میں اُتِيُوْا ہے ضمہ یا پر ثقیل ہو کر گر گیا تو یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر پڑی قال تعالیٰ۔ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا۔

أُوْتُوْا۔ ہمزہ کے ضمہ واو کے سکون اور تا کے ضمہ سے معنی (دیئے گئے) فعل متعدی ہے اصل میں اُؤْتِيُوْا تھا ہمزہ ثانی بسبب ضمہ ماقبل کے واو ہوا ضمہ یا پر ثقیل تھا گرا دیا واو التقائے ساکنین کے سبب سے گر پڑا۔ قال تعالیٰ۔ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً۔

عَتَتْ۔ عین سے۔ واحد مونث غائب ہے اس کا مصدر عتو فعول کے وزن پر نصر کے باب سے اصل میں عَتَوَتْ تھا واو الف ہو کر گرا۔ معنی (سرکشی کی)، وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا (قد سمع اللہ)

أَتَوْا۔ فتح ہمزہ سے۔ معنی (آئے وہ مرد) أَتَت کے مانند ہے جسکی تعلیل سابق میں مذکور ہوئی۔

عَتَوْا۔ عین سے عتت کے مانند ہے یہ چاروں لفظ ہیں مخرج کا لحاظ ضرور ہے۔

عُتُوّ۔ بضم عین وتا اور تشدید واؤ سے مصدر ہے۔ معنی (سرکشی کرنا)

اِتَّبَعُوْا۔ بکسر ہمزہ وتشدید تائے مفتوح وفتح با۔ جمع مذکر غائب ماضی باب افتعال سے معنی (پیروی کئے) (س) تَبِعَہ۔ تبعا وتباعۃ

اِتَّبِعُوْا۔ بکسرہ ہمزہ وتشدید تائے مفتوح وکسر با۔ جمع مذکر حاضر بحث امر ہے باب افتعال سے۔ ترجمہ (پیروی کرو)

اُتْبِعُوْا۔ بضم ہمزہ وتخفیف تا وکسر با۔ معنی (پیچھے کئے گئے) وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً (وَمَا مِنْ دابۃ)

اِتَّقَوْا۔ قاف کے فتح سے۔ معنی (پرہیزگاری کئے) جمع مذکر غائب بحث ماضی ہے۔ اصل میں اِوْتَقَيُوْا تھا (ض) مصدر مجرد وَقْیٌ۔ تُقًی تَقْوٰی۔ تُقاۃ۔ ہے ضرب کے باب سے تا واو سے بدل ہے جیسے تکلان میں تَقِیَّۃ۔ معنی (پرہیزگاری)، اوتقیوا۔ اِفْتَعَلُوْا۔ بفتح عین، ہے واو اصلی بجائے فائے باب افتعال واقع ہوا واو کو تا کئے یا اسکہ واو بسبب کسرہ ماقبل کے یا ہوا اور یا کے عوض تا لے آئے اور تا کو تا میں ادغام کئے کما فی اتکال۔ اور دوسرا یا بسبب فتح ماقبل الف ہو کے التقائے ساکنین سے گرا اِتَّقَوْا ہوا اِفْتَعَوْا کے وزن پر (منتہی الارب)

بعضے لوگ تا کو اصلی سمجھکر تقی یتقی مثل قضی یقضی کہتے ہیں۔

اِتَّقُوْا - قاف کے ضمہ سے - معنی (پرہیز کرو) جمع مذکر حاضر بحث امر ہے تحقیق مذکور ہوئی مگر یہاں یائے ثانی کا ضمہ قاف پر نقل ہوا ہے اصل اتقیوا کے جو وزن پر افتعلوا بکسر عین ہے۔

اَتْلُ - بالفتح وضم لام واحد متکلم مضارع ہے اصل میں اتلو تھا محل جزم میں آنے سے واو ساقط ہوا ہے اس کا مصدر تلاوۃ ہے نصر کے باب سے ناقص واوی ہے۔ ترجمہ (پڑھتا ہوں میں)

اُتْلُ - بضم الف وضم لام صیغہ واحد مذکر حاضر امر کا ہے - ترجمہ (پڑھ)

اَتُمِدُّوْنَنِ - ہمزہ کے فتح اور تا کے ضم اور نون دوم کے کسرے سے اصل میں اتمدوننی ہے ہمزہ استفہام کا ہے تمدون جمع مذکر حاضر بحث مضارع ہے باب تفعیل سے تمدون کی ایک دال دوسری دال میں بعد نقل حرکت مدغم ہوئی نون وقایہ یائے متکلم ہے یا کو حذف کرکے نون کا کسرہ بحال رکھے کہ حذف یا پر دلالت کرے - نون وقایہ کی تحقیق ایتونی میں مذکور ہوئی۔

اِتَّخَذَ - معنی (لیا - پکڑا) اصل میں اِئْتَخَذَ تھا ہمزہ کو یا سے اور یا کو تا سے بدل کئے۔ خلاف قیاس۔

اَتْرَاب - فتح سے الف کے اور تا کے سکون سے - معنی (ہمزاد - ہم سن - توام) جمع ہے تِرب کی -

اِثَّاقَلْتُمْ - ہمزہ کے کسرے اور ثائے مثلثہ کی تشدید سے معنی (بوجھ والے ہوئے تم) جمع مذکر بحث ماضی ہے اصل میں اسکا مصدر تثاقل۔ تفاعل کے وزن پر تھا تائے مثناۃ کو ثائے مثلثہ کرکے

اور ثا کو ثا میں ادغام کیے اور ابتدا بسکون محال ہونے سے ہمزۂ وصل
لے آئے اثاقل۔ افاعل کے وزن پر ہوا اس کا مجرد ثقل ہے (قاعدہ)
سے در تفعل ہم تفاعل گر بود فازین حروف
تائے آن را فاوہم مدغم کن وہمزہ درآر
تا و ثا و جیم و دال و ذال و زا و سین و شین
صاد و ضاد و طا و ظا اثنا عشر را برشمار

۲ اَثَابَ۔ بفتحتین وثائے مثلثہ سے واحد مذکر غائب بحث
ماضی ہے اس کا مصدر اَثَابَۃ اصل میں اَثْوَابَ افعال کے وزن پر ہے
واو متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن حرکت واو کی نقل کرکے ماقبل کو
دئے واو التقائے ساکنین سے گرا اس کے عوض تا اخیر میں زیادہ
کئے اَثَابَۃ ہوا ایسا ہی اَقَامَۃ۔ اَسَائَۃ۔ اَجَابَۃ۔ اَقَالَۃ۔ افاتۃ کے وزن
پر واو گر گیا ہے۔ معنی (بدلہ دیا)
اَصَابَ۔ بفتحتین اور صاد سے تحقیق بعینہ اثاب کی سی ہے۔
معنی (پہنچا۔ پایا۔ راست لایا۔ دردمند ہوا) قرآن شریف میں پہلا معنی
مستعمل ہے ان لفظوں کی مخرج کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ قال تعالیٰ۔ فَاَثَابَكُمْ
غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ
۲ اِثْبَاتَ۔ بالکسر اور ثائے مثلثہ اور تائے قرشت سے مصدر ہے
افعال کے وزن پر معنی (ثابت کرنا) یہ قرآن میں نہیں آیا۔
۲ اِسْبَاتَ۔ بالکسر اور سین اور تائے قرشت سے۔ معنی (آرام
پانا) یہ قرآن میں نہیں آیا۔
سُبَاتَ۔ بضم سین۔ معنی (خواب) واصلہ الراحۃ قولہ تعالیٰ وَجَعَلْنَا

نُوَ مَکَمۡ سُبَاتًا۔

اَسۡبَاط۔ بالفتح اور سین اور طائے حطی سے جمع ہے سِبۡطٌ بالکسر
معنی (پسران) خصوصاً پسران یعقوب علیہ السلام۔

اَثۡل۔ بالفتح اور ثائے مثلثہ سے اسم جامد ہے معنی فارسی (شورگز)
اردو (جھاؤ) ذَوَاتَیۡ اُکُلٍ خَمۡطٍ وَّاَثۡلٍ (ومن یقنت)

اَصۡل۔ بالفتح اور صاد سے۔ اسم جامد ہے۔ معنی (پیڑ، جڑ۔ نژاد)
قال تعالٰی۔ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِي السَّمَآءِ (وما ابرئ نفسی)

عَسَل۔ بفتحتین اور سین مہملہ سے اسم جامد۔ معنی (شہد) وَاَنۡهٰرٌ
مِّنۡ عَسَلٍ مُّصَفًّی۔ (حٰمٓ)

اٰثَرَ۔ مد اور ثائے مثلثہ کی فتح سے واحد مذکر غائب بحث ماضی
باب افعال سے ہمزۂ ثانی الف ہوا ہے بمعنی (اختیار کیا۔ ترجیح دیا)
قولہ تعالٰی۔ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيۡنَا (وما ابری)
فَاَمَّا مَنۡ طَغٰی وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا (عمّ)

اَثَر۔ ہمزہ اور ثائے مثلثہ کی فتح سے اسم جامد ہے۔ بمعنی
(نشان) قال تعالٰی قَالَ هُمۡ اُولَآءِ عَلٰۤی اَثَرِيۡ۔
(قال الم اقل لک)

فَقَبَضۡتُ قَبۡضَةً مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ (قال الم اقل لک)
سِيۡمَاهُمۡ فِيۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ (حٰمٓ)

اَثَرۡنَ۔ معنی (اٹھائیں) جمع مونث غائب ماضی اصل میں اِثۡوَرۡنَ
ہے اقام کی تعلیل ہوئی۔ قال تعالٰی۔ فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا۔ الثور۔
والثوران الھیجان منہ قولہ تعالٰی تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ ومنہ

الثور للبقر یعمله اثارۃ الارض

اَسَرَّ ۔ ہمزہ اور سین کے فتح سے اور را کی تشدید اور فتح سے یعنی (چھپایا) واحد مذکر غائب بحث ماضی اور اس کا مصدر اسرا ہے ۔ اَسَرَّ اصل میں اَسْرَرَ تھا ۔

اَسْرِ ہمزہ کی فتح اور سین کے سکون اور را کے کسرے سے واحد مذکر حاضر بحث امر ناقص یائی اس کا مصدر اسرائ ہے اور مجرد سریٰ مثل ہُدًیٰ ضرب سے سَرَیٰ ۔ (رات کو چلا) قولہ تعالیٰ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ ترجمہ (رات کو لے گیا اپنے بندے کو) یہاں باب افعال کی خاصیت موافقت مجرد ہے اس لئے مفعول پر بالانے سے متعدی ہوا اور اور بغیر حرف با کے اسرٰہ بھی کہہ سکتے ہیں اس صورت میں باب افعال کی خاصیت تعدیہ ہوگئی ۔ اَسْرِ یُسْرِیْ سے نکلا ہے علامت مضارع حذف ہوئی ہمزہ افعال پلٹ آیا اور یا جو لام کلمہ ہے علامت وقفی سے گرا ۔ یُسْرِیْ اصل میں یُأَسْرِیْ تھا ہمزہ چونکہ اُأَسْرِیْ میں دو ہمزوں کی اجتماع کی ثقالت سے گرا تھا اس لئے اس میں بھی طرداً للباب گرا اور ضمہ یا پر ثقیل ہونے سے گرا قولہ تعالےٰ ۔ اَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا ترجمہ (لے نکل میرے بندوں کو رات سے) یہاں لیلاً تاکید وتجرید کے لئے آیا ہے تجرید اُس کو کہتے ہیں کہ ایک لغت کے معنی دو لفظوں سے ادا کیا جاوے جیسے اسراء (رات کو سیر کروانا) ایسے مقام میں ایک لفظ کو اس لغت کے معنی سے جدا کر کر بعدہ اُس جدا کئے گئے لفظ کے واسطے اور لفظ لایا جاوے مثلاً اسراء کے معنی رات کو سیر کروانا تھا رات کے لفظ کو یہاں ترک کر کے اسراء کے معنی سیر کروانا کے لئے

اور رات کے واسطے بعدہ ذیل کے طور پر لفظ لیل سے آئے۔

اَسْر - ہمزہ کے فتح اور سین کے سکون سے اسم جمع ہے۔ معنی مفاصل اعضا - یعنی (ہاتھ پیر کے جوڑ بند) قال تعالیٰ وَشَدَدْنَا اَسْرَهُم (تبارک الذی)

اُسْر - ہمزہ کے ضمہ اور سین کے سکون سے اسم جامد ہے معنی (پیشاب بند ہونیکی بیماری) والعیاذ باللہ یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اَصْر - ہمزہ کی تینوں حرکتوں سے اور صاد کے سکون سے لیکن قرآن میں ہمزہ کے کسرے ہی سے وارد ہے یہ اسم جامد ہے۔ معنی (بھاری بوجھ) وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا (تلک الرسل)

عَثَر - بالفتح عثر یعثر عثورًا (ن) معنی (آگاہ و دیدہ ورشدن) - من عثرات الاقدام لمناسبة التنبیہ - قال تعالیٰ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا -

عَصْر - عین کے فتح اور صاد کے سکون سے یہ اسم جامد ہے معنی (زمانہ - وقت عصر - رات - دن) قولہ تعالیٰ - وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ (عم)

عصر ایضا مصدر معنی (نچوڑنا) قولہ تعالیٰ - فیہ یعصرون ترجمہ (اس سال میں نچوڑیں گے) عُصَارَہ - شیرہ - عَصَّار - تیلی - قال تعالیٰ - قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا -

عُسْر - عین کے ضمے اور سین کے سکون سے مصدر ہے معنی ضرب اور نصر سے - معنی (دشواری) ضد یسر

عَسِر - عین کے فتحے اور سین کے کسرے سے صفت مشبہ ہے

معنی (سخت وشوار) قال تعالیٰ - یَقُوْلُ الْکٰفِرُوْنَ ھٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ (قد سمع اللہ)

یُسْرٌ بضم اول وسکون دوم - معنی (آسانی) نقیض عسر -

اَثَامَ - بفتحتین - اسم جامد - معنی (دوزخ کے ایک جائے کا نام ہے) بدی کا بدلہ -

اِثْمٌ - بالکسر اور ثائے مثلثہ سے مصدر ہے - سمع کے باب سے ایسا ہی مَاثَمٌ - معنی (گناہ کرنا)

اِسْم - ہمزہ کے کسرے اور سین کے سکون سے (نام) (ن) سَمَا سُمُوًّا (بلند ہوا) یہ ایک اسم ہے بنایا گیا سُمُوٌّ سے بمعنی بلندی ناقص واوی ہے اس لئے کہ وہ اعلیٰ ہے فعل وحرف سے اور وہ مبتدا ہوتا ہے واو کو حذف کئے اور سین کو ساکن کر کے ہمزہ وصلی ابتدا میں لے آئے چنانچہ اسکی تصغیر سُمَیٌّ اصل میں سُمَیْوٌ ہے اور جمع سماوات اور اسماء کہ اصل میں اسماو ہے منصرف ہے بر خلاف اشیاء کے کہ یہ غیر منصرف ہے اس کا بیان آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ جمع الجمع اسامی اصل میں اساموی ہے اور منسوب سموی ہے اور اس کا اصل وسم کہنا اور تصغیر اور جمع میں قلب مکانی کے قائل ہونا بعید ہے معنی (نام) سَمِیٌّ فعیل کے وزن پر شرکت کیواسطے ہے معنی (ہم نام) اصل سَمِیْوٌ ہے مانند سیود کی تعلیل ہوئی - تَسْمِیَہ (نام رکھنا)

اَصَمَّ - ہمزہ اور صاد کے فتح اور میم کے تشدید مشبہ ہے تعلیل ظاہر صُمٌّ وصُمَّان جمع معنی (بہرا) قال تعالیٰ مَثَلُ الْفَرِیْقَیْنِ کَالْاَعْمٰی وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِیْرِ وَالسَّمِیْعِ (وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ)

عِصَم - عین کے کسرے اور صاد کے فتح سے جمع ہے عصمۃ کے معنی (ناموسیں) یعنی غیر تین مراد عقد نکاح - قال تعالیٰ - وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ -

أَجَاءَ - بفتحتین واحد مذکر ماضی معروف باب افعال سے اصل میں أَجْيَىَ تھا یا متحرک مانند داد اثاب کے الف ہوئی معنی (لایا)

أَجَلٌ - اسم جامد معرب ہے معنی (مدت - وعدہ - زمان عمر - مہلت)

أَجَلْ - بفتح ہمزہ وجیم ولام مبنی علی السکون حرف ایجاب مانند نعم معنی (ہاں) یہ قرآن میں نہیں آیا -

إِجْل قرآن میں ہمزہ کے فتح سے ہے اور لغت کسرہ سے بھی آیا ہے اسم جامد معنی (واسطے - سبب) قال تعالیٰ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ (لا یحب اللہ)

أُجِّلَتْ - بفتح ہمزہ وکسر جیم مشدد - معنی (مدت ٹھیرا)

أَجَلّ بفتح ہمزہ وجیم ولام کی تشدید سے افعل التفضیل ہے جلال جلالۃ سے (مض) یہ قرآن میں نہیں آیا -

عَجَل - بفتح عین وجیم مصدر ہے - معنی (جلدی کرنا) اور ایسا ہی عَجَلَۃٌ قال تعالیٰ - خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ (قد سمع اللہ)

عُجُل عُجْلَۃٌ - عُجَالَۃ - بالضم ماحضر بمعنی (جو حاضر ہے)

عِجْل - بکسر عین وسکون جیم - اسم جامد ہے - معنی (بچھڑا - گائی کا بارا) فارسی (گوسالہ)

عَجَّلَ - بفتح عین وتشدید جیم وفتح لام سے معنی (جلد کیا - جلدی کرنا) قال تعالیٰ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ (سبحن الذی)

فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ (۲۱ حٰمٓ)

عَجِّلْ۔ بفتح عین وتشدید جیم مکسور و جزم لام سے معنی (جلدی کر۔ جلدی) قال تعالیٰ۔ رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا۔ (ومالی ۱۲)

اَجَبْتُمْ۔ بفتح ہمزہ وجیم۔ جمع مذکر حاضر معروف بحث ماضی باب افعال سے اصل میں اَجْوَبْتُم تھا اَثَابَ کے مانند تعلیل ہوئی اور الف التقائے ساکنین سے گرا معنی (جواب کہا تم نے) قولہ تعالیٰ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ۔ (۱ امن خلق)

اُجِبْتُمْ۔ بضم ہمزہ وکسر جیم۔ جمع مذکر حاضر مجہول تعلیل مذکور ہوئی معنی (جواب دیے گئے تم) قولہ تعالیٰ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ (واذا سمعوا ۵)

عَجِبْتُمْ۔ بفتح عین وکسر جیم۔ جمع مذکر حاضر۔ (س) معنی (عجب کیا تم نے) قولہ تعالیٰ ۲ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا (ولو اننا ۹)

۲ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْٓا۔ (ولو اننا ۱)

۲ اَجَعَلْتُمْ معنی (کیا ٹھیرایا تم نے) (ف)

اَعَجِلْتُمْ۔ معنی (کیا جلدی کیے تم نے) (س)

اُحُد۔ بضم اول و فتح ثانی نام مقام ست در مدینہ طیبہ علی صاحبہا الف الف التحیۃ یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اَحَدٌ۔ بفتحتین و تخفیف دال معنی (ایک)، اصل میں وحد تھا واو ہمزہ ہوا جیسے اناۃ میں۔ آحاد۔ اُحْدان جمع۔ اُحاد بالضم (ایک ایک واحد

اکیلا کوئی اس کے ساتھ شریک نہیں)

اَحَدًا ۔ بفتح ہمزہ و حائے حطی اخیر میں نصب کے تنوین وقف کی حالت میں الف سے پڑھی جاتی ہے معنی (ایک) اصل میں وَحَدَ تھا واو ہمزہ سے بدل ہوا۔

اِحْدٰی ۔ بکسر ہمزہ و سکون حا دال کے بعد الف مقصورہ معنی (ایک) مونث ہے احد کا ۔

اَحَدُّ ۔ بفتحتین و تشدید دال ۔ معنی (بہت تیز) (ض) حَدَّتَ السکین حدالسیف حِدَّۃ ۔

اَھْدٰی ۔ ہمزہ کی فتح اور ہائے ہوز کے سکون سے دال کے بعد الف مقصورہ افعل التفضیل ہے اصل میں اَہْدَیُ تھا یائے متحرک ماقبل مفتوح ہونے سے الف ہوی ۔ معنی (راہ راست چلنے والا)

عَھْدًا الف تنوین کے فتح کا ہے یہ وقف کے حالت میں الف پڑھا جاتا ہے ۔ معنی (اقرار)

اَحْسَنُ ۔ افعل التفضیل ہے بعض جگہوں میں معنی تفضیل کے نہیں ہوتے چنانچہ یہاں مطلق نیک کے معنی ہیں ۔ ایسا ہی اسوء قولہ تعالے لِیُکَفِّرَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَسْوَأَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَیَجْزِیَھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (فمن اظلم) ایسا ہی اعلم بمعنی عالم ہے اس آیت میں ۔ قُلْ رَبِّیْ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْھُدٰی (امن خلق)

اَحْسَنَتْ ۔ بالفتح اور سین سے ۔ واحد مونث غائب بحث ماضی باب افعال سے معنی (احسان ۔ نیکی کرنا ۔ معنی نیکی کی) یہ قرآن میں نہیں آیا

مُحْسِنِیْن - اسم فاعل مذکر سے معنی (نیکی کرنیوالے) محسنات اسم فاعل مونث معنی (نیکی کرنے والیاں) قال اللہ تعالےٰ - اِنَّ الْمُحْسِنِیْنَ وَالْمُحْسِنَاتِ الاٰیۃ -

اَحْصَنَتْ - بالفتح اور صاد سے واحد مونث غائب بحث ماضی باب افعال سے - احصان - (نگہ رکھنا قید نکاح میں لانا معنی (نگہ رکھی) قولہ تعالےٰ - وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا (قال فما خطبکم) محصنین اسم فاعل مذکر - محصنات - اسم فاعل مونث - معانی مصدروں سے ظاہر ہے -

مُحْصِنَاتْ - (شوہر والیاں) قال تعالیٰ - وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ - ان الفاظ میں سین اور صاد کو خوب ادا کرنا چاہیئے -

اُحْصِرُوْا - بالضم وکسر صاد یعنی (گھیرے گئے - روکے گئے) (ض - ن) حصرہ حصرا قال تعالیٰ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (تلک الرسل ۳/۵)

اُحْصُرُوْا - بالضم وضم صاد معنی (گھیرو اور تنگ کرو) من احصرہ العدو - قولہ تعالیٰ خُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ (واعلموا)

اُحِلَّ - بضم ہمزہ وکسر حائے حطی وفتح لام معنی (حلال کروں میں) اسپر عامل ناصب آوے تو ماضی کے صیغہ کے ساتھ ملتبس ہو جاتا ہے قولہ تعالیٰ - وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ (تلک الرسل ۵/۱۳)

اُهِلَّ - بضم ہمزہ وکسر ہائے ہوز صیغہ وتعلیل احل کے مانند ہے معنی (آواز کیا گیا) قولہ تعالیٰ - وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ فَمَنِ اضْطُرَّ (سیقول ۳/۱)

وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ (لا یحب اللّٰہ)
وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ (فمن اظلم)

اَحْوٰى - بفتح ہمزہ وسکون حائے حطی اسم ہے یعنی (سوکھکر کالا ہوگیا ہوا) قولہ تعالیٰ - فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى (عم)

اَهْوٰى - بفتح ہمزہ وسکون ہائے ہوز بالف مقصورہ واحد مذکر ماضی معروف باب افعال سے - معنی (پٹکا) قولہ تعالیٰ - وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى (قال فما خطبکم)

اَهْوَآء - بالفتح - والف ممدودہ جمع ہے ھواء کی - ھوا (وہ رائے جو تابع ہو خواہش کی) (یعنی خواہشیں)

اَخْبَرَ - معنی (خبر دیا اور آگاہ کیا) یہ قرآن میں نہیں آیا -

اَقْبَرَ - معنی (قبر کی جائے دیا) یعنی قبر میں رکھوایا - قال تعالیٰ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ -

اَغْبَرَ - معنی (گرد اٹھایا) یہ قرآن میں نہیں آیا -

اُخْدُوْد - بضم ہمزہ ودال اول - واحد ہے اسکی جمع اخادید معنی (خندق) -

اَخَذْنَ - بفتحتین اخیر میں نون بغیر الف کے جمع مونث غائب ماضی (مذ) معنی (لیں وہ عورتیں) قولہ تعالیٰ - وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا - (لن تنالوا) یہ قرآن میں ایک ہی جگہ ہے -

اَخَذْنَا - بفتحتین اور اخیر میں الف سے صیغہ متکلم مع الغیر ماضی ہے معنی (لیا ہم نے) الف دوم کو خوب ادا کرکے پڑھنا چاہیئے چنانچہ اسکی تحقیق دیباچہ میں مذکور ہوئی - مطالعہ کرنا چاہیئے - یہ قرآن میں بہت جگہ ہے -

أَخَذَتْهُمْ۔ پہلے تین حرفوں کو فتحات اور تا کے سکون سے واحد مونث غائب ماضی ہے۔ ہُم ضمیر متصل منصوب اس کا مفعول ہے۔ معنی (لی ان کو)

أَخَذْتُهُمْ۔ بفتحتین وسکون ذال معجمہ وضم تا۔ واحد متکلم ماضی۔ معنی (لیا میں اُن کو)۔

أَخْرَب۔ خائے معجمہ سے معنی (بہت ویران۔ بہت اُجاڑ) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

أَقْرَب۔ قاف سے۔ معنی (بہت نزدیک) قال تعالیٰ۔ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ۔

عَقْرَب۔ عین سے۔ معنی (بچھو) یہ قرآن میں نہیں آیا۔ وضرب المثل ہے۔ الاقارب کالعقارب۔

أَخْرِجُوا۔ بفتح ول وکسر را معنی (نکالو تم) صیغہ امر کا ہے باب افعال سے

أَخْرَجُوا۔ بافتح وفتح را۔ معنی (نکالے وہ) صیغہ ماضی معروف کا ہے باب افعال سے قال تعالیٰ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ۔

أُخْرُجُوا۔ بضم الف وضم را۔ معنی (نکلو تم) صیغہ امر کا ہے باب نصر ینصر سے۔ قال تعالےٰ۔ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ۔

أُخْرِجُوا۔ بضم الف وکسر را۔ معنی (نکالے گئے) صیغہ ماضی مجہول کا ہے باب نصر ینصر سے۔ قال تعالےٰ۔ وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ۔

أُخْت بالضم اور تا کے مدار سے۔ اسم مونث ہے۔ اصل میں

اُخوٌ تھا اس کا تا عوض ہے واو محذوف کا۔نہ تائے تانیث اس دلیل سے کہ وہ مدوّر نہیں لکھا جاتا اور اس کا ماقبل متحرک نہیں اور وہ حالت وقف میں ہائے ہوز سے بدل نہیں ہوتا۔ جمع اخوات۔ معنی (بہن)

اَخَوَیْکُمْ۔ بفتحتین۔اخوین تثنیہ اخو کی اور کُم ضمیر متصل مجرور مضاف الیہ ہے نون اضافت سے گرا۔ معنی (تمہارے دو بھائی)

اُخْرٰی۔ بفتح ہمزہ وسکون خا اور اخیر میں الف مقصورہ معنی (پچھلی)

وَقْرًا۔ بفتح واو وسکون قاف اور اخیر میں فتح کی تنوین کا الف معنی (گرانی۔ بوجھ)

اَدْبَارَ۔ بالفتح جمع ہے۔دبر کی بالضم وبضمتین وزن پر افعال کے بالفتح۔ معنی (پیچھوں) قولہ تعالیٰ۔ وَمِنَ اللَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ (وما لی لا اعبد)

اِدْبَارَ۔ بالکسر مصدر ہے وزن پر افعال کے بالکسر معنی (پیٹھ دینا پیچھے ہونا۔ پیٹھ پھیرنا) قولہ تعالےٰ (وَمِنَ اللَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ (قد سمع اللہ)

اِدّٰارَءْتُمْ۔ بالکسر وتشدید دال معنی (ایک دوسرے پر ڈالنے لگے تم) اس کا مجرد دَرْأً بالفتح مہموز اللام بمعنی (دفع کرنا) مل امرات خلاف کرنا۔ نرمی کرنا۔ لغات اضداد سے ہے۔صیغہ وتعلیل اِثَّاقَلْتُمْ کے مانند ہے۔

اِدّٰارَکُوْا۔ بالکسر وتشدید دال مہملہ اس کا مجرد درک بفتحتین۔ معنی (پیچھے سے آنا) جمع مذکر غائب ہے۔تعلیل اثاقلتم کے مانند ہے معنی (مل چکے ایک دوسرے سے)

اِدَّکَرَ - بالکسر و تشدید دال مہملہ واحد مذکر غائب ہے اصل میں اذتکر
ذال معجمہ سے افتعل کے وزن پر تھا تا کو دال معجمہ سے بدل گئے اور ذال معجمہ
کو دال مہملہ بنا کے دال مہملہ کو دال مہملہ میں ادغام کئے۔ (قاعدہ) تائے
افتعال دال ہو جاتی ہے جب فاکلمہ زا - دال - ذال ہو جیسے - ازجر
ادخل - ادکر - اصل میں ازتجر - اذتخل - اذتکر - تھا -

اَدْخِلُوْا - بفتح الف و سکون دال مہملہ و کسر خا منقوطہ معنی (داخل کرو تم)
صیغہ جمع امر حاضر کا ہے -

اُدْخُلُوْا - بضم الف و سکون دال مہملہ و ضم خا بمعنی (داخل ہو تم)

اَدْرِیْ - معنی (پاتا ہوں میں) و فی التنزیل وَاِنْ اَدْرِیْ
اَقَرِیْبٌ وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّہٗ فِتْنَةٌ -

اَدْرِ - بالفتح و کسر را اصل میں لَمْ اَدْرِیْ ہے ناقص ہے جازم آنے
سے لام کلمہ گر گیا - معنی (نہ آگاہ ہوتا میں) دَرٰی دریۃ درایۃ (ض)
قولہ تعالے - وَلَمْ اَدْرِ مَاحِسَابِیَہْ (تبارک الذی)

اَدْرٰکَ بغیر الف کے بعد را کے معنی (پایا) اِدْرَاکٌ - تَدَارُکٌ
اِدَّارُکٌ - مصادر ہیں -

اَدْرٰکَ بعد را کے الف سے معنی (آگاہ کیا تجھکو) اصل میں اَدْرَیَکَ
سے ہے یا بسبب فتح ما قبل کے الف ہوئی -

اَدْنٰی - بالفتح معنی (بہت نزدیک - بہت کمینہ) واحد مذکر افعل التفضیل
اصل میں اَدْنُوْ تھا اسی کے مانند تعلیل ہوئی اس کا مصدر دُنُوٌّ فعول
کے وزن پر اور دناوۃ - فعالۃ کے وزن پر ناقص داوی ہے -

اَدْنٰی ماضی کا بھی صیغہ ہے باب افعال سے - معنی (نزدیک ہوا - نزدیک کیا)

لازم و متعدی۔

دُنیا۔ فعلیٰ کے وزن پر معنی (یہ جہاں) لیکن اس کا الف یا کی شکل پر نہیں لکھتے اس لئے کہ یا کے بعد ہے جیسے عُلیا۔ اصل میں دُنوی عُلوی کے مانند تھا۔ دَنَا یَدنُو دُنُوًّا۔ و دناوۃً۔

دَنیٰ۔ معنی (نزدیک ہوا) اصل دَنَوَ تھا۔ قال تعالیٰ ثُمَّ دَنیٰ فَتَدَلیٰ۔

دَنِیٌّ۔ مانند غبیٌّ۔ معنی (ناکس ضعیف۔ ونزدیک۔ وحقیر) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

دُونَ۔ معنی (کم۔ نزدیک۔ آگے پیچھے۔ نیچے۔ غیر۔ سوائے۔ مرد بزرگ۔ مرد فرومایہ) دَانَ دُونًا۔ معنی (خسیس ہوا) (ن) اجوف واوی ہے۔

اَدْهَیٰ۔ افعل التفضیل ہے اس کا مصدر۔ دَهْوٌ۔ ناقص واوی نصر کے باب سے ہے تعلیل اسیٰ کے مانند ہے۔ معنی (بڑی بلا) داهیۃ مصیبت اصل میں داهوۃ ہے۔

اَضحیٰ افعل کے وزن پر جمع ہے اضحاۃ کی معنی (قربانی کا بکرا) عید الاضحیٰ صحیح ہے عید الضحیٰ غلط یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اَدُلُّ۔ دال مہملہ کے ضمہ سے واحد متکلم ہے۔ معنی (راہ بتلاؤں میں)

اَدَلُّ۔ دال مہملہ کی فتح سے افعل التفضیل ہے۔ معنی (بڑا راہ بر) یہ قرآن میں نہیں آیا)

اَذِلَّۃٌ۔ جمع ہے ذلیل کی۔ معنی (خوار و نرم) وکذلک ذِلال وَاِذِلاء۔

اَذَلّ ۔ ذال معجمہ کے فتح سے افعل التفضیل ہے یعنی (ذلیل تر یعنی بہت بے قدر)

اَضَلّ ۔ ضاد معجمہ کے فتح سے ۔صیغہ افعل التفضیل ہے یعنی (بڑا گمراہ)

اَرِنا ۔ ہمزہ کے فتح اور رائے مہملہ کے کسرے سے معنی (دکھلا) واحد مذکر حاضر بحث امر ۔ اس کا مضارع تُرِیْ ہے اصل میں تُأرْاِیُ تھا تُاَفْعِلُ کے وزن پر امر بنانے کے واسطے تا علامت مضارع کو حذف کئے آرْئِیُ ہوا اَفْعِلُ کے وزن پر اب ہمزہ دوم متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر اور ہمزے کو حذف کئے جیسا یسئل میں کئے اَرِیُ ہوا اَفِلُ کے وزن پر اور یا علامت وقفی سے گرا اَرِ ہوا اَفِ کے وزن پر اس کا مصدر مجرد رؤیۃ فتح کے باب سے مہموز العین ناقص یائی ہے ۔ معنی مصدری (دیکھنا) متعدی بہ یک مفعول افعال جوارح سے ہے متعدی بدو مفعول افعال قلوب سے رَاٰی یَرٰی رویۃ ۔ نحو رأیت زید افاضلاً ۔ اِرَاءَۃً مصدر باب افعال سے ہے معنی مصدری (دکھلانا) متعدی بدو مفعول اصل میں اِرْاَایٌ ہے ہمزہ دوم قاعدہ یسئل سے گرا اور یا بعد الف زائد کے واقع ہونے سے ہمزہ ہوئی اور ہمزہ دوم محذوف کے عوض تائے فوقانی لائی گئی اِراءۃ ہوا اَرٰی ۔ یُرِی ۔ اراءۃ ۔ قولہ تعالےٰ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرٰنِیْ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ ۔

اَرَاَیْتَ الَّذِیْ ۔ تین فتح سے وسکون چہارم وفتح تا سے یعنی (کیا دیکھا تونے ایسے شخص کو) قال تعالےٰ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۔

اَرَأَیْتَ اَلَّذِیْ ہمزہ اور را کے فتح اور الف کے سکون و یا کے زبر سے ہمزہ استفہام کا رایت معنی (جھنڈا) اس کو قرآن میں اسطرح پڑھنا غلط ہے۔

اَرِنَا۔ بفتح اول وکسر دوم معنی (دکھا ہم کو) ایک قرأت میں سکون دوم آیا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ قَالُوْا رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ (فمن اظلم ۲۴)

اَلَمْ تَرَ۔ ہمزہ استفہام کا ہے تعجب کیلئے اور لم تر واحد مونث غائب یا مذکر حاضر بحث نفی جحد بلم سے ہے تعلیل قواعد مذکورہ سے ظاہر ہے۔ معنی (کیا تو نے نہ دیکھا)

اَلَمْ تَرَوْا۔ صیغہ جمع مذکر حاضر تعلیل سابق کے تحقیقات سے ظاہر ہے۔ معنی (کیا تم نے نہیں دیکھا۔)

اَرَادَ۔ اخیر میں بغیر الف کے واحد مذکر حاضر بحث ماضی اصل میں اَرْوَدَ تھا واو متحرک ماقبل اُس کا حرف صحیح ساکن حرکت واو کی نقل کرکے ماقبل کو دئے اَرَوْدَ ہوا اب واو بسبب فتح ماقبل کے الف ہوا معنی (چاہا)

اَرَادَا۔ اخیر میں الف سے۔ تثنیہ ہے۔ معنی (چاہا ہے وہ دو) اخیر الف کو دو حرکت کے برابر دراز پڑھنا چاہیئے ورنہ واحد کا صیغہ ہوگا قولہ تعالیٰ۔ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْھُمَا۔ (سیقول ۲)

اَرْبٰی۔ بافتح اخیر میں الف مقصورہ معنی (اکثر اور بہت زیادہ) وَاَنْ تَکُوْنَ اُمَّۃٌ ھِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ (ربما ۱۴)

اَرْبَعَ۔ بافتح اخیر میں عین۔ معنی (چار) للمونث واربعۃ للمذکر

اَرَدْنَ - بفتح ہمزہ وسکون دال - اخیر میں بغیر الف کے جمع مونث غائب بحث ماضی اصل میں اَرْوَدْنَ تھا اَفْعَلْنَ کے وزن پر قاعدہ مذکورہ سابقہ سے واو الف ہو کے التقائے ساکنین سے گرا معنی (چاہیں وہ عورتیں -) وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا - (قد افلح المؤمنون)

اَرَدْنَا - بفتح ہمزہ وسکون دال اخیر میں الف سے جمع متکلم ہے تعلیل جمع مونث کے مانند ہے - معنی (ہم نے چاہا) اخیر کے الف کو دو حرکت کے برابر دراز پڑھنا چاہیے ورنہ جمع مونث کا صیغہ سمجھا جائے گا - ان چاروں فعل کا مصدر ارادۃ ہے - اصل میں اَرْوَاد تھا نقل حرکت و حذف واو وزیادۃ تا ہوئی وعلیک القیاس علی ما سبق فی ہذا الباب -

عَرَضْنَا - بفتح عین وسکون ضاد معجمہ - معنی (پیش کیا تم نے) قال تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ -

اِرْتَدَّ - ہمزہ کی کسرہ اور دال کی تشدید سے اخیر میں بغیر الف کے واحد مذکر غائب ہے باب افتعال سے - قولہ تعالیٰ - فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ترجمہ (پھر ہو گیا بینا - دیکھتا) (وما ابرئ نفسی)

اِرْتَدَّا - اخیر میں الف سے تثنیہ ہے قولہ تعالیٰ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا (سبحٰن الذی) ترجمہ (پھر الٹے پھرے وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان پر) اخیر کے الف کو خوب ادا کرنا چاہیے ورنہ صیغہ واحد کا ہوگا -

اَرَاذِل - جمع ہے - رَذْل - بالفتح معنی (کمینہ -) اَرَاذِل جمع اَرْذُل جمع الجمع جیسا کلب کی جمع اکلب ہے -

آرَانی - ارا واحد متکلم کا صیغہ ہے - صیغہ کی تحقیق آریا کی تحقیق کی سی ہے اصل میں آرَاءِیُ تھا اور نون وقایہ کی تحقیق ایتونی سے معلوم ہوتی ہے معنی (دیکھتا ہوں میں اپنے کو) قولہ تعالیٰ - قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّیٓ اَرَانِیٓ اَعْصِرُ خَمْرًا (وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ)

آرَا - ماضی کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے اصل میں آرْاَیَ تھا اراءۃ سے معنی (دکھلایا)

اَرُونِیْ - بفتح ہمزہ وضم را - جمع مذکر حاضر امر باب افعال سے اصل میں آرِیُوْنِیْ تھا تعلیل (آرا) میں مذکور ہوئی معنی (دکھاؤ تم مجھکو)

اُرِیہای - بضم ہمزہ وکسر را واحد متکلم مضارع معروف باب افعال سے اصل میں اُرْءِیُ تھا تعلیل (آرا) میں مذکور ہوئی - معنی (دکھاتا ہوں میں)

اِرْتَبْتُمْ - بالکسر وفتح تائے اول - معنی (شک کیا تم نے) جمع مذکر حاضر ماضی باب افتعال سے ناقص یائی سے اصل میں اِرْتَیَبْتُمْ تھا یا ماقبل مفتوح ہونے سے الف بن گئی - اور التقائے ساکنین سے گر پڑی -

تُبْتُمْ - بالضم معنی (رجوع کیا تم نے) جمع مذکر حاضر بحث ماضی (ن) اجوف واوی سے ہے اصل میں تَوَبْتُمْ تھا واؤ کا ماقبل مفتوح ہونے سے الف ہوا اور التقائے ساکنین سے گرا اور تے کو ضمہ اس لئے دیا گیا کہ حذف واو پر دلالت کرے -

طِبْتُمْ بکسر طائے حطی وسکون با - معنی (پاکیزہ ہوئے تم) جمع مذکر حاضر ماضی (ض) ناقص یائی ہے اصل میں طَیِبْتُمْ اِرْتَبْتُمْ کی تعلیل ہوئی اور طا کو کسرہ اس لئے دیا گیا کہ حذف یا پر دلالت کرے -

اِرْتَضٰی - بالکسر معنی (خوش ہوا) واحد مذکر غائب ماضی باب افتعال سے ناقص واوی ہے اصل میں اِرْتَضَوَ تھا آسی کی تعلیل ہوئی -

اَرَادْتُمْ - تا کے تشدید سے معنی احیا یا تم نے) جمع مذکر حاضر ماضی باب افعال سے ہے اصل میں اَرْدَدْتُمْ تھا تبتم کی تعلیل ہوئی قرب مخرج کے سبب دال تا میں مدغم ہوئی -

عَرَّضْتُمْ - را کے تشدید سے معنی (پوشیدگی میں کہا تم نے) جمع مذکر حاضر ماضی باب تفعیل سے - قوله تعالیٰ - لَاجُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ

(سیقول)

اِرْجِعُوْنِ - معنی (پھیر دو تم مجھکو) یائے متکلم محذوف ہے - اور یہ صیغہ جمع کا اللہ جل شانہ کے طرف خطاب و تعظیم کے واسطے ہے - قال تعالیٰ - حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا -

اَرْجِهْ - بالفتح وکسر جیم وسکون ہائے معنی (ڈھیل دی اُسکو) اَرْجِ واحد مذکر امر حاضر ہے اور ہا ضمیر متصل منصوب ہے اصل میں اَرْجِئْهُ وَاَخَاهُ تھا چنانچہ ابو عمر اور ابو بکر اور یعقوب کی قرات ہے - حمزہ اور عاصم نے ہمزہ کو حذف کیا ہے اور حروف منفصل کو متصل قرار دیکے جیم اور یا اور واو کو اِبْلٌ کے وزن کے ساتھ تشبیہ دیا ہے کہ اسمیں سکون وسط ہونے سے تخفیف حاصل ہے مصدر اِرْجَاءٌ افعال کے وزن پر مہموز اللام ہے ایسا ہی اَلْقِهْ اِلَیْهِمْ وَیَتَّقِهِ فَاُولٰئِکَ جِهُوْ اِبْلٌ - قِهْا اِبْلٌ - قِهْفُ اِبْلٌ - یہ صورت مشابہ ہے شعر کی تقطیع سے ایک کلمہ کے حرف کو دوسرے کلمہ میں درج کرکے وزن

جوڑتے ہیں جیسے بناءم فعولن جہاں رافعولن ۔

مُرْجَوْنَ ۔ بالضم وفتح جیم ۔معنی (ڈھیل دئے گئے) اصل میں مُرْجَئُوْنَ تھا ہمزہ حذف ہوا چنانچہ اس مصدر کے افعال میں ہمزہ جوازاً حذف ہوتا ہے یہ سماعی ہے اور بعض کی قرأت ہمزہ سے بھی آئی ہے یا یہ ناقص واوی ہے من ارجیت الامر اذا اخرته اصل میں مرجوون تھا واؤ الف ہوکر گر پڑا۔

اَرْض ۔ بفتح ہمزہ ۔معنی (زمین) اسم مونث ہے اسم جنس ہے یا جمع بدون واحد ارضۃ مستعمل نہیں ارضون ۔ اروض ۔ آراض ۔ اراضی ۔ جمع قرآن میں بعض واحد مستعمل ہیں اُن کی جمع مستعمل نہیں چنانچہ ارض ۔ نور ۔ اور بعض جمع مستعمل ہیں اُن کے واحد مستعمل نہیں چنانچہ الباب اس لئے کہ بعض واحد خفیف ہیں برخلاف جمع کے اور بعض جمع خفیف ہیں برخلاف اُن کے واحد کے ۔ اور ارض مصدر ہے باب سے ۔معنی (لکڑی کو گھن کھانا) ارضہ محرکۃ کرمک چوب خوارہ کہ جس کو فارسی میں دیوچہ ۔ اور ہندی میں دیمک کہتے ہیں ۔ ضرب المثل میں ہے هُوَ اٰكَلُ مِنْ اَرْضَةٍ ۔ هُوَ اَصْنَعُ مِنْ اَرْضَةٍ ۔ یہ قرآن میں ایک ہی آیت میں مستعمل ہے مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۔ (ومن یقنت)

دابۃ الارض میں اضافت فاعل کی ہے اُسکے فعل کے طرف یعنی کیڑا گھن کھانے کا یہی تاویل ہے مفسرین معتبرین اور اہل لغت کی اور جو لوگ اس کی تحقیق سے واقف نہیں (متحرک زمین) لکھا ہے ۔ الدابۃ ما یدب علی الارض اُن کی کان میں سمایا ہوا ہے ۔

اللھم وفقنا للتحقیق فانک حقیق للتوفیق (دابۃ الارض نام ہے ایک جانور اونٹ کی شکل کا قریب قیامت صفا کے پہاڑ سے نکلیگا اور آدمیوں سے بات کرے گا۔

عَرْضٌ۔ بفتح عین وسکون را معنی (چوڑان پھیلاؤ) اسم ہے اور معنی (سامنے لانا۔ سامنے ہونا۔ ظاہر کرنا ظاہر ہونا) مصدر ہے۔

عَرَضٌ۔ بفتح عین وفتح رای مہملہ معنی (مال ومتاع واسباب) لغت میں را ساکن بھی ہے لیکن قرآن میں اس معنی سے بفتحتین ہے۔

عِرْضٌ۔ بالکسر معنی (ناموس۔ وآبرو) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

عُرْضَۃٌ۔ بالضم معنی (مانع۔ آڑ دار۔ ہٹ کھنڈا) اسم ہے فُعْلَۃٌ کے وزن پر۔

عِرْضَۃٌ بالکسر معنی (عارضہ یعنی جو لاحق ہو۔ بیماری وغیرہ) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اِرَمَ۔ بکسر ہمزہ وفتح را معنی (نام شخص یا نام قبیلہ) اسم ہے اور یہ لغت میں بفتح ہمزہ وکسر را بھی ہے قولہ تعالیٰ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۔

عَرِمُ۔ بفتح عین وکسر را معنی (سخت ودرشت۔ وباران سخت۔ ونام وادی) ہر ایک معنی اس آیت میں مراد ہو سکتے ہیں۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ (ومن یقنت ۲)

اَرَاَیْتَکُمْ۔ بفتح تا معنی (دیکھو تو بھلا خبر دو تم مجھکو) ہمزہ استفہام تعجب کا ہے۔ رایت واحد مذکر حاضر ماضی ہے کم ضمیر متصل منصوب ہے اور تاکید ہے واسطے تا کے خطاب کے اور حدیث میں ہے۔ ارأیتک ارأیتکما۔ ارأیتکم۔ تا کے فتح سے یہ وہ کلمات ہیں کہ عرب

تعجب کے مقام میں خبر دو کہنے کی جگہ کہتے ہیں جیسا اردو میں کہتے ہیں۔ بھلا دیکھو۔ بھلا بتلاؤ۔ اگر اس صورت میں تمہارا مقصود بر آوے تو کیا کرو گے۔ خطاب مفرد کی تاکید جمع سے اس لئے ہے کہ عام کفار مخاطب ہیں اوس کی مثال ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ۔

أَزًّا۔ بالفتح وتشدید زا معنی (جنبانیدن یعنی اچھالنا) قولہ تعالیٰ۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا (قال الم اقل)

عَضَّ۔ بفتح عین وتشدید ضاد۔ معنی (دانت سے کاٹنا) یہ لفظ قرآن میں نہیں آیا۔ ماضی کا صیغہ آیا ہے عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ (لن تنالوا)

عَزَّ۔ عین کے فتح اور زاے مشدد کی فتح سے۔ معنی (غالب آیا) قولہ تعالیٰ۔ وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ۔

عُزّٰی۔ عین کے ضمہ اور زائے مشدد کی فتح اور اخیر میں الف سے معنی (نام بت[1]) أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ (نجم ۱۹)

عِزًّا۔ عین کے کسرہ اور زائے مشدد کی فتح کے تنوین جو وقف کی حالت میں الف ہوتی ہے معنی (مدد) وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا۔

ازَّيَّنَتْ۔ بالکسر وتشدید زائے معجمہ وتشدید یا۔ معنی (آراستہ ہوئی) واحد مونث غائب ماضی باب افعال سے۔ اصل تزینت تھا تا کو زا کئے اور زا کو زا میں ادغام کئے اور ابتدا بسکون محال ہونے سے ہمزہ وصل لائے

[1] لات نام بت کا ہے جو بنو ثقیف نے طائف میں بنا رکھا تھا اور اسکی پوجا کرتے تھے اور عزیٰ نام درخت کا ہے جسکی بنی غطفان وغیرہ کفار عرب قبل اسلام پوجا کرتے تھے [illegible] ۱۲ [illegible] عبد الملک عفی عنہ

اَسَاءَ۔ بفتحتین اور آخر میں ہمزہ معنی (بُرائی کیا) واحد مذکر غائب باب افعال سے اجوف واوی مہموز اللام ہے اسائۃ کی تحقیق اس باب میں مذکور ہے

اَسَا - اسیٰ کے بیان میں مذکور ہے۔

عَصَا - بفتحتین عین وصاد اور بغیر ہمزہ کے آخر میں معنی (ہاتھ کی لکڑی لاٹھی) یا مطلق لکڑی یعنی عام) اسم ناقص واوی ہے عَصَوَان تثنیہ اَعْصٍ ۔ اَعْصَاءٌ ۔ عُصِیّ بالضم وکسر وتشدید یا جمع قال تعالیٰ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۔

عَسٰی ۔ بفتحتین وسین مہملہ الف مقصورہ سے۔ معنی (قریب ہے یا ہوئے) واحد مذکر غائب ماضی ناقص یائی ہے اس سے اسم فاعل اور مضارع نہیں آتا اور اللہ کی طرف نسبت ہو تو اس کے معنی یقین اور ایجاب کے ہوتے ہیں۔

عَصٰی ۔ بفتحتین وصاد والف مقصورہ معنی (نافرمانی کیا) واحد مذکر غائب ماضی ناقص قال تعالیٰ وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۔

اَسَاطِیْر ۔ جمع الجمع ہے ۔ اسطار ۔ سطور ۔ اَسْطُر ۔ جمع سَطر واحد بمعنی (راستہ ہر چیز کا) بنی سطرا ۔ وغرس سطرا ۔ وکتب سطرا ۔

اِسْتَایْئَسُوْا ۔ بالکسر اور تا کے بعد الف زائد رسم الخط کا ہے ۔ معنی (ناامید ہوئے) جمع مذکر غائب ماضی باب استفعال ہے اس کا مجرد یَأْس اور یَأٰسۃ ہے ۔ مہموز العین سمع اور فتح اور حسب اور ضرب سے نادر ہے اور لَاتَایْئَسُوْا ۔ معنی (مت ناامید ہو جاؤ تم) لا یَایْئَس ۔ معنی (ناامید نہیں ہوتا ہے) لم یَایْئَس ۔ معنی (ناامید نہیں ہوا) ہر ایک میں الف رسم الخط ہے

متروک القراءۃ۔

اَسْتَكْبَرْتَ۔ بالفتح معنی (کیا بزرگ سمجھا تونے اپنے کو) اصل

أَأُستکبرت۔ دوسرا ہمزہ مکسور استفعال کا تخفیف کے واسطے حذف ہوا ہے

اَسْتَغْشَوْا۔ بالکسر معنی (اوڑھ لیا انہوں نے) اصل میں استغشیوا

تھا اَتَوْا کے مانند تعلیل ہوئی۔

اَسْرٰى۔ معنی (قیدیاں) جمع اسیر اور اسرٰی کے معنی (رات کو سیر کیا)

اصل میں اَسْرَیَ تھا قولہ تعالیٰ۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ

لَیْلًا ترجمہ (پاک ہے وہ جو لیگیا اپنے بندہ کو راتے رات) یہ لازم ہے

مفعول پر باء نے سے متعدی ہوا ہے۔

اَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا۔ ترجمہ (چھپایا مصلحت کو

بے انصافوں نے) قاعدہ یہ ہے کہ فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد

رہتا ہے جیسے ضرب زید۔ ضرب الزیدان۔ ضرب الزیدون۔ اور فاعل

مضمر ہو تو فاعل وفعل میں مطابقت رہتی ہے جیسے زید ضرب۔ الزیدان

ضربا۔ الزیدون ضربوا۔ آیت شریف میں فاعل ظاہرا الذین ظلموا

جو اسم ظاہر ہے اسروا کا فاعل معلوم ہوتا ہے فی الحقیقت یوں نہیں ہے

بلکہ واو اسروا میں فاعل ہے اور راجع طرف کفار کے جنکا ذکر سابق ہے

اور الذین ظلموا بدل ہے واو سے جو فاعل کی ضمیر ہے یہ بدل کا لانا بمصلحت

اور فساد چھپانے والوں کی ظالمیت ظاہر کرنے کی لئے ہے یا اصل میں

یوں ہے الذین ظلموا اسروا النجوٰی۔ یا اسروا النجوٰی

ھم الذین ظلموا۔ یا اسروا النجوٰی۔ اعنی الذین ظلموا۔

اَصَرُّوْا۔ بفتح الف وصاد مہملہ وتشدید رائے مہملہ معنی (ضد کی انہوں نے)

اَسْبَغَ - فتح الف وسکون سین سے معنی (کامل کیا نعمت کو)۔
اَصْبَغَ - فتح الف وسکون صاد سے معنی (رنگ کیا) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اِسْتَطَاعَ - معنی (قوت رکھا) اصل میں استطوع ہے اس کا مصدر استطاعۃ مجرد طوع (فرمانبرداری۔ رضامندی۔ خوشی) (ن ف) طاع لہ طوعا وطاعۃ۔

واستطاعۃ میں خاصیت ابتدا ہے۔

اَسْطَاعَ - میں تا اور طا جمع ہونے سے تا حذف ہوا ہے جو ازآ قال تعالیٰ۔ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا۔ (قال الم اقل لک) حذف تائے اسطاعوا اسی ایک مقام میں واقع ہے۔

اَسْتَغْفَرْتَ ۔ اَسْتَكْبَرْتَ کے مانند ہے معنی (کیا مغفرت مانگی تو نے)

اَسْفَرَ - بافتح وسکون سین وفتح فا ورا معنی (روشن ہوا) واحد مذکر غائب اِسْفَار۔ (روشنائی میں دن کی آنا)

اَصْفَرُ - بفتح الف وسکون صاد مہملہ وفتح فا معنی (پیلا اور کالا۔) صفت ہے۔

اَسَفٰى - بفتح الف وسین مہملہ والف مقصورہ آخر میں (اسف) معنی (افسوس۔ اندوہ۔ وغم۔ وحزن) سمع سے الف بدل ہے یائے متکلم سے اصل میں یوں ہے یَا اَسَفِیْ تَعَالِیْ فَهٰذَا اَوَانُكَ یہ ندائے مجازی ہے کہ منادی کی توجہ اور سامنے آنا مقصود نہیں بلکہ اظہار تاسف

وغم مقصود ہے برخلاف یا ابت انی ۲ آیت -

۲ اَسِفَ - بفتح اول وکسر سین مہملہ معنی (بڑا غمگین) مبالغہ ہے مثل حَذِر ر

عَصْفَ - بالفتح وسکون صاد مہملہ معنی (سختی سے ہوا چلنا) (ض)

کے باب سے عاصف سابق مذکور (یعنی گھاس) کے معنی بھی ہیں

قولہ تعالیٰ - کَعَصْفٍ مَاْكُوْلٍ - (عم)

۲ اَسْقَيْنٰكُمُوْهُ بفتح الف وسکون سین مہملہ اسکی تحقیق آذیتمونا

میں مذکور ہے -

۲ اَسْلَمَ - بالفتح اور اخیر میں بغیر الف کے معنی (گردن رکھا- اسلام لایا)

واحد مذکر غائب باب افعال سے -

اَسْلَمَا - بالفتح اور اخیر میں الف سے تثنیہ ہے الف کو خوب ادا کرکے

پڑھنا چاہیئے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ (ومالی

۱۹ ۳ عید)

۲ اَسْمِعْ بِهِمْ - اسمع بہم وابصر- ترجمہ (کیا ہی سننے والے ہیں- اور

کیا ہی دیکھنے والے) اصل میں اسمع بہم وابصر بہم صیغہ تعجب ہے جیسے

افعل بزید- اس کا دوسرا وزن ما افعل زیدا ہے- معنی (زید کیا ہی عجیب

کام کرنیوالا ہے) مَا اَكْفَرَهٗ (کیا ہی کافر ہے وہ) مَا اَصْبَرَهُمْ (کیا چیز

صبر دے گی اُن کو) یہ محل تعجب ہے -

۲ اَسْمَآءَ - اللہ کے ساتھ اسم بھی مذکور ہے یہ جمع ہے اسم کی

یہ منصرف ہے برخلاف اشیاء کے جو عنقریب اُس کا بیان آوے گا-

اَسِيْر - بفتح ہمزہ وکسر سین مہملہ معنی (قیدی) - (گرفتار - محبوس)

اَسْر - بالفتح واسار بالکسر مصدر (ض) اُسْرٰى و اُسَارٰى و اَسَارٰى جمع اور

اَسْرٰی - فعل ماضی بھی ہے ناقص یائی اَسْرٰی میں مذکور رہے ویطعمون الطعام عَلٰی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (تبارک ۱۹)

عَسِیْر - بفتح عین وکسر سین مہملہ معنی (سخت ودشوار) قولہ تعالیٰ (فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ (تبارک ۱۵)

اَشِحَّةً - معنی (حریصان) شحیح (بخیل - وحریص) اَشحۃ واَشحّاءُ - جمع

اَشِدَّاءُ - دال کی تشدید سے جمع ہے شدید کی اصل میں اَشْدِدَاءُ تھا جیسے صدیق اصدقاء -

اَشَدُّ - بفتح الف وشین معجمہ ودال مشددہ معنی (سخت تر)

اَشُدَّ - بفتح الف وضم شین معجمہ ودال کی تشدید سے معنی (جوانی)

اَشِر - بفتح اول وکسر دوم معنی (اترانے والا - متکبر) صفت ہے

عَشَر - بفتح عین مہملہ وشین معجمہ معنی (دس) اسم عدد مونث

عَشَرَۃٌ - بفتح عین مہملہ وسکون شین منقوطہ سے آخر میں تائے مدور معنی (دس) اسم عدد مونث -

عُشْر - بضم عین وسکون شین سے - معنا (دسواں حصہ) اسم عدد مکسر یہ قرآن میں نہیں آیا -

عَشِیْرٌ - معنی قرابت دار - دوست - اور دسواں حصہ) یہ اخیر معنی سے قرآن میں نہیں آیا -

اَشَرّ - را کی تشدید سے معنی (بڑا شریر) اسم تفضیل ہے یہ قرآن میں نہیں آیا -

اَشَرٌّ - را کی تشدید سے ہمزہ استفہام کا ہے اور شر اسم ہے قولہ تعالیٰ - اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ (تبارک الذی)

اِشْمَاَ تَمُوْنِیْ - اسکی تحقیق اذیتمونا میں مذکور ہے -

اَشْفَقْنَ - بفتح اول وسکون دوم وفتح سوم وسکون چہارم و فتح پنجم معنی (ڈریں وہ عورتیں) صیغہ جمع مونث غائب ماضی معروف کا بابہ افعال سے اسکا مجرد شفقۃ ہے - معنی (مہربانی) باب افعال میں لیجانے سے ڈرنے کے معنی پیدا ہوئے اس خاصیت کو ابتدائے فعل کہتے ہیں -

اِشْمَأَزَّتْ - بکسر اول وفتح سوم وچہارم وتشدید زائے معجمہ معنی (رک گئے) صیغہ واحد مونث غائب باب افعلال سے اسکا مجرد شَمْأَزٌ ہے مانند مقشعر

اَشْهَادٌ - بالفتح شاہد کی جمع ہے - معنی (حاضر ومقیم) شہودٌ وشہدٌ مانند رکعٌ - جمع شاہد - معنی (گواہ) شُہَّدٌ جمع مانند صاحب وصُحُبٌ جمع اور شہود جمع الجمع ایسا ہے اَشہاد - جمع شہید کی - معنی (حاضر وگواہ) اورجو اللہ تعالے کی راہ میں مارا جاوے (جسپر رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں) شہدار جمع مانند امیر - امراء -

اَشْيَاءُ - بالفتح اخیر میں ہمزہ سے جمع ہے شیئ کی یہ افعال کے وزن پر نہیں اسلئے کہ اس صورت میں غیر منصرف ہونے کی کوئی علت نہیں پائی جاتی - پس اخفش کے نزدیک یہ جمع اصل مین اشیئاءُ اَفعلاءُ کے وزن پر ہے برخلاف وزن واحد کے جیسے - شاعر - شعرار اس لئے کہ فاعل کی جمع فعلاءُ نہیں آتی پس اشیاء اصل میں اشیئاء تھا افعلاء کے وزن پر جو ہمزہ کہ یا اور الف کے درمیان ہے سو وہ حذف ہوا پس اشیاء افعاء کے وزن پر ہوی - اور خلیل کے نزدیک اصل میں شیئاءُ

وزن پر فُعَلَاءُ کے ہے۔ دو ہمزے ثقیل ہونے سے پہلے ہمزہ کو جولام کلمہ ہے ابتدا میں لے آئے اشیاء لَفْعَاءُ کے وزن پر ہوا۔ اور فرا کے نزدیک شیئٍ تشدید یا سے ھَیِّنٍ کے مانند ہے اور اس کی جمع اَشْیِئَاءُ اَھْوِنَاءُ۔ افعلاء کے وزن پر ہے لام کلمہ حذف ہوا تو اشیاء افعاء کے وزن پر ہوا بہرحال الف ممدودہ کو زائد قرار دینا ضرور ہے تا غیر منصرف ہونے کی علت قائم ہو اور کسائی کے نزدیک اشیاءٌ افعال کے وزن پر ہے۔ جیسے بیت ابیات لیکن کثرت استعمال اور صحراء کے ساتھ مشابہہ رکھنے کی سبب سے ہی غیر منصرف ہے۔

عَشِیًّا۔ بفتح اول وکسر دوم و یائے مشدد و منون۔ عشیّ کغنی۔ معنی (آخر روز) تنوین نصب ظرفیت پر ہے قال تعالٰے۔ وَلَھُمْ رِزْقُھُمْ فِیْھَا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا۔

اَشْیَاعٌ۔ اخیر میں عین سے جمع ہے شیعۃ کی بمعنی (گروہ۔ پیروان۔ یاراں) واحد وتثنیہ وجمع مذکر ومونث اس میں برابر ہے اشیاع وشِیَعٌ مانند اعناب وعنب کے ہے۔

اِصْبَاح۔ الف کے کسرہ وصاد کے سکون سے معنی (صبح اور صبح کے وقت میں آنا اور ہونا)

اَصْبُ۔ بالفتح۔ معنی (رغبت کروں میں) واحد متکلم ہے اس کا مصدر صَبْوٌ ہے ناقص واوی (ن)، صبا صُبُوًّا وصَبْوًا وصِبًی وَصَبَاءً معنی (میل کیا نادانی وجوانی وکو دکی کے سبب سے)، اصل میں اَصْبُوُ تھا عامل جازم سے واو گرا ہے یہ صواب اور اصابۃ سے مشتق نہیں قولہ تعالٰے وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ اَصْبُ

اِلَيْهِنَّ (وما من دابۃ)

اِصْدَعْ۔ بالکسر آخر میں عین۔ معنی (ظاہر۔ وآشکار کر) واحد مذکر حاضر امر ہے۔ اس کا مصدر صدع فتح کے باب سے ہے۔ یہ صُداع معنی (دردِ سر) اور تصدیع معنی (درد رسانیدن) سے مشتق نہیں قولہ تعالیٰ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (ربما)

اَصْدَقُ۔ بالفتح آخر میں قاف۔ معنی (بڑا سچا) افعل التفضیل ہے قولہ تعالےٰ۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا (والمحصنٰت)

اَصَّدَّقَ۔ بفتحات اور صاد اور دال کی تشدید وفتح سے معنی (صدقہ دیتا میں۔ خیرات کرتا میں) واحد متکلم باب اِفْعَلَّ سے تحقیق اس کی اثاقلتم میں مذکور ہوئی قولہ تعالےٰ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ (قد سمع اللہ)

اِصْطَبِرْ۔ بالکسر۔ معنی (ٹھیرا رہ۔ قایم رہ) واحد مذکر حاضر امر ہے باب افتعال کا تا ماقبل حرف مستعلی ہونے سے طا سے بدل ہوا ہے مجرد صبر ہے (ض)۔

اَصْطَفٰی۔ ہمزے کی فتح سے۔ معنی (کیا پسند کیا) اصل میں أَاِصْطَفَوَ تھا دو ہمزے جمع ہونے سے ہمزہ وصل گرا دئے واو زائد از چہارم ہونے سے یا ہوا اور یا الف سے بدل ہوا۔ اس کا مجرد صفوۃ ہے باب افتعال کا تا ماقبل حرف مستعلی ہونے کی سبب طا سے بدل ہوا ہے

اِصْطِفَاءٌ۔ ہمزہ اول کے کسرہ سے اخیر میں ہمزہ سے معنی (پسند کرنا) یہ مصدر ہے باب افتعال سے۔

اِصْطَفٰی ہمزہ کے کسرے سے اخیر میں بغیر ہمزہ کے۔ معنی (پسند کیا)

باقی تحقیق سابق مذکور ہوئی۔
اِضْطَادُوْا۔ ہمزے کے کسرے سے معنی (شکار کرو) اصل میں اِضْطَیِدُوْا تھا یا الف سے بدل ہوئی باقی تحقیق سابق مذکور ہوئی۔
اَصْلَحَ۔ الف کے فتح اور صاد کے سکون سے اخیر میں بغیر الف کے معنی (سدھارا)۔
اَصْلَحَا۔ اخیر میں الف سے معنی (سدھارے وہ دو مرد) تثنیہ کا الف ہے مدطبعی خوب ادا کریں۔ قولہ تعالےٰ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا۔ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا (لن تنالوا)
اَضَاءَ۔ اخیر میں ہمزہ سے معنی (روشن ہوا۔ روشن کیا) مجرد ضَوْءٌ اجوف واوی مہموز اللام (ن)، قولہ تعالےٰ كُلَّمَآ اَضَآءَ (الٓمٓ)
اَضَاعَ۔ اخیر میں عین سے معنی (ہلاک کیا) یہ قرآن میں نہیں آیا۔ لیکن اضاعوا آیا ہے۔ قولہ تعالےٰ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ (قال الم اقل لک)
اَضْلَلْنَ۔ فک ادغام سے۔ اخیر میں بغیر الف سے معنی (گمراہ کئے وہ عورتیں)، یہاں لام ساکن لازم ہونے سے ادغام ممکن نہیں ضلال۔ مجرد (ن۔س) قولہ تعالےٰ۔ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ (وما ابری نفسی)
اَضْلَلْنَا۔ فک ادغام سے اخیر میں الف سے معنی (گمراہ کئے ہم) یہ قرآن میں نہیں آیا)۔
اَضَلَّنَا۔ ادغام اور اخیر میں الف سے۔ معنی (گمراہ کیا ہم کو۔) اَضَلَّ۔ ماضی ہے باب افعال سے اصل میں اَضْلَلَ تھا اور نا ضمیر

متکلم مفعول ہے۔ قولہ تعالیٰ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ۔
(وقال الذین)

اَضْلَلْتُمْ۔ الف کے فتح اور ضاد معجمہ کے سکون سے معنی (گمراہ کئے تم)

اَظْلَلْتُمْ۔ فتح الف وسکون ظاء معجمہ سے معنی (سایہ کئے تم)
یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اِطْلَاعٌ۔ بالکسر اور طاء مہملہ مخففہ کے سکون سے اخیر میں عین۔ معنی (آگاہ کرنا) یہ قرآن میں نہیں آیا۔ لیکن یُطْلِعُ مضارع آیا ہے قولہ تعالیٰ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۔

اِطِّلَاعٌ بالکسر طاء کی تشدید سے اخیر میں عین۔ معنی (آگاہ ہونا) یہ قرآن میں نہیں آیا۔ لیکن قولہ تعالیٰ۔ اَطَّلَعَ عَلَى الْغَيْبِ ہمزہ وصلی کی حذف سے اور لَعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ۔ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ۔ وَلَوِ اطَّلَعْتَ آیا ہے۔

اَطْعَمَهُمْ۔ بالفتح وسکون طاء مہملہ سے بعدہ عین مفتوح۔ معنی (کھلایا اُن کو)

اَطْمَعَهُمْ۔ بالفتح وسکون طائے مہملہ اور میم کے بعد عین سے معنی (امیدوار کیا انکو۔) اطماع۔ (امیدوار گردانیدن۔ بیتاب نہیں کیا اونٹ اُن کا)

اِطْمَأْنَنْتُمْ۔ مثل اقشعررتم معنی (آرام پائے تم) اطمئن الی کذا اطمینانًا۔ ہمزہ منفردہ ماقبل مکسور ہونے سے یا سے بدل ہوا۔ اور طمانینۃ میں ہمزہ ماقبل مفتوح ہونے سے الف سے بدل ہوا۔ لیطمئن قلبی۔ معنی (تا آرام وتسکین پاوے میرا دل)۔

اَطَعْنَ۔ بالفتح اور طا کے فتح سے اخیر میں بغیر الف کے معنی (حکم مانے وہ عورتیں) مجرد اس کا۔ طوع (ن ف) اصل میں اَطْوَعْنَ تھا اطاعۃ مثل اقامۃ تعلیل سابق مذکور ہوئی۔ قولہ تعالیٰ۔ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا (والمحصنت)

اَطِعْنَ۔ طا کے کسرے سے اور اخیر میں بغیر الف کے یعنی (حکم مانو تم عورتیں) قولہ تعالیٰ۔ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (ومن یقنت)

اَطَعْنَا۔ بالفتح اور طا کے فتح سے اور اخیر میں الف سے معنی (حکم مانے ہم) یہاں مدطبعی کا لحاظ رکھنا چاہیئے ورنہ مونث کا صیغہ ہو جائیگا۔

اِعْتَدْنَا۔ معنی (آمادہ کیا ہم نے) اصل میں اَعْدَدْنَا تھا اعداد سے افعال کے وزن پر جسکا مجرد عدّ مضاعف ہے دال اول تا سے بدل ہوئی منہ قولہ تعالیٰ۔ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا وقولہ تعالیٰ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً آلۃ وزادًا۔ یا اعتدنا اصل پر ہے مصدر اعتاد۔ بروزن افعال ہے ماخوذ عتاد سے بمعنی عُدَّۃ یعنی (آمادہ) والتاء عین الفعل منہ قولہ تعالیٰ وقال قرینہ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ

اَعِدُّوْا۔ بفتحتین اور دال کی تشدید اور ضمہ سے معنی (تیار کی وہ لوگ

اَعِدُّوْا۔ بفتح اول وکسر دوم اور دال کی تشدید وضمہ سے معنی (تیار کرو تم)
اَعْرَاف بالفتح نام ہے ایک دیوار کا جو درمیان بہشت و دوزخ کے ہے۔ جمع ہے عُرف بالضم معنی (شیئ بلند) ماخوذ عرف الدیک۔ یا عرف الفرس سے
اَعْرَاب۔ بالفتح یعنی (تازیان جنگل میں رہنے والے) یہ ایسی جمع ہے جس کا واحد نہیں اور یہ عرب کی جمع نہیں اس لئے کہ وہ اسم جنس ہے۔ اعرابی واحد عربیؓ للواحد والمنسبہ
اِعْرَاب۔ بالکسر معنی (زیر و زبر و پیش) ماخوذ ہے۔ عَرِبَتْ مِعْدَتُہٗ سے جب فاسد ہوا معدہ تو عرب یوں کہتے ہیں۔ باب افعال کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں دفع کے معنی ہوتے ہیں چونکہ حرکات سے عبارت کا فساد دفع ہوتا ہے اس لئے حرکات کو مبالغۃً اعراب کہتے ہیں یہ قرآن میں نہیں آیا۔
عَرَبِیٌّ۔ بفتحتین۔ منسوب بعرب وعرب۔ بفتحتین معنی (مردم تازی۔ شہر میں رہنے والے) یا عام ہے اور مونث بھی آتا ہے عربی واحد اس لئے کہ عرب اسم جنس ہے۔
اَعْجَمِیّ۔ بالفتح۔ منسوب باعجم۔ اعجم اُس شخص کو کہتے ہیں جو فصیح بات نہ کر سکے اور گنگ کو اور خلاف عرب کو بھی کہتے ہیں
اَعْجَمِیْنَ۔ بالفتح وسکون عین اخیر میں بغیر الف کے جمع عجم کی حالت جر و نصب میں
اَعْمٰی۔ بالفتح وسکون عین مہملہ سے معنی (نابینا اندھا)
عَامًا۔ عین مہملہ اخیر میں تنوین سے الف کے معنی (سال)
اَعِزَّۃً۔ بفتح اول وکسر دوم وتشدید سوم مفتوح۔ جمع ہے عزیز کی معنی (ارجمند۔ ونکیاب۔ وناموجود۔ وصفتی۔ از صفات باریتعالیٰ۔ وغالب۔ وشدید) وکذالک یجمع علی عِزَازٍ وعِزَّانٍ وعِزَازَۃٍ بکسر اول واعزّا بالفتح

اُغْمِیَ - صفت مشبہ و ماضی مجہول کا صیغہ باب افعال سے معنی (غشی کی گئی بیہوشش کیا گیا) اُغمی علیہ معنی (بیہوشش ہوگیا)۔

اَغْبَرَ - ہمزہ کی فتح اور غین معجمہ کے سکون سے - معنی (گرد اڑھایا) قرآن میں نہیں آیا۔

اَقْبَرَ - ہمزے کی فتح سے اور قاف کے سکون سے معنی (دفن کیا) قولہ تعالیٰ ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ۔

اُفٍّ - ہمزہ کے ضمہ اور فا کے تشدید اور کسرۂ منون سے یہ کلمہ حقارت وکراہت کے مقام میں کہتے ہیں - جیسے فارسی میں (تفو) اور اردو میں (تھو) اُفًّا لَہٗ وَتُفًّا - تف - اتباع سے اف کے ہے اف میں چالیس لغت آئے ہیں

اِفْتِرَاء - ہمزہ کے کسرے اور الف ممدودہ سے معنی (بہتان کرنا)

اَفْتَرٰی - ہمزہ کے فتح اور الف مقصورہ سے - کیا بہتان کیا اصل میں اافتری ہمزہ استفہام تھا دو ہمزے جمع ہونے سے ہمزہ وصلی گرادیا گیا۔

اَفَرَأَیْتُمْ - معنی (کیا پھر دیکھا تم نے) ہمزہ استفہام کا ہے کہ جس کے لئے صدر کلام ہے یعنی ابتدا میں آتا ہے اور فا حرف عطف ہے

اَفُوْزَ - بفتح ہمزہ وضم فا وسکون واو ونصب زا - معنی (رستگاری پاتا میں) قولہ تعالیٰ - یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا (و المحصنات) جواب تمنی میں فا آنے سے زا منسوب ہوا ہے۔

اُفَوِّضُ - بضم ہمزہ وفتح فا وتشدید واو مکسور ورفع ضاد - معنی (سونپتا ہوں میں) قولہ تعالیٰ - وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ (فمن اظلم)

اَفَعَیِیْنَا - اَفَفَعِلْنَا کے وزن پر ہمزہ استفہام فائے تعقیب ہے -

معنی (کیا پھر تھکے ہم)، جمع اجوف یائی وناقص یائی سے ہے معنی (ماندہ شدن وکردن)

اِقَامَ الصَّلٰوۃِ - آیت یوں ہے - قولہ تعالیٰ - وَاَوْحَیْنَا اِلَیْھِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ معنی (حکم بھیجا ہم نے ان کی طرف نیک کام اور نماز قائم کرنے) قولہ تعالیٰ - رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ - ترجمہ (ایسے لوگ ہیں کہ نہ غافل کرتا ہے ان کو بیوپار اور نہ بیچنا اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نہ نماز قایم کرنے سے - (ق، قام - قوماً - وقومۃ وقامۃ - وقیاماً - معنی (برخواست - اقامت - قایم کرنا - قایم رہنا) اصل میں اقوم تھا واؤ الف ہوکے گرا کلمہ سبک ہونے سے اس کے عوض میں تا لے آئے جب مضاف آیا تو تا کی چنداں ضرورت نہ رہی کہ مضاف اور مضاف الیہ بمنزل ایک کلمہ کے ہیں - قولہ تعالیٰ - اَقَامَ الصَّلٰوۃَ -

اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ - معنی (قایم کئے نماز کو) ماضی ہے اقامۃ صلٰوۃ یہ کہ نماز سنن وآداب کے ساتھ ادا کی جاوے -

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ - بالفتح - معنی (قائم کرو نماز کو) امر ہے -

اُقِّتَتْ - ہمزہ کے ضمہ اور قاف کی تشدید سے بمعنی (وقت ٹھیرائی گئے) اصل میں وُقِّتَتْ ہے جیسے اجوہ وجوہ ہے یہ تبدیل واو ہمزہ سے جائز ہے -

اِقْتَدِہْ - اخیر میں ہائے ساکن ہے بمعنی (پیروی کر) ہائے وقف ہے - اس کو ہائے سکتہ بھی کہتے ہیں وقف کی حالت میں زائد آتی ہے -

اَقْرَبُ عَقْرَبُ - احزب کے ساتھ مذکور ہوا -

اِقْرَاْ بالکسر وفتح را وجزم سے - معنی (پڑھ) امر کا صیغہ ہے -

اِقْرَاءُ - بالکسر وفتح رای مہملہ وسکون الف وآخر میں ہمزہ بمعنی (پڑھانا) مصدر ہے یہ قرآن میں نہیں آیا -

اَکْل - الف کے فتح اور کاف کے سکون سے معنی (کھانا) نصر کے باب سے
اُکُلٌ - بضم اول اور کاف کے ضمہ سے معنی (روزی - پھل)
اَکَلَ - معنی (کھایا)، لام کے فتح سے صیغہ ماضی واحد مذکر غائب کا ہے۔
اَکَلَا - معنی (کھائے وہ دو مرد) تثنیہ ہے یہاں مدطبعی کا خیال ضرور رکھنا چاہیے قولہ تعالیٰ - فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا فَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى (قال الم اقل لك)
اَکُنْ - بالفتح معنی (ہوتا میں) لم اکن معنی (نہ ہوتا میں) اصل میں اَکُوْنُ تھا تعلیل وتحقیق (دنگ) میں مذکور ہوگی۔
اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى - دوسرے تا کے نصب سے پوری آیت یوں ہے وَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ (ومالی)
ترجمہ (اور ہم نہیں ہیں مرنیوالے مگر مرنا ہمارا جو پہلا ہے اور نہیں ہیں ہم عذاب کیے گئے) نصب مصدریہ پر آیا ہے - یا مستثنیٰ کلام غیر موجب ہونے سے نصب جوازاً آیا ہے۔
اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى - دوسرے تا کے رفع سے پوری آیت یوں ہے اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ اِنْ هِىَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ (الیہ یرد) ترجمہ (بیشک یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہے یہ مگر موت ہماری جو پہلی ہے اور نہیں ہیں ہم اٹھائے گئے) مستثنیٰ کلام غیر موجب میں ہونے سے اُس کو جوازاً رفع آیا ہے - ان دونوں مقاموں میں قرا کا اختلاف نظر نہیں آیا۔
اِلًّا - ہمزہ کے کسرے اور لام کی تشدید اور فتح اور اخیر میں الف سے

معنی (مگر) حرف استثنا ہے اور یہ صفت کے واسطے بھی آتا ہے اور اس کے معنی (سوائے) ہوتے ہیں۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ایسے مقامات میں اِلّا کے معنی سوائے ہوتے ہیں اگر (مگر) کے معنی کیا جائے تو توحید ثابت نہیں ہوتی بلکہ شرک وکفر ہوتا ہے کما حقق فی موضعہ

اِلَّا۔ ہمزہ کے کسرہ اور لام کی تشدید و فتح اور الف سے۔ معنی (اگر نہیں) یہ مخفف ہے اِنْ لَا کا۔

اِلًّا۔ ہمزہ کے کسرہ اور لام مشدد کے نصب کی تنوین سے اِلٌّ بالکسر (پیمان۔ سوگند۔ ہمسایہ۔ خویشی۔ نام خدائتعالیٰ) اور یہ منصوب ہے مفعولیت پر۔ قولہ تعالیٰ لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً (واعلموا)

اِلٰی۔ ہمزہ کے کسرہ اور لام کی فتح اور اخیر میں الف مقصورہ سے جو بشکل یا ہے معنی (تک۔ یہاں تک۔ طرف) یہ حرف جر ہے۔

اِلَیَّ۔ ہمزہ کے کسرہ اور لام کی فتح اور یا کی تشدید سے۔ معنی (میری طرف)

اَلَا۔ بالفتح والتخفیف معنی (ہاں) حرف تنبیہ ہے قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (الم)

اَلَا۔ بالفتح والتخفیف۔ معنی (کیا نہیں) یہ مرکب ہے ہمزۂ استفہام اور لائے نفی سے۔

اَلَّا۔ بالفتح وبالتشدید۔ معنی (کیوں نہیں) یہ حرف تحضیض ہے۔

اَلَّا۔ بالفتح اور تشدید لام سے۔ معنی (یہ کہ نہیں۔ یوں نہیں) یہ مرکب ہے اَنْ بیانیہ اور لائے نفی سے اگر (اللّٰہ) کے حرف ہا کو خوب ظاہر نہ پڑھیں اَلّا اَلّا اَلّا پڑھیں تو معنی (یوں نہیں۔ یوں نہیں۔ یوں نہیں) ہوں گے بعض ذکر کرنیوالے جلدی سے ایسا ہی پڑھتے ہیں۔

عَلٰی - عین اور لام کے فتح سے اور اخیر میں الف مقصورہ سے جو بشکل یا ہے معنی (پر - اوپر) یہ حرف جر ہے ۔

عُلٰی - عین کے ضمہ اور الف مقصورہ سے معنی (چیز ہائے بلند) یہ عُلْیَا فُعْلٰی کے وزن پر ہے جیسے کبریٰ اکبر - قولہ تعالیٰ - خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی - (قال الم) فَاُولٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰی - (قال الم)

عَلَا - عین اور لام کے فتح سے اور اخیر میں الف سے معنی (بلند ہوا) علا عُلُوًّا (ن) الف کو یا کی شکل اور خط مستوی سے لکھنے کا قاعدہ آتی میں مذکور ہوا - قولہ تعالیٰ - اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ (امن خلق)

عَلَیَّ - عین اور لام کے فتح سے اور یا کی تشدید سے معنی (میری طرف یا مجھ پر)

اَلَّا یَرْجِعُ - عین کی رفع سے اصلہ انہ لا یرجع قال تعالیٰ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا -

اَلِدُ - بفتح ہمزہ وکسر لام ورفع دال مخفف معنی (جنتی ہوں میں) قولہ تعالیٰ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ (وما من دابۃ)

اَلَدُّ - ہمزہ ولام کے فتح سے وتشدید دال سے - معنی (سخت تر) قولہ تعالیٰ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ (سیقول)

اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ - معنی (ان لوگوں کی طرف جن سے تم نے اقرار کیا ہے)

اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ - معنی (مگر وہ لوگ جن سے تم نے اقرار کیا ہے)

اَلَّذَيْنِ - ذال معجمہ کے فتح سے - معنی (ایسے دو شخص) تثنیہ ہے الذی کا جو اسم موصول ہے - قولہ تعالیٰ - وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ

اَضَلَّنَا (فمن اظلم)

اَلَّذِیْنَ - ذال معجمہ کے کسرہ سے اسم موصول ہے۔ معنی (وہ جو ایسے لوگ)

جمع ہے الذی کی۔

اَلْقَوْا - قاف کے فتح سے معنی (ڈالے وہ مرد) اصل میں اَلْقَیُوْا۔

تھا القاء مصدر باب افعال سے۔ لقی مجرد (اس) معنی (ملاقات کرنا)

اَلْقُوْا - قاف کے ضمہ سے معنی (ڈالو تم مرد) اصل میں اَلْقِیُوْا تھا۔

اَلْقِہِ - ہا کے کسرہ سے اَلْقِ امر کا صیغہ ہے اور ہا ضمیر متصل منصوب

مفعول ہے۔

اَلْقِہْ - ہا کے سکون سے معنی (ڈال دے اسکو) قولہ تعالیٰ - اِذْهَبْ

بِکِتَابِیْ ھٰذَا فَاَلْقِہْ اِلَیْھِمْ۔ یہ قراۃ ابو عمرو اور عاصم اور حمزہ کی ہے اور

باقی قرا- ہا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ تعلیل و تحقیق اس کی ارجہ میں مذکور ہوئی۔

اَلْمَسْجِدَ الْحَرَامَ - بنصب دال - معنی (بزرگ مسجد) یعنی مسجد

کعبۃ اللہ - قولہ تعالیٰ - اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ

الْحَرَامَ (واعلموا)

اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - دال کے کسرہ سے معنی (بزرگ مسجد) قولہ تعالیٰ

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (سبحان الذی)

الٓمّٓ اللہُ - میم کے تشدید اور فتح سے - الم حروف مقطعات سے ہیں۔

ان کے معانی اللہ تعالیٰ - اور اس کا رسول جانے یہ اسرار ہیں ہر کسی کو انکی

خبر یقینی نہیں - ہمزہ وصلی جو لفظ اللہ میں ہے درج کلام میں گر پڑا تو میم ثانی

اور لام اول میں التقاء ساکنین ہوا اور اس کے دفع کرنے کیلئے میم ثانی

کو برخلاف (الساکن اذا حرک حرک بالکسر) کے فتحہ دے اس لئے کہ اس فتح سے

لفظ اللہ تفخیم سے پڑھا جاتا ہے اور فتح اخف الحرکات ہے اور کسرہ دینے سے تین کسرے جمع ہوتے تھے ایک میم اول کا کسرہ دوسرا یا جو حکما کسرہ ہے تیسرے یہ کسرہ جو التقاء ساکنین کے دفع کرنے کے واسطے دیا جاتا یہی قراۃ ہے اکثر قرا کی اور بعض قرا میم دوم کو کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابوبکر میم دوم پر وقف کر کے اللہ کے ہمزہ کو فتح سے پڑھا ہے اور ہمزہ وصل کو قایم رکھا ہے ان عربوں کی لغت پر جو ہمزہ وصل کو قطعی پڑھتے ہیں یعنی درج کلام میں نہیں گراتے لیکن کتب علم صرف میں ہمزہ وصلی کو حذف کرنا واجب لکھا ہے اصل میں ہمزہ کا فتح وقف آیت پر مبنی ہے چنانچہ آیت کے لفظ کی تحقیق میں ہر ہر آیت پر وقف کرنا آیات واحادیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ من شاء فلیطالع ثمہ

عَلِمَ اللّٰہُ۔ ترجمہ جانا اللہ تعالیٰ نے۔

اَلَمْ اَنْهَكُمَا۔ ہا کے فتح سے۔ ترجمہ (کیا نہیں منع کیا میں نے تم کو) نہی (ف) منع کرنا۔

اَلَمْ تَرَا۔ اَلَمْ تَرَوْا۔ اَرَا کے ساتھ مذکور ہے۔

اَلَمْ یَاْنِ۔ ہمزہ کے سکون سے ترجمہ (کیا وقت نہیں پہنچا) آنی (ض) اَنَی الشئ۔ اَنیاً وَاَنًی وَاِنًی اَنَی الرحیل ای حان وقرب یعنی کوچ کا وقت پہنچا اور قریب ہوا) اٰن لہ ان یفعل کذا (وقت آیا اوس کا کہ ایسا کرے) حرف یا اس میں سے بسبب جازم کے ساقط ہوا ہے قولہ تعالیٰ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔

یَعْنِیْ۔ عین کے سکون سے بمعنی (ارادہ کرتا ہے وہ ایک مرد) یہ قرآن میں نہیں آیا۔ عنی۔ یعنی عنیاً (ض)، وفی الحدیث بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء یعنیک۔ وفیہ من حسن اسلام المرأ ترکہ مالا یعنیہ۔

اَلَنَّا - بفتحتین وتشدید نون یعنی (نرم کیا ہم نے) اصل میں اَلْیَنَّا تھا یا متحرک ماقبل اُس کا حرف صحیح ساکن حرکت یا کی نقل کرکے ماقبل کو دی گئی اور بعض کہتے ہیں کہ موافقت باب کیواسطے یا نقل کرکے ماقبل کو دی گئی یعنی چونکہ ماضی میں واو الف ہوا ہے اسواسطے یہاں بھی تعلیل کی گئی ورنہ حرف علت کا ماقبل ساکن ہو تو ثقیل نہیں جیسے دَلْوٌ ظَبْیٌ - غرض بقول بیع کی تعلیل ہوئی اور یا التقائے ساکنین سے گرائی گئی - لَانَ - لِینًا - وَلِیَانًا (ض) الَیَان - اَلَانَۃ معنی (نرم کرنا)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ - ترجمہ (کھیل میں ڈالی تمکو بہتایت) لَهَا لَهْوًا - (ن) الہاء (کھیل میں لگانا) تعلیل سابق مذکور ہوئی کم کی میم کا ضمہ اصل میں مقدر تھا مابعد سے اتصال ہونے کے سبب سے پلٹ آیا - باقی تحقیق آذیتمونا میں مذکور ہوئی -

اَللّٰهُمَّ - یعنی یا اللہ، اصل میں یا اللہ تھا یا جو حرف ندا ہے سو وہ حذف ہوا اور اُسکے عوض میم مشدد آخر میں لائی گئی - بخلاف قیاس -

اَلِیْمٌ - فتح ہمزہ سے معنی (دردناک) صفت مشبہ - اَلِمَ اَلَمًا - (س)

عَلِیْمٌ - عین کے فتح سے - معنی (دانا) صفت مشبہ ہے عَلِمَہٗ عِلْمًا (س)

اِلَیَّ - ہمزہ کے کسرے سے اور لام کے فتح سے اور یائے مشدد مفتوح سے - معنی (میرے طرف) اِلٰی حرف جر اور یا متکلم کی ہے -

عَلِیًّا - عین کے فتح اور لام کے کسرہ سے الف فتح کی تنوین کا ہے معنی (برتر)

عَلَیَّ - بفتحات وتشدید یا مفتوح سے - معنی (مجھپر) عَلٰی حرف جر ہے اور یائے متکلم ہے عَلٰی کا الف التقائے ساکنین سے گرا -

عَلِیٌّ عین کے فتح اور لام کے کسرہ اور یائے مشدد سے یعنی (بلند

وبزرگ وبرتر (صفت مشبہ ہے اصل میں علیو تھا فعیل کے وزن پر واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے واؤ کو یا کر کے ادغام کئے جیسے سید اور میت میں عَلِیٌّ عُلُوًّا۔

آلِیٌّ۔ مانند علی کے معنی (بہت قسم کھانیوالا) قرآن میں نہیں آیا۔

اَمْ بفتح ہمزہ وسکون میم سے۔ (یا) حرف عطف وتردید سے۔

اُمٌّ۔ بضم ہمزہ وتشدید میم سے بمعنی (ماں)۔

اُمّی۔ اور اُمّیین۔ امین کے ساتھ مذکور ہے۔

اِمَّا۔ ہمزہ مکسورہ میم مشدد اخیر میں الف سے بمعنی (یا) حرف تردیدی شک کے واسطے آتا ہے حروف عطف میں سے ہے۔

اِمَّا۔ بالکسر مرکب ہے ان شرطیہ اور ما زائدہ سے بمعنی (اگر) نون کو میم بنا کر ادغام کیا گیا۔

اَمَّا۔ ہمزہ مفتوح اور میم کی تشدید اور آخر میں الف سے معنی (ای بہ لکن) حرف تفصیل ہے۔

عَمَّا۔ عین مفتوح میم مشدد اخیر میں الف بمعنی (اس چیز سے)۔ مرکب ہے (عن اور (ما) سے۔

عَمَّ۔ عین مفتوح اور میم مشدد مفتوح سے بغیر الف کے اصل میں عن ما ہے نون کو میم بنا کے ادغام کئے جب ماء استفہام پر حرف جر آوے تو الف گر جاتا ہے جیسے۔ عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ۔ مِمَّ خُلِقَ۔ فِیْمَ اَنْتَ۔ فِیْمَ تُبَشِّرُوْنَ۔

عَمٌّ۔ عین کے فتح اور میم مشدد سے بمعنی (چچا) اعمام جمع ہے۔

عَمَّۃٌ۔ عین کے فتح اور میم کی تشدید اور اخیر میں ہائے تانیث معنی (پھوپی)۔

عامات جمع ہے۔
عَمَہ۔ عین کے فتح اور میم کے سکون سے آخر میں ہا بمعنی (بھٹکنا۔ سرگشتہ ہونا) قولہ تعالیٰ فی طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُونَ۔ امۃ بمعنی (امام پیشوا) کقولہ تعالیٰ ان ابراہیم کان اُمَّةً قَانِتًا
اُمَّۃ۔ ہمزہ مضموم اور میم مشدد مفتوح سے بمعنی (گروہ) قال تعالیٰ
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ (دین وملت، قال تعالیٰ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ
(مدت)، قال تعالیٰ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ
اَمَۃ۔ بفتحتین وتخفیف بمعنی (کنیزک) اصل میں اَمَوَةٌ بفتحات ثلاثہ واو کو تخفیف کے واسطے حذف کئے۔ اِمَاءٌ۔ اَمَوَاتٌ۔ اٰمٍ۔ اموان جمع ہے۔
اَمْت۔ بالفتح (پشتہ۔ ٹیکرا) اس میں تا جو لام کلمہ ہے وہ تانیث کا نہیں ہے اسی سبب سے دراز لکھا جاتا ہے۔
اِمَام۔ ہمزہ کے کسرہ سے بمعنی (پیشوا) مصدر بنی للمفعول ہے قولہ تعالیٰ قال اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (کتاب)، قولہ تعالیٰ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ ترجمہ (شاہراہ)، وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ پیش امام غلط ہے پیش نماز صحیح۔
اَمَام۔ ہمزہ کے فتح سے بمعنی (آگے سامنے)
اَمَامَہ۔ بمعنی (اس کے سامنے) یہ ہا ضمیر متصل ہے حالت وقف میں ساکن ہوئی ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ (تبارک)
اِمَامَۃ۔ ہمزہ مکسورہ اور آخر میں تائے تانیث سے بمعنی (پیشوائی)
عِمَامَۃ۔ عین مکسور سے بمعنی (دستار) یہ قرآن میں نہیں آیا۔
اَمَانِیّ۔ یائے مشدد سے بمعنی۔ (آرزوئیں) جمع ہے اُمْنِیَّۃ بالضم

وکسر نون وتشدید یا سے۔
اَمَتَّنَا - تا کے تشدید سے یعنی (مارا تو نے ہم کو) اصل میں اَمُوتَتَنَا تھا تعلیل (الخ) میں مذکور ہے۔ مات - موتا (ن-س-ض) اماتۃ (میرانیدن)
اَمْثَلُ - بمعنی مشابہ ونظیر وہمسر اماثل جمع قال تعالیٰ - نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا (قال المراقل لک) اس کا مونث مثلی - قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ یُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِطَرِیْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى (قال الم۱۳ اقل لک)
اَمَدٌ - بفتحتین - معنی (منتہی ودرازی) قولہ تعالیٰ اَمَدًا بَعِیْدًا (تلک الرسل)
عَمَدٌ - بفتح عین ومیم یعنی دستونہا، جمع ہے عماد کی عُمُدٌ بضمتین بھی جمع ہے قولہ تعالیٰ - فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (عم)
عَمْدٌ - بفتح عین وسکون میم - معنی (ارادہ) یعنی ضد خطا (س) یہ قرآن میں نہیں آیا - لیکن متعمداً آیا ہے۔
اَمْرٌ - بالفتح یعنی (فرمان) اوامر جمع (کار وحادثہ) امور جمع۔
اِمْرٌ - بالکسر معنی (منکر وعجب یعنی برا کام) قولہ تعالیٰ - لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا - (سبحٰن الذی)
اَمَرٌ - بفتحتین بمعنی (شخص) کما یقال ما بالدار اَمَرٌ یہ قرآن میں نہیں آیا -
اَمَرُّ - بفتحتین اور را کی تشدید سے معنی (تلخ تر)
عَمْرو - بالفتح اخیر میں واو زائد ہے۔ (نام شخص) اس میں واو جو اخیر میں ہے رسم الخط کا ہے تاکہ عمر بالضم وفتح میم سے مشتبہ نہو۔ یہ قرآن میں نہیں آیا۔

عُمَرَ - بالضم وفتح میم - (نام خلیفہ دوم از خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

عُمُرٌ - عین کے ضمہ اور میم کے سکون سے بمعنی (مدت حیات)

عَمْرٌ - بالفتح - معنی (مدت حیات) قولہ تعالیٰ - لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ (ربما)

عَمَرُوْا - بفتحتین وضم را وسکون واو اور اخیر میں ایک الف زائد معنی (آباد کئے) واؤ ضمیر فاعل ہے اور الف رسم الخط کا ہے تا واو جمع اور واو عطف سے تمیز ہو جب فعل کے اخیر میں حروف منفصلہ ہوں جیسے دال ذال راز اہو جیسے حضر وقتل میں اشتباہ ہوتا ہے اور واو جمع اور واحد میں بھی ناقص واوی کے اشتباہ ہوتا ہے۔ جیسے لم یدعو معنی (کسواسطے بلاتا ہے وہ ایک مرد) اور لم یدعوا (نہیں بلایا اُن مردوں نے)

عَامِرٌ - معنی (آباد کرنے والا) اور فاعل بمعنی مفعول جیسے خزانۃ عامرۃ ای معمورۃ۔

عِمَارَۃ - بکسر عین - معنی (جس چیز سے کہ جائے آباد کیجاوے اور آبادانی)

عُمَارَۃ - بضم عین - معنی (آباد کرنے کی اجرت) عربی زبان میں اس مادے سے مکان بنانے کے معنی نظر نہیں آئے۔

اِمْرَءٌ - بالکسر اخیر میں ہمزہ - معنی (مرد) اصل میں مرءٌ ہے جب اسپر ہمزہ وصلی آوے تو اسمیں تین لغتیں آئے ہیں - (۱) فتح را - (۲) ضم را - (۳) اعراب را - یعنی را کو عامل کے عمل کے موافق پڑھنا چاہیئے - جیسے جاء امرؤٌ رأیت امرأً - مررت بامرئٍ - امرأۃ مفتوح الراء ہے۔

اَمَرُوْا - بفتح ہمزہ ومیم وضم را وسکون واو اور اخیر میں الف زائد معنی

(حکم کئے) واو ضمیر فاعل جمع کا ہے اور الف رسم الخط کا ہے تحقیق عمروا میں گذری۔ قولہ تعالیٰ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ (اقترب ۱۳)

عَمَرُوْا۔ عین سے باقی تحقیق سابق مذکور ہوئی۔ معنی (آباد کئے) قولہ تعالیٰ وعَمَرُوْهَا اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا (امن خلق)

اَمَل۔ بفتح ہمزہ ومیم معنی (امید) اَمَلَهٗ اَمَلًا۔ (ن)، تامل (اندیشہ کرنا) قولہ تعالیٰ۔ وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (ربما)

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ وَخَيْرٌ اَمَلًا (سبحن الذی)

اُمْلِي۔ بالضم معنی (ڈھیل دیتا ہوں میں) قولہ تعالیٰ وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ۔

عَمَل۔ بفتح عین ومیم معنی (کار وخدمت) اعمال جمع وبنو الاعمال (پیادگان) عَمِلَ عَمَلًا (س)

اَمَّنْ۔ بفتح ہمزہ ومیم مشدد سے معنی (یا وہ شخص) یہ مرکب ہے ام اور من سے۔

عَمَّنْ۔ بفتح عین ومیم مشدد معنی (اس شخص سے)، یہ مرکب ہے عن اور من سے یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اُمَّهٰت۔ بضم ہمزہ وفتح میم مشدد معنی (مائیں) یہ جمع ہے اُمَّهَة کی جو ایک لغت ہے ام کے معنی میں۔ ام کی جمع امات ہے۔

اٰمِيْن۔ فتح اول وکسر میم بغیر الف کے اخیر میں تحقیق اسکی آمین کے ساتھ مذکور ہوئی ہے۔

اَنَّ۔ بفتح اول وتشدید نون سے معنی (بیشک) حرف مشبہ بالفعل ہے،

اِنَّ۔ بکسر اول وتشدید نون سے معنی (بیشک) حرف مشبہ بالفعل ہے۔

اَنْ - معنی (یہ کہ) بیانیہ ہے آگے جو مبہم ہے اُس کے وضاحت اور ظاہر کرنے کیلئے آتا ہے۔

اِنْ - کسرہ اول اور نون خفیفہ سے معنی (اگر) یہ حرف شرط ہے۔

اَنْ کُنْتُمْ - فتح اول و نون خفیفہ سے معنی (یہ کہ ہویں تم)

اِنْ کُنْتُمْ - کسر اول وتخفیف نون سے معنی (اگر ہو تم)

اَنْ کَانَ - فتح اول و نون خفیفہ سے۔ معنی (اسی سبب سے کہ تھا وہ)

اِنْ کَانَ - بکسر اول و نون خفیفہ سے۔ معنی (اگر ہوگا)

اَنَا - بفتح ہمزہ بصورت الف اور آخر میں الف معنی (میں) ضمیر واحد متکلم ہے۔

ءَنَا - بفتح ہمزہ بصورت سر عین یہ ہمزہ اوپر کے کلمہ کا جزو ہے اور نا ضمیر واحد متکلم ہے۔ معنی (ہم) ان دونوں لفظ کی تحقیق مع تمثیلات بیان رسم الخط باب پنجم میں مشروحا مذکور ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اِنَّا - بفتح وکسرہ ہمزہ و نون مشددہ ہے معنی (بے شک ہم) مرکب ہے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اور نا ضمیر متکلم سے۔ اور ایک نون تخفیف کیواسطے محذوف ہے اصل میں اِنَّنَا تھا۔

عَنَّا - بفتح عین و نون مشدد اخیر میں الف سے معنی (ہم سے) مرکب ہے (عن) حرف جار اور (نا) ضمیر متکلم سے۔

اَنّٰی - بفتح ہمزہ و نون مشدد اور اخیر میں الف سے جو یا کی شکل سے ہے معنی (کسطرح۔ کہاں۔ کہاں سے۔ جہاں) یہ حرف استفہام ہے۔

اِنِّیْ - بفتح ہمزہ وتشدید نون وسکون یا۔ معنی (بیشک میں)۔

عَنِّیْ - بفتح عین وتشدید نون وسکون یا۔ معنی (مجھ سے)

اِنَاثًا - بکسر ہمزہ اور اخیر میں ثا سے مثلثہ معنی (عورتیں) جمع ہے

انثی کی اور اُسکی جمع اُنُث بضمتین اور اُناثی بفتحتین آئی ہے۔
اُناس۔ بضم ہمزہ اخیر میں سین ہے۔ معنی (لوگ) اسی لفظ سے ہمزہ حذف کرکے ناس کہتے ہیں یہ حذف سماعی ہے۔ اناس اور ناس جمع ہے انس کی۔ یہ جمع نادر و عزیز و غریب ہے۔ مدارک میں ہے کہ اللہ اصل میں الالہ تھا جیسے الناس اصل میں الاناس تھا۔
اِنْسِيٌّ۔ بکسر ہمزہ و تشدید یا بمعنی (ایک مردم) یہ قرآن میں نہیں آیا۔
اَنَاسِيَّ۔ بالتشدید و التخفیف اور اناسیہ اور آناس بالمد جمع ہے انسان کی اناسی اصل میں اناسین ہے انسان کی جمع نون یا سے بدل ہو کے پہلی یا میں مدغم ہوئی کذا فی الفصول۔
اَنجیتنا۔ جیم کے بعد الف ہے۔ معنی (نجات دیا اوس نے ہم کو) قولہ تعالیٰ
لَئِنْ اَنجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ۔ (واذا سمعوا [۱۴])
اَنْجَيْنَا۔ بفتح اول و سکون نون و جیم کے بعد یای ساکن سے۔ معنی (نجات دی ہم نے)
اَنْجَيْتَنَا جیم کے بعد یائے ساکن اور تائے مفتوح معنی (نجات دی تو نے ہم کو)
نَجَّيْنَا۔ فتح جیم مشددہ اخیر میں الف معنی۔ (نجات دی ہم نے)
اَنجا۔ (نجات دیا اوس نے) اصل میں انجی تھا باب افعال سے۔
اَنْ جاء۔ بالفتح اخیر میں ہمزہ سے معنی (آیا) حرف اَنْ زائد ہے قولہ تعالیٰ
فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (وما ابرئ)
اِنْحَرْ۔ حائے حطی سے۔ معنی (اونٹ قربانی کر) نحر۔ نحراً (ف)
قال تعالیٰ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔

لَا تَنْهَرْ - ہائے ہوز سے - معنی (مت جھڑک) نَھَرَ نَھْرًا (ف) قال تعالیٰ - وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ یہ دونوں مقام میں مخرج کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے -

اَنْسَانِیْهُ - بالفتح ہائے ضمیر کے ضمہ سے یہ خلاف قیاس ہے مثل (علیهُ الله) کے - قاعدہ یہ ہے کہ ہائے ضمیر متصل کا ماقبل ضمہ یا فتح یا ساکن سوائے یای ساکن ہو تو مضموم ہوتی ہے جیسا غُلَامُهُ - لَهُ - مِنْهُ - اور اگر ماقبل مکسور یا یائے ساکن ہو تو مکسور ہوتی ہے جیسا - بِهٖ - عَلَیْهِ - فِیْهِ پس اس قاعدے سے انسانیه (سبحان الذی ۲۱) اور علیه الله (ومن یقنت ۹) میں ہر دو مقام میں حفص نے ضم ہا سے پڑھا ہے -

اَنْذِرْ - فتح اول و نون ساکن سے معنی - (ڈرا) امر ہے انذار سے

اَنْظِرْ - فتح اول و سکون نون سے - معنی (مہلت دے) امر ہے انظار سے -

اِنْتَبَذَتْ - ذال سے - معنی (کنارے ہوئی وہ ایک عورت) قولہ تعالیٰ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا -

اِنْتَبَزَتْ - زا سے معنی (لقب دی وہ ایک عورت) ذال و زا کا مخرج خوب ادا کرنا چاہیے -

اَنْزَلْنَا - معنی (اتارا ہم نے) انزال وقت واحد میں تمام اتار دینا -

نَزَّلْنَا - معنی (اتارا ہم نے) تنزیل کئی وقتوں میں تھوڑا تھوڑا اتارنا -

اَنْ سَیَكُوْنُ - نون کے رفع سے معنی (شان یہ ہے کہ ہوگا وہ) اصل میں اَنَّهُ ہے - نون مشدد تو مخفف ہوا اور ضمیر شان کی محذوف ہوئی -

اِنْسَبْ - بالکسر - معنی (نسب بیان کر (نسبت کر) یہ قرآن میں نہیں آیا -

اِنْصَبْ - بالکسر - معنی (رنج کھینچو) نصب بفتحتین (ن) ان دونوں لفظ یعنی سین صاد کے مخرج کو برابر ادا کرنا چاہیے - قولہ تعالیٰ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ - (عمّ ۱۹)

اَنْسَاب - بفتح اول وسکون نون وفتح سین سے - باپ دادوں کی نسبتیں جمع ہے نَسَب کی بفتحتین منہ قولہ تعالیٰ - هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَاۗءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا - فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ (قد افلح) ترجمہ (جب پھونکا جاوے صور میں تو نہ ذاتیں ہیں اُن کی درمیان اوسدن)

اَنْصَاب - بالفتح اور صاد سے - معنی (بتاں) جمع نصب کی ہے بالفتح والضم نصب وہ چیز ہے جو کھڑے کی گئی عبادت کے واسطے قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (واذا سمعوا ۲)

اَنْشَاَ - بالفتح اخیر میں ہمزہ بغیر الف کے معنی (پیدا کیا) انشاء افعال کے وزن پر -

اِنْ شَاۗءَ - بالکسر الف کے بعد ہمزہ معنی (اگر چاہا) یہ مرکب ہے اِنْ شرطیہ اور شاء فعل ماضی سے -

اِنْشَقَّتْ - ہمزہ کے کسرہ سے ہے - معنی (پھٹ گئے) شقہ شقا (ن) انفعال کا خاصہ لزوم ہے -

اُنْظُرْنَ - بضم ہمزہ اور اخیر میں بغیر الف کے معنی (دیکھو تم عورتیں) نظرہ - والیہ نظرا - بفتحتین (ن) یہ قرآن میں نہیں آیا -

اُنْظُرْنَا - بضم ہمزہ اور اخیر میں الف سے معنی (دیکھ ہم کو) نا ضمیر

متصل منصوب ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (رحیم) ان مقاموں میں مد طبعی کا لحاظ رکھنا چاہیئے ورنہ مونث کا صیغہ ہو جائیگا۔

۲ اَنْعَمْتَ۔ بفتح اول اور نون کے بعد عین مفتوح سے (نعمت دی تونے)

۲ اَنَمْتَ۔ نون کے بعد بغیر عین کے معنی فارسی (خوابانیدی) معنی اردو (سلایا تونے)

اَنَام۔ فتح اول و نون سے آخیر میں میم۔ کسحاب۔ معنی (مردم)

۲ اَنْعَام۔ جمع نعم بالتحریک معنی (چارپایہ)

۲ اَنْفُس۔ بالفتح و سکون نون وضم فا جمع نفس بالفتح معنی (جان و تن و شخص)

۲ اَنْفَس۔ بالفتح و فتح فا۔ معنی (اشرف) قال تعالیٰ۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ بضم الفاء ای من احسنکم۔ وقری۔ بفتح الفاء ای اشرفکم

۲ اِنْفَطَرَتْ۔ بکسر اول و سکون نون معنی (چرگئی)

۲ اَنْفِقُوْا۔ بفتح اول و سکون نون و بکسر فا صیغہ امر جمع مذکر حاضر۔ معنی۔ (خرچ کرو)

اَنْفَقُوْا۔ فتح اول و نون کے سکون سے اور فا کے فتح سے معنی (خرچ کئے)۔

۲ اَنْقَدَ۔ دال مہملہ سے۔ معنی (پرکھا دیا) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

۲ اَنْقَضَ۔ بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم اور ضاد معجمہ سے۔ معنی (گران بار کیا)

۲ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا۔ آذیتمونا۔ میں تحقیق اس کی مذکور ہوئی۔

أَنَّ مَا۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے اور مَا موصولہ بمعنی (بیشک وہ چیز) اس مقام کی تحقیق اور امثلہ خاتمہ میں مذکور ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

أَنَّمَا۔ بالفتح معنی (جز این نیست) اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے اور مَا کافہ ہے اس کی تحقیق اور امثلہ خاتمے میں مذکور ہونگی۔

إِنْ هٰذٰنِ اَنِ معنی (بیشک یہ دونوں) یہ لغت بلحارث بن کعب ہے تثنیہ ہر حال میں الف سے ہے یا اِنْ نافیہ ہے بمعنی مَا ئے نافیہ اور لام بمعنی اِلَّا (نہیں ہیں یہ دونوں مگر) باقی تحقیق اس کی ہدایت التفسیر میں مذکور ہے۔

أَوَّاهٌ بفتح ہمزہ وتشدید واو۔ معنی (بہت آہ وزاری کرنیوالا) مبالغہ ہے مانند شدّاد۔ اٰہ۔ اَوْہًا۔ وَاٰہًا۔ (آہ آہ کہا) (ن)، اٰہَ۔ اصل میں اَوَہَ تھا۔

أَوِّبِي بفتح ہمزہ وتشدید واو مکسور معنی (رجوع کرتو) واحد مونث حاضر بحث امر باب تفعیل سے۔ اَبَ۔ اَوْبًا۔ وَاِیَابًا۔ وایابا۔ بہ تشدید یا واو بۃً وایبۃً وَاِیْبَۃً۔ وَمَآبًا (ن)

أَوْدَعُوْا۔ دال مہملہ سے معنی (امانت رکھا انہوں نے) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

أَوْضَعُوْا۔ ضاد سے۔ معنی (گھوڑے دوڑائے۔ چغلخوری کئے) قال تعالیٰ۔ وَلَا اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ یہاں لام تاکید کے بعد کا الف زائد رسم الخط کا ہے اگر اس کو پڑھے تو نفی کے معنی ہوں گے۔

أَيُّوْبَ۔ نام پیغمبر۔ اصل اس کا اَیْوُوْب۔ فَیْعُوْل کے وزن پر جیسے دیجور۔ یا قیوم کے جیسا مبالغہ ہے اٰبَ یَؤُبُ سے بمعنی۔ (رجوع کیا)

أُوْتِيَنَّ۔ بضم ہمزہ وفتح تا ویا ونون مشدد۔ معنی (البتہ دیا جاؤنگا میں) لَاُوْتِیَنَّ واحد متکلم مضارع مجہول بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ۔ باقی تحقیق

اُلق الذکوۃ میں مذکور ہوئی۔

اَوْرِثْتُمُوْهَا۔ معنی (وارث کئے گئے تم اسکے) اس کی تحقیق اَذْہَبُتُمُوْنَا میں مذکور ہوئی

اَوْعِيَة۔ بفتح ہمزہ وکسر عین معنی (خرجیان) یہ جمع ہے وعاء کی قولہ تعالیٰ فبدأ بِاَوْعِيَتِهِمْ وِعَاءِ وَغَيَارِضْ (نگہ رکھا۔ اور بھر لیا اسکو) قولہ تعالیٰ اُذُنٌ وَّاعِيَة ترجمہ (سننے والا کان) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ترجمہ (اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو دل میں بھر رکھتے ہیں) اصل معنی جمع کرنے اور بھرنے کا ہے چنانچہ وعاء اور واعیہ اور یوعون میں یہی معنی مقصود ہے

اَوْفُوا۔ بفتح ہمزہ بمعنی (پورا کرو تم) ایفا، افعال کے وزن پر اصل میں اِوْفَاءٌ تھا وفا بالعہد وفاءً (ص)۔

اُوْفِ۔ بضم ہمزہ وکسرہ فا معنی (پورا کروں گا میں) اصل اُوْفِیْ تھا یا کا ضمہ ثقالت سے گرا پھر یا جازم سے گری قولہ تعالیٰ۔ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (البقرہ)

اَوْفٰى۔ بفتح ہمزہ والف مقصورہ بمعنی (پورا کیا) ماضی ہے اصل میں اَوْفَيَ تھا۔

اَوْفٰى۔ بفتح ہمزہ والف مقصورہ معنی (پورا کرنے والا) افعل تفضیل ہے تعلیل ظاہر ہے اصل میں اَوْفَيُ تھا۔

اَوَّلَ۔ معنی (پہلا) اصل میں اَوْأَلُ ہے وزن پر افعل کے اسکا فعل نہیں آیا یہ مثال واوی مہموز الفا اس کا مادہ وأل ہے ہمزہ واؤ سے بدل ہوا اور ادغام کیا گیا افعل کے وزن پر ہونیکی یہ دلیل ہے کہ عرب اس کا استعمال لفظ من سے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہذا اول منک۔ یا اس کا اصل۔ وَوْأَلُ وہی وزن پر فَوْعَلُ کے پہلا واو ہمزہ سے بدل ہوا اور ہمزہ جو عین کلمہ ہے۔

واو سے بدل ہوا پھر واو ادغام کیا گیا یا وَوَّل ہے تشدید سے واو کی۔ پہلا واو
ہمزہ سے بدل کیا گیا۔ یا اَوْ وَلُ ہے آل یؤل سے بمعنی (رجوع کیا) (ن)،
مہموز الفا اجوف واوی ہے۔ ہمزہ ثانی کو واو سے بدل کر کے ادغام کئے
اوائل واوالی وا دلوں جمع اوائل ہیں واو بعد الف زائدہ کے آنے سے ہمزہ
ہوا ہے اور اَوَ ارِی ہیں جو جمع ہے واو کو درصورت اجوف واوی ہونے کے
یا ہمزہ کو درصورت مہموز الفا ہونیکے لام سے قلب مکانی کر کے بسبب
کسرہ ماقبل کے یا سے بدلائے ہیں اس لفظ کی تعلیلات اکثر سماعی ہیں
اور یہ غیر منصرفہ ہے بسبب وزن فعل اور صفت کے۔

اُوْلیٰ۔ بضم ہمزہ معنی (پہلی) مونث ہے اول کا اصل ہیں وُوْلیٰ ہے
اس میں ابدال ہمزہ وجوباً شاذ ہے اور جمع اُوَلٌ ہے اصل ہیں وُوَل تھا دو
واو متحرک اول کلمہ میں آنے سے پہلا واو ہمزہ ہوا جیسا اواصل کہ اصل ہیں وواصل
ہے جمع واصلۃ کے۔

اَوْلیٰ۔ بفتح ہمزہ والف مقصورہ معنی (بہت نزدیک ہونیوالا۔ اور بہت
سزاوار) (ح، وَلِیُ۔ (نزدیک ہونا) (س)، دوست یافتن۔ و بادشاہی راندن
ویاری دادن۔

اَوْلیٰ۔ بفتح ہمزہ والف مقصورہ معنی (ہلاک ہووے) یہ کلمہ ہے بددعا کے
وقت کہتے ہیں یہ ایلاء سے ماخوذ ہے لیعنی کسی پر وشواری ڈالنا۔

اَوَلَا۔ بفتحتین یہ مرکب ہے ہمزہ استفہام اور واؤ عطف اور لائے نفی سے
معنی (اور کیا نہیں) چونکہ حرف استفہام صدر کلام میں ہونا ضرور ہے اس لئے
واو عطف پر مقدم کیا جاتا ہے۔

اَوْلَا۔ معنی (یا نہیں)، یہ مرکب ہے اَوْ حرف تردید اور لائے نافیہ سے

۲ اَوْ لَامَسْتُمُ - معنی (یا چھو دیں تم) آو حرف تردید ہے اور لامستم ماضی ہے ملامست سے اس مقام میں (او) کو (لا) سے منفصل ممنیز پڑھنا چاہیئے چنانچہ خاتمہ میں مذکور ہوگا -

اُوْلِیْ - ہمزہ کے ضمہ اور واو زائد رسم الخط اور لام مکسورہ اور یا ساکن سے - معنی (صاحبان)، فی التنزیل اُوْلِیْ اَجْنِحَۃٍ - اُوْلِی بَأْسٍ - اُوْلِی الْقُوَّۃِ -

اُوْلٰٓئِکَ - ہمزہ کے ضمہ اور واو زائد اور لام مفتوح اور الف کے ساکن اور ہمزہ کے کسرے سے معنی (وہ لوگ)

اَوْلِیَاءُ - بفتح ہمزہ وبکسر لام وبغیر نون معنی (دوستاں) جمع ہے ولی کی بمعنی دوست - مہربان - یار - مددگار - نگہبان - تصرف کرنے والا صفت ہے فعیل کے وزن پر - مولی - خداوند - وبندہ وآزاد کنندہ - وآزاد کردہ - وہمنشیں وقرابت دار - جیسے چچیرے بھائی وغیرہ (وَلِی) معنی (نزدیک ہونا)، (ح)، مولوی - اسم منسوب ہے -

اَوْلَیَانِ - بفتح ہمزہ ولام وکسر نون یہ تثنیہ اولی ہے قولہ تعالیٰ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓی اَنَّھُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَھُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْھِمُ الْاَوْلَیٰنِ فَیُقْسِمٰنِ (وَاِذَا سَمِعُوْا)

۲ اَھَانَنِ اصل اہاننی ہے معنی (خوار و ذلیل کیا مجھکو) اہانۃ اصل میں اھوان تھا تعلیل اقام الصلوٰۃ میں مذکور ہوئی ھان ھَوْنًا بالضم وھَوْنًا بالفتح وہانۃ (ن) معنی (خوار ہوا)، ھَوْن بالفتح معنی (نرمی)،

۲ اَھَبُ - بفتحات معنی (بخشوں میں) واحد متکلم مضارع ہے اصل اَوْھِبُ ہے (واؤ)، یھب میں یائے مفتوح اور کسر تقدیری کے درمیان آنی سے

گرا جن صیغوں میں تا اور ہمزہ اور نون ہے طرداً للباب گرا یعنی موافقت کے واسطے سب صیغے یکساں ہوں اور یا کا نصب اَن مقدرہ کے سبب سے ہے جو لام کے بعد مقدر ہوتا ہے قولہ تعالیٰ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا۔ وَهَبَهُ لَهُ وَهْبًا۔ بالفتح والتحریک وہبۃ جیسا عدۃ (ف)

اَهْدٰى۔ احدٰی کی تحقیق میں مذکور ہوا۔

اِهْدِ نَا۔ دال کے بعد بغیر یا کے معنی (راہ بتا تو ایک مرد ہمکو) اللہ تعالیٰ مرد ہونے عورت ہونے سے پاک ہے لیکن بزرگی کے سبب سے مذکر کا صیغہ اُسکے واسطے کہتے ہیں۔

اِهْدِيْنَا۔ دال کے بعد یا سے معنی (راہ بتا تو ایک عورت ہمکو) اگر سورۂ فاتحہ میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں دال کے کسرے کو دراز یا کے برابر پڑھیں تو نماز فاسد ہوگی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اَهْدِيْكُمْ۔ دال کے بعد یا سے معنی (راہ بتاتا ہوں میں تم کو) قولہ تعالیٰ مَا اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ (فمن اظلم)

اَهْدِكُمْ۔ دال کے بعد بغیر یا کے معنی (راہ بتاتا ہوں میں) یا عامل جازم سے ساقط ہوا۔ قولہ تعالیٰ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ (فمن اظلم)

اَهْلَكَ۔ معنی (کھپایا) مار ڈالا) ماضی ہے باب افعال سے۔ هَلَكَ هُلْكًا بالضم وَهَلَاكًا۔ وهُلُوكًا۔ وتُهْلُوكًا۔ بالضم ومَهْلَكَةً وتَهْلُكَةً بالفتح اور لام کے تینوں اعراب سے (مرنا۔ نابود ہونا) مہلک بالفتح بکسر لام اسم ظرف و بالضم وکسر لام اسم فاعل و بالضم وبفتح لام اسم مفعول۔

اَهْلِكَ مرکب اضافی ہے معنی (تیرے لوگ) اہل واحد اور جمع اسمیں یکساں ہے

اہلون۔ واہالی۔ واہال۔ واہلات۔ جمع ہے۔

اَھْلُوْنَا۔ اخیر میں الف معنی (ہمارے لوگ) نون جمع اضافت سے ساقط ہوا ہے

اَھْوٰی۔ بفتح اول وسکون ہا اسکا بیان احوٰی کے ساتھ مذکور ہوا۔

اَیْرٌ۔ ہمزہ سے۔ نرہ۔ قضیب۔ عضو تناسل۔ یا ذکرم۔ یہ قرآن میں نہیں آیا۔

عَیْرٌ۔ عین سے معنی (قافلہ) یہاں عین کا مخرج خوب ادا کرنا چاہیئے قولہ تعالیٰ

وَالْعِیْرَ الَّتِیْٓ اَقْبَلْنَا۔ وَ لَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ۔

اَیْ۔ بفتح ہمزہ وسکون یا حرف ندائے قریب کیواسطے ہے نحو ای ربی

اور حرف تفسیر بھی ہے نحو عندی عسجد ای ذہب میرے پاس عسجد ہے یعنی سونا

یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اَیٌّ۔ بفتح ہمزہ وتشدید یا۔ کون۔ کونسا۔ کونسے۔ بعض کہتے ہیں یہ اسم

معرب ہے اور بعض کہتے ہیں یہ حرف ہے اور سیبویہ کے نزدیک یہ مبنی علی الضم ہے

اَیًّا مَّا تَدْعُوْا۔ بفتح ہمزہ وتنوین یا مدغم ہے میم میں معنی (جو کچھ پکارو تم) اسکو

اکثر لوگ اَیَامَا۔ پڑھتے ہیں تحقیق ہدایت التفسیر میں مذکور ہے۔

اَیْشَ۔ بفتح ہمزہ وسکون یا معنی (کیا ہے) یہ مخفف ہے (ای شئی ھذا) کا

یہ قرآن میں نہیں آیا۔

اِیْ۔ بکسر ہمزہ وسکون یا معنی (ہاں) حرف ہے جواب کیواسطے بغیر قسم کے

مستعمل نہیں ہوتا۔ قال تعالےٰ۔ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (یعتذرون)

اِیْوَہْ۔ بکسر ہمزہ وسکون یا وفتح واؤ اور سکون ہا مخفف ہے۔ (ای واللہ) کا

یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

اَیَامیٰ۔ بفتح ہمزہ ویا الف سے ملا ہوا اور میم کے بعد الف مقصورہ معنی (مردان

بے زنان۔ وزنان بے شوہر۔ واحد اَیِّم۔ جیسا کہ یتیم اسکی جمع اَیامیٰ ہے۔ جیسا

یتیم کی جمع یتامی اور اسکی مستوی جمع ایایم بھی آئی ہے۔

اِیَّانَا ۔ بالکسر و تشدید یاء و آخر میں الف سے معنی (ہمکو)، اِیَّا حرف فصل ہے اور نا ضمیر متکلم منصوب ہے قولہ تعالیٰ۔ مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ (یعتذرون)

اَيَّانَ ۔ بالفتح و تشدید یا اخیر میں بغیر الف کے معنی (کب)، قال اللہ تعالیٰ اَيَّانَ مُرْسٰهَا۔

اِیْتُوْنِیْ ۔ بکسر ہمزہ و ضم تا سے معنی (آؤتم مجھ پاس)، (دوتم مجھکو)، تحقیق اتوا الزکوۃ اور آتینا میں مذکور ہے۔

عَيْشٌ ۔ بفتح عین زندگانی عاش۔ عَيْشًا۔ مَعَاشًا۔ وَمَعِيْشًا۔ وَمَعِيْشَةً۔ بکسر عین وعیشوشة (ص) عَيْشَةً اور معاش قرآن میں ہے مَعِيْشَةً اصل میں مَفْعِلَةٌ کے وزن پر ہے اسکی جمع مَعَايِش یا اصلی ہونے سے بعد الف زائد کے ہمزہ سے بدل نہیں ہوا۔

اِيْمَانَ ۔ بکسر ہمزہ معنی (امان لینا۔ پناہ دینا۔ سچانا۔ بھروسہ کرنا۔ (س) امن امانا وامنة۔ و امنا۔ معنی (بے ترس گردید) اصل اِءْمَانٌ تھا ہمزہ بسبب کسرہ ماقبل کے یا ہوا اٰمن بہ معنی (تصدیق کرد اورا)، (ک) اٰمَنَ معتمدًا الیہ گردید امنہ ایمانا۔ معنی (اعتماد کرد اورا۔ بے ترس گردانید)

اَيْمَانَ ۔ بفتح ہمزہ و سکون یا اخیر میں نون بغیر الف کے قسمیں جمع یمین کی۔

اَيْنَ ۔ بفتح ہمزہ و نون معنی (کہاں)، ظرف مبنی ہے استفہام مکان کو متضمن ہے

عَيْنَ ۔ بفتح عین معنی (آنکھ)، اعیان واَعْيُنٌ وعیون۔ جمع اور (بہ چشمہ)، اعین وعیون جمع ومصدر بمعنی (دیدنا) وفی قولہ تعالیٰ۔ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ہو قع مصدرا ومنصوبا بنزع الخافض ۔ ای بعین الیقین۔

عِيْنَ ۔ بکسر عین معنی۔ (بڑے آنکھ والیاں) اصل میں ضم عین ہے یا کی متابعت سے کسرہ آیا۔

اَعْیُنَ ۔ (فراخ چشم) عیناء مؤنثہ عین جمعہا واصلہ فُعْل بالضم کسر الفا لمتابعۃ الیاء

فصل الباء

بَآءَ اخیر میں ہمزہ سے معنی (رجوع کیا) با، الیہ (ن)، اصل میں بَوُأ تھا اجوف واوی ہے قال تعالیٰ ۔ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ فَبَاءُوْا بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ

بَآعَ ۔ اخیر میں عین سے معنی (بیچا) بَاعَہٗ بَیْعًا وَ بَیْعَۃً وَ مَبَاعًا ۔ والقیاس مَبَاعًا لان المصدر مفعل بفتح العین (ض) اجوف یائی ہے ۔

بَیْع ۔ معنی (بیچنا) ابتیاع معنی (خرید کرنا) شرا معنی (بیچنا) اشترا معنی (خرید کرنا) تفصیل ہدایت المصادر میں مذکور ہے ۔ فلیطالع بارع اور باعوا قرآن شریف میں نہیں آئی ۔

بَآیِع ۔ معنی (بیچنے والا) اسم فاعل ہے بیعت کرتو ۔ امر ہے مبایعۃ سے یا اصلی ہونے سے بعد الف زائد کے ہمزہ نہیں ہوئی چنانچہ معایش میں بھی یا الف نہیں ہوئی ۔

بَآب ۔ معنی (دروازہ) اصل میں بَوَبٌ تھا ابواب وبیبان وابوبۃ جمع ہے ۔

بَآد ۔ معنی (آنے والا ۔ جنگل کا رہنے والا) اصل میں بادو تھا واو بسبب کسرہٗ ماقبل کے یا ہوا اور یا حذف ہوئی تعلیل (آت) میں مذکور ہوئی (ن)، بدا القوم بدوا ۔ بادی الرائی ۔ (ظاہر رائے) یعنی ابتدائی بغیر اندیشہ کے ۔

بَآرِی ۔ اخیر میں ہمزہ سے معنی (پیدا کرنے والا) (ف) برأ اللّٰہ الخلق برأً وبرؤءً ۔ قال تعالیٰ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۔

بَارِعٌ - اخیر میں عین سے کامل وفاضل (س-ن-ک) برع - براعۃً - وبُرُوعًا
یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

بَارِیٌ - اخیر میں یا سے معنی (تراشنے والا - اور راندہ اور لاغر کرنے والا اونٹ
کا) (ض) بری براءۃ مصدر یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

بَأْسَاءَ مانند بغضاء کے معنی (سختی وبلا) (س) بئس الرجل بؤسًا وبؤسًا وبئیسًا
وبؤسی وبئیسی معنی (سخت حاجت مند شد) والبغضاء والبغض سے ہے یعنی (سخت
دشمنی - سراء بہت خوشی - ضراء بہت سختی -

بَاسِرَۃٌ - سین سے معنی (روئے ترش - وبدصیات - وغمگین - قولہ تعالیٰ
وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ بَاسِرَۃٌ - (تبارک)

بَاصِرَۃٌ - صاد مہملہ کے کسرہ سے معنی (چشم) یہ صیغہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

بَأْسٌ - ہمزہ اور سین مہملہ سے معنی (بیم وعذاب وسختی وقوت) باساء - کبغضاء
معنی (سختی وبلا) بائس یعنی (درویش) بئیس - معنی (سخت) -

بَأْسَنَا - سین کے فتح سے اور اخیر میں نون کے بعد الف سے معنی (ہمارا
عذاب)

بَعَثَ - عین اور ثا سے مثلثہ سے معنی (اٹھنا - اور بھیجنا - اور زندہ کرنا اور
بیدار کرنا) (ف) بَعْثًا - بَعَثًا - بَعْثَۃً - اسم ہے - بعثات اس کی جمع ہے باعث
برانگیزندہ و بمعنی سبب مجازاً -

بَعَثْنَا - معنی (اٹھایا ہم نے)

بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ - بِئْسَ معنی (بدہی) یہ
فعل ذم ہے اصل میں بَئِسَ بفتح با وکسر ہمزہ وفتح سین - کسرہ نقل کرکے ماقبل کو دئے
اسم کی تحقیق سابق میں مذکور ہوئی - فسوق - یعنی (برائی) اصل میں بَئِسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ

تھا دو ہمزہ وصلی درج کلام میں گر گئے التقائے ساکنین ہوا درمیان لام اور سین کے بقاعدہ السّاکن اذا حرک حرک بالکسر لام کو کسرہ دیا گیا بئس الاسم الفسوق بکسر لام ہوا اکثر لوگ ہمزہ کو پڑھتے ہیں دونوں ہمزہ کو ترک کرنا اور لام اور سین کو ملا کر پڑھنا چاہیئے (برا ہی نام جو بد ہے ایمان کے بعد) یعنی مومن کو برے نام سے پکارنا اور چڑھ کا لقب ڈالنا ممنوع ہے۔

بِئْسَمَا - اخیر میں (ما) موصولہ ہے چیز کے معنی میں وہ بئس کا فاعل ہے اسکے بعد کا اسم جسکو مخصوص بالذم کہتے ہیں وہ بدل یا خبر ہے مبتدا محذوف کی ولبئس ماشروا بہ انفسہم) کے بعد (النار) محذوف ہے۔ رسم الخط قران میں بعضی جگہ (ما) کو ملا کر سب لکھتے ہیں اور بعضی جگہ جدا لیکن پڑھنے میں (ما) کلمہ جداگانہ ہے۔ فَلَبِئْسَ معنی (پس البتہ برا ہے) قولہ تعالے۔ فَلَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِيْنَ - (ربما)

بَالَ معنی (حال) وزناً ومعنی قولہ تعالی فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى (قال الم اقل)

بَعْل - عین سے معنی (شوہر) قولہ تعالی هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا - اور (بت) قولہ تعالے اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ -

وَبَال - واو کے فتح سے کہ فاکلمہ ہے اخیر میں لام ہے معنی (سزا و عذاب)

بَالِغِہ - بکسر غین بغیر یا معنی (پہنچانیوالا اسکو) قولہ تعالی - لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ (وما ابری) (ن) بلغ المکان بلوغا -

بَالِغِيہ - بالکسر غین و بیا معنی (پہنچنے والے اسکے) اصل میں بالغین تھا نون اضافت سے گرا قولہ تعالی - وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ (ربما) اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ (فمن اظلم)

بَثَّ ۔ بفتح با و تشدید تاءِ مثلثہ معنی (بکھیرا۔ پھیلایا) وَبَثَّ فِیهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ (سیقول ۲)

بُسَّتْ ۔ بار موحدہ کے ضمہ سے و تشدید سین مفتوحہ سے معنی (ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی)

بُخْل ۔ بالضم و ضمتین و بالفتح و التحریک ضد کرم (س ک) بخل بہ ۔

بَقْلٌ ۔ بفتح اول و سکون قاف سے معنی (ترکاری و سبزی) بقلہ واحد بقول

جمع بُقُلٌ بالضم (ترہ و سبزہ ۔ موسم بہار)

بَدَأَ ۔ اخیر میں ہمزہ سے معنی (شروع کیا) (ف) بَدَأَ بہ بَدْأً قولہ تعالیٰ

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ ۔

بَدَّلَ ۔ دال کی تشدید سے اور اخیر میں لام سے معنی (بدل کیا) قال تعالیٰ

فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ ۔

بَدْرٌ ۔ بفتح اول و سکون دوم ایک جگہ کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان

اور بمعنی (ماہ کامل) بدور جمع قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ

(لن تنالوا ۴)

بَدَنَ ۔ بفتحتین بمعنی (تن) ابدان جمع قولہ تعالیٰ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ

بِبَدَنِكَ (یعتذرون ۱۲)

بُدْنٌ ۔ بضم اول و سکون دوم کعبہ کی نیاز کے اونٹ جمع ہے بُدْنہ کی ۔

جمع کا قیاس یہ ہے کہ ضم دوم ہو جیسے کتب مدن حصن اور ایسی بھی قرأۃ آئی ہے

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ (اقترب ۱۲)

بِدْعٌ ۔ بالکسر معنی (نیا) صفت کا صیغہ ہے جیسا شبہ ۔ وحب ۔ وخل وخف ۔ ونِد فعل بمعنی فعیل ہے ۔ ابداع

وبُدُع جمع بدعۃ مونث قولہ تعالیٰ ۔ قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ (حٰم ۱)

بِدْعَۃ ۔ بالکسر معنی (رسم نو دین اسلام میں) تحقیق باب سوم کے چوتھے مسئلہ

میں مذکور ہے یہ قرآن شریف میں نہیں آیا ۔

بَدِیع - بفتح اول وکسر دوم اخیر میں عین سے معنی (بے نمونہ کے پیدا کرنیوالا) نام خدائے تعالیٰ کا ہے۔ (ف) بَدَعَهُ معنی (نیا بنایا اُسکو)

بَادِیَٔ - آخر میں ہمزہ سے۔ معنی (ظاہر ہونیوالا)

بِرّ - بالکسر وتشدید را مہملہ سے معنی (نیکی بمادر وپدر) ضد عقوق۔

بَرّ - بالفتح وتشدید را مہملہ سے معنی (نیکوکار۔ و فرمانبردار مادر وپدر۔ نام خدائے تعالیٰ کا) ابرار جمع۔ بیابان۔

بُرّ - بالضم وتشدید معنی (گندم) برہ واحد یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

بَرَأَ - تخفیف را سے معنی (بیزار اور پاک ہوا بیماری سے۔ تندرست ہوا۔ (پیدا کیا) (ف) وہو الباری یہ افعال قرآن شریف میں نہیں آئے۔

بَرَّأَ - تشدید را سے معنی (پاک کیا اور بے عیب کیا) قولہ تعالیٰ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا۔ (ومن یقنت)

بَرَاءٌ - بفتحتین اخیر میں ایک ہمزہ سے معنی (پاک وبیزار) اسم ہے جیسا سحاب اسکی جمع وتانیث نہیں آتی۔ قولہ تعالیٰ۔ اِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ (الیہ یرد)

بَرِیْٓءٌ - معنی (پاک وبیزار) بَرِیْٓـُٔوْنَ - جمع وَبُرَءٰٓٓؤُا کسفہاء وبراء ککرام وابرار کاشراف وَاَبْرِئَاءُ کانصباء وبرار جمع (س) بَرَأَ بَرَاءً وَبَرَاءَةً وبُرُوْءً

بُرَءٰٓؤُا - بضم اول وفتح ثانی اور الف کے آگے اور بعد ہمزہ سے جمع ہے بَرِیْٓءٌ کی جیسا سفیہ کی جمع سفہا قولہ تعالیٰ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ (قد سمع اللہ)

بَرِیَّةٌ معنی (آفریدگان) فعیل بمعنی مفعول ہے (ب) بَرَأَ اللّٰهُ الْخَلْقَ بَرْأً وبُرُوْءً یہ خاص ہے حیوانات کی خلقت کے واسطے برایا جمع۔

بَرَد۔ بفتحتین معنی (اولی ژالہ) قولہ تعالیٰ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ (قد افلح)

بَرْد۔ بالفتح معنی (ٹھنڈک خنکی) قولہ تعالیٰ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (اقترب) (و خواب) منہ قولہ تعالیٰ الآیۃ وَقُوْنَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا (عم)

بَسْطَةً۔ بالفتح معنی (دسترس۔ و فراخی علم۔ و درازی جسم) قولہ تعالیٰ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ (سیقول)

بَصْطَةً۔ مرادف ہے بسطۃ کا قولہ تعالیٰ ۔ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۔ حفص نے سین سے پڑھا اور رسم الخط اس جگہ صاد سے ہے بالاتفاق۔

بَسَرَ۔ سین اور تین فتحات سے معنی (ترش رو ہوا) (ن) بَسَرَ۔ بَسْرًا وَبُسُوْرًا۔ قولہ تعالیٰ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ (تبارک)

بَصَرَ۔ صاد اور تین فتحات سے معنی (دیکھا) (ک س) بَصَرَ بِهِ بَصَرًا وَبَصَارَةً۔ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا لیکن مصدر اور مشتقات آئے ہیں۔

بَشَر۔ بفتحتین و تخفیف را معنی (مردم۔ آدمی) مذکر اور مونث اور واحد اور جمع اسمیں یکساں ہے اور اس کی جمع ابشار بھی آئی ہے۔

بُشْرَىٰ۔ بالضم اور اخیر میں الف مقصورہ سے معنی (خوشی۔ اور خوشخبری) اسم مصدر ہے۔

بُطُوْنِهٖ۔ جمع ہے بطن کی بمعنی (پیٹ) (ہ) ضمیر واحد مذکر۔ قولہ تعالیٰ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ (ربما)

بطونہا۔ اخیر میں ضمیر (ہا) واحد مونث کی ضمیر ہے قولہ تعالیٰ یَخْرُجُ

مِنۡ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ (ر بما)، نُسۡقِیۡکُمۡ مِّمَّا فِیۡ بُطُوۡنِهَا وَلَکُمۡ فِیۡهَا مَنَافِعُ (قد افلح)

بَآ ثَنَا - ہمزہ کے فتح سے اخیر میں اور ن کے بعد الف معنی (ہمارا عذاب)

بَعَثۡنَا - بفتحین وسکون ثائے مثلثہ معنی (اٹھایا ہم نے) جمع متکلم ہے (ف)

بَعَثَهٗ - بَعۡثًا - بَعَثَنَا - چار فتحات سے معنی اٹھایا اس نے ہم کو) بعث ماضی اور نا ضمیر مفعول ہے -

بَعۡد - بالفتح معنی (پیچھے) یہ ظرف غایات سے ہے ان کے تین (۳) حال ہیں - ان کا مضاف الیہ مذکور ہو تو معرب ہوتے ہیں جیسا - مِنۡ قَبۡلِ صَلٰوۃِ الۡفَجۡرِ وَحِیۡنَ تَضَعُوۡنَ ثِیَابَکُمۡ مِّنَ الظَّهِیۡرَۃِ وَمِنۡ بَعۡدِ صَلٰوۃِ الۡعِشَآءِ - اور ان کا مضاف الیہ محذوف ہو تو معرب ہوتے ہیں جیسے لِلّٰهِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلٍ وَ مِنۡ بَعۡدٍ لام اور دال کے کسرہ اور تنوین سے بعض قاریوں کی قرأۃ ہے یہ صورت مضاف الیہ محذوف یعنی نسیا منسیا ہونے کی ہے اور بعض قاریوں نے لام اور دال کے ضمہ سے پڑھا ہے یہ صورت مضاف الیہ مقدر ہونیکی ہے اصل یوں ہے لِلّٰهِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡ بَعۡدُ ای من قبل غَلَبَۃ الروم و من بعدہ قبل اور بعد کی مقدرات جو قرآن شریف میں ہیں ہدایت التفسیر میں مذکور ہیں -

بَعۡدَ - عین کے سکون اور دال مہملہ کے نصب سے معنی (پیچھے) یہ ظرفیت پر منصوب ہے -

بَعِدَ - بفتح اول وکسر دوم معنی (دور ہوا) (ک س) بَعَدَ - بَعَدًا - وَبُعۡدًا

بَعۡض - بفتح بائے موحدہ اور سکون ضاد معجمہ سے معنی (پارہ ٹکڑا) ابعاض جمع ہے -

بَغۡضَآء - بالفتح اخیر میں الف کے بعد ہمزہ معنی (دشمنی سخت) ایسا ہی بغضہ بالکسر ہے -

بَغِیّ ۔ بفتح اول وکسر دوم وتشدید یا سے معنی (زن زناکار) ایسا ہی بَغُوٌّ ناقص یائی ہے ۔

بِغَاءٌ ۔ بکسر با اور غین معجمہ مفتوحہ اخیر میں الف کے بعد ہمزہ سے معنی (زنا۔ بدکاری) ضرب کے باب سے ۔

بَغْیًا ۔ بکسر با و غین معجمہ اخیر میں الف مقصورہ سے بمعنی (ستم۔ وجور۔ عدول حکم کرنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ جھوٹ کہنا)

بُقْعَۃٌ ۔ بالضم وفتح عین سے معنی (مکان) قولہ تعالیٰ۔ نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبَارَکَۃِ (القصص)

بَقِیَّۃٌ ۔ بفتح با وکسر قاف وتشدید وفتح یا سے معنی (باقی رہی ہوئی چیز) (س، بَقِیَ۔ بَقَاءً۔ وبَقْیًا وبَقْیًا ۔

بِقِیْعَۃٌ ۔ بکسر با وقاف وسکون یا وفتح عین سے ۔ با حرف جار ہے (قیعہ) زمین پست ہموار جمع ہے قاع کی اور واحد بھی ہے ۔ قولہ تعالیٰ۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَعْمَالُھُمْ کَسَرَابٍ بِقِیْعَۃٍ یَّحْسَبُہُ الظَّمْاٰنُ مَاءً (نور)

بُکِیًّا ۔ بضم وکسر کاف وتشدید یا بمعنی (رونے والا) جمع باکٍ کے مثل قاضٍ (ض) بُکَا۔ بُکَاءً۔ بُکِیًّا۔ معنی (رویا اور گایا) لغات اضداد سے ہے ۔

بَلٰی ۔ بفتح اول اخیر میں الف مقصورہ سے معنی (کیوں نہیں) قولہ تعالےٰ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔ اگر یہاں بلی کے معنی ہاں کہے تو کفر ہو گا والعیاذ باللہ وبمعنی البتہ نحو قولہ تعالیٰ بَلٰی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا ۔

بَلْ لَّا ۔ مرکب ہے (بل) حرف عطف اور (لا) نفی سے ۔ لام لام میں مدغم ہوا ہے معنی (بلکہ نہیں)

بَلَغْنَ ۔ بسکون غین معجمہ اخیر میں بغیر الف کے معنی (وہ پہنچ چکیں عورتیں) صیغہ

جمع مونث غائب سے (ن)، بلغ المکان بلوغا۔ قولہ تعالیٰ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوهُنَّ (سیقول۔ قد سمع اللّٰہ)

ترجمہ (جب نزدیک ہوئے اپنی عدت کے تو روک رکھو ان کو) بلوغ سے کبھی نزدیک ہونے کی مراد ہوتی ہے وہاں بَلَغْنَ کے معنی (وہ پہنچ چکیں) ہے۔ اور جہاں طلاق کے بعد رجوع کرنا مراد ہے وہاں نزدیک ہوویں کے معنی ہیں اسواسطے کہ بعد تمام ہونے عدت کے رجوع صحیح نہیں یہ صیغہ سیقول میں تین جگہ اور سورۃ طلاق میں ایک جگہ ہے۔

بَلَغْنَا۔ بسکون غین معجمہ اخیر میں الف سے معنی (پہنچے ہم) جمع متکلم ہے الف کو خوب ادا کرنا چاہیئے ورنہ جمع مونث کا صیغہ ہوجائے گا۔ قولہ تعالیٰ وَبَلَغْنَا اَجَلَنَا الَّذِیْ اَجَّلْتَ لَنَا (ولو اننا) یہ متکلم کا صیغہ الف سے قرآن شریف میں ایک ہی جگہ آیا ہے۔

بَلَغَنَا۔ بفتح غین معجمہ اخیر میں الف سے معنی (پہنچا وہ ہمکو) (بلغ) واحد مذکر غائب اور (نا) ضمیر جمع متکلم منصوب ہے یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

بَلَغَ۔ اخیر میں بغیر الف کے معنی (پہنچا) واحد مذکر غائب قال الم۔ تبلغ مَغْرِبَ الشَّمْسِ بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ (قال الم)

بَلَغَا۔ اخیر میں الف سے معنی (پہنچے وہ دونوں) تثنیہ مذکر غائب قولہ تعالےٰ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا (سبحن الذی)، اس مقام میں مد طبعی کو خوب ادا کرنا چاہیئے۔

بَنَانَ۔ بفتح با اخیر میں نون کسجاب معنی (سر انگشت وانگشت) بنانۃ تا وحدت معنی (ایک سر انگشت)، قال تعالیٰ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ترجمہ (کیوں نہیں قدرت رکھتے ہم کہ برابر کردیں اس کے پوریاں) یہاں (ہ) ضمیر ہے

نہ تائے وحدۃ۔

بَیَان ۔معنی (کھلا کہنا) البیان مایتبین بہ الشئ من الدلالۃ وغیرھا

بِنْتَ۔ معنی (بیٹی)، یہ مونث ابن کے نہیں ہے بلکہ کلمہ جدا گانہ ہے تائے تانیث نہیں اس لئے کہ حالت وقف میں ہا نہیں ہوئی ہے اور اس کا ماقبل ساکن ہے اور روایت بنات بفتح التا کہتے ہیں۔

بَنَوْ۔ بفتحتین معنی (بنائی) اصل میں بَنَیُوا تھا تو کی سی تعلیل ہوئی بَنَی البَیتَ بَنْیاً و بِنَاءً وَبُنْیَانًا وبَنِیَّۃً و بِنَایَۃً ۔

بَنُو ۔ بفتح اول وضم ثانی معنی (بیٹے)، جمع ہے ابن کی حالت رفع میں۔ اصل میں بنون تھا نون اضافت سے گر گیا ہے۔

بَنِیْ ۔بفتح اول وکسر دوم وتخفیف یا۔معنی (بیٹے)، جمع ہے ابن کی حالت نصب وجر میں۔ اصل میں بَنِین تھا نون اضافت سے گر گیا ہے۔

بَنِیَّ ۔ بفتح اول وکسر دوم وتشدید یا معنی (میری بیٹی) اصل میں مرکب ہے (بنین) اور یائے متکلم سے۔ نون اضافت سے ساقط ہوا یا کو یا میں ادغام کیا گیا۔ یا اصل میں مرکب ہے (بنون) اور یائے متکلم سے نون اضافت سے گرا۔ مَرْمِیّ کے قاعدہ سے ادغام کیا گیا۔

بُنَیَّ ۔ بضم اول وفتح دوم وتشدید یا معنی (میرا پیارا بیٹا)، صیغہ تصغیر ہے اصل میں بُنَیْوٌ تھا سیود کی تعلیل ہوئی یائے نسبت یا یائے متکلم اس کے ساتھ ملحق ہو تو ایک یا محذوف رہتی ہے بُنَیَّ میں یا متکلم کی ہے اس لئے کہ یا بنی مبنی علی الفتح ہی اگر یائے تصغیر مدغم ہوتی تو منادی مفرد مضموم ہوتا۔

بُنْیَان ۔باکے ضمہ اور نون کے سکون سے بَنَوا میں مذکور ہے بمعنی (بنایہ)

بُوْر ۔ بالضم معنی (تباہ وہلاک) رجل بور امرأۃ بور قوم بور۔

بَوَار - بفتح با موحدہ و واو مفتوح معنی (ہلاکی) جمع بُور بالضم ہے -

بُھِتَ - بضم اول وکسر دوم معنی (عاجز و حیران و متحیر رہا) (س ن ک) بَہِتَ بُہْتًا - وبُہِتَ مجہولًا وَہٰذَا اَفْصَحُ -

بُہْتَان - بضم بائے موحدہ وسکون ہا معنی (دروغ وافترا) اسم مصدر ہے -

بَیِّنَہ - بفتح اول ویائے مشدد ومکسور معنی (حجت - روشن) صیغہ صفت کا ہے -

بَیْض - بالفتح معنی (انڈے) جمع ہے بیضہ کی اور اس کی جمع بُیُوض وبیضات بھی آئی ہے - بیضہ - خصیہ - وخود - وجماعت مسلمانان - ومیانہ ہر چیز - ومیانہ سرائے - وشہر وساحت - وقوم - قولہ تعالیٰ - کَاَنَّہُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ (وما لی)

بِیْض - بالکسر معنی (سفید) جمع ہے ابیض کی اصل بُیض بالضم تھا - قولہ تعالیٰ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ (فمن اظلم)

بَیْضَاء - ضاد معجمہ مفتوحہ کے بعد الف ممدودہ سے معنی (آفتاب - روشن)

فَصْلُ التَّاءِ

تَاب - بفتح تائے قرشت وبعد ازاں الف وفتح با بغیر الف کے اخیر میں معنی (رجوع کیا وہ ایک مرد) (ن) تاب الی اللّٰہ توبا وتوبۃ ومتابا وتابۃ وتتوبۃ -

تَابَا - بفتح تائے قرشت وبعد ازاں الف وفتح با اور اخیر میں الف سے صیغہ تثنیہ معنی (رجوع کئے وہ دو مرد) قولہ تعالیٰ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْھُمَا (لن تنالوا) یہ اجوف واوی ہے -

تَاْبیٰ۔ بفتح تائے قرشت و بعدازاں ہمزہ ساکن و فتح یا و بعدازان الف بصورت یا معنی (انکار کیا) (ف ض) ابی الشئی اباء و اباءۃ یہ مہموز الفا ناقص یائی ہے مصدر میں یا بعد الف زائد کے آنے سے ہمزہ ہوگئی اصل میں اِبَایٌ ہے اور یہ فتح کے باب سے شاذ ہے۔

طَابَ۔ بفتح طائے حطی و بعدازاں الف و بفتح با بغیر الف کے اخیر میں معنی (حلال ہوا۔ خوش ہوا۔ پاکیزہ ہوا) (ض، طَابَ طَابًا۔ وَطِیْبًا۔ وَطِیْبَۃً۔ وتَطْیَابًا۔ قولہ تعالےٰ۔ فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ (لن تنا)

تَاْلَمُوْنَ۔ بفتح اول وسکون ہمزہ جمع مذکر حاضر معنی (دردناک ہوتے ہو تم) (س)، اَلِمَ اَلَمًا۔ قولہ تعالےٰ فَاِنَّھُمْ یَاْلَمُوْنَ کَمَا تَاْلَمُوْنَ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا یَرْجُوْنَ (والمحصنٰت)

یَاْلَمُوْنَ۔ بفتح اول وسکون ہمزہ جمع مذکر غائب معنی (دردناک ہوتے ہیں وہ)

تَعْلَمُوْنَ۔ بفتح اول وسکون عین۔ معنی (جانتے ہو تم) یعلمون معنی (جانتے ہیں وہ) (س) علمہ علما۔ معنی (جانا اسکو) علم بہ معنی (دریافت کیا اُس کو)

تُعَلِّمُوْنَ۔ بضم اول و فتح عین و کسر لام مشدد و باب تفعیل سے جمع مذکر حاضر۔ معنی (سکھاتے ہو تم)

یُعَلِّمُوْنَ۔ معنی (سکھاتے ہیں وہ)

تَاْسَ۔ بفتح اول وسکون ہمزہ اصل میں لاتاس نہی کا صیغہ ہے معنی (مت غمگین ہو تو) (س) اَسِیْتُ عَلَیْہِ ولہ اسیً مہموز الفا ناقص یائی ہے۔ اٰسٍ وَاسِیَان واٰمراٰسِیَۃ اٰسیانۃ یہ صفت کے صیغے ہیں۔

تَعْسٌ۔ بفتح اول وسکون عین معنی (ہلاکی) اسم مصدر ہے قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّھُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ (حٰمٓ)

تَامَّہ - تائے قرشت سے معنی (تمام ہونیوالی) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔
طَامَّہ - تشدید میم سے معنی (ہنگامہ یعنی قیامت) قولہ تعالیٰ۔ فَاِذَا جَاءَتِ
الطَّامَّۃُ الْکُبْرٰی۔
تَاْمُرُوْنِّیْ - نون کی تشدید سے معنی (حکم کرتے ہوتم مجھکو) اصل میں اتامرونی
ہے پہلی نون کو ساکن کرکے دوسرے نون میں ادغام کرے۔
تَؤُزُّ - معنی (اچھالتی ہے) ازّ الشئی ازا وازیزا وازا قال تعالےٰ
اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ تَؤُزُّھُمْ اَزًّا
تُؤْتُوْا - بالضم وضم تائے دوم معنی (دوتم) قال تعالیٰ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ
فَنِعِمَّا ھِیَ وَاِنْ تُخْفُوْھَا وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَاءَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ۔
تُؤْتَوْا - بالضم وفتح تائے دوم معنی (دے جاؤتم) قولہ تعالیٰ۔ وَاِنْ لَّمْ
تُؤْتَوْہُ فَاحْذَرُوْا۔
تُؤْوِیْ - معنی (جگہ دیوے تو) (ص) یہ مہموز الفا اجوف واوی ناقص
یائی ہے۔
تَبْعَثُوْنَ - بفتح تا سکون با وفتح عین معنی (اٹھاتے ہوتم) صیغہ معروف
یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔
تُبْعَثُوْنَ - بالضم تا وسکون با وفتح عین معنی (اٹھائے جاؤگے تم) قال تعالےٰ
اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تُبْعَثُوْنَ (قد افلح)
تَعْبَثُوْنَ - بضم تا وسکون عین وفتح با معنی (کھیلتے ہوتم) قولہ تعالیٰ اَتَبْنُوْنَ
بِکُلِّ رِیْعٍ اٰیَۃً تَعْبَثُوْنَ وقال الّذِیْن)
تَبْغُوْنَ - بالفتح وسکون با وضم غین سے معنی (چاہتے ہوتم) (ص) بَغٰی

(حاشیہ: ... کسی قراۃ میں ... بصورت ... وارد ہے اور ... علیک)

بَغْیاً - بَغِیَّۃً -

تَبْتَغُوْنَ - معنی (چاہتے ہو تم) باب افتعال سے موافق مجرد۔

تَبِعَ - اسکی تحقیق - اتّبعوا میں مذکور ہو چکی ہے -

طَبَعَ - معنی (مہر کیا) فتح کے باب سے ضرب المثل ہے طبع علی الکتاب طبعًا -

تَبَرُّوْا - بغیر ہمزہ کے معنی (نیکی کرو تم) اصل میں تَبْرُرُوْن دو حرف مثلیں جمع آئی حرکت اول کی نقل کرکے ماقبل کو دی اور رای اول کو دوسری را میں ادغام کیا گیا - اور نون اعرابی ان ناصبہ سے ساقط ہوا قال تعالیٰ - وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً اَنْ تَبَرُّوْا وَتُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا -

تَبَرَّؤُا - ہمزہ سے معنی (بیزار ہوئے - الگ ہوئے تم) مہموز اللام قولہ تعالیٰ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّءَ مِنْھُمْ کَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا -

تَبَوَّءَ - (باو) میں مذکور -

تِبْنٌ - بکسر تائے قرشت معنی (کاہ یعنی گھانس) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

طِبْنَ - بالکسر وطائے حطی وفتح نون معنی (خوشی سے دئے وہ عورتیں) اصل میں طیبن تھا -

تَبْتِیْل - معنی (ترک کرنا چھڑانا دنیا سے آخرت کی طرف) قال تعالیٰ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا منہ البتول لقب لفاطمۃ رضی اللہ عنہا

تَبْدِیْل - بکسر دال مہملہ وسکون یائے تحتانی بروزن تفعیل معنی بدل کرنا -

تَبِیْدَ - اصل ان تبید - تبیع کے مانند اجوف معنی (یہ کہ ہلاک ہوئے) (ض)

بَادَ - یَبِیْدُ - وَبَیْدًا - وَبَیَادًا - وَبَوَادًا - وبیودًا - وَبَیْدُوْدًا -

تَبْیَضُّ - ضاد کے ضمہ اور تشدید سے معنی (سفید ہو گئے) اِبْیَضَّ - اِبْیِضَاضًا اِفْعِلَال کے وزن پر زیادتی سے ہمزہ کے آگے فا کی - اور زیادتی الف کے

بعد لام کے۔ اور تکرار سے لام کے۔ وَاِبْیَاضَّ اِبْیِیضَاضًا افعیلال کے
وزن پر زیادتی سے ہمزہ کے آگے فاکی۔ اور زیادتی ہمزہ یا کے بعد عین کے اور
زیادتی سے الف کے بعد لام کی اور تکرار سے لام دوم کی ایسی ہے ادہیمام یا فعیعال
کے وزن پر نہیں اس لئے کہ حروف اصلی اور حروف زوائد کا تقابل برابر نہیں ہوتا
اخشیشان افعیعال کے وزن پر ہے۔

تَتَّبِعِ الْهُدٰى۔ ترجمہ (پیروی کیا راہ راست کی،

تتبعوا الهُدٰى۔ ترجمہ (پیروی کرو راہ راست کی)

تَتَّبِعُوْنَ۔ تفتعلون کے وزن پر معنی (پیروی کرتے ہو تم) (س) تَبِعَهٗ
تَبَعًا بالتحريك وَتَبَاعَةً۔ بالفتح۔

تَتَّبِعُوْنَا۔ اصل میں تتبعوننا ہے لَن آنے سے نون اعرابی ساقط ہوا معنی
(ہرگز نہیں پیروی کروگے تم) یہاں مدطبعی کا لحاظ ضروری ہے ورنہ معنی بدل جائیں گے
قولہ تعالےٰ۔ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ (حم)

تَتْرًا۔ بفتح اول وسکون دوم اور اخیر میں الف سے معنی (پیدرپے ایک کے
بعد ایک) فَعْلٰی کے وزن پر اسم ہے مواترہ سے یا اسم جمع ہے مثل شتی اصل میں
وَتْرٰی تھا واؤ تا سے بدل ہوا جیسا تقوی۔ تقاۃ۔ تجاہ تکلان۔ تُرَاث میں اگر تتری کا
الف تانیث کا ہے تو تنوین سے نہیں پڑھنا اور اگر الحاق کا ہے تو تنوین سے
پڑھنا۔ بعض قرا نے تنوین سے پڑھا ہے اور بعض نے بلا تنوین سے اور بعض نے
وقف کی حالت میں مانند الف رایت زیداً کے پڑھا ہے اور بعض نے امالہ سے
پڑھا ہے قولہ تعالےٰ۔ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا (قد افلح)

تَنَزَّلُ۔ اصل میں تتنزل ہے ایک تا محذوف معنی (اترتی ہے) واحد مونث
غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل ملائکہ جمع ہے جو حکم میں مونث کی ہے (ض) نَزَلَهُمْ وَبِهِمْ وَعَلَيْهِمْ

نُزُوْلًا وَمُنْزِلًا انزال۔ معنی (دفعتہ اتارنا) تنزیل معنی (مہلت سے اتارنا، تنزّل معنی (مہلت سے اترنا)

تَتَذَکَّرُوْنَ۔ فتح ذال معجمہ و تشدید کاف سے معنی (یاد کرتے ہو تم۔ نصیحت لیتے ہو تم)

تَذَکَّرُوْنَ۔ فتح ذال معجمہ و تشدید کاف سے اصل میں تتذکرون ہے ایک تا محذوف ہے۔

تَذْکُرُ۔ سکون ذال معجمہ و ضم کاف سے معنی (یاد کرتا ہے تو) (ن)

تُذَکِّرَ۔ معنی (یاد دلاوے تو) تذکیر معنی (یاد دلانا)۔

تَذَکَّرَ۔ معنی (نصیحت لیا) اصل میں تتذکر تھا۔

تَتَّقُوْنَ۔ معنی (ڈرتے ہیں) اصل میں توتقیون تھا تفتعلون کے وزن پر تعلیل اتقوا میں مذکور ہوئی۔

تُثِیْرُ۔ بضم تا و کسر ثائے مثلثہ سے معنی (ناگرتی ہے) یعنی (ہل جوتتی ہے) (اٹھاتی ہے) مصدر اثارۃ تعلیل و تحقیق اقام الصلوٰۃ میں مذکور ہوئی۔ قولہ تعالیٰ۔ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ (الم) اَللّٰہُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُہٗ (اتل ما) وَاللّٰہُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰہُ (ومن یقنت)

تَسِیْرُ۔ بفتح تا و کسر سین سے معنی (چلتی ہے یا چلتے ہو تم) قولہ تعالیٰ وَتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا (قال فما)

تَصِیْرُ۔ بفتح تا و کسر صاد سے معنی (رجوع کرتی ہے یا رجوع کرتے ہو تم) (ص) صار الامر الیہ صیرا و مصیرا و صیرورۃ۔ قولہ تعالےٰ اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ (الیہ یرد)

تُصِیْرُ - بضم تا و کسرہ واد سے معنی (رجوع کرواتی ہے مونث یا رجوع کرواتے ہو تم) واحد مذکر حاضر۔ یہ تینوں صیغے واحد مونث غائب یا جمع مذکر حاضر کے ہیں۔ اصارۃ مثل اشارہ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

تِجَارَۃً - معنی (بیوپار) (ن) تَجَرَ تَجْرًا وَتِجَارَۃً اتجار افتعال کے وزن پر۔

تَجِدَ - دال کے نصب سے معنی (پاویگا تو) یہاں لن ناصب ہے اصل توجد

تَجِدُ اخیر میں دال کے رفع سے بغیر واو کے معنی (پاوے تو) (ض) وجد المطلوب وجداً بالفتح وضم و وِجداناً۔

تَجِدُوْا - دال کے رفع سے اخیر میں واو سے معنی (پاویں گے تم) قرآن شریف میں بغیر واو اور بواو دونوں طرح کے صیغے ہیں خیال رکھکر پڑھنا چاہئے۔

تُحَاجُّوْنِّیْ - تا کے ضمہ اور جیم اور نون کی تشدید سے معنی (حجت کرتے ہو تم مجھ سے) اصل میں تحاجونی ہے التقائے ساکنین سے تحقیق اللہ میں مذکور ہوئی

تَحَاضُّوْنَ - بفتح تا و تشدید ضاد مضموم اصل میں ولا تتحاضضون ہے معنی (اور نہیں برانگیختہ کرتے ہو تم) یہ باب تفاعل سے ہے اصل میں تتحاضضون تھا ایک تا حذف ہوئی بعض قراء نے بضم تا پڑھا ہے یہ باب مفاعلۃ سے ہے اور بعض نے تحضون مجرد سے پڑھا ہے (ن) حَضَّہٗ علیہ حَضًّا حُضًّا وَحِضِّیْضٰی۔

تَحْبِسُوْنَ - بالفتح وکسر ماقبل سین مضموم معنی (روک رکھتے ہو تم) قولہ تعالےٰ تَحْبِسُوْنَہُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوۃِ (واذا سمعوا)

تَحْسَبُوْنَ - بالفتح وفتح سین قبل با سے مضموم معنی (سمجھتے ہو تم) قولہ تعالےٰ تَحْسَبُوْنَہٗ ہَیِّنًا۔ (قد افلح)

تَحْتَہَا - بفتح ہر دو تا۔ معنی (نیچے سے اُن کے) دوسرا تا تقدیر من سے

مفتوح یعنی منصوب ہے نزع خافض سے جیسا واختار موسی قومہ سَبْعِیْنَ رَجُلًا ای من قومہ وقولہ تعالیٰ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا (یعتذرون ۱۱) اور بعض قرأ نے یہاں بھی مِنْ تَحْتِھَا پڑھا ہے جیسا اور مقامات میں۔

تَحُلُّ۔ بفتح تا وضم حائے حطی سے معنی (داخل ہووے تو) (ن ض) حل المکان وبہ حلا وحلولا ومحلا وحللا اور یہ متعدی بھی ہے قولہ تعالیٰ وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تُصِیْبُھُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَۃٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِنْ دَارِھِمْ (وما ابری ۱۰)

تَحِلُّ۔ بفتح تا وکسر حائے حطی سے معنی (حلال ہوتی ہے) (ض) حل حلالا وحلا۔ قولہ تعالیٰ۔ فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْ بَعْدُ (سیقول ۲۹)

تُحِلُّ۔ بضم تا وکسر حائے حطی سے معنی (حلال کرتا ہے تو) یہ صیغہ قرآن شریف میں نہیں آیا لیکن غائب کا صیغہ آیا ہے۔ فصل الیا تحتانی میں آویگا۔

تَحْیَوْنَ۔ بفتح یا معنی (زندہ ہوگے تم) اصل میں تَحْیَیُوْنَ تھا دوسری یا ماقبل کے فتح کے سبب سے الف ہوکے گرگئی (ن) حَیَّ۔ حَیَاۃً حیوۃ اسم مصدر

حَیَوَان۔ محرکۃ معنی (زندگی۔ وجانور) اصل میں حَیَیَان تھا اجتماع دو یا ثقیل ہونے سے ایک یا واو سے بدلگئی اور یہ مصدر ہے جیسا دَوَرَانٌ اور جولان اور صفت مشبہ بھی ہے جیسا حیران حَیٌّ مانند صَعْبٌ معنی (زندہ جاندار)

حَیْوَان۔ بفتح گکیوان نام ہے کسی شخص کا یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

تَحِیَّۃٌ بکسر حائے حطی معنی (تحفہ وسلام) اصل میں تَحْیِیَۃٌ مصدر ہے تفعیل کے مانند اور اسم بھی ہے۔

تَحَرَّبُوْا۔ اصل میں لاتخربوا ہے معنی (مت خراب کرو) یہ قرآن شریف میں

نہیں آیا۔

تقربوا۔ اصل میں لاتقربوا۔ معنی (مت نزدیک ہو) قولہ تعالیٰ۔ لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاری

تخاصموا۔ فتح صاد سے جمع مذکر غائب ماضی معروف معنی (باہمدیگر خصومت کئے) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

تقاسموا۔ فتح سین سے معنی (باہمدیگر قسم کھائے) قولہ تعالیٰ۔ تقاسموا باللہ

وتخلت۔ بفتح تا و خاء معجمہ و تشدید لام سے معنی (خالی ہوئی) اصل میں تخلوت تھا واو بسبب فتح ماقبل کے الف ہو کے گر گیا قال تعالیٰ و القت ما فیھا و تخلت۔

تقلت۔ بفتح تا و قاف و تشدید لام سے معنی (بغض رکھے) تقلی ای تبغض یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

تخزون۔ بالوقف اصل میں صیغہ لاتخزون بکسر نون ہے معنی (مت رسوا کرو تم مجھکو) اصل میں لا تخزیوننی تھا یا پر ضمہ ثقیل تھا بعد نقل حرکت یا التقائے ساکنین سے گری اور یائے متکلم کثرت استعمال سے گری جیسا (یارب۔ اور ولی دین) میں یہ باب افعال سے ہے (س) خزی خزیا بالکسر خزا بالفتح ایسا ہے تقربون میں یا محذوف ہے

تحزن۔ سکون حائے حطی سے بجزم نون اصل میں لاتحزن ہے۔ معنی (مت غمگین ہو)

تحزن۔ بفتح نون معنی (غمگین ہووے وہ عورت) قولہ تعالیٰ۔ فرجعناک الی امک کی تقر عینھا ولا تحزن (امن خلق)

تخسیر۔ سین سے معنی (نقصان کرنا) (س ض) خسر خسرا وخسرا وخسرانا۔ قولہ تعالیٰ فما تزیدوننی غیر تخسیر (وما من)

تقصیر۔ فتح تا و سکون قاف و کسر صاد سے معنی (کوتاہی کرنا) (ض)

تَقَصُّرَہٗ قَقَصّرأیہ قرآن میں نہیں آیا۔
تَخْشٰی ۔سکون خاو فتح شین سے معنی (ڈرتا ہے) خشی معنی (ڈرنا) (س)
تَشْقٰی ۔ معنی (بدبخت ہوتا ہے ۔ یا بدبخت ہوگا ۔) (س) شقاوت معنی (بدبختی)
تَغْشٰی ۔تا کے فتح اور غین کے سکون سے معنی (ڈھانپتا ہے) غشی معنی (ڈھانپنا)
تَدْعُ ۔ بفتح اول وسکون دال وضم عین (وہ ایک عورت بلاوے) اصل تدعوُ مضارع ہے علامت جزمی سے واو گر پڑا ہے لا تدع صیغہ نہی ہے قولہ تعالے وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَۃٌ اِلٰی حِمْلِہَا۔
تَدَعُ ۔ بفتحتین وضم عین سے معنی (چھوڑتا ہے) (ف) تودیع (رخصت کرنا) قال تعالیٰ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی لیکن مجرد قرآن شریف میں نہیں آیا۔
تَضَعُ ۔ بفتح اول وضاد وضم عین سے معنی (رکھے) اصل میں توضع تھا واو بعد علامت مضارع مفتوح کے آنے سے گرا قال تعالیٰ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَہَا اگر ضاد کو دال معجمہ کی آواز سے پڑھیں تو رخصت کرنے کے معنی ہوں گے کما مر (ف) وضع وضعا بالفتح وموضعا کمجلس ۔
تَدَّخِرُوْنَ ۔معنی (ذخیرہ کرتے ہو۔ رکھتے ہو) اصل میں تَذْتَخِرُوْنَ تھا تا کو دال مہملہ کئے اس لئے کہ قریب المخرج ہے پھر ذال معجمہ کو دال کر کے ادغام کئے تَدَّخِرُوْنَ ہوا اور دال مہملہ ذال کئے تو تذخرون ہوا جیسا ادکار۔اذکار۔
تَدْعُوْنَ ۔ بفتح اول اور دال کی تخفیف اور عین کی فتح سے اور اخیر میں بغیر الف کے معنی (پکارتے ہو تم ۔ بلاتے ہو تم) اصل میں تَدْعُیُوْنَ تھا ضمہ یا پر ثقیل تھا گرا دیئے یا التقائے ساکنین سے گر گیا تَدْعُوْنَ ہوا ۔ وزن پر تفعون کے دعاہ دعاءً و دعویً یہ صیغہ مشترک جمع مونث حاضر میں یہ اپنے اصل وزن پر ہے تدعون

تفعلن کے وزن پر یدعون کو بھی اسی طرح قیاس کرنا چاہیے۔

تَدْعُوْ نَا ۔ بفتح تاو تخفیف دال وضم عین اور اخیر میں الف سے معنی (بلاتا ہے تو ہم کو)، قولہ تعالیٰ ۔ اَنْ نَعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا اِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَا اِلَیْهِ مُرِیْبٍ (ومامن)، یہاں مدطبعی کو خوب ادا کرنا ورنہ معنی میں نقصان ہوگا۔

تَدْعُوْنَنَا ۔ بفتح تاو تخفیف دال وضم عین اور دو نون اور اخیر میں الف سے معنی (بلاتے ہو تم ہمکو)، قولہ تعالیٰ قَالُوْا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَا اِلَیْهِ مُرِیْبٍ قَالَتْ رُسُلُهُمْ (ومآابری)

تُدْعَوْنَ ۔ بضم تا وتخفیف دال وفتح عین اور اخیر میں بغیر الف کے معنی (بلائے جاتے تھے تم)

تَدَّعُوْنَ ۔ بفتح تا وتشدید دال اور اخیر میں بغیر الف کے معنی (مانگتے ہو تم) قولہ تعالیٰ لَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ (فمن اظلم) وَقِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ (تبارک)

تَذَرُ ۔ بفتحتین وذال معجمہ سے معنی (چھوڑتا ہے تو) اصل میں (توذر) تھا تضع کے مانند تعلیل ہوئی۔ یقال یذرہ ترکا ولا یقال یَذَرُهٗ ۔ وَذْرًا ۔ وَذَرَہٗ ۔ یَذَرُهٗ ۔ کوسِعَہٗ ۔ یَسَعَہٗ وکسمعہ لکن ما نطقو بماضیہ ولا بمصدرہ ، ولا باسم الفاعل ۔ فلا یقال وَذَرَہٗ ۔ وَذْرًا فَهُوَ وَاذِرٌ ۔ وَقِیْلَ وَذِرَنَه ۔ شاذ بما تذر ویذر تذرون تذر کے مانند ہے۔

ذَرْ ۔ بفتح ذال معجمہ صیغہ امر ہے قال تعالیٰ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۔

تَرْدٰی ۔ دال مہملہ کے تخفیف سے معنی (ہلاک ہوگا تو) ردی بالقصر (ہلاک شدن وہلاکی ۔ ارداء متعدی ۔ قولہ تعالیٰ ۔ وَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰی ۔ (قال الم) اور تَرَدّٰی دال مہملہ کی تشدید سے

معنی (گڑھے میں گرے گا تو) قولہ تعالیٰ۔ مَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰی۔
تَرْضٰی۔ معنی (خوش ہوگا تو) رضا۔ رضوان بالکسر والضم معنی (خوشنودی) رضیً
بالکسر مصدر (س) قولہ تعالیٰ۔ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ (الٓمٓ) وَعَجِلْتُ
اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی (قال الٓم) وَمِنْ اٰنَاۤءِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ
لَعَلَّكَ تَرْضٰی۔ (قال الم)۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی (عمّ)
ایسے مقام میں تردیٰ کی دال اور ترضیٰ کے ضاد کو خوب اچھی طرح مخرج سے ادا کر کے
پڑھنا چاہیئے ورنہ معنی فاسد و باطل ہوں گے غیر عرب اس تکلیف سے معاف ہیں اور
نماز باطل ہوگی اور اگر عمداً پڑھا تو کافر ہوگا۔

تَزِرُ۔ بفتح اول و کسر زائے معجمہ معنی (اٹھاتا ہے) ض۔ وَزَرَهٗ۔ وِزْرًا
معنی (گناہ و بوجھ) قال تعالیٰ۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ وزیر اسی سے
مشتق ہے اس لئے کہ وزیر بادشاہ کی سلطنت کا بوجھ اٹھاتا ہے

تَذْرُوْ۔ بفتح اول و سکون ذال معجمہ معنی (اڑاتا ہے) (ن)، ذَرَتِ الرِّیحُ
السحاب ذَرْوًا۔

تَذَرُوْنَ۔ بفتح تا و سکون ذال معجمہ و ضم را و سکون واو معنی (چھوڑتے ہو تم)
تحقیق پہلے مذکور ہوئی قال تعالیٰ وَتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ۔

تَذْرَؤُنَ۔ بفتح تا و سکون ذال معجمہ و ضم ہمزہ و سکون واو سے معنی (پیدا کرتی
ہو تم) (ف) یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

تَذْرَعُوْنَ۔ بفتح تا و سکون ذال معجمہ و فتح را و ضم عین و سکون واو سے۔ معنی
(ماپتے ہو تم) (ف) یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

تَزْرَؤُنَ۔ بفتح تا و سکون زای معجمہ و فتح را و ضم ہمزہ و سکون واو یہ لغت میں نہیں آیا۔

تَزْرَعُوْنَ۔ بفتح تا و سکون زای معجمہ و فتح را و ضم عین و سکون واو سے معنی (کھیتی کرتے ہو تم)

ف، قال تعالیٰ تزرعون سبع سنین وقال تعالیٰ ءانتم تزرعونہ ام نحن الزارعون

تذودان بضم ذال معجمہ معنی (دو کے ٹکڑے ہیں۔ چلاتے ہیں۔ ہانکتے ہیں وہ دو) قال تعالیٰ۔ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدَانِ۔

تزودان۔ بضم زائے معجمہ معنی (توشہ کرتے ہیں) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

تَذِلَّ۔ بفتح تا وکسر ذال سے معنی (خوار ہوتا ہے) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ (ض) ذَلَّ۔ ذُلًّا۔ وذلالۃ۔ وَذِلَّةً۔ وَمَذَلَّةً وَذُلَالَةً ذَلَّ۔ ذِلًّا معنی (نرم ہوا)

تُزِلَّ۔ بضم تا وکسر زائے معجمہ سے معنی (پھسلتا ہے) (ض س) زَلَّ فی طِینٍ زَلًّا وَزَلِیلًا وَمَزِلَّةً وَزُلُوْلًا وَزَلَلًا وَزِلِّیلٰی۔ کَدِلِّیلٰی او بمد۔ قال تعالیٰ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا۔

تُزِلُّ۔ بضم تا اور کسر زائے معجمہ سے معنی (پھسلاتا ہے) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

تَزْلِیل۔ بفتح تا اور سکون زائے معجمہ سے تفعیل کے وزن پر یہ لفظ نہ قرآن شریف میں آیا نہ لغت میں۔ زل بمعنی (پھسلنا) فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ زلل (پھسلنا)، (ض۔س) ازلال (پھسلانا) قال تعالیٰ فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطَانُ۔

تَضِلَّ۔ بفتح تا وکسر ضاد معجمہ سے معنی (بھولے گم گئے) (ض۔س)۔ ضَلَّ ضلالًا۔ ضَلَّ فلانًا بمعنی (فراموش کیا اس فلاں شخص کو)، اسی سے مشتق ہے قولہ تعالیٰ وَاَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ وَامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى۔ (تلك الرسل[۳۹])

تُضِلُّ۔ بضم تا وکسر ضاد معجمہ سے معنی (گمراہ کرتا ہے تو) قولہ تعالیٰ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ (قال الملا[۱۹])

تَذْلِیل۔ بفتح تا اور سکون ذال معجمہ سے معنی (نرم کرنا) قال تعالیٰ وَذَلَّلْنٰهَا

فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَاكُلُوْنَ - اور لٹکانا ، وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا -
(تبارک الذی)

تَضْلِيل - بفتح تا اور سکون ضاد معجمہ سے معنی (خسران - وہلاکت - وغلطی -) قولہ تعالیٰ - اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِىْ تَضْلِيْلٍ (عم ۲۸) (ض س) ضل ضلالا فی الارض - قولہ تعالیٰ - اِذَا ضَلَلْنَا فِى الْاَرْضِ -

تَظْلِيل - بفتح تا اور سکون ظا معجمہ سے معنی (سائیبان ساختن) قال تعالیٰ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ - ظلال (سائبان) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا

تَرَائِب - معنی (سینہ کے ہڈیاں - یا اضلاع چار داہنے جانب کے چار بائیں جانب کے -) یہ جمع تریبہ کی ہے -

تَرَاث کی تحقیق اور بحث تترا میں مذکور ہو چکی -

تَرَاخِی - فتح تا اور خا معجمہ سے معنی (درنگی وسستی) ناقص واوی ہے - یہ قرآن مجید میں نہیں آیا -

تَرَاقِی - تا قاف سے معنی (حلق کی ہڈیاں) جمع ترقوۃ کی اور اسکی جمع ترائق بھی ہے قولہ تعالیٰ - كَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِىَ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ -

تَرْجُوْنَ - بالفتح وضم جیم بعیر عین کے معنی (امید رکھتے ہو تم) اصل تَرْجُوُوْنَ تھا نصر کے باب سے اور ترجون جمع مونث حاضر کا صیغہ ہے یہ اپنے اصل تفعلن کے وزن پر ہے - ایسا ہی یرجون مشترک جمع مذکر و مونث غائب میں قولہ تعالیٰ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا (تبارک) ترجمہ (کیوں نہیں ڈرتے اللہ کی عظمت سے) وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ (والمحصنٰت) وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِىْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا (قد افلح)

تَرْجِعُوْنَ - بفتح تا وکسر جیم وضم عین سے - معنی پھیر لیتے ہو تم (رجوع باز گشتن

رجع الرجل یرجع مرجعۃً ومرجعًا و رُجْعٰی و رجعانا اِنصرف
وَشیءٌ عن شیٔ والیہ رَجْعًا وَ مَرْجعًا صرفہ محیط. قولہ تعالیٰ
فَلَوْلَا اِنْ کُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ تَرْجِعُوْنَھَا (قال فما)
تُرْجِعُوْنَ - بضم تا وکسر جیم سے معنی (پھیرتے ہو تم) ارجاع (پھیرنا) یہ قرآن مجید
میں نہیں آیا -
تُرْجَعُوْنَ - بضم تا وفتح جیم سے معنی (پھیرے جاتے ہو تم) قال تعالےٰ
وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ -
تَرْجُمُوْنِ - بفتح وضم جیم ومیم وسکون واو ونون مکسور (سنگسار کریں تم مجھکو)
قولہ تعالےٰ - وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ (الیہ یرد)
اصل میں ترجموننی ہے نون اعرابی ان ناصبہ سے ساقط ہوا اوریائے متکلم
ساقط ہوئی جیسے ولی دین میں ترجمون نون کے فتح سے قرآن مجید میں نہیں آیا
تُرْجِیْ - بضم تا معنی (پیچھے رکھدیوے تو) رجاء الامر ارجاءً یہ ناقص
واوی اور مہموز اللام بھی آیا ہے اور قرآن شریف میں دونوں سے قرأت
آئی ہے - تُرْجِیْ اصل میں تُرْجِوْ تھا - قال تعالیٰ تُرْجِی مَنْ تَشَاءُ -
تَرْدٰی بالفتح ودال مفتوح مخفف اور الف مقصورہ سے معنی (ہلاک ہووے تو)
(ن) ردیٰ - ردیً ناقص یائی ہے قولہ تعالیٰ وَاتَّبَعَ ھَوَاہُ فَتَرْدٰی -
(قال الم)
تَرَدّٰی - بفتحتین ودال مفتوح مشدد اور الف مقصورہ سے معنی (اوندھا گرا)
قولہ تعالیٰ وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗ اِذَا تَرَدّٰی -
تَرْضٰی بالفتح وضاد مفتوح اور الف مقصورہ سے معنی (راضی ہووے تو)
(س) رضی عنہ علیہ رضیً ورضوانًا ناقص واوی ہے قال تعالیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ

رَبُّكَ فَتَرْضٰى - ترجمہ (قریب دیو نگا آپ کو بڑی نعمت پس آپ راضی ہوجاؤ گے) صیغہ اور اس مادہ کے صیغے قرآن شریف میں بہت آئے ہیں اگر ایسے مقام میں فتردی دال سے پڑہیں تو یہ معنی ہوں گے (پس گڑھے میں گریگا تو) والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تَرْكَنُ - بالفتح اور فتح کاف اور رفع نون سے معنی (رغبت کرے تو) واحد مذکر حاضر بحث مضارع ہے (ن، س، ف) رکن الیہ رکونا ای مال (ک) رکن رکانۃ ورکونۃ (استوار رای شد۔ وقادر شد)

تَرَكْنَ - بفتحتین وسکون کاف و فتح - اخیر میں نون بغیر الف کے معنی (چھوڑیں وہ عورتیں) جمع مونث غائب بحث ماضی (ن) تَرْكُهٗ - تركًا - وَتَرْكَانًا - قولہ تعالیٰ - فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ (بن ۲ تنالوا)

تَرَكْنَا - بفتحتین وسکون کاف و فتح نون اخیر میں الف سے معنی (چھوڑا ہم نے) جمع متکلم بحث ماضی معروف۔

تَرَاءَ - معنی (مقابل ہوا نمودار ہوا) تراءت مونث باب تفاعل سے ہے اس کی تحقیق آرہیں مذکور ہے۔

تُرِيَنِّيْ - معنی (البتہ دکھاوے تومجھکو) واحد مذکر حاضر بحث نون خفیفہ باب افعال سے اصل میں تُأَرْءِ يَنِيْ تھا ہمزہ افعال طرد اللباب جیسے نکرمیں گرا اور عین کلمہ یسل کے قاعدہ سے اور نون خفیفہ کا نون وقایہ میں ادغام ہوا اور یا متکلم کی ہے اگر نون ثقیلہ ہو تو ایک نون محذوف ہووے اگر نون وقایہ حذف کیا بھی جاوے تو نون ثقیلہ کو جر (یعنی) ہے کسرہ دینا لازم اوے گا - ہذا خلعت

تَرْهَقُ - فتح تا وسکون رائے مہملہ سے معنی (ڈھانپتی ہے) (س)، رَهَقَهٗ قال تعالےٰ - وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ (عم)

تَزْهَقَ - بزائے معجمہ معنی (نیست و نابود ہوتی ہے) قال تعالیٰ - اِنَّمَا

يُرِيْدُ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُوْنَ ٥ وَيَحْلِفُوْنَ (واعلموا) ۱۳ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ اَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُوْنَ (واعلموا)

تَزِيْدُوْنَنِيْ ۔ معنی (زیادہ کرتے ہو تم میرے لئے) تعلیل سابق سے معلوم ہوتی ہے۔ (ض) زاد یزید زیادۃ از دیاد (افزون شدن) اصل میں ازتیادتھا۔

تَسَاءَلُوْنَ ۔ تساءل سے معنی (مانگتے ہو تم وسیلہ ٹھیرا کر)

تَسُبُّوْا ۔ سین سے لاتسبوا معنی (مت گالی دو) سَبَّہٗ ۔ سَبًّا ۔ وبیینی قولہ تعالیٰ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (واذا سمعوا) ۱۲ (۱) ۱۹

صُبُّوْا ۔ صاد سے معنی (ڈالو۔ ڈالیگئی) (ن) صب الماء و نحوہ صَبًّا قولہ تعالےٰ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَأْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ (۲) (الیہ یرد) ان مقامات میں مخرج وصفات کا لحاظ ضروری ہے ورنہ معنی فاسد ہوں گے۔

تُسَاقِطْ ۔ بضم تا اور کسر قاف سے معنی (گراوے) ساقط الشئی مُسَاقَطَةً سِقَاطًا (ن) سَقَطَ سُقُوْطًا وَمَسْقَطًا بالفتح (افتاد) قولہ تعالیٰ وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۔ یہاں جزم جواب امر کی سبب سے آیا ہے اور بعض قراء نے يَسَّاقَطْ وَتَسَّاقَطْ بہ تشدید سین باب افاعل سے پڑھا ہے۔

تَسْتَوُوْا ۔ اصل میں تستویون تھا معنی (سیدھے بیٹھو تم) ضمہ یا پر ثقیل تھا گر پڑا یا التقائے ساکنین سے گری اور نون لام کے آنے سے گرا۔ قال تعالیٰ لِتَسْتَوُوْا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ (۳) یہاں وعدہ کے موافق واو کو نہیں گرا سے اسواسطے کہ

(۱) انعام۔ (۲) الدخان۔ (۳) الزخرف ع ۱

ایک تعلیل ہوئی۔
تُسَعِّرْ ۔ سین سے لاتسعر معنی (مت نرخ ٹھیرا) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔
تُصَعِّرْ ۔ صاد سے لاتصعر معنی (مت گال پھلا) یعنی تکبری سے مت اکڑ قولہ تعالے۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ (۲ تل ۲ ما)
تُسْئَلُ ۔ معنی (پوچھا جائیگا تو) قولہ تعالیٰ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ۔
تَسَلُ ۔ بفتحتین وضم لام سے معنی (پوچھتا ہے) اصل میں تَسْئَلُ تھا ہمزہ متحرک ماقبل ساکن ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دی گئی اور ہمزہ حذف کیا گیا۔ (ف) سالتہ کذا سُؤالًا وسَالَةً وَمَسْئَلَةً وَتَسْاٰلًا وسالۃ یہ قرآن مجید میں نہیں آیا۔
تَصِلُ ۔ بفتح تا وکسر صاد اور ضم لام سے معنی (پہنچتے ہی) اصل میں توصل تھا واو واقع ہوا بعد فتحہ علامت مضارع کے قبل کسر تحقیقی کے اس لئے واو حذف کیا گیا۔ (ص) وصل وصلا وصلۃ لازم ومتعدی قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَاٰ اَیْدِیَھُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَکِرَھُمْ (ومامن دابہ)
تُصَلِّ اصل میں لاتصل ہے معنی (مت نماز پڑھ) قولہ تعالیٰ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَاتَ اَبَدًا ۔ صلوٰۃ اسم۔ وضع موضع المصدر تقول صلوٰۃ صلیت ولا یقول صلیت تقلیۃ وہو دعاء من العباد ورحمۃ من اللہ تعالیٰ وصلوٰۃ وسلام علی الرسول والملائکۃ علیہم الصلوٰۃ والسلام کذا فی الصراح وقال فی منتہی الارب تصلیہ (نماز گزاردن ودرود گفتن) شرع میں صلوٰۃ نماز کو کہتے ہیں اس کا بیان قرآن شریف میں تین سو ساٹھ جگہ ہے اسمیں سے بیاسی جگہ زکوٰۃ کے ساتھ ملکر ہے۔
تَسْلِیَۃ ۔ سین سے معنی (خرسندی وبے غمی) ایسا ہی تَسَلّی یہ قرآن مجید میں نہیں آیا۔
تَصْلِیَۃ ۔ صاد سے معنی (داخل کرنا آگ میں) ناقص یائی ہے وتصلیۃ

جَحِیۡم - (قال ۲ نما) تقلیبہ کی تحقیق فصل میں مذکور ہوئی -

تُسَبِّحُوْنَ - بضم تا و فتح سین مہملہ و تشدید بار موحدہ سے معنی (پاکی بیان کرتے ہو تم) قولہ تعالیٰ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ (تبارک)

تُصْبِحُوْنَ - بضم تا و سکون صاد مہملہ و کسر بار موحدہ سے (صبح کرتے ہو تم) قولہ تعالیٰ - فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ (اتل ما)

تَسْمِيَة - سین سے معنی (نام رکھنا - بسم اللہ کہنا) اصل میں تسموۃ تھا تحقیق اسم کے ساتھ اسم میں مذکور -

تَسَوَّرُوْا - معنی (دیوار کو دھ کر آئے) قال تعالیٰ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ سور - دیوار - سیل - شہر -

تَصَوَّرُوْا - معنی (صورت ٹھیرائی یعنی اندازہ کئے) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

تَسِيْرُ - تار مفتوح اور سین کے کسرہ سے اور تَصِيْرُ تَمَيَّزُ کے ساتھ مذکور ہوئی -

تَضَرُّعُ - تا اور ضاد کے فتح سے اخیر میں عین - تدرع کے ساتھ مذکور ہوا -

تَعَالَ - بفتح لام اخیر میں بغیر الف کے معنی فارسی (بیا) اور اردو (آ) تَعَالَيَا تَعَالَوْا - تَعَالِيْ - تَعَالَيْنَ - فقط اتنے ہی صیغے ہیں یہ فعل غیر منصرف ہے یعنی ان فعلوں کی تمام بحث کے صیغے مستعمل نہیں ہیں اصل میں علو سے ماخوذ ہی اور اصل میں اوپر والے شخص کے نیچے والے کو بلانے کے واسطے ہے پھر استعمال میں عام ہو گیا - قرآن شریف میں تعالوا بہت ہے - فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ (اتل ۲ ما) اور باقی صیغے نہیں آئے - تعال اسم فعل ہے تعالیٰ کے لام کے بعد جو الف ہے اسکو دو حرکت کے برابر پڑھنا چاہیئے نہیں تو معنی غلط ہوتے ہیں تعالیٰ جدک -

معنی (بلند ہے بزرگی تیری) تعالٰی جَدُّکَ معنی (آ بزرگی تیری) ۔

تَعَالٰی ۔ اخیر میں الف مقصورہ سے معنی (برتر ہوا) اصل میں تَعَالَوَ تھا واو چوتھے جا ئے آنے سے یا ہوا اور یا فتح ماقبل کی سبب سے الف ہوئی

تَعْبُدُوْنَ ۔ عین کے سکون اور با اور دال کے ضمہ سے معنی (بندگی کرتے ہو تم) ۔

تَعْبُرُوْنَ ۔ بائے موحدہ اور را کے ضمہ سے معنی (تعبیر جانتے ہو تم)

تَعْتَدُوْا ۔ بضم دال مخففہ معنی (دشمنی کرتے ہو تم اور حد سے گزرتے ہو تم اور ظلم کرتے ہو تم) مضارع کا صیغہ عامل جازم سے نون اعرابی ساقط ہوا ہے (ن) ، عدا علیہ عَدْوًا ۔ وَعَدْوًا ۔ وَعَدَاءً ۔ وَعُدْوَانًا ۔ عُدْوٰی ۔ وعُدْوَاءً ۔ قال تعالٰی ۔ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ لایحبُّ اللہ ۔

تَعْتَدُّوْنَ ۔ دال کی تشدید وضمہ سے معنی (گنتے ہو تم) اعتداد بمعنی (گنا) ، قولہ تعالٰی ۔ فَمَا لَکُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۔ (ومن یقنت)

تَعْجَبِیْنَ ۔ معنی (عجب کرتی ہے تو ایک عورت) قولہ تعالٰی ۔ اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللہِ (وما من دابہ)

جَبِیْنَ ۔ معنی (پیشانی) قولہ تعالٰی ۔ وَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ (ومالی)

تَعْرٰی ۔ عین ساکن اخیر میں الف مقصورہ سے معنی (برہنہ ہوئی تو) (س) عُرِیَ ۔ عُرْیًا ۔ وعریۃً ۔

تُقَاةً ۔ تا کے ضمہ قاف کے فتح سے اخیر میں مدورتا سے معنی (پرہیزگاری)

تَقْوٰی ۔ معنی (پرہیزگاری) تحقیق تتری میں مذکور ہوئی ۔

تَعْلَمُوْنَ - جمع مذکر حاضر مضارع معروف بتقدیم لام بر میم معنی (جانتے ہو تم) (سما)

تَعْمَلُوْنَ - بتقدیم میم بر لام معنی (عمل کرتے ہو تم) سمع کے باب سے۔

تُغْمِزُوا - بالضم وضم زاء ہوز سے معنی (عیب کرو تم) اغماز معنی (عیب کردن - وکم حرمت کردن) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا غمز ابچشم اشارہ کردن) قال تعالیٰ

وَإِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ -

تُغْمِضُوْا - بضم تا وسکون غین معجمہ وکسر میم وضم ضاد معجمہ سے معنی (چشم پوشی کرو تم) اغماض معنی (چشم فرو خوابانیدن) قولہ تعالیٰ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّآ أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ (تلك الرسل) اصل میں تغمضون ہے نون عامل ناصب کے سبب سے ساقط ہوا ہے۔

تَغْدِير - غین معجمہ اور دال مہملہ اخیر میں راء مہملہ سے معنی (عذر کرنا) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

تَقْدِير - قاف کی سکون سے مصدر ہے معنی (اندازہ کرنا تنگی کرنا)

تَفْتَؤُا - معنی (ہمیشہ رہے گا تو)

تَفْتَحُ - واحد مونث غائب واحد مذکر حاضر معنی (کھولیگا تو)

تُفَتَّحُ - معنی (کھولی جاوے گی)

تَقْطَعُوْنَ - بالفتح وفتح طاء اور اخیر میں نون مخففہ معنی (کاٹتے ہو تم) (ف) قطعہ - قَطْعًا - ومقطعًا - دلقطاعًا - قولہ تعالیٰ - أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ (امن خلق)

تَقَطَّعُوْا - بفتحتین وفتح طائے مشددہ اخر میں بغیر نون کے معنی (کاٹ لیا انہوں نے) یعنی قسمت کر لیا - قولہ تعالیٰ وَتَقَطَّعُوْٓا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُوْنَ (اقترب) فَتَقَطَّعُوْٓا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا (قد افلح)

تُقَطِّعُوْا۔ بضم تا و فتح قاف کسر طا رشدد و بغیر نون کے معنی (کاٹتے ہو تم)
نون اعرابی عامل سے ساقط ہوا ہے فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا
فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَکُمْ (۲۶م)

تَقُوْلَ۔ بفتح لام اخیر میں بغیر الف کے معنی (کہے تو) فتح لام عامل ناصب
سے ہے اصل تَقْوُلُ تھا واو متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن حرکت واو کی
ماقبل کو دی گئی۔ باقی تحقیق مذکور ہو گئی ہے۔

تَقُوْلَا۔ اخیر میں الف سے اصل میں تقولان ہے معنی (کہے تم دو)
تثنیہ کا صیغہ ہے نون اعرابی عامل کیوجہ سے ساقط ہوا ہے یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

تَقِ۔ بفتح اول و کسر دوم سے معنی (بچاوے تو) اصل توقی تھا تعد کی تعلیل سے
واو گرا۔ اور عامل جازم سے یا بھی گری قولہ تعالیٰ۔ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ
تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ (فمن اظلم) باقی تحقیق اتقوا میں
مذکور ہوئی۔

تَقْوٰی۔ اور تقاہ۔ اور تقیہ کی تحقیق اتقوا کے ساتھ مذکور ہوئی۔

تَقِیٌّ۔ بفتح تا و کسر قاف و تشدید یا بمعنی (پرہیزگار) اسم صفت ہے اصل
میں وَقِيْیٌ تھا واو تا ہوا اور یا یا میں مدغم ہوئی تقی ہوا اتقیاء و تقواء کعشراء
جمع مصدر کی ہے تحقیق التقوا میں مذکور ہوئی۔

تَكُ معنی (ہوئی وہ ایک عورت) اصل میں تَكُوْنُ تھا ضمہ واو پر ثقیل تھا
ماقبل کو دیا گیا تکُوْنُ ہوا عامل جازم آنے سے واو گر پڑا اور نون تخفیف کیواسطے
سماعا محذوف ہے کان یکُوْنُ مثل قال یقول۔ قال تعالیٰ۔ اِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا۔

يَكُ مثل تک معنی (رہے وہ مرد) قال تعالیٰ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (الانفال)

تَكُنْ ۔ بفتح اول وضم ثانی وسکون نون یعنی (ہووے) ، اصل میں تکون تھا واو عامل جازم کے سبب التقائے ساکنین ہونے سے گرا۔ ایسا ہی لم یَكُنِ الَّذِیْنَ نون کا کسرہ الساکن اذا حرک حرک بالکسر کے قاعدے سے ہے قال تعالیٰ۔ اِنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ۔

تُكِنُّ ۔ بضم اول وکسر ثانی وتشدید نون مرفوع معنی (چھپاتی ہے) اکنان (چھپانا) قولہ تعالےٰ ۔ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ (۱ من خلق) ، وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ وَهُوَ اللّٰهُ (۲ من خلق)

تَكَاثُرُ ۔ ثائے مثلثہ کے ضمہ سے معنی (بہتایت اور فخر کرنا) قال تعالےٰ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۔

تَكَاسُرًا ۔ سین کے ضمہ سے یہ لغت میں مستعمل نہیں تکسّر اکتسار انکسار۔ معنی (شکستہ ہونا)

تَكَلَّمُ ۔ بفتحتین ولام مشددہ مفتوح ومیم معنی (بات کرے) ، اصل میں تتکلم تھا۔ قولہ تعالےٰ۔ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ (۹ وما من) تکلم۔ یتکلم۔ تکلما۔

تُكَلِّمُ ۔ بضم اول وفتح ثانی ولام مشدد مکسور سے معنی (بات کریگا تو) قال تعالےٰ قال اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا (۱۲ تلک) ۔کلم۔ یکلم۔ تکلیما۔

تُكْلَانٌ ۔ تا کے ضمہ سے مصدر ہے معنی (سونپنا) فُعلان کے وزن پر اصل میں وکلان ہے واو کو حذف کئے اور اس کے عوض تا لے آئے۔ قاعدہ یہ ہے کہ حرف عوض اخیر میں لے آتے ہیں جیسا وعد عدۃ میں اس لئے کہ تا اول میں لاویں تو مضوع سے التباس ہوتا ہے تکلان میں یہ التباس نہیں اس لئے حرف عوض ابتدا میں آیا۔

ایسا ہی تقویٰ بجاہ۔ تقاۃ۔ چنانچہ یہ بیان تتریٰ میں مذکور ہوا ہے۔

تَكُوْنَ ۔ نون کے نصب سے اخیر میں بغیر الف کے معنی (ہووے)، نون کا نصب عامل ناصب سے ہے۔

تَكُوْنَا ۔ اخیر میں الف سے معنی (ہووے تم دونو) نون اعرابی عامل کے سبب سے ساقط ہوا ہے قولہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ ۔ (الم)، وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فوسوس (ولو انّنا) اِلَّا اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخَالِدِيْنَ (ولو انّنا)، فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ (تلك الرسل)، نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ (فمن اظلم) لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِنَ الصّٰغِرِيْنَ (ومامن دابۃ) یہاں الف تنوین کا ہے جو اصل میں وہ نون خفیفہ ہے یا بسبب مشابہت وقف کے تنوین الف سے لکھی جاتی ہے یا بسبب مشابہت نون اعراب کے اسم میں جیسا رَاَيْتُ رَجُلًا ۔ حالت وقف میں الف ایسا ہے لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ترجمہ (البتہ گھسیٹے ہم اُس کی چوٹی پکڑ کے)

تَلَاقِ ۔ تا سے قرشت سے معنی (ملاقات کرنا ایک دوسرے کو دیکھنا) اصل میں تَلَاقُیٌ۔ تفاعلٌ کے وزن پر تقاضٍ کی تعلیل ہوئی اور ضمہ یا کی مناسبت سے کسرے سے بدل ہوا ہے قولہ تعالیٰ ۔ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ (فمن اظلم) یہاں یا تخفیف کے واسطے محذوف ہے۔

طَلَاق ۔ طا سے حطی سے (عورت کو قید نکاح سے رہا کرنا) یہ مصدر باب تفعیل کا ہے۔

تَلْزِمُوْا ۔ تقدیم سے زا کی میم پر۔ لا تلزموا۔ معنی (مت لازم پکڑو)۔

یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ (س) لزمہ۔ لزماً۔ ولزوماً۔ ولزامۃ لزامۃ ولزماناً۔
تَلْمِزُوْا۔ تقدیم سے میم کے زایہ اصل میں لاتلمزوا ہے معنی (طعنہ مت کرو)، یلمزون معنی (طعنہ کرتے ہیں) (ص) لمز لمزاً المزۃ کا لہمزۃ وزناً و معنی یعنی (طعنہ مارنے والا)، ھما لغتان ای صفتان للفاعل نحو سخرۃ و ضحکۃ للذی یسخر و یضحک للناس (ن ض)، لمز لمزاً قال تعالیٰ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ ای یعیب۔ (ن ض)، ھمز ھمزاً معنی (زدو شکست) یستوی فیہا المذکر والمونث
تَلْقَفُ۔ بالفتح وضمہ فا سے معنی (نگلتا ہے) (س) لقفہ لقفا بالفتح ولقفاناً قولہ تعالیٰ۔ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ (قال الملاء) فَاَلْقٰى مُوسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ فالقی السحرۃ (قال الملاء)
تَلْقَفْ۔ بفتح تا اور فا کے جزم سے معنی (نگل جاوے) بسبب جواب امر کے مجزوم ہے۔ وَاَلْقِ مَا فِي يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا۔
تَلِيْهَا۔ تائے مفتوح اور لام کے تخفیف سے معنی (اس کے پیچھے آتا ہے)
تَلُوْهَا۔ تا کے فتح اور لام کی تشدید سے معنی (پیچھے آتا ہے اس کے)
تَلَهّٰى۔ تا اور لام کے فتح سے اور ہا کی تشدید سے معنی (غافل ہوتا ہے تو) اصل میں تتلہی ہے ایک تا محذوف ہوئی ہے۔
تُمَارِ۔ اصل میں لا تمار ہے معنی (مت جھگڑا کر) اصل میں تماری لائے نہی کے سبب سے علامت جزمی سقوط حرف علت عمل میں آیا۔ ممار اہ مماراۃً و مراءً۔ معنی (جھگڑا کیا اس سے)، تُمَارِيْ معنی (شک کرنا اور جھگڑا کرنا)، امترا معنی (شک میں پڑنا)، یقال فی المثل ہذہ فریۃ بلا مریۃ معنی (یہ جھوٹ ہے بے شک)
تَمُرُّ۔ میم کے بعد بغیر واؤ کے را کی تشدید سے معنی (گذرتا ہے چلتا ہے) قولہ تعالیٰ۔ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ

مَرَّ السَّحَابِ (امن خلق)

تَمُوْرُ۔ میم کے بعد واو سے اور را کی تخفیف سے معنی (لرزتا ہے)
قولہ تعالیٰ یَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَاءُ مَوْرًا (قال فیما) ءَ اَمِنْتُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ
اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ (تبارک ۲)

تَمَنّٰی۔ بفتحتین وتشدید نون والف مقصورہ سے معنی (آرزو کیا اور پڑھا)
مصدر تمنی تفعل کے وزن پر یا متحرک ماقبل اس کا مفتوح یا الف سے بدلی گئی۔

تُمْنٰی۔ بالضم و فتح نون والف مقصورہ سے معنی (ڈالی جاتی ہے) امناء
(منی انداختن)

تَنَابَذُوْا۔ ذال سے تفاعل سے لغت میں نہیں پایا گیا اس کا مجرد نبذ ہے
بمعنی (ڈالنا) (ص، قولہ تعالیٰ، فَنَبَذْنٰهُ فِی الْیَمِّ ایسا ہی مجرد مستعمل ہے۔

تَنَابَزُوْا۔ زاے معجمہ سے قولہ تعالیٰ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ترجمہ
(چڑ کا نام مت ڈالو) (ض) نبز (اشارہ کرنا اور عیب) رجل نُبَزَۃٌ (وہ شخص جو
لوگوں کو چڑ کا لقب ڈالتا ہے) جیسا ہُمَزَۃ لُمَزَۃ۔

تَنْقُصُوْا۔ اصل میں لاتنقصوا ہے صاد مہملہ سے معنی (مت کم کرو تم
ماپ کو) وفی التنزیل وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ۔ وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ

تَنْقُضُوْا۔ اصل میں لاتنقضوا ہے ضاد معجمہ سے معنی (مت توڑو تم
دفی التنزیل وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ (ربما ۱۹)

تَنْكِحُوْا۔ بالفتح اصل میں لاتنکحوا ہے معنی مت نکاح کرو تم) قولہ تعالیٰ
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ۔

تُنْكِحُوْا۔ بالضم اصل میں لاتنکحوا ہے معنی (مت نکاح کردو تم) قولہ تعالےٰ
وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ۔ ترجمہ (مت نکاح کردو مومنات کا مشرکین سے)

تَنْهیٰ۔ تا کے فتح اور نون کے سکون سے معنی (منع کرتا ہے) (ف) نہا۔ نہیاً۔

تَوَدُّ۔ بفتح تا و واو و تشدید دال سے معنی (دوست رکھی) اصل میں تَوْدَدُ تھا دال اول کا فتح نقل کر کے ماقبل کو دیکر ادغام کیا گیا (س) وددت۔ ودّاً وواداً ومودۃً

تُؤَدُّوْا۔ بضم تا و فتح ہمزہ و تشدید دال اور اخیر میں واو سے معنی (پہنچا تم) اداہ تادیۃ (رسانید آنرا)

تَوَفّٰی۔ بالفتحتین اخیر میں الف مقصورہ سے معنی (مار ڈالا) توفاہ اللہ تعالےٰ ای قبض روحہ تَوَفِّیْ باب تَفَعُّل کا مصدر ہے۔

تَوَفَّ۔ بفتح تا اور واو کے فتح سے اخیر میں بغیر الف کے معنی (مار ڈال)

تُوُفّٰی۔ بالضم اخیر میں الف سے معنی (پورا بدلہ دیا جاویگا) تَوْفِیَۃ باب تفعیل کا مصدر ہے۔

تُوْقِدُوْنَ۔ بدال مہملہ معنی (سلگاتے ہو تم) وقد بالفتح و بفتحتین (ض) قولہ تعالیٰ فَاِذَا اَنْتُمْ مِنْهُ تُوْقِدُوْنَ (و ماہی)

تُوْقِذُوْنَ۔ بذال معجمہ معنی (چوٹ کرتے ہو تم) وقذ (ض) الشاۃ الموقوذۃ التی قُتِلَتْ بالخشب۔ قولہ تعالیٰ۔ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ۔

تَوَلّٰی۔ اخیر میں الف مقصورہ سے معنی (منہ پھیرا وہ ایک مرد اور والی ہوا)

تَوَلَّ۔ اخیر میں بغیر الف سے معنی (منہ پھیر تو ایک مرد)

تَوَلَّوْا۔ بفتحات معنی (منہ پھیر وگے اصل میں تتولوا ہے باب تفعیل سے

قولہ تعالےٰ ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۔

تُوَلُّوْا ۔ بضم اول وفتح دوم وضم سوم معنی (منہ پھیرو گے تم) اصل میں تُوَلِّیُوْنَ تھا ضمہ یا پر ثقیل تھا ماقبل کو دیا گیا یا التقائے ساکنین سے ساقط ہوئی اور عامل جازم سے نون اعرابی ساقط ہوا ولی الشئی تولیۃ (روی آوردن وروی گردانیدن) من الاضداد نحو قولہ تعالیٰ ۔ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ فَوَلِّ وَجْهَكَ ۔ وَلّٰی مُدْبِرًا ۔

تَهَجُّدْ ۔ بضم جیم مشدد مصدر بمعنی (رات کو جاگنا) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا ہجود بمعنی (سونا) باب تفعل بیان سبب کیطرح ہے ۔

تَهَجَّدْ ۔ بفتح جیم شدد امر ہے باب تفعل سے معنی (رات کو جاگ) قولہ تعالیٰ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۔

تِیْنِ ۔ بکسر تائے قرشت وسکون یائے تحتانی معنی (انجیر) تینۃ (واحد) قولہ تعالیٰ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۔

طِیْنٍ ۔ بکسر طائے حطی وسکون یائے تحتانی معنی (کیچڑ)

تَایْئَسُوْا کی تحقیق دبیان اِسْتَایْئَسُوْا میں مذکور ہوئی ۔

تَیْرٌ ۔ بفتح تائے قرشت وسکون یا سے معنی (موج برخواستن دریا) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا ۔

طَیْرٌ ۔ بفتح طائے حطی وسکون یائے تحتانیہ سے معنی (پرندہ) وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ۔

فصل الثاء المثلثة

ثَبِّتْ۔ ثائے مثلثہ وتشدید بائے موحدہ اور اخیر میں تائے قرشت سے معنی (ثابت و قایم رکھ)۔

ثَبَّطَ۔ ثائے مثلثہ وتشدید بائے موحدہ اور اخیر میں طائے حطی سے۔ معنی (سست کر دیا) (ن)، ثَبَطَہٗ عن الامر۔ معنی (روکا اُس کو کام سے)، (س) اَثْبَطُ ثَبْطاً معنی (سست ہوا) قولہ تعالیٰ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ (واعلموا ۱۳)

سَبْت۔ بفتح سین وسکون بائے موحدہ اور اخیر میں تائے قرشت سے معنی (روز شنبہ) سنیچر۔

ثَبَات۔ بفتح ثائے مثلثہ سے معنی (قائم رہنا) (ن)، ثَبَاتاً وثُبُوتاً۔ یہ قرآن مجید میں نہیں آیا۔

ثُبَات۔ بضم ثائے مثلثہ اور فتح بائے موحدہ سے معنی (جماعات) یہ جمع ہے ثبیت کی بمعنی (جماعت مرد دلاور وقائم) قولہ تعالے۔ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا۔ (والمحصنت)

سُبَات۔ بضم سین مہملہ و بائے موحدہ مخففہ سے معنی (راحت) قولہ تعالے وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا (عم)

ثُبُور۔ بضم ثائے مثلثہ و بائے موحدہ اور واو ساکن سے معنی (ہلاکی وعذاب وزیان)۔

صُبُور۔ بضم صاد مہملہ اور سکون واو سے یہ فعول کے وزن پر لغت میں نہیں پایا گیا۔ صَبَرَ عَلَيْهِ صَبْراً۔ معنی شکیبائی نمود) (ض)

صَبُوْر - بفتح صاد و سکون واو سے معنی (مرد شکیبا و حلیم) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

ثُعْبَان - ثائے مثلثہ کے ضمہ اور سکون عین مہملہ سے معنی (اژدہا) ثعابینَ جمع ہے۔

ثَقَلَان - بفتحتین اور اخیر میں نون سے معنی (دو چیز نفیس و گراں جن و انس)

ثَلٰث - بفتح اول و فتح لام و بالف رسم الخط بر لام معنی (تین (۳)) عدد۔

ثُلٰث - بضم اول و بالف رسم الخط برلام معنی (تین تین) یہ معدول ہے بنایا گیا ہے ثُلٰث ثُلٰث سے قال تعالیٰ - فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ مَثْنٰى اِثْنَيْنِ - اِثْنَيْنِ سے اور رُبٰعَ اربعۃ - اربعۃ سے اور ثُلٰثَ ثَلٰثِ - ثَلٰثِ سے مَثْلَثَ بھی ثلٰث ثلٰث سے معدول ہے لیکن قرآن شریف میں نہیں آیا۔

ثُلُث - بضم ثائے مثلثہ ولام مضموم اور اخیر میں تا سے معنی (تہائی)۔

ثَمَانِیَ - فتح ثائے مثلثہ اور میم کے بعد الف سے معنی (آٹھ) معدود مذکر کیواسطے ہے۔

ثَمَانِيَه اخیر میں تاہا کی صورت میں معنی (آٹھ) معدود مونث کیواسطے ہے۔

ثَمَد - بالتحریک والتسکین معنی (آب اندک) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

شَمَد - معنی (سر واداشتن از تکبر) (ن) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

صَمَت - صاد مہملہ کے فتح اور میم کے فتح سے اخیر میں تا سے معنی (خاموش رہنا)

صَمَد - بفتحتین مالیجاُ الیہ معنی (مہتر و بے نیاز) قولہ تعالےٰ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ثَمِيْنَ - ثائے مثلثہ سے معنی (گراں بہا - آٹھواں حصہ) اثمان جمع ہے

یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

سَمِیْن - سین سے معنی (تلا ہوا۔ فربہ) سمان جمع (ن) سمن الطعام سمناً قولہ تعالیٰ۔ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ۔ (قال انما)

ثَمَان - بفتح ثائے مثلثہ میم کے بعد الف سے معنی (آٹھ) ثمانیہ الیا ہی ہیں کسی لغت ہیں۔

سِمَان - بکسر سین مہملہ میم مفتوح کے بعد الف اخیر میں نون بغیر الف کے معنی (موٹی) یہ جمع ہے سمین کی۔

ثُمَّ - بضم ثائے مثلثہ بمعنی (پھر و پس) حرف عطف ہے وقد یکون زائداً نحو قولہ تعالیٰ۔ اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَیْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ و قد لا تقتضی الترتیب نحو قولہ تعالیٰ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا ۱۲ منتہی وقد یکون۔ بمعنی العطف یعنی اور کبھی عطف کے معنی کے لئے بھی آتا ہے معنی (اور بھی)

ثَمَّ - بالفتح ثائے مثلثہ معنی (اس جگہ) ظرف ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (الم) وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ (وقال الذین) وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا (تبارک) مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ (عم)

سَمَّ - بفتح سین و میم مفتوح مشدد سے معنی (سوئی کا ناکہ) قولہ تعالیٰ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (ولو اننا)

صُمٌّ - بضم صاد مہملہ و میم مشددہ مفتوح سے معنی (بہرے) جمع ہے اصم کی۔

ثَمُوْد - نام ہے عرب کے قبیلہ کا جو قوم ہود نبی علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھا ثمود بن عاثر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام بترک الصرف مراداً بہ القبیلۃ وقرأ مصروفا بتاویل الحی۔

ثَوَاب - بفتح ثائے مثلثہ اور واو کے فتح سے معنی (بدلہ داش)

صَوَاب - بفتح صاد مہملہ معنی (راست و درست) قولہ تعالیٰ لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا (عم) یہاں قول صواب سے مراد کلمہ طیب ہے۔

فصل الجیم

جَاھَدَ - جیم مفتوح بعدہ الف اور ہائے ہوز کے فتح سے صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف معنی (کوشش کیا)

جَآءَ - اخیر میں ہمزہ سے معنی (آیا) جئی اجوف یائی مہموز اللام ہے۔

جَاعَ - اخیر میں عین سے معنی (بھوکا ہوا) جوع اجوف واوی ہے۔ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

جَحَدَ - بغیر الف کے حائے حطی سے معنی (انکار کیا) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ قال تعالیٰ - وَجَحَدُوْا بِھَا وَ اسْتَیْقَنَتْھَا اَنْفُسُھُمْ[1] جمع کا صیغہ آیا ہے۔

جَاعِل - جیم کے بعد الف بوزن فاعل معنی (بنانیوالا)

جَاھِل - فاعل کے وزن پر صیغہ اسم فاعل معنی (نادان)

جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ - نون ایمن کے کسرہ سے معنی (طور کے داہنے طرف) یہاں جانب مجرور ہے بحرف مِن اور ایمن اُسکی صفت ہونے سے مجرور ہے قولہ تعالیٰ وَ نَادَیْنٰہُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَ قَرَّبْنٰہُ نَجِیًّا (قال الم)

جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ[2] بنصب نون ایمن کے معنی (طور کے داہنے طرف) یہاں جانب مفعول واقع ہوا ہے۔ وَاعَدْنٰکُمْ کا اور ایمن جانب کی صفت واقع ہونے سے منصوب ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ وَ وٰعَدْنٰکُمْ جَانِبَ الطُّوْ

(۱) وقال الذین
(۲) قال الم

الاَ یمنَ وَنَتّلنا (قال الم)

جَانّ ۔ نون کی تشدید سے ایک قسم کا سانپ اور اسم جمع ہے جن کی معنی (پری) (ضد انس)

جَاوَزَہٗ ۔ اخیر میں بغیر الف کے معنی (پار ہوا) قولہ تعالیٰ۔ فَلَمَّا جَاوَزَہٗ هُوَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ (سیقول)

جَاوَزَا ۔ اخیر میں الف سے معنی (پار ہوئے وہ دونو) قال تعالیٰ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ (سبحان الذی) اس مقام پر مدطبعی خوب ادا کرنا چاہیئے۔

جَاہٌ ۔ معنی (رتبہ) اصل میں جَوَہٌ بفتحتین ہے مقلوب وَجْہ۔ اصل میں وجہ تھا قلب مکانی کرکے جیم بجائے واو کے لائی گئی اور واو کو بجائے جیم کے تو جَوَہٌ ہوا واو اصل میں متحرک ماقبل اس کا مفتوح اس واو کو الف سے بدل کیا گیا۔

جَاهَدُوا ۔ بفتح ہائے ہوز جمع مذکر غائب ماضی معروف معنی (کوشش کئے)

جَاهِدُوا ۔ بکسرہائے ہوز جمع امر حاضر معروف معنی (کوشش کرو)

جِثِیًّا ۔ بکسرتین وبضم اول وکسرثانی معنی (زانوں پر بیٹھے ہوئے) جمع ہے جاثی کی اصل جثو وتھا واو چوتھی جائے آنے سے یا ہوا پھر مرمی کی تعلیل ہوئی (ن ض) جَثَا جُثُوًّا وَجِثِیًّا ۔ (بزانو نشست)

جَحَدُوا ۔ حائے حطی سے معنی (انکار کیا ان مردوں نے) (ف) جَحَدَہٗ حَقَّهٗ وَبِحَقِّهٖ جحداً وجحوداً معنی (انکار کرد حق اورا باعلم و دانست) قال تعالےٰ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ۔

جَهَدُوا ۔ ہائے ہوز سے معنی (کوشش کی ان مردوں نے) (ف) جهد جهدا۔ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ لیکن جاہدوا بکسرہا اور بفتح ہا آیا ہے قولہ تعالیٰ۔ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ۔

سبیلنا۔

جُدُدٌ۔ بضمتین اخیر میں دال سے معنی (گھاٹیاں یعنی راستے) جمع جُدّہ بالضم طریق فی الجبل جیسے مُدَّۃٌ اور مُدَدٌ قولہ تعالیٰ۔ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیضٌ وَّحُمْرٌ (فمن اظلم)

جُدُرٌ۔ بضمتین اخیر میں را معنی (دیواریں) جمع جدار کی اور اسکی جمع بالضم بھی آئی ہے۔ جَدْرٌ بالفتح معنی (دیوار) جُدْرَان جمع۔

جُذُوْع۔ بضم جیم وضم ذال معجمہ وسکون واو اور اخیر میں عین مہملہ جمع جذع۔ معنی (تنہائے درخت خرما) قولہ تعالیٰ۔ وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ (قال الم)

جَزُوْع۔ بفتح جیم وضم زائے معجمہ وسکون واو اور اخیر میں عین سے۔ معنی (مضطرب۔ بیقرار گھبرایا ہوا) قولہ تعالیٰ اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ جَزُوْعًا (تبارک)

جُرُزٌ۔ بضمتین وبفتحتین وبالضم وبالفتح معنی (چٹیل زمین بے گیاہ) جرزہ واجراز جمع۔ قولہ تعالیٰ۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِہٖ زَرْعًا۔

جُرُفٌ بضمتین وبالضم معنی (آب کند) یعنی (کھائی) اجراف جمع قولہ تعالیٰ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ۔

جَرَحْتُمْ۔ (کمائے تم) قولہ تعالیٰ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ (واذا سمعوا) وَاُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ ای صیاد مَا عَلَّمْتُمْ الکواسب مِنَ الکلاب وَالطیور (ف) جرح۔ جرحا۔ (خستہ کردآنرا) قرآن شریف میں یہ معنی ملحوظ نہیں ہے۔

جَرَمَ۔ بفتحتین (گزیر) لاجرم۔ لابد (ناگزیر) لامحالہ۔ (ہر آئینہ) یہ مرکب ہے۔ لانفی سے اور اصل میں معنی لابد کی یہاں تک کہ قسم کے مقام میں مستعمل ہوتا ہے

یقال لاجرم لافعلن کذا ای حقًا قولہ تعالے لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُفْرَطُوْنَ۔

جُرْمٌ۔ بالضم معنی (گناہ) اجرام۔ جرہ وم جمع ہے۔ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

جِرْمٌ۔ بالکسر معنی (تن) اَجرام۔ وجروم وجرُم۔ جمع۔ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

جَعَلَ۔ اخیر میں بغیر الف کے معنی (بنایا) قولہ تعالی۔ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا اسکو جعل بسیط کہتے ہیں معنی (کیا اور ٹھیرایا) نحو قولہ تعالی۔ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا۔ اس کو جعل مرکب کہتے ہیں۔

جَعَلَا۔ اخیر میں الف سے معنی (ٹھیرائے وہ دونوں نے) قولہ تعالے فَلَمَّا اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ (قال الملاء)

جُزْءٌ۔ بالضم وسکون زا بغیر واو اور اخیر میں ہمزہ سے معنی (پارہ وحصہ) (ف) جزوہ جزءً (بخشش کردانرا وپارہ پارہ نمود) اجزا جمع قولہ تعالے وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ای اناثا۔

(ف) قرآن شریف کے تیس (۳۰) جزو ٹھیرانا حجاج وغیرہ کی طرف منسوب ہے۔ بعض کہتے ہیں خلیفہ ہارون رشید کا مصحف تیس (۳۰) ورق کا تھا ہر روز ایک ورق پڑھتے تھے اسی موافق تیس (۳۰) جز مقرر ہوگئے۔ الغرض اس تقسیم میں نہ معنی کا لحاظ ہے اور نہ مضمون کا چنانچہ تلک الرسل۔ والمحصنٰت۔ امن خلق۔ کا مضمون ناتمام رہنے سے ظاہر ہے اور مقدار کا بھی لحاظ نہیں ہے اس لئے کہ آدھا قرآن پندرھویں جز کے اخیر پر ہونا چاہیئے تھا حالانکہ پندرھویں جز کے نصف کے قریب آدھا قرآن ہوتا ہے اور خداوند تعالی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقرر ہونا بھی ثابت نہیں ہے اور نہ صحابہ اور نہ تابعین سے اور نہ حدیث

وتفسیر وفقہ میں جزء کی نشاندہی ہے۔ بلکہ یوں ہے کہ فلاں آیت فلاں سورۃ کی ہے۔
جزؤوں کی تقسیم کے باب میں کوئی وجہ وجیہہ نظر نہیں آتی بلکہ بعض جزؤوں کے
نام بھی بے معنی لفظ ہیں جیسے (لن تنا) اور بعض نام تام وکامل نہ ہونے سے جیسے
(ولو اننا) اس تقسیم کی بے ربطی ظاہر ہے ع ۔ قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔
اور نادر یہ کہ سورۂ فاتحہ کسی جزء میں داخل نہیں کیا گیا۔

حضرت سید القراء سید محمد تونسی فرماتے تھے کہ ملک مغرب میں جزؤوں کی تقسیم
یوں ہے جزا۔ الم۔ کی جگہ جزء الحمد۔ اور واذا سمعوا کی جگہ تجدن اور یعتذرون کی جگہ
الر کتب احکمت۔ اور ربما کی جگہ الر تلک۔ اور امن خلق کی جگہ۔ فما کان جواب قومہ انتہی

الغرض جزؤوں کی تقسیم کوئی قدیم میں معین نہیں ہے اور سورہ اور آیات
کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے ہے چنانچہ خود قرآن شریف اور حدیث شریف
وفقہ میں جابجا اون کا تذکرہ ہے اور رکوعات کی تقسیم جو کہ باعتبار معنی کے بہت معقول
ہے بڑے فضلا وعلما نے کی ہے۔

اور سات منزلیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے مقرر کی ہیں اُن کا رمز (فمی بشوق ہے)
(۱) ف سے۔ فاتحہ۔ (۲) م سے۔ مائدہ۔ (۳) ی سے یونس۔ (۴) ب سے بنی اسرائیل
(۵) ش سے شعراء۔ (۶) و سے والصفات۔ (۷) ق سے ق مراد ہے۔

حدیث شریف میں قرآن مجید سات روز میں ختم کرنا فمی بشوق کے منزلوں پر
مستحب ہے۔ اور تین روز۔ اور پانچ روز۔ اور تیس روز۔ اور چالیس روز۔ میں بھی
ختم کرنے کا حکم ہے۔ بہرحال اگر کوئی تیس روز میں ختم کرنا چاہے تو۔ تلک الرسل
والمحصنت۔ واذا سمعوا۔ قال الملأ۔ یعتذرون۔ قال الم اقل لکم۔ امن خلق۔ ومن یقنت۔
قال فما۔ ان جزؤوں پر تلاوت تمام نہ کرے اُن کے آگے یا بعد کے رکوع
یا سورہ پہ توقف کرنا مناسب ومستحب ہے۔ کما لایخفی علی من تدبر المعانی القرآنیۃ

والقصص الفرقانیۃ۔

جِذْعٌ۔ بالکسر وسکون ذال بغیر واو کے اور اخیر میں عین سے معنی (تنہ درخت خرما بن وجڑ آن) قولہ تعالیٰ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (قال الم اقل لک)

جَزَعٌ۔ معنی (بیقراری) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ لیکن فعل آیا ہے قال تعالیٰ ناقلا اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيصٍ۔ (وما ابری)

جَزِعْنَا۔ معنی (بیقراری کیا ہم نے) قولہ تعالیٰ۔ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ (وما ابری نفس)

جَزَيْنَا۔ معنی (بدلا دیا ہم نے) قولہ تعالیٰ۔ ذٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ (وَلَوْ اَنَّنَا)، ذٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا (ومن یقنت)

جَزَاهُمْ۔ الف کے بعد بغیر ہمزہ کے معنی (بدلہ دیا ان کو) قال تعالیٰ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا۔ تبارک،

جَزَاؤُهُمْ۔ الف کے بعد ہمزہ سے معنی (بدلہ ان کا) قال تعالیٰ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ۔ (عم)

جَذْوَةٌ۔ بفتح جیم وسکون ذال وفتح واو اور آخر میں ہا سے معنی (آتشپارہ چنگاری) جُذًی بالضم والکسر وجذاء بالکسر جمع۔ قولہ تعالیٰ۔ لَعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ (امن خلق)

جَمَال۔ بفتحتین اخیر میں لام سے معنی (رونق) قولہ تعالیٰ۔ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ (ربما)

جِمَالَةٌ۔ بکسر اول معنی (زرد اونٹ) قولہ تعالیٰ۔ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ (تبارک الذی)

۱۱ سورہ پارہ ۲۳

جَمْع ۔ بالفتح معنی (گروہ مردم)، جموع اسکی جمع ہے (ف) معنی (گرد آوردن)۔
جُمْعَہ ۔ بالضم (یکمشت از خرما)یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔
جُمُعَہ ۔ بالضم وضمتین معنی (روز آدینہ) لوگوں کی اجتماع کیوجہ سے اس روز کا نام جمعہ رکھا گیا ہے ۔ یہ نام کعب بن لوئی نے رکھا ہے یا اسوجہ سے کہ لوگ نماز کیواسطے جمع ہوتے ہیں ۔ قال تعالیٰ ۔ وَاِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ قرأ(۱) الاعمش بسکون المیم والعامۃ بضمہا و من بمعنی فی او بیان لاذا
جَمّ ۔ بفتح جیم وتشدید میم سے معنی (بسیار۔ بہت) جمام ۔ جموم جمع ۔
جَنَاح ۔ بفتحین معنی (بازو اور بال ۔ اور دست) اجنحہ و اجنح جمع ۔
جُنَاح ۔ بضم اول ونون مفتوح سے معنی (گناہ وسیل)
جُنَّہ ۔ بالضم ۔ معنی (سپر و پردہ) جنن کصرد جمع ۔ قال تعالیٰ ۔ اِتَّخَذُوْا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (قدسمع اللہ
جَنَّۃ ۔ بالفتح ۔ معنی (بہشت و بستان) جنان وجنات جمع قال تعالےٰ اَیَطْمَعُ کُلُّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّۃَ نَعِیْمٍ کَلَّا ۔ (تبارک)
جِنَّہ ۔ بالکسر معنی (فرشتگان وگروہی از پری) قال تعالیٰ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاس ۔ و (دیوانگی) قولہ تعالیٰ ناقلا اَمْ بِہٖ جِنَّۃٌ ای فیہ جنون قال اللہ تعالیٰ ۔ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ۔ (ومالی ۔ والصافات)ع۲
جُنُوب ۔ بضمتین جمع جنب معنی (بازو)
جَنُوْب ۔ بفتح جیم وضم نون وسکون واو سے معنی (باد)
جِنِّیّ ۔ بکسر اول وتشدید نون منسوب بسوے جن یا جنہ ۔ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

(۱) قدسمع اللہ

جَنِیّ - بفتح اول وکسر نون مخفف اور تشدید یا سے معنی (تازہ میوہ) (ض)، جنی الثمرۃ جنیاً معنی (چید میوہ را) قال تعالیٰ - وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا - شعر

ان فی بستاننا نار نجنا ٭ من جنی نار نجنا نار اجنی

جَوَارِ - بکسر را معنی (چلنے والے کشتیاں اور ستارے) اصل میں جواری ہے یا حذف ہوا جمع جاریہ کے بمعنی (آفتاب۔ کشتی - سیع سیارہ - نعمت خدا - دختر خرد) قال تعالیٰ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ - وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ - فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ -

جُهد بالضم معنی (محنت ورنج) قولہ تعالیٰ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ (واعلموا)

فصل الحاء

حاسب - سین سے معنی (حساب کرنے والا) (ن) حَسَبَهُ حُسْبًا وَحُسْبَانًا وَحِسَابًا وَحِسْبَةً وَحِسَابَةً - (س) حَسِبَهُ مَحْسِبَةً وَحُسْبَانًا (پنداشت آں را) وَمِنْ فَعِلَ يَفْعِلُ بكسر العين فيهما لغتان جائزتان یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

حَاصِب - حا مفتوح اور کسر صاد مہملہ سے معنی (سخت باد کہ سنگ وخاک را بر دارد)

حاش - بفتح شین معنی (دور باد) حاش للہ معاذ اللہ - اصلہ حاشا کما قرأ ابو عمر وحُذِفَ الفہ تخفیفا و ہو حرف یفید معنی التنزیہ فی باب الاستثناء وضع

موضع التنزیہ حاشی منہم فلانا معنی (استثناء کردو از ایشاں فلاں را) و ایضاً حاشا حرف جار کحتی

حَاقَ ۔ معنی (گھیر لیا)، قال تعالیٰ ۔ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ(۱)

وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ(۲) ای احاط یحیط (ض) صلتہ بالباء۔

حَقَّ ۔ بہ تشدید قاف مفتوح معنی (ثابت ہوا) قال تعالیٰ ۔ الحقّ علیھا

القول ویحق القول علی الکافرین(۳) (ض) احقاق متعدٍ فیہ۔

حَام ۔ بتخفیف میم معنی (وہ اونٹ جس سے دس اونٹنی حاملہ ہوں)

ایام جاہلیت میں اُس کو آزاد کرتے تھے گویا اُس نے حمایت کی اصل میں حامی

تھا۔ جیسا راعی اور نوح علیہ السلام کے فرزند کا نام بھی ہے۔

حٰمٓ ۔ حروف مقطعات ہیں حا اور میم کو جدا جدا بغیر تشدید میم پڑھنا

چاہیے اسکی تحقیق فصل الالف میں آیۃ کی تحقیق میں ایک قاعدہ میں مذکور ہوئی ہے

حَامِدُوْن ۔ حائے حطی سے معنی (تعریف کرنے والے) (س)

حَمِدَہٗ حَمْدًا وَمَحْمِدَۃً الحمد ھو الثناء الجمیل الاختیاری لنعمۃ کان اوغیرہا۔

هَامِدَۃ ۔ ہائے ہوز اور الف اور میم کے کسرہ اور اخیر میں تا مدورہ سے

معنی (خشک)

حَامِیَہ ۔ حائے حطی سے معنی (افروختہ) (س) حَمِیَتِ الشَّمْسُ

حَمْیًا وَحَمِیًّا وَحُمُوًّا ۔

هَامِیَہ ۔ ہائے ہوز سے معنی (بہنے والی)، (ض) ہَمَی الماءُ والدمعُ

ہَمْیًا وَہُمِیًّا وَہَمَیَانًا ۔ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

حَذِرُوْن ۔ بغیر الف کے ذال معجمہ سے معنی (ڈرنیوالی)، یہ قرآن مجید

میں نہیں آیا۔

حٰذِرُوْن ۔ حائے حطی اور الف اور کسرہ ذال معجمہ سے معنی (مستعد لوگ)

(۱) ملس دابۃ ۱
(۲) ومن یقنت ۱۲
(۳) ومالی ۲

اسم فاعل ہے۔ بغیر الف کے کتابت میں حذر گفتگو ندس (مرد بیدار با پرہیز و ترسندہ، حَذِرَ منہ حَذَرًا محرکۃ و بالکسر و محذورۃً پرہیز کرد وازاں و ترسید)

حاذر لغت است ازاں قولہ تعالیٰ - وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حٰذِرُوْنَ - (وقال الذین)

حَاضِرُوْنَ - الف اور ضاد معجمہ سے معنی (حاضر ہونے والی) (ان س، حَضِرَ حُضُوْرًا وحَضَارَۃً - یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ لیکن حاضر اور حاضرۃ ہے۔

حَاظِرُوْنَ - الف اور ظا سے معنی (باز رکھنے والی) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ لفظ کی تحقیق باب المیم میں محتظر کی لغت میں مذکور ہو گی۔

حُبٌّ - بالضم وتشدید با سے معنی (دوستی) (ض) احَبَّہٗ حُبًّا وہذا شاذ لانہ لم یات یفعل بکسر العین فی المضاعف متعدیا الا فی ہذا الحرف وحدہ۔

حِبٌّ - بالکسر وتشدید با سے معنی (دوست) حِبَّۃٌ مونث احباب وحبان - جمع یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

حَبٌّ - بالفتح وتشدید با سے معنی (دانہ) حبہ واحد حبوب حبان جمع

هَبْ - بفتح ہائے ہوز سے بتخفیف با معنی (بخش) امر کا صیغہ ہے (ف) وہبہ لہ وَہْبًا بالفتح والتحریک وَہِبَۃً قولہ تعالیٰ - قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۤءِ - تلک الرسل۔

وَهَبَ - بفتحتین ماضی کا صیغہ ہے قولہ تعالیٰ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا۔

حَبْل - بالفتح بمعنی (رسن) از لیف خرما یعنی کھجور کے ریشہ کی رسی۔

هَبْل - ہائے ہوز اور با ساکن آخر میں لام سے معنی (بے فرزند ہونا)

حَجّ - بالکسر والفتح معنی (قصد طواف کعبہ بار کان معلومہ) ابوجعفر وحمزہ وکسائی وحفص نے آل عمران کے دسویں رکوع میں خاصۃً بالکسر پڑھا اور باقی قاریوں نے

بالفتح پڑھا ہے۔

حِجَجَ۔ بکسر اول و فتح دوم سے معنی (سالہا) حجۃ کی جمع ہے۔

حُجَجُ۔ بضم اول و فتح دوم سے معنی (دلیلہا) جمع حجۃ کی یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

حَجَرٌ۔ بفتحتین حائے حطی سے معنی (پتھر) احجار و احجر و حجارۃ و حجار جمع

حَجْرٌ۔ بالفتح و حائے حطی سے معنی (ریگ کا تودہ) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

حِجْرٌ۔ بالکسر و حائے حطی سے بمعنی (بلادِ دیار ثمود از نواحی شام) قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ (دہیا) و بمعنی (بازداشت) ویقولون حجرا محجورا (و قال الذین) ای عوذا معاذا۔ جیسا کہ کہتے ہیں دور دور زینہار زینہار پناہ پناہ و بمعنی (عقل) قولہ تعالیٰ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ (عم) ۱۲

هَجْرٌ۔ بفتح ہائے ہوز معنی (چھوڑنا) قولہ تعالیٰ۔ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا[1] (ن) ھجرہ ھجرا وھجرانا۔ قولہ تعالیٰ۔ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا۔ ای متروکا وجعلوہ بمنزلۃ الھجر وھو الھذیان والقول السیئ۔

حُجَرٌ (ت۔ بضم حائے حطی اور جیم منقوط سے اخیر میں دراز تا سے معنی (خانہای کوچک) جمع ہے حجرہ کی۔

حَرْبٌ۔ بفتح حائے مہملہ اور سکون رائے مہملہ سے معنی (جنگ) مونث است وگاہ مذکر آید۔ حروب جمع۔

هَرَبٌ۔ بفتحتین اور ہائے ہوز سے معنی (بھاگنا) (ن) ہرب ہربا وہربا وہربانا ولن نعجزہ ہربا (تبارک)

حَرْثٌ۔ بالفتح اور اخیر میں تائے مثلثہ سے معنی (کشت وکشت کردن وشیار کردن) (ن ض) حرث الارض۔

(۱) تبارک ۱۲

حَرَسٌ - بفتحتین اور اخیر میں سین مہلہ سے معنی (نگہبانان) جمع ہے حارس کی
اور اُسس کی جمع احراس وحراس بھی آئی ہے (ن) حرسہ حرسا وحراستہ
وقولہ تعالیٰ وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّشُهُبًا (تبارک)
حَرَجٌ - بفتحتین وحائے حطی سے معنی (تنگی وگناہ وبخی) قولہ تعالےٰ
لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ -
هَرْجٌ - بفتح ہائے ہوز اور سکون رائے سے معنی (آشوب وفتنہ) یہ قرآن شریف
میں نہیں آیا -
حَرْدٌ - بفتح حائے حطی اور سکون را اخیر میں دال مہلہ سے معنی (بخیلی ارادہ)
حَرَضٌ - بفتح حا اور رائے مہلہ اور اخیر میں ضاد معجمہ سے معنی (بیمار)
یستوی فیہ الواحد والجمع والمونث وگاہ جمع احراض وحرضان آید -
حَرِّضْ - بالفتح وتشدید رائے مکسور وجزم ضاد معجمہ سے معنی (شوق دلا) حرّضہ
تحریضًا - قال تعالیٰ - حرض المؤمنین علی القتال -
حَرُوْرٌ - بفتح اول وضم ثانی سے معنی (وہ گرمی جو رات کو ہو)
سموم وہ گرمی جو دن کو ہو - قولہ تعالےٰ - وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ
وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ - (ومن یقنت ۱۵)
حَرِیْسٌ - بکسر رائے مہلہ وسکون سین سے لغت میں نہیں پایا گیا -
حَرِیْسَہ - بفتح حا اور سکون رائے مہلہ سے معنی (گوسپند بشب دزدیدہ)
حرائس جمع -
حَرِیْصٌ - صاد سے معنی (آرزومند) قال تعالیٰ - حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ -
حُزْنٌ - بالضم وبحرکت معنی (غم واندوہ) احزان جمع قولہ تعالیٰ - وَابْیَضَّتْ

عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ فَھُوَ کَظِیْمٌ (وہ ابیض)

حَزَنَ - بفتحتین وبالضم معنی (غمگین ہونا) (س) حَزَنَ حُزْنًا بالضم معنی (اندوہگین شد) (ن) حزنہ الامر حُزْنًا بالضم معنی (اندوہ ناک گردانید) قال تعالے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ -

حُزْن - بالضم حَزَنَ بفتحتین معنی (اندوہ، خلاف سرور (س) حَزِنَ حَزِیْنٌ نقان منہ حَزَنَہُ وَاَحْزَنَہُ (اندوہگین کرد) فھو محزون اِحْتَزَنَ وتَحَزَّنَ بمعنیٰ قرآن شریف میں جو افعال (حزن) سے مشتق ہیں ان پر نظر کرنے اور تجسس اور تفتیش سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر عین فعل یعنی حرف زا مفتوح ہے تو فعل لازم ہے (غمگین ہونا) جیسے قولہ تعالیٰ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا - وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَلَا تَحْزَنِیْ - اور اگر عین فعل یعنی حرف زا مضموم ہے تو فعل متعدی ہے (غمگین کرنا) جیسے قولہ تعالے وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُھُمْ - اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْھَبُوْا بِہٖ - لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ - اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا -

حِسَان - معنی (خوبصورت) جمع ہے حَسَنٌ کی (ک ن) حَسُنَ - حُسْنًا بالضم -

حَسَبٌ - بفتح حا وسین سے معنی (گوہر مرد - وبزرگی - ومال - وبن کرم) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

حَسْبُ - بفتح حا وسکون سین سے معنی (کافی بس) منہ قولہ تعالے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ - وَھُوَ حَسْبِیْ ای کافی لی من غیرہ للواحد والتثنیۃ والجمع سواء -

حُسْبَان - بضم حا وسکون سین سے جمع حسبانۃ بمعنی (صاعقہ یعنی شعلہ وبھبوکہ) قال تعالی - اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْھَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ بمعنی (حساب)

قال تعالیٰ۔ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ۔

حُسْبَان۔ بروزن فعلان لغت میں نہیں پایا گیا لیکن حصب بالفتح پتھر ڈالنے کے معنی میں ہے (ص) یقال حصبتہ ای وینتہ۔

حَسِیْب۔ کا مہ معنی (شمار کنندہ وبسند کار) منہ قولہ تعالیٰ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ای محاسبا وکافیا (ن) حسبہ حسبا وحسبانا بالضم وبکسرو حسابا (شمر دانرا) (س) حسبہ حسبانا بالکسر (پنداشت) وجاء بکسر العین فی الماضی والمضارع ایضاً (ک) حسب حسابتہ بالفتح حسا محرکۃ صاحب حسب گردید۔

حَسَب۔ بفتح حائے حطی وفتح سین مہملہ سے معنی (بزرگی مرد بذاتہ)۔

حَصَب۔ بفتحتین یعنی بفتح حاوصاد مہملہ سے معنی (جلانے کی لکڑیاں) قولہ تعالےٰ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ (۲ قترب)

حَسِیْر۔ بفتح حا وکسر سین سے معنی (ماندہ۔ تھکا ہوا) قولہ تعالیٰ۔ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّھُوَ حَسِیْرٌ (تبارک)

حَصِیْر۔ بفتح حا وکسر صاد سے معنی (بندیخانہ۔ ومرد تنگدل) قولہ تعالیٰ۔ وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا۔ (سبحان)

حَسُوْر۔ بفتح حا وضم سین لغت میں پایا نہیں گیا محسور حسیر (دریغ خورندہ دخیرۃ)

حَسُود۔ حاسد۔ معنی (بدخواہ) نعت من الحسد ہو تمنی زوال نعمت المحسود۔

حَصُوْر۔ بفتح حا وضم صاد سے۔ معنی (مردیکہ گرد زن نگردد۔ وتنگ دل وبخیل) قال تعالیٰ۔ سَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ۔

حَصْحَصَ۔ بفتح ہر دو حا وسکون صاد اول سے معنی (ظاہر ہوا) ماضی ہے۔ رباعی مضاعف ہے۔

حَصِیْدًا - بکسر صاد مہملہ معنی (کاٹا ہوا) بروزن فعیل بمعنی مفعول -

حُطَامٌ - کغراب معنی (ریزہ - وشکستہ - ہر چیز خشک - واندک مال دنیا)

حِطَّۃٌ - فِعْلَۃٌ مشتق از حط معنی (کم کردن - واز بالا بزیر آوردن - وافگندن) قولہ تعالےٰ - وَقُوْلُوْا حِطَّۃٌ - ای حط عنا خطایانا -

حَنْطَہ - حا کے فتح اور نون کے سکون اور فتح طا سے معنی (دانہ گندم)

حَفِیٌّ - معنی (مہربان و عالم بسیار علم - والحاح کنندہ سوال) اصل میں حَفِیْوٌ تھا سیّد کی سی تعلیل ہوئی -

حَقٌّ - بفتح حا سے حطی معنی (راست - ونام خدا تعالیٰ - واسلام - وموجود وثابت) حقوق جمع (ن ض) حق الامر حَقَّۃً بالفتح (واجب گردید - وواقع شد بلاشک) لازم ومتعدی یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

حَقَّتْ - بالفتح وتشدید قاف وجزم تا سے معنی (واجب اور ثابت اور واقع ہوئی) قولہ تعالیٰ - وَحَقَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ اَنَّہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ -

حُقَّتْ - بالضم وتشدید قاف وجزم تا سے معنی (لائق کی گئی) قولہ تعالیٰ وَاَذِنَتْ لِرَبِّہَا وَحُقَّتْ رعایا ای جعلت حقیقۃ استماع یقال حق بکذا فھو محقوق وحقیق -

حَلِیْلَۃ - معنی (زوجہ) سمیت ہذا الاسم لحلہا او لحلولہا حلائل جمع قال تعالےٰ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمْ -

حِلْیَۃ - سکون لام وفتح یائے مثناۃ سے معنی (زیور) قال تعالےٰ حِلْیَۃً تَلْبَسُوْنَہَا -

حُمْرٌ - بالضم جمع احمر کی ہے یعنی سرخ چیزیں اور اس کی جمع حمران بھی آئی ہے قال تعالےٰ - وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ -

حُمُرٌ - بضمتین جمع حمار کی۔ معنی (خر، گورخر) اور اسکی جمع احمرہ حمیر حمور حمرات محمورا بھی آئی ہے۔ حمارہ معنی (مادہ خر) قولہ تعالیٰ کَاَنَّھُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَۃٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَۃٍ (تبارک)

حِمْلٌ - بالکسر معنی (بوجھ) احمال جمع۔ قولہ تعالیٰ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ (وما ابرئ) وَسَآءَ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِمْلًا (قال الم اقل)

حَمْلٌ - بالفتح معنی (بار شکم از بچہ۔ وبار درخت) حمال احمال جمع۔

حَمَلٌ - بفتح حائے مہملہ اور فتح میم سے معنی (بکری کا بچہ) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

حَمَلَ - بفتحات ثلاث معنی (اٹھایا) حملہ۔ حِملا بالکسر۔ حُملانا بالضم۔

حَمِیْمٌ - معنی (قرابت دار۔ دوست) قال تعالیٰ۔ وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا - احماء۔ جمع وقد یکون اَلْحَمِیْمُ للجمع و (آب گرم وسرد) من الاضداد حمیمہ (آب گرم) حمائم جمع قال تعالیٰ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا -

ھِمِیْم - ہائے ہوز اور میم کے کسرہ سے معنی (بارش نرم۔ اور دودھ جو نمک میں ڈالیں۔

حِمْیَۃٌ - کغنیۃ معنی (رشک۔ ننگ۔ ضد۔ کد) (ض) حَمَی الشَّیْئَ حَمْیًا وَّحِمَایَۃً وَّمَحْمِیَۃً (نگہداشت از او حمایت کرنا)۔

حَنِیْفٌ - حائے حطی سے معنی (مائل از ہر دین باطل راغب بسوی دین اسلام وملت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہم السلام۔ حنفاء جمع۔

حَنِیْذٌ - کسر نون وسکون یا سے معنی (تلا ہوا) (ض) حنذ الشاۃ حَنْذًا وَّتَحْنَاذًا حوایا - معنی (روده ها) جمع ہے حاویہ اور حاویاکی اور اُس کی جمع حوادی

بھی آئی ہے (ض) حواہ حیاً و حوایۃً (گرد کرد)

حواریون - معنی (مددگار - عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام جوکہ شکاری تھے سفید کپڑے والے - یا دھوبی کپڑے سفید کرنے والے - حواری مرد کی اُس کے خالص دوست حواری کے معنی سپیدی کے ہیں - خالص دوست بھی کدورت سے خالی رہتا ہے اسواسطے خالص دوست، کو حواری کہتے ہیں - یہ حواری ماخوذ ہے حواریات سے اسکی معنی بستی میں رہنے والوں کے ہیں - بستی میں رہنے والوں کا رنگ صاف رہتا ہے نام رکھے عیسیٰ علیہ السلام نے اصحاب کا اس اسم سے بسبب اُن کی نیک صورت وسیرت کے -

حُور - بالضم معنی (گوریاں وہ عورتیں جنکے آنکھ کی سپیدی خوب ہے) یہ جمع ہے حوراء کی - تحقیق عین میں مذکور ہوگی -

حَوْل - بالفتح معنی (توانائی - وحیلہ - وحرکت - وپیرامون) حَوَالَیۃ بفتح لام وبکسرہا بمعنی (اطراف)

هَوْل - ہائے ہوز کے فتح اور سکون واؤ سے معنی (بیم وترس) اہوال وہوول جمع -

حِوَل - بکسر اول وفتح دوم کعِنَب معنی (حیلہ وبرگردندگی - وبرگشتگی) قولہ تعالیٰ خَالِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا (قال ۱۲ الم)

حَیَوَان - بفتحتین معنی (سرگشتہ) صفت مشبہ کحیوان اصل میں حییان تھا یائے ثانی کو واو سے بدل کئے - کذا فی نوادر (س) حَارَ حَیْرًا وَحَیْرَۃً وَحیرانا یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

حَیْرَان - بالفتح معنی (سرگشتہ) صفت مشبہ کعطشان اور یہ جمع بھی ہے حائر کی قولہ تعالےٰ - کَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ (واذا سمعوا)

حِیْلَ - کسر حائے حطی وسکون یائے معنی (منع کیا گیا - اٹکا و پڑ گیا) مصدر حول رن، قولہ تعالیٰ وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ - (ومن یقنت)

حِیْلَۃٌ - معنی (بہانہ - چارہ - علاج - ودستان - وحذاقت - وجودت نظر وقدرت بر تصرف) اصل میں حولۃ تھا قولہ تعالیٰ - لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَۃً -

حِیْنَئِذٍ - اخیر میں تنوین سے معنی (اسوقت) اصل میں (حین اذن کان کذ لک) ہے فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ترجمہ (یعنی جب دم حلق میں آگیا اور تم اُس وقت دیکھتے ہو پھر کیوں نہیں پھیر لیتے اسکو اگر ہو تم سچے بعث ولشر کے انکار میں - اِذَنْ - بالکسر وسکون ذال سے معنی (اجازت وحکم ودستوری) اِذن اصل میں مرکب ہے (اِذْ) اور (اِنْ) سے معنی اس کا جواب وجزا کے واسطے ہے اور جس دن ہوگا ایسا یعنی (اوسدن) پس اُسکا نون حالت وقف میں الف ہوتا ہے ایسا ہی یومئذٍ -

حُیِّیْتُمْ - بضم حا وتشدید یائے مکسورہ وسکون یائے دوم سے معنی (دعا دیئے گئے تم - یعنی سلام کہا گئے تم) تحیۃ اس کا مصدر ہے باب تفاعل سے حیاۃ تحیۃ التحیات فتح سے ہمزہ کے اور فتح اور تشدید سے تا کے اور کسرے سے حا کے پڑھنا چاہیئے اگر بغیر تشدید تا اور فتح حا سے پڑھیں تو یہ معنی ہونگے (کیا سانپ اللہ کے لئے ہیں ا

حَیُّوْا - بفتح حا وضم یا ئے مشددہ سے معنی (دعا و تم) امر ہے -

حَیَّوْا - بفتح حا وفتح یائے مشددہ سے معنی (دعا دے) بحث ماضی -

حَیَوَان - تحیون میں مذکور ہے -

حَیٌّ - بفتح حائے حطی ویائے مشدد سے معنی (زندہ)

حَیَّ - بفتح اول وتشدید یائے مفتوح معنی (جلد آ) اسم فعل ہی ایسا ہی حیعل یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

هَيِّئْ ۔ بفتح ہائے ہوز و کسر یا مشدد و جزم ہمزہ سے معنی (آمادہ کر۔ تیار کر)
وفی التنزیل وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۔
حَيَّة ۔ بفتح و تشدید یائے مشدد مفتوح وہائے تانیث سے معنی (سانپ)
حیات ۔ حیوات جمع وفی القرآن فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تسعیٰ ۔

فصل الخاء المعجمة

خَابَ ۔ صیغہ واحد مذکر ماضی معنی (نامراد ہوا) خاب خیبۃ ۔
خَافَ ۔ ماضی معروف واحد مذکر معنی (ڈرا) خاف خیفۃ ومخافۃ ۔
خَاتَمَ ۔ بفتح تا معنی (مہر) صیغہ الہ ہے قولہ تعالیٰ (خاتم النبیین (ومن یقنت)
خَاتِمَ ۔ بکسر تائے مثناۃ معنی (تمام کرنے والا) اسم فاعل ہے ۔
خَائِضِيْن ۔ خا اور ہمزہ اور ضاد سے معنی (گھسنے والے) خاض الماء خوضا
وخیاضا (در آمد بآب) قولہ تعالیٰ ۔ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ (تبارک)
خَائِفِيْنَ ۔ شین معجمہ کے کسرے اور ہمزہ کے بعد یا سے معنی (ڈرنیوالے لوگ)
خَاشِعِيْن ۔ کسر شین معجمہ اور عین مہملہ سے معنی (ڈرنے والے) خشع خشعا
وخشوعا والخاشعین الخاشعات من ہذا الباب ۔
قَاعِدِيْن ۔ قاف اور عین اور دال سے معنی (بیٹھنے والے) (ان) قعد قعودا ومقعدا
خَافُوْا ۔ معنی (ڈرے) ماضی کا صیغہ ہے (س) خاف ۔ خوفا ۔ وخیفا ومخافۃ
وخیفۃ بالکسر معنی (ترسید) اصل میں خَوِفَ تھا قولہ تعالیٰ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ
خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوْا (لن تنالوا) اصل میں خَوِفُوْا ہے ۔

خَافُوْنِ۔ معنی (ڈرو) قولہ تعالیٰ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ (لن تنا) اصل میں اِخْوَفُوْنِي ہے۔

خَافِيَة۔ بفتح خا بمعنی (پوشیدہ ضد علانیہ و پوشیدگی) قولہ تعالیٰ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ (تبارک) (س) خَفِيَ خَفَاءً خَفِيٌّ نعت منہ

قَافِيَة۔ بفتح قاف (پیچھے آنے والا اور بیت کا اخیر کلمہ جسکی تکرار واجب ہے (ن) قَفَوْتُہٗ قُفُوًّا تشدید واو سے معنی (اوس کے پیچھے گیا میں) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

خَالِدَيْن۔ دال کے فتح سے معنی (ہمیشہ رہنے والے دو مرد) تثنیہ کا صیغہ ہے (ن) خَلَدَ خلودا۔ قولہ تعالیٰ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا (قد سمع اللہ)

خَالِدِيْن۔ دال کے کسرے سے معنی (ہمیشہ رہنے والا) جمع کا صیغہ ہے۔

خَاطِئَة۔ بفتح خا اور ہمزہ سے معنی (گناہ و شر) مصدر ہے وزن پر فاعلۃ کے یا اسم فاعل قولہ تعالیٰ۔ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ (تبارک) ای بالخطاء او بالفعلۃ الخاطیۃ او الافعال ذات خطاء۔

قَاطِعَة۔ بفتح قاف اور عین سے معنی (فیصلہ کرنیوالے کاٹنے والے) (ف) قطع قطعًا بالفتح ومقطعا کمقعد و تِقِطَّاعًا بکسرتین بشدۃ الطاء در برید از او جدا کرد) قولہ تعالیٰ۔ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ (وقال الذین)

خَاسِئًا۔ بفتح خا اور ہمزہ بعد سین کے معنی (ذلیل و خوار و خیرہ) (ف) خسأ البصر قولہ تعالیٰ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ (تبارک)

قَاسِيَة۔ بفتح قاف و یا بعد سین کے معنی (سخت ہونیوالے) (ن)

قَسَا قَلْبُہٗ، قَسْوًا وَقَسْوَۃً وَقَسَاوَۃً ۔

خَائِبِیْنَ ۔ معنی (نا امید ہونے والے) (ض) خاب خیبۃ قولہ تعالیٰ فَیَنْقَلِبُوْا خَائِبِیْنَ (لن تنالوا)

خَائِنِیْنَ ۔ بفتح خا معنی (نا راستی کرنے والے) (ن) خَانَہٗ خَوْنًا وَخِیَانَۃً وَخَانَۃً وَمَخَانَۃً ۔

خَائِفِیْنَ ۔ معنی (ڈرنے والے) (س) خاف خوفا و خیفا و مخافۃ وخیفۃ بالکسر قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِیْنَ (الم)

خَاسِرَۃٌ ۔ معنی (نقصان پانے والے) خسران ۔ نقصان ۔ قولہ تعالیٰ تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۔

خَاصِرَۃٌ ۔ معنی (تہیگاہ ۔ یعنی پیڑو پر ہاتھ رکھنے والے) قصرہ (تہیگاہ) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

خَاسِئِیْنَ ۔ معنی (محروم لوگ پھٹکاری گئے ۔ ذلیل و خوار کیے گئے ۔

خَاسِرِیْنَ ۔ کسر را ۔ اور اخیر میں نون سے معنی (نقصان پانے والے نامراد ہونے والے)

قَاصِرِیْن ۔ اخیر میں بغیر الف کے معنی (کوتاہ کرنے والے) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

خَانِتِیْنَ ۔ بفتح خا اور نون کے کسرے سے اخیر میں نون ۔ یہ لغت میں نہیں آیا۔

قَانِتِیْنَ ۔ بفتح قاف وکسر تائے قرشت سے معنی (فرمانبرداری کرنیوالے ۔ اور دعا کرنے والے) (ن)، قَنَتَ يَقْنُتُ قُنُوْتًا وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِیْنَ ۔ (قد سمع اللہ)

قَانِطِیْنَ ۔ بفتح قاف وکسر طا سے جمع معنی (ناامید ہونے والے) (ن
ض ۔ ک ۔ س ۔ ف ۔ ح ۔) ماتان الاخیرتان علی الجمع بین اللغتین یعنی فیہما تداخل
قولہ تعالیٰ ۔ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ (ربما)

خَاصَمَ ۔ خا سے مفتوح اور صاد کے فتح سے معنی (جھگڑا کیا) یہ
قرآن شریف میں نہیں آیا۔

قَاسَمَ ۔ معنی (قسم کھایا) قال تعالیٰ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ
النّٰصِحِیْنَ ۔

خُبْر ۔ بالضم معنی (آگاہی ۔ دانش) قولہ تعالیٰ وَكَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا
لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۔

خَبَر ۔ بفتحتین بمعنی (کیفیت) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

خَدٌّ ۔ بالفتح وتشدید دال سے معنی (رخسار) اَخِدَّہ خِداد خُدّان جمع قولہ تعالیٰ
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ (اتل ما)

قَدْ ۔ بفتح قاف وسکون دال سے بمعنی (تحقیق) اور ماضی قریب کے واسطے
بھی آتا ہے۔

قَدٌّ ۔ بالفتح اور تشدید دال مہملہ سے معنی (قامت ۔ بالا) یہ قرآن شریف میں
نہیں آیا۔

قُدَّ ۔ بالضم وتشدید دال مفتوح سے معنی (پھاڑا گیا) قولہ تعالیٰ اِنْ كَانَ
قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ وَاِنْ كَانَ
قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ
قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَیْدِكُنَّ اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ (وما من دابۃ)

خَبَتْ ۔ بفتحتین وجزم آخر معنی (بجھی) (ن) خبت النار خبوا وخبوا ۔

خَبْط۔ بالفتح معنی (دیوانگی) خبط الشیطان فلاناً یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ قال تعالیٰ۔ لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ۔ باب تفعّل سے ہے۔

خُذْ۔ اصل میں اُؤْخُذْ تھا دوسری ہمزہ کو خلاف قیاس حذف کئے اور اول ہمزہ سے بے پروا ہوئی وہ بھی حذف ہوا ایسا ہی کل اور مُر معنی (لے تو ایکمرد)

خَرَّبَ۔ معنی (ویران کیا) خرب یخرب تخریبا فھو مخرب یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

قَرَّبَ۔ اخیر میں بغیر الف سے معنی (نزدیک کیا) قرب یقرب تقریبا فھو مقرب قوله تعالیٰ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَیْهِمْ قوله تعالیٰ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا اگر اس کو خا سے پڑھے تو۔ خراب کئے۔ ویران کئے معنی ہوں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

قَرَّبَا۔ اخیر میں الف سے معنی (وہ دو مرد قربانی اور نیاز کئے) قوله تعالیٰ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا (لَا یُحِبُّ اللّٰهُ) اس مقام میں الف کو دو حرکت کے برابر دراز کر کے مدطبعی کو خوب ظاہر کرنا چاہیئے۔

قُرْبٰی کالحسنیٰ معنی (نزدیک ہونا) (س)، قَرُبَ قُرْبًا و قُرْبَانًا بالضم و کسر

خَرَجْنَ۔ اخیر میں بغیر الف سے معنی (نکلی وہ عورتیں)، جمع مونث غائب (ن)، خرج خروجا و مخرجا۔ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ (۱۳۱) مقبول،

خَرَجْنَا۔ اخیر میں الف سے معنی (نکلے ہم)، متکلم مع الغیر ہے لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَکُمْ (واعلموا) یہاں مدطبعی کا ضرور لحاظ چاہیئے۔

خَسِرُوْا۔ بتقدیم خا بر سین معنی (نقصان کئے اور گم کئے) (ن) خسر مصدر (س ض)، خسر خسرا و خسرا و خسرا و خسرانا و خسارۃ و خسارا (گمراہ شدن)

سَخِرُوْا۔ بتقدیم سین بر خا معنی (ٹھٹھا کئے)، (س) سخر منه و به سخرا محرکۃ

ولیکن وسُخرًا وسَخرۃً وَسَخراً۔ افسوس سُخرتًا۔

خُشَّعٌ۔ بضم خا و فتح شین مشدد سے معنی (نیچے ہونے والے) جمع ہے خاشع کی کرکع وسجد۔

خصیم۔ معنی (دشمن) خصماء جمع قال تعالیٰ فَاِذَا ھُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ۔

قَتِیم۔ بفتح قاف وکسر ثائے مثلث معنی (بسیار نیک وبسیار بد) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

قَسِیم۔ کسر سین سے (نیک رو) یقال ھو قسیم الوجہ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

قَصِیم۔ کسر صاد مہملہ سے معنی (ایک تودھا) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

خَطَایا۔ معنی (گناہاں) جمع ہے خطیۃ کی۔ وزن پر مفاعل کے اصل ہیں خطائی تھا بتقدیم یا بر ہمزہ سیبویہ نے یا کو بقاعدۂ رسائل ہمزہ کر کے ہمزہ ثانی کو بسبب اجتماع دو ہمزہ اور کسرہ ماقبل کے یا سے بدل کیا اور خلیل بقاعدہ قلب مکانی بہرحال بتقدیم ہمزہ بر یا خطائی ہوا اب ہمزہ عین کلمہ میں مفاعل کے الف کے بعد اور قبل یا کے واقع ہونے اور اس کے منفرد میں ایسا ہونے سے وہ ہمزہ یا ہوا اور یائے اخیر بسبب فتح ماقبل کے الف ہوا اور خطایات بھی جمع آئی ہے

خُفیہ۔ بالضم بتقدیم فا بر یا معنی (پوشیدگی) (س) خفی اخفاء ناقص یائی ہے قال تعالےٰ اُدْعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡیَۃً۔

خِیۡفَۃً۔ بالکسر و تقدیم یا بر فا معنی (بیم وترس) اصل میں خِوۡفَۃ تھا (س) خاف۔ خَوۡفاً وخِیفاً ومخافۃً وخیفۃً اجوف واوی ہے قال تعالےٰ وَیُسَبِّحُ الرَّعۡدُ بِحَمۡدِہٖ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ مِنۡ خِیۡفَتِہٖ۔

خَلَاءٌ۔ بفتح خا و لام۔ آخر میں الف سے معنی (پوشیدہ ہوا اکیلا ہوا)

(ن) خلا المکان خُلُوًّا وخلاءً یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

قَلٰی ۔ بفتح قاف ولام باخر الف بشکل یا معنی (دشمنی رکھا) (ض س) قلاہ ۔ قِلًی بالکسر والقصر ۔ وقلاء بالفتح والمد ومقلیۃً ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ۔ (عٓم)

خَلٰٓئِف ۔ لام مفتوح کے بعد الف سے معنی (نائبان) جمع خلیفۃ ۔

خُلَفَاء ۔ معنی (نائبان) جمع لخلیفۃ جمعوہ علی اسقاط الھاء فصار مثل ظریف وظرفاء لان فعیلہ بالھاء لایجمع علی فعلاء سوی انھم جمعوہ من اجل انہ لایقع الا علی مذکر کذا فی الصراح وقال فی منتہی الارب خلیفہ کسفینہ ۔ آنکہ بجائے کسی باشد در کارے ۔ وسلطان بزرگ ویونث خلائف وخلفاء جمع ۔ وقال فی محیط المحیط خلیفۃ قد یونث مراعاۃً للفظ خلائف خلفاء

خَوَالِف ۔ معنی (عورتیں اور بے قدر اور سبک مردان) جمع ہے خالفہ کی۔

خِلْفَہ ۔ بکسر خا وسکون لام سے معنی (قائم مقام یکدیگر)۔

خَلَف ۔ بفتحتین معنی (فرزند صالح) یقال ہو خلف صدق من ابیہ اذا قام مقامہ وہو بالتحریک حسن وبالسکون سیّئ یقال ہو خلف سوء من ابیہ بالتسکین وخلف صدق بالتحریک

خَلْف ۔ بفتح خا وسکون لام سے معنی (پیچھے ۔ دفرزند ناکارہ) قال اللیث خلف الاشرار خاصۃ وبالتحرک ضدہ ۔ قال تعالیٰ ۔ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ (قال الملاء)

خُلْف ۔ بضم خا وسکون لام سے معنی (خلاف ۔ ضد راست ۔ ودرست) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

خَلَفْتُمُوْنِيْ ۔ اسکی تحقیق حرف الف آذیتمونا میں مذکور ہے۔

خَلْق ۔ معنی (پیدا کرنا) خلقہ وخلقا (ن س ک) خلق الثوب خلوقۃ وخلقا بکسرہ معنی (کہنہ شد جامہ) خَلْق بمعنی مخلوق مصدر مبنی للمفعول ۔

خُلُق ۔ بضمتین معنی (خوئے نیک ۔ وطبع ومروت ۔ دین) اخلاق جمع

قولہ تعالیٰ۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (تبارک)،

خَلَق - بفتحتین معنی (کہنہ) مذکر مونث درآن یکسانست خلقان بالضم جمع ہے یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

قَلَق - بفتحتین معنی (بے آرامی. و بے آرام شدن. وجنبیدن) والفعل من سمع یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

خَلَخ - فتح خا ولام اور اخیر میں خا سے یہ لغت میں نہیں پایا گیا۔

خَلِیْل - معنی (دوست) کا میر اخِلَّاءُ خُلَّانٌ جمع (وصادق. و دوست خالص) خلیلہ مونث خلیلات وخلائل جمع۔

قَلِیْل - معنی (تھوڑا) کا میر قلیلۃ مونث قلل ککتب واقلار جمع۔

قِیْل - لام کے وقف سے معنی (کہا گیا) قال وقیل قول اسم مصدر وقرأ ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ - (قال الم)،

خَمِیْس - کسر میم وسکون یا سے اخیر میں سین مہملہ سے معنی (پنجشنبہ) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

قَمِیْص - کسر میم وسکون یا سے اخیر میں صاد سے معنی (پیراہن) اور کبھی مونث استعمال کیا جاتا ہے

خَمْر - بالفتح معنی (آب انگور کہ مسکر بود یا ہر چہ مسکر بود) خمرۃ کذلک اور کبھی خمر مذکر بھی کہی جاتی ہے۔ اور ہر نشہ دار چیز کو خمر کہنا بہت صحیح ہے اسواسطے کہ جب آیت شراب کے حرمت کی نازل ہوئی اُسوقت مدینہ طیبہ میں انگور کی شراب نہیں تھی بلکہ شراب خرما کی تھی سُمیت بذلک لانہا تخمر العقل وتسترہا وکا نہا ترکت حتی ادرکت واختمرت خمرا اولانہا تخامر العقل ای تخالطہ۔

خُمُر - بضم خائے معجمہ وضم میم سے معنی (چادریں. برقعے)

قمر ۔ بفتحتین بمعنی (ماہ از شب سوم تا آخر ماہ) سُمّیَ قمراً لبیاضہ۔ قُمیر مصغر و قمر المقنع (ماہ نخشب)

خُنّس ۔ کرکع بمعنی (پھرنے والے یعنی پیچھے ہٹنے والے ستاری یعنی زحل۔ زہرہ۔ مریخ۔ مشتری۔ عطارد۔

خناس ۔ کشداد بمعنی (شیطان) لانہ یخنس اذا ذکر اللہ ای یستتر ولانہ یوسوس مستترا (ن ض) خنس عنہ خنساً و خنوسا (پس ماندازاں) اصل الخنوس الرجوع الی وراء

کنّس ۔ کرکع (ض) بمعنی (دبک جانے والے) کنس الظبی کنسا گکتاب (نہاں شد درخوابگاہ) واصل الکنوس ان یأوی الی مکانہا ای موضعہا۔

خیر ۔ بمعنی (نیکوئی چوں عقل و عدل) خیور جمع والمال قال تعالیٰ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ای مالاً (و مرد نیکو و بسیار خیر) اخیار و خیار جمع ۔ و بمعنی افعل تفضیل یعنی (بہتر و نیکو) فلا یثنی ولا یجمع و اصلہ اخیر فاعل مثل رمیع فاستغنی من الہمزۃ بحرکۃ مابعدہا وکذلک (شر بمعنی بد) فیکون اسما ۔ یا (بدتر) فاصلہ اشرر فاجلبت حرکۃ الراء الاولیٰ الی الشین لادغام الراء فی الراء فاستغنی من الہمزۃ فصار شرا فان کان بمعنی اخیر اشر یستعلان بمن قولہ تعالیٰ ۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (۱) مِنَ الْفِدْيَةِ ۔ او الاضافۃ نحو قولہ تعالیٰ فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (۲)

(۱) سیقول
(۲) قد افلح

خیرات ۔ جمع خیرۃ ۔ وہی الفاضلۃ من کل شیٔ والتانیث باعتبار الخصلۃ قال اللہ تعالیٰ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۔ (سیقول)

خیام جمع ہے خیمہ کی وکذلک خیمات و خِیَم و خَیم قال تعالیٰ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ (قال فما)

قِیام ۔ (ن) قام قوما و قومۃ و قامۃ و قیاما بمعنی (برخاست) فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ (فمن اظلم) فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ (قال فما)

خیاط کالکتاب - بمعنی (آنچہ باں جامہ دوزند - وسوزن) اسم آلہ ہے چنانچہ سراد الہ زرہ یافتن -

خَیَّاط - کشداد معنی (درزی) (ض) خاط الثوب خیطا وخیاطا یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

فصل الدال المہملۃ

دَآئی - فتح دال وہمزہ سے معنی (درد والا) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

دَاعِیْ - دال مفتوح اور عین کے کسرہ سے معنی (بلانے والا)

دَأب - بالفتح وسکون ہمزہ سے معنی (کار - عادت - خو - ودستور - متواتر بلا انفصال یعنی لگاتار - اول کے دونوں معنی سے ہمزہ متحرک بھی آیا ہے -

دَآبَ - بالفتح والف وفتح با (ن) داب دوبا - بالفتح بمعنی (کوشش نمود - ورنج دید درکار) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

دَابَّۃ - معنی (چار پایہ) اسم لما یدب علی الارض (ض) دَبَّ دَبًّا دبیبا (نرم رفت) دواب جمع

دَابَّۃُ الْاَرْض - اس کی تحقیق ارض میں مذکور ہوئی -

دَاخِرِیْنَ - معنی (خوار وتباہ ہونے والے) (ف س) دخر دخوراً و دخراً

دَاخِلِیْنَ - بروزن فاعلین معنی (داخل ہونے والے) (ن) دخل دخولا ومدخلا -

دَار - معنی (گھر) وقد یذکر علی معنی المثوی والموضع قال اللہ تعالیٰ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ - (۱) ادؤر بالھمزۃ واَدْوُر علی الاصل وآدُر علی القلب -

اصلہ اودر۔ ودیار۔ ودیارہ۔ ودیارات۔ ودیران ودوران۔ ودوراة وادوار۔ وادورة۔ جمع (وشہر و مدینہ منورہ۔ شرفہا اللہ۔ ونام تبی) اسی سے عبدالدار کا نام ماخوذ ہے۔

دِیَارَ۔ بکسر اول و فتح یائے مخفف اخیر میں بغیر الف کے جمع ہے دار کی۔

دَیَّارًا۔ بالفتح وتشدید یاے اخیر میں بغیر الف کے معنی (پھرنے والا) اصلہ دَیوار قالوا الواو اذا وقعت بعد یاءٍ ساکنۃ قبلھا الف قلبت یا وادغمت مثل ایام وقیام ما بہ دَیور کنتور (زیست در آں کسی باشندہ) قال تعالیٰ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا (تبارک) ای احداً یدور فی الارض (ن) دار۔ دورا۔ ودورانا۔

دَالِّین۔ بفتح دال مہملہ وتشدید لام سے معنی (راہ بتانے والے) الدال و علیہ دلالۃ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

ذَالِّین۔ بفتح ذال معجمہ وتشدید لام (ض) ذَلَّ ذُلًّا و ذلالًا وذلۃ ومذلۃ و ذُلالۃً (خوار و نرم۔ درام۔ وذلیل گردیدگاں) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

زَالِّین۔ بفتح زائے معجمہ وتشدید لام سے معنی (پھسلنے والے) (ض) بس ہازل فی الطین۔ یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

ضَالِّین۔ بفتح ضاد معجمہ وتشدید لام سے معنی (گمراہ ہونے والے۔ اور چوکنے والے۔ خطا کرنے والے) وفی التنزیل اِنَّ اٰبَانَا لَفِی ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ (ض س) ضل ضلالا۔

وَلَا الضَّالِّیْنَ۔ وغیرہ مقامات میں اگر ضاد کی جگہ دال پڑھا جاوے تو معنی اُلٹے ہوتے ہیں مثلاً ولا الضالین کے معنی یہ ہیں کہ (مت چلا ہمکو گمراہ ہونے کا راستہ) ولا الدالین کے یہ معنی ہوں گے (مت چلا ہمکو۔ راہبروں کا راستہ) علی ہٰذا القیاس ضاد کی جگہ دال پڑھنے سے ایسے معنی الٹے ہوتے ہیں اگر کوئی شخص محنت

اور ممارست کرنے سے بھی ضاد کو ادا نہ کرسکے تو مناسب ہے کہ ضاد کو ظا کے ساتھ بدلے

ظَآلِّیْنَ - بفتح ظا و تشدید لام معنی (دن کو ہونے والے) ظَلَّ نَہَارَہُ یَفْعَلُ کَذَا - یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

دَانٍ - معنی (قریب و فرومایہ) اصل میں دَانِوٌ تھا واؤ یا ہوا اور یا حذف (ن) دنا منہ دُنُوًّا دِنَاوۃً -

دَحٰہَا - بفتح دال مہملہ سے معنی (بچھایا اُس کو) (ن. ف) دحا اللہ الارض دَحْوًا قولہ تعالےٰ - وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰہَا - (عم)

ضُحٰہَا - ضم ضاد معجمہ سے معنی (اُس کی روشنی) ضحیٰ (چاشتگاہ) قولہ تعالےٰ - وَالشَّمْسِ وَضُحٰہَا - (عم)

دَخَل - بالفتح معنی (علت - وعیب - وتہمت - بہانہ - مکر -) اور حرکت سے خاکی بھی آیا ہے وچیزیکہ حاصل شود از غلہ (ن) دخل دخولا ومدخلا الدخل والدخل ان یظہر الوفاء ویبطن النقص مال اللہ تعالےٰ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَیْمَانَکُمْ دَخَلًاۢ بَیْنَکُمْ ترجمہ اور نہ ٹھیراؤ اپنی قسمین مد کھنے کا بہانہ آپس میں) (ربما[13])

دَخَلْتُمُوْہُنَّ - خا ءمعجمہ وسکون لام سے اسکی تحقیق اذیتموہا میں مذکور ہوئی۔

دُرَّۃ - ضم دال مہلہ اور تشدید رائے مہلہ سے معنی (موتی)

دِرَّۃ - کسر دال مہلہ وتشدید رائے مہلہ سے معنی (تازیانہ)۔

دِرِّیٌّ - دال کے تینوں حرکات سے معنی (روشن) یہ اسم منسوب ہے اور بکسر اول صفت مشبہ قولہ تعالےٰ الزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ (قد افلح)

دَرَك - محرکہ وبسکن معنی (آنچہ از پے پدید آید) ادرکہ (دررسید اورا) قال تعالےٰ لَا تَخٰفُ دَرَکًا وَّلَا تَخْشٰی (۱) حَتّٰی اِذَآ اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ - (یعتذرون[14])

دَسّٰہَا - معنی (نابود وگم کیا اُس کو) تدسیۃ (پوشانیدن وگم کردن)

(۱) عمّ ۳۰
(۲) فمن اظلم ۲۴

قولہ تعالیٰ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (۱) اصلہ دَسَّسَهَا فابدل السین الثالث یاء والیاء فاءکما فی ربی تربیۃ اصلہ ربّب والقاعدۃ فیہ ان الحرف الثالث من ثلاثۃ حروف من جنس فی المضاعف تبدل بالالف۔

دَعَانِ۔ بکسر نون بمعنی (پکارا مجھکو) اصل میں دعانی تھا (ن) دعاہ دُعَاءً ودعویٰ ودَعْوَۃً (خواندن۔ وبندگی کردن) قال تعالیٰ۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔ (۲)

دَعَوْا۔ بفتحتین معنی (پکارا) اصل میں دَعَوُوْا تھا واو الف ہو کر التقائے ساکنین سے گرا۔ فدعوہم۔ (پھر بلائے وہ ان کو) فادعوہم (پھر بلاؤ تم ان کو)۔

اُدْعُوْا۔ بالضم وضم عین سے معنی (پکارو) امر پر جب حرف فا اور واو وغیرہ آویں تو فادعوا۔ وادعوا۔ کے ہمزہ کو ساقط کرنا چاہیئے تلاوت میں۔

دُعُوْا۔ بضمتین معنی (پکارے گئے) اصل میں دُعِوُوْا تھا واو کا ضمہ ماقبل کو آیا واو گر پڑا۔

دِفْأٌ۔ کسر دال مہملہ سے معنی (گرم لباس) (س) دَفِئَ دفارۃ ودفاءً بالتحریک (جامہ گرم پوشید)

دَكَّاءَ۔ بفتح دال وتشدید کاف بآخر ہمزہ (پست کیا گیا۔ ٹھوکا ہوا) قرآن شریف میں ہے قال تعالیٰ۔ فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاءَ۔ (قال الم)

دَكًّا۔ بفتح دال وتشدید کاف الف کے تنوین فتحہ سے جو وقف کے سبب حاصل ہے معنی (پست کرنا۔ ٹھوکنا) قرآن شریف میں ہے قال تعالیٰ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا۔ (عمّ ۳۰)

دَلّٰهُمَا۔ بفتحتین ولام مشدد اور الف مقصورہ سے معنی (ڈھلایا۔ کھینچ لایا ان دونوں کو) التدلیۃ ارسال الدلو فی البئر تدلیۃ العطشان یروی من الماء ولایجد الماء

فیکون التدلی بالغرور مرادا عن اظہار النصح مع ۔ بطان العطش ۔ اصل تدلیہ کا تدوہ اور ۔ دلماکا دلیما ای جرّہما علی الاکل من الدلّ ای الجرأۃ فالالف مبدلۃ من اللام الثالثۃ کما مرفی دستہا

دُنیا ۔ دَنیٰ ۔ دَنِیّ ۔ دُونَ ۔ اسکی تحقیق ادنی کے ساتھ مذکور ہوئی ۔

دَنِین ۔ فتح دال مہملہ اور کسر نون سے اخیر میں نون لغت میں نہیں آیا ۔

ذَنِین ۔ فتح ذال معجمہ اور کسر نون اور سکون یائے تحتانیہ مثناۃ بمعنی (آب رواں)

زَنِین ۔ فتح زائے معجمہ اور کسر نون اول اور اخیر میں نون بغیر الف کے ۔ لغت میں نہیں آیا ۔

ضَنِین ۔ ضاد معجمہ سے معنی (بخیل) وزناً ومعنیً ضنِنَ بالکسر ضَنانۃ بالفتح (بخیلی کردن) (س)، قال تعالیٰ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ[1] ۔ بعض قاریوں نے اس کو ظائے معجمہ سے پڑھا ہے اور یہی اولیٰ ہے اس لیے کہ کفار حضرت کی طرف تہمت اور افترا کی نسبت کرتے تھے اللہ تعالیٰ اُن کا رد فرمایا کفار حضرت کو بخیل نہیں کہتے تھے جو اُس کی نفی کیجائے شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے تفسیر عزیزی میں فدا و فارسے مخرج کا بیان فرمایا ہے ۔

ظَنِین ۔ معنی (گمان کرنے والا اور گمان کیا گیا اور تہمت کرنے والا اور تہمت کیا گیا) ظنۃ بالکسر تہمت (س) اِظَّنَہٗ اتہمہ علی افتعلہ

دَوَابّ ۔ فتح دال مہملہ اور واو کے فتح اور تشدید بائے موحدہ سے اسکی تحقیق دابہ میں مذکور ہے ۔

دَین ۔ بفتح دال مہملہ معنی (وام) کہ ادائی آنرا مدت معین باشد یا عام است والقرض بخلافہ و (ہر چیز کہ حاضر نہ بود) اَدْیُن کا فلس و دیون جمع (ض) دَنْتہ دینا بالفتح (وام دادم و ادرا) و دِنتہ دینا بالفتح والکسر (یا داش دادم ادرا) ومنہ کما تدین تدان (وگردن نہادن وباسلام درآمدن) مدیان کسیکہ عادت بدیں گرفتن دارد ۔

دِیْن - بالکسر (پاداش و اسلام و عادت و کار و عبادت و کیش و پرہیزگاری)
یقال دانہ ای جازاہ ومنہ الدیان فی صفتہ تعالٰی ۔

فصل الذال المعجمۃ

ذَائِق - معنی (چکھنے والا) قولہ تعالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ (لن تنالوا ۹)
ضَائِق - بفتح ضاد معجمہ معنی (تنگ) قولہ تعالٰی - وَضَائِقٌ بِہٖ صَدْرُكَ
(وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ ۲)
ذَات - (صاحبہ) مونث (ذو) بمعنی خداوند اصلہ ذوۃ قولہ تعالٰی حَدَائِقَ
ذَاتَ بَهْجَةٍ وقولہ تعالٰی ذَوَاتَا اَفْنَانٍ (قال فما ۳)
ذَاقَت - ذال سے معنی (چکھی) ذاق الطعام ذوقا وذواقا ومذاقا
وھذا اقۃ قولہ تعالٰی فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا (قد سمع ۲۸)
ضَاقَت - ضاد معجمہ سے معنی (تنگ ہوئی) ضاق ضیقا بالکسر-
ذَالِیْن - ذال معجمہ سے دالین کے ساتھ مذکور ہوا۔
ذَرْ - ذال سے بمعنی (چھوڑ) یہ امر ہے اور تذر میں مذکور ہوا۔
زَرْ - زا سے بمعنی (اوٹھا یہ بھی امر ہے اور تذر میں مذکور ہوا یہ قران شریف میں نہیں آیا)
ذَرَاَ - بفتح ذال معجمہ اخیر میں ہمزہ سے معنی (پیدا کیا) (ف) ذرا ذرءًا
(آفرید)۔
ذَرَعَ - ذال کے فتح سے اور اخیر میں عین سے معنی (ماپا) (ف) ذرع
الثوب ذرعًا (گز کرد جامہ را)
زَرَعَ - زا کے فتح سے اور اخیر میں عین سے معنی (کشت یعنی کھیتی
وفرزند) زروع جمع (ف) زرع زرعًا (کاشت تخم را)

ذَرْوٌ - بفتح ذال اخیر میں واو سے معنی (اوڑانا) (ن) ذرت الریح الشئ ذروا (پرانید)

ذَرُوْنِی (چھوڑو تم مجھکو) اس کا بیان تذرین مذکور ہوا۔

ذُرِّیَّة - ذال معجمہ کے تین حرکتون سے اور را اور یا کے تشدید سے بمعنی (فرزندان و پدران و زنان ونسل (ف) ذرأ ذرءً (پیدا کیا) ذُرِّیَّة اسم منصوب ہے عرب ہمزہ کو حذف کئے ہیں یا ماخوذ ہے ذَرَّة سے بمعنی (چیونٹیان) اور بمعنی ریزوں کی جو سوراخ سے آفتاب کی شعاع کے سبب سے نظر آتے ہیں) اس کا اصل معنی (پراگندگی سے تعلق رکھتا ہے) مذرورة (پراگنده) ذُرِّیَّة وذراری مثل سُرِّیَّه وسَرَارِي و ذُرِّيَّة و ذَرَارِي جمع الذریة فعیلة من الذر النسل الرجل ذکرا کان او انثی -

ذِکْرًا - بالکسر منصوب ہے عامل ناصب سے لیکن وقف سے الف آیا ہے (ن) ذکر یذکر ذِکْرًا (یاد کرد) وقولہ تعالےٰ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ای ذي الشرف ذکر - ذکري - ذکره - یاد کردن (ن) (ذکر آوازه) قولہ تعالےٰ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ -

ذِكْرٰى - بالکسر الف مقصور اسم مصدر ذکر کا اور اسم ہے تذکیر کا قال اللہ تعالیٰ - وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (و پند) قال تعالیٰ - وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ اي عبرة لهم (و توبہ و بازگشت ازگناه) قال تعالیٰ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى اي من این له التوبة -

ذُكْرَانَ - بالضم جمع ذَکَر محرکۃ (مرد) خلاف (زن) ذکور - وذکوره ذکار - ذکاره - و ذکوان جمع ہے -

ذِكْرَه - بالکسر اخیر میں ہا معنی (پسران) ومنہ قولهم کم الذکرة لك یہ قران شریف

مین نہیں آیا۔

ذَکَرَہُ۔ بفتحات ثلاثہ ماضی ہے اخیر کا ہا ضمیر کا ہے معنی (یاد کیا اُس کو)۔

ذَکَّیْتُمْ۔ بفتح ذال معنی (ذبح کیا تم نے) تذکیہ (گلو بریدن گوسپند وغیرہ) اصلہ تذ کو ۃ قولہ تعالےٰ وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ (لایحب اللہ)

زَکَّیْتُمْ۔ بفتح زا معنی (پاک کیا تم نے) تزکیۃ (زکوٰۃ دادن و پاکیزہ کردن) اصلہ تزکوۃ یہ قران شریف مین نہین آیا۔ لیکن واحد غائب آیا ہے قال تعالیٰ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا۔

ذَکِیٌّ بفتح ذال کغنیٌّ (مرد تیز وچالاک وگلو بریدہ) یہ قران شریف میں نہیں آیا۔

زَکِیٌّ۔ بفتح زا معنی (پاکیزہ ونیکو وخوش عیش) قولہ تعالیٰ۔ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا (قالَ الم)[۱]

ذُلٌّ۔ بضم ذال (خواری۔ ضد۔ عز) ذلۃ بالکسر مثلہ و ذَالٌّ (ذلیل خواری و خوار کنندہ) (ض) ذَلَّ۔ ذُلًّا وَ ذُلَالًا ذِلَّۃً و مَذِلَّۃً وَ ذَلَالَۃً ذُلُوْلٌ کصبور (رام و فرمانبردار)

ذِلٌّ۔ بکسر ذال معنی (روش وعادت) اَذلال جمع (ض) ذِلَّ ذِلَالًا یہ قران شریف میں نہیں آیا۔

ذَلَّ۔ بفتح ذال لغت میں نہیں آیا۔

زَلَّ (پھسلنا) (ض س) زَلّ فی الطین زُلًّا و زلیلا و مزلّۃً بفتح زا یہ قران مین نہیں آیا۔

ضُلَّ۔ بضم ضاد یہ وزن مصدر کا نہیں (ض س) ضَلَّ ضَلَالًا (گم شد وہلاک گردید وپنہاں گشت) وَضَلَّ فلانًا (فراموش کرد) قیل منہ قولہ تعالیٰ

(۱) سورہ مریم ع ۲

وَ اَنَا مِنَ الضَّالِّیْنَ و امغلوب شدن) ومنہ قولہ تعالےٰ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْن
ای ہو مغلوب فی محبۃ یوسف ۔

ظِل ۔ بکسر ظا معنی (سایہ نقیض ضح ظلال وظلول واظلال جمع ۔

ذلّہ ۔ بفتح ذال معجمہ اس کا بیان ذُل میں مذکور ہوا ۔

ظُلّۃ ۔ (سایہ پوش وسائبان) قولہ تعالےٰ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّۃِ ۔

ذُلُل ۔ بضمتین معنی (نرم و فرمانبرداراں) جمع ہے ذلول کی اور اسکی جمع اَذِلّہ بھی ہے قولہ تعالےٰ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا (ربما ۱۴)

ظُلَل ۔ بضم ظا وفتح لام (سائبانہا) جمع ظلۃ بالضم وہی ما اظلك قولہ تعالیٰ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ (سیقول ۲۵) واذا غشیہم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ (اتل ما ۱۳) لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ (ومالی ۲) ۔

ذَلَّلْنَا بفتح ذال معنی (فرمانبردار کیا ہم نے) وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ (ومالی ۹)

ظَلَّلْنَا ۔ بفتح ظا معنی (سائبان کیا ہم نے) وَظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ (الم) وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ (قال الملاء ۲۰)

ذَلیل ۔ بمعنی (خوار) یہ قران شریف میں نہیں آیا ۔

ظلیل ۔ یہ صفت کا صیغہ ہے تاکید کے واسطے جیسے لیل لییل مراد سایہ پاینده ۔

ذِمّہ ۔ بمعنی ۔ (امان ۔ عہد ۔ زنہار ۔ پذیرفتاری)

ذَنُوبَ۔ بفتح (نصیب ڈول) وہو ماخوذ من مقاسمۃ السّقاۃ الماء بالدلاء فان الذنوب ہو الدلو العظیم المملو قولہ تعالیٰ۔ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحَابِھِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنَ (قَالَ فما)

ذُنُوب۔ بالضم (گناہان) جمع ہے ذنب کی ذنوبات بھی اس کی جمع آئی ہے

ذُوُ۔ بمعنی (صاحب) اصل میں ذَوُوٌ ہے مثل عصو یدل علے ذلک قولہ تعالےٰ ذَوَاتَا اَفْنَانٍ (قال فما)۔

ذَھَابَ۔ بالفتح (جانا) (ف) ذھب ذَھَبًا بالفتح وذھوبا ومذھب (رفت وگذشت) اذھبہ وبہ (برداوراودورگردانید)

ذَھَب۔ بفتحتین (زر بمعنی سونا) مونث ہے اذھاب بالفتح وذھوب جمع ذھبان مثلہ۔

فصل الرّآء المھملۃ

رَاق۔ معنی (منتر پڑہنے والا) اصل میں رَاقِیٌ تھا (ض) رَقَاہُ رَقْیًا ورُقِیًّا ورُقِیَۃً

رَأ۔ (دیکھا) اصل میں رَأیَ تھا یا بسبب فتح ماقبل کے الف ہوئی۔

رَاَوُا الایات۔ واو کے ضمہ سے (نشانیوں کو دیکھا انہوں نے) رَاَوُا اصل میں رَاَیُوْ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے سے یا الف ہوکے گرگئی دَاَوُ ہوا التقای ساکنین کے سبب سے واو ضمیر کو ضمہ دیا گیا جیسے اخشوا اللہ میں اور لترون میں اور ایسا ہی واو جمع کو التقاے ساکنین کے سبب سے ضمہ آتا ہے جیسے مصطفوُ اللہ اصل میں مصطفون اللہ تھا اور ان صورتوں میں کسرہ جائز نہیں اور ایسا ہی رَاَوُا الْعَذَابَ۔

رَاعُوْنَ۔ ضم عین سے معنی (نگہبانی کرنیوالے) (ف) رعی رعیا اصل میں راعیون تھا۔

رَاَوْ۔ بفتح ہمزہ۔ (دیکھا انہوں نے) رویۃ (دیدن بچشم) و این متعدی بیک مفعول است (ودانستن) و این متعدی بدو مفعول والفعل من فتح یقال رَاٰہ۔ رَاْیًا وَرُوْیَۃً وَرَاٰءَۃً وَرَاْیَۃً وَرُوْیَانًا وَرَاٰہ عَالِمًا (دانست اورا دانشمند)

یُرَاؤن فعل مجہول۔

رَاعِنَا۔ بکسر عین بغیر یا سے بمعنی (نگہبانی کرہماری) قولہ تعالے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔ (الٓم [۱۳])

رَاعینا۔ عین کے کسرے اور یا کے سکون سے معنی (ہمارا چرواہا) یہ کافروں کا مقولہ ہے۔

رَاَیْتَ۔ ہمزہ سے واحد حاضر کا صیغہ ہے معنی (دیکھا تونے)

رَعَیْتَ۔ عین سے (نگھبانی کیا تونے) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

رَعَوْا۔ بفتح را و عین (نگھبانی کی انھوں نے) اصل میں رَعَیُوا تھا

رِءْیًا۔ بکسر را (خوش منظر) فتح کے تنوین حالت وقف میں الف ہوئی ہے۔

رِئَاء۔ بکسر را و فتح ہمزہ بصورت یا و بہ ہمزہ دوم درآخر فعال کے وزن پر معنی (دکھانا) ہمزہ منفردہ مفتوحہ کو بعد کسرہ کے یا سے بدل کرنا جائز ہے جیسے مِئَرٌ مثل عِنَبٌ جمع مئرۃ بمعنی (کینہ و دشمنی) اس میں مِیَر یا سے پڑھنا بھی جائز ہے پس رئاء کے اول ہمزہ کو یا سے پڑھنا جائز ہے قولہ تعالے۔ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ رِئَاءَ النَّاسِ۔ ترجمہ (خرچ کرتے ہیں اپنے مال کو لوگوں کے دکھلانے کو) دکھاؤ حاصل مصدر ہے ریا حرام بلکہ شرک ہے ابتداً و اظہار

بشرط خلوص نیت جائز اور اخفاے اولیٰ واحریٰ وافضل ہے وباللہ التوفیق -

رُؤْیا - بالضم بروزن فعلی بلا تنوین (خواب کہ دیدہ شود) رُوًی بالتنوین کہدیً جمع -

رِیاح - بکسر راے مہملہ اور آخرمیں حاے حطی معنی (باد کہ میوزد) -

رُباع - بضم را آخرمیں عین اس کا بیان ثُلٰثَ میں مذکور ہوا -

رَبّ - بالفتح اور بغیر الف بعد را کے اور تشدید با سے معنی (پروردگار خداوند) وہو اسم من اسماء اللہ تعالیٰ ولا یطلق باللام بغیر اللہ تعالےٰ ویقال بغیرہ بالاضافۃ ورب کل شیء مالکہ قولہ تعالیٰ - قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ (لایحب) ای انت وہارون -

اور سید کے معنی جیسے اس حدیث میں قیامت کے علامتوں کے بیان میں وان تلد الامۃ ربتہا والتانیث باعتبار النسمۃ ای النفس لیشتمل الذکر والانثی (س) ربّیت الصبی معنی (پرورد کودکرا) زنجبیلٌ مُرَبَّبٌ مضاعف من الرب ومُرَبّیٌ ناقص واوی من الربو -

رَابّ - بفتح را وبعدہ الف وتشدید با سے معنی (شوہر مادر) ربیبہ معنی (دختر زوجہ) ربّ العٰلمین میں اگر را کو دراز الف سے پڑھا جاے تو نماز فاسد ہوگی -

رُبّ - بالضم وتشدید با سے معنی (شیرہ سطبر از ہر ثمر بعد فشاردن) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا -

رُبَّ - بالضم ونصب باے مشدد سے معنی (بہت اور تھوڑا) اضداد سے ہے اس پر حرف تا داخل ہوتا ہے پس کہا جاتا ہے رُبَّتُ اور دا خل

ہوتا ہے اس پر ما کہ قدرت ہو بعد اس کے فعل پر اور یہ مخفف اور مشدد ہوتا ہے قال تعالیٰ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔

رِبَابٌ۔ بالکسر وکذلک رِبَّۃٌ معنی (جماعت و گروہ) والمنسوب ربی والجمع ربیون۔

رَبَّانِیٌّ۔ بیائے مشدد معنی (مرد خدائے متعبد عارف باللہ عزوجل) منسوب الی الرب بزیادۃ الالف والنون للمبالغۃ و (دانشمند باعمل) ربانیون ربانیین جمع

رَبَتْ۔ بفتحتین اور اخیر میں تائے قرشت معنی (بڑھی) اصل ربوت تھا واو الف ہو کے گر پڑا (ن) رَبَا رَبُوًّا مانند علا عُلُوًّا۔ رَبَأً بالفتح (افزون شد)

رُبُعٌ۔ بضمتین آخر میں عین سے معنی (پاؤ یعنی چوتھا)

رُبَاعَ۔ بضم اول وفتح ثانی بالف (چار چار)

رَبَطْنَا۔ بفتحتین وطائے حطی سے معنی (باندھا ہم نے) (ن ض) رَبْطُہ ربطا بفتح را۔

رَبُّكَ۔ بفتح کاف بمعنی (تجھ ایک مرد کا پروردگار)۔

رَبُّكِ۔ بکسر کاف معنی (تجھ ایک عورت کا پروردگار)

رَبَّیَانِیْ۔ بالفتح وتشدید بائے مفتوح اصل میں ربانی تھا تیسرے با کو الف سے بدلے جیسے دَسّٰہَا میں اور تثنیہ کے صیغہ میں الف یا ہوا جیسے ادمیا میں

اَلرَّبُّ۔ بالفتح (پروردگار) گاہے بائے دوم را بیا بدل کنند وگاہے مخفف اس کا مادہ ربب ہے۔ تربیت مصدر ہے باب تفعیل سے اصل میں تربیۃ تھا ناقص یائی یا تربوۃ ناقص واوی واو چوتھے جائے آنے سے یا ہوا ربّیتہ تربیۃ (غذا دادم او را و پروردم) زنجبیل مربب ومربی مربیات جمع۔ قال تعالیٰ۔ وقل رب ارحمهما كما ربيانی صغيرا (سبحن الذی) ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اے انسان کہہ تو کہ اے پروردگار رحم کرتو

ان دونوں میرے ماں باپ پر جیسا کہ پرورش کیا انہوں نے مجھکو) اللہ تعالیٰ بندوں کو تعلیم فرماتا ہے کہ تم اپنے ماں باپ کے حق میں یوں دعا کیا کرو۔

رُجز۔ بالضم والکسر معنی (پلیدی وبت پرستی)۔

رِجس۔ بالکسر بمعنی (پلیدی) ویحرک گکتف و (گناہ وکفر وخشم ولعنت) ومنہ قولہ تعالیٰ۔ ویجعل الرجس علی الّذین لا یعقلون (یعتذرون) ۱۵
قالہ الفراء۔

رُجعیٰ۔ بالضم معنی (بازگشت) مصدر کالبشری۔

رِجل۔ بالکسر (پای) از بیخ ران ارجل جمع۔

رَجُل۔ بفتح اول وضم دوم معنی (مرد) رجل رجل الشعر بالفتح وکتف (مرد فروہشتہ موی)) رجال ارجال رجالی جمع۔

رَجِل۔ بفتح اول وکسر دوم رَجل رجلی (مرد) رجّالہ کشدادہ جمع۔

رُحَمآء۔ بضم اول وفتح دوم جمع ہے رحیم کی جیسے شرفاء جمع ہے شریف کی قال تعالیٰ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (۲۹)

رُحْمًا۔ بالضم بغیر مد اخیر میں تنوین الف سے (مہربانی ومحبت) اصل رُحمٌ ہے اور الف اس میں فتح کے تنوین پر وقف کرنے سے آیا ہے۔ قولہ تعالیٰ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَھُمَا رَبُّھُمَا خَیْرًا مِّنْہُ زَکٰوۃً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا (قال الہ اقل الک)۔

رَحِمَنَا۔ بفتح راو کسر حا وفتح میم سے (رحم کیا ہم پر)

رَحِمْنَا۔ بفتح را وکسر حا اور سکون میم سے معنی (رحم کیا ہم نے)

رَدُّوا۔ بالفتح وتشدید دال مضموم معنی (پھیرا انہوں نے (ان) ردہ ردًا

وردۃً و مردًا و مردودًا ور دیدی قال تعالیٰ فَرَدُّوْا اَیْدِیَھُمْ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ (وما ابوء نفسی)

رُدُّوْا ۔ بالضم وتشدید دال مضموم معنی (پھیر و تم) صیغہ امر ہے اصل اردددوا تھا دال کو دال میں ادغام کرنے سے پہلے دال کا ضمہ نقل کر کے را کو دے ہمزہ وصلی سے بے پرواہ ہو کر گرا دے قال تعالیٰ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (والمحصنٰت) وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا (والمحصنٰت) رُدُّوْهَا عَلَیَّ (وما لی)

رُدُّوْا (پھیری گئے) یہ صیغہ ماضی مجہول ہے اصل میں رُدِدُوْا تھا دال کو ساکن کر کے دال میں ادغام کئے یہ قران شریف میں بہت جگہ ہے قال تعالیٰ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (واذا سمعوا)

رُدُّوْا ۔ بمعنیٰ (بلائے گئے) قال تعالیٰ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا (والمحصنٰت)

رداءۃ ۔ دال کے بعد الف اور ہمزہ مفتوحہ سے معنی (کمینگی)

رضاعۃ ۔ ضاد معجمہ سے معنی (دودھ چھڑائی)

ردی ۔ دال مہملہ سے اخیر میں الف بصورت یا معنی (ہلاک ہوا)

رضی ۔ ضاد سے صیغہ ماضی معنی (خوشنود ہوا)

رسالۃ ۔ بالکسر معنی (کتاب وپیغامبری وپیغام) وبفتح نیز

رسول ۔ کسور معنی (پیغامبری وپیغامبر) ورسل و مرسل و رسلاء جمع قوله تعالیٰ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ولم یقل انا رسولا رب العلمین لان فعولا وفعیلا یستوی فیہما المذکر والمؤنث والواحد والجمع کعدو وظہیر قال اللہ تعالیٰ

اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا (والمحصنٰت) وَالْمَلٰۤئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ (قد سمع اللہ)

الرسولا - اخیر میں الف سے قولہ تعالیٰ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (ومن یقنت) یہ الف فواصل کی مشابہت کے واسطے ہے یعنی آیتوں کے اخیر ایک طور ہونے کے واسطے اور ایسا ہی وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (ومن یقنت) میں

فایدہ (رسول) وہ پیغمبر جس کو کتاب و دین جدید ہو اور (نبی) وہ پیغمبر جو آگے کے رسول کی کتاب و دین پر عمل کرواوے چنانچہ بنی اسرائیل میں انبیاء بہت ہوئے ہیں موسیٰ کی کتاب و دین پر عمل کرواتے تھے اور اور بعض وقت رسول کو نبی بھی کہتے ہیں جیسا چنانچہ محمد نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

رَسَد ۔ بفتحتین سین مہملہ سے لغت میں نہیں آیا۔

رَشَد ۔ بفتحتین شین معجمہ سے معنی راہ راست قولہ تعالیٰ فَاُولٰۤئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا (۱)

رُشْد ۔ بضم شین معجمہ معنی (نیکی) قولہ تعالیٰ (ناقلا عن موسیٰ) قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۔ (سبحٰن الذی۔)

رَصَد ۔ بفتحتین صاد مہملہ سے معنی (چوکیدار۔ نگھبان) قولہ تعالیٰ شِهَابًا رَّصَدًا (تبارک) وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا (تبارک)

رُدُوْا ۔ دال مہملہ کے ضمہ سے معنی (ہلاک ہوئے) ردی (ہلاک ہونا) تحقیق اس کی تردی میں مذکور ہوئی۔

رَضُوْا ۔ ضاد کے ضمہ سے معنی (خوش ہوئے) اصل میں رضو وا تھا واو بسبب کسرہ ماقبل کے یا ہوا اور ضمہ یا پر ثقیل تھا ماقبل کو دیا گیا یا التقائے

(۱) تبارک الذی

ساکنین سے گرگئی (س)، رضی عنہ وعلیہ رضا ورضوانا ومرضاۃ قال تعالیٰ رَضُوْا بِاَنْ یَکُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ آخر رکوع (واعلموا ۱۱)

رُعْبًا۔ ضم عین مہملہ سے اور نصب کے تنوین بسبب تمیز واقع ہونے کی ہے معنی (ترس۔ دہشت) قال تعالیٰ وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا (سبحٰن الذی ۱۵)

رَغَبًا۔ بفتحتین غین معجمہ سے نصب کے تنوین بسبب تمیز واقع ہونیکے ہے معنی (خواہش) قولہ تعالیٰ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا (اقترب ۶)

رَغَدًا۔ بفتحتین اور نصب کے تنوین سے معنی (بافراغت۔ پورا کامل خوب)

رَكَّبَ۔ بفتح اول وتشدید دوم معنی (ترکیب دیا۔ جوڑ دیا) قولہ تعالےٰ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ اگر کاف کے تشدید کو ترک کریں تو یہ معنی ہوگا (گھٹنے سے مارا مجھکو)

رَكَبَ۔ بفتحتین معنی (زانوں سے مارا یعنی گھٹنے سے مارا) (ن) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

رَكِبَ۔ بفتح اول وکسر دوم بغیر الف کے معنی (سوار ہوا) (س) رکبہ۔ رکوبا۔ ومرکبا قولہ تعالیٰ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (اتل ما ۲) ورکب الذنب (گناہ ورزید) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

رَكِبَا۔ بفتح اول وکسر دوم اخیر میں الف سے معنی (سوار ہوے وہ دونو) اسکو مد طبع سے پڑھا ورنہ واحد کا صیغہ ہوگا قولہ تعالےٰ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ (سبحٰن الذی ۲۱) آخر رکوع۔

رَكْبٌ۔ بالفتح معنی (جماعت سواراں) ارکب ورکوب جمع قولہ تعالیٰ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ

(واعلموا ۱۵)

رُكَّعَ۔ بالضم وتشدید کاف مفتوح (جھکنے والا) جمع ہے راکع کی (ف) رکع الشیخ (بروے افتادپیر)

رَكُوب۔ کصبور معنی (ستوریکہ برپشت نشستنی باشد) رکوبہ یا لتاء مثلثہ و منہ قولہم مالہ رکوبۃ ولاحمولۃ ولاحلوبۃ قال تعالے فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ (وہمالی ۵)

رُكُوب۔ بضمتین مصدر وجمع راکب یہ قران میں نہیں آیا۔

رَوَاسِي۔ معنی (پہاڑاں) جمع ہے راسیۃ کی اصل راسوۃ تھا (دیگ بزرگ کہ بجہت کلانی ہموارہ بریک جاے بماند) رواسی راسیات جمع (ن) رسا رسواً بالفتح والضم (استاد برجاے واستوار شد)

رَوْح۔ بالفتح معنی (آسایش وباد نرم وخوش آیندہ یوم روح طیب۔ قال اللہ تعالیٰ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ (۱) ای رحمۃ ورزق ولیلۃ روحۃ بالاضافۃ وعلی الوصف قلیلا (شب خوش)

رُوح۔ بالضم بمعنی (جان) ویؤنث ارواح جمع قال اللہ تعالیٰ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي (سبحٰن الذی ۲) بمعنی (قران) ومنہ قولہ تعالیٰ وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا (الیہ یرد ۳) وبمعنی (پیغام خدا) ہے و (جبریل) منہ قولہ تعالیٰ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ۔

رَهْبَانِيَّةَ۔ بالفتح وتشدید یای مفتوح (پرہیزگاری جو حد سے بڑھ گئی ہو) رہبۃ بالفتح ترسیدن۔

رُهْب۔ بالضم والفتح والتحریک و رہبان بالضم مثلہ والفعل من سمع وہی المبالغۃ فی العبادۃ والریاضۃ منسوبۃ الی الرہبان وہو الخائف کالخشیان

من الخشی وقری بضم الراء وہو جمع راہب کراکب ورکبان - الیاء والتاء للمصدریۃ وفی الحدیث لا رہبانیۃ فی الاسلام ؎

بزہد و ورع کوش وصدق و صفا

ولیکن میفزائے بر مصطفا

رہبوت خیر لک من رحموت ای لان ترہب خیر لک من ان ترحم -

رَهَق - بفتحتین وراے مہملہ سے معنی (ظلم وستم ونافرمانی وتباہی ودروغ وشتاب زدگی) اسم للارھاق قال تعالے فَمَنْ يُؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ای من نقص حسناتہ وظلم فی سیأتہ

زَهَقَ - بثلاث فتحات وزاے معجمہ سے (ف) قال تعالیٰ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (سبحٰن الذی) (ترجمہ) نیست ونا پدید گردید ناچیز شد باطل یعنی دروغ وکفر -

رَيْب - بالفتح (شک) ریب المنون (حوادث روزگار) (ض) رابنی فلاں (در شک افگند مرا)

رِيبَة - بالکسر (شک) اسم للارتیاب کالغیبۃ اسم للاغتیاب قولہ تعالیٰ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِيبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ (یعتذرون ۲ ۱۳) اے بنیانہم ہذا لایزال سبب شکہم ونفاقہم -

رَیحان - اسم ہے معنی (پھول اور رزق)

رِیح - بالکسر (باد) ارياح وارواح ورياح وريح کعنب جمع اراويح واريح جمع الجمع (بو) (چیز) کی قال تعالیٰ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ واعلموا (مہربانی دیاری وبوی ودولت) فی الحدیث اللہم اجعلہا ریاحا ولا تجعلہا ریحا قال تعالیٰ فَاَرْسَلْنَا الرِّیَاحَ لَوَاقِحَ یستعمل الریاح فی الخیر والریح فی الشر -

فصل الزای المعجمۃ

زَالَّیۡنَ - اس کا بیان فصل دال میں حرف دالین میں مذکور ہوا۔

زَبَانِیَۃ - اس کا بیان فصل سین حرف سندع میں مذکور ہوا۔

زُبُرٌ - بضمتین معنی (کتابیں) قولہ تعالیٰ وَاِنَّہٗ لَفِیۡ زُبُرِ الۡاَوَّلِیۡنَ (بے شک وہ اگلی کتابوں میں ہے)

زُبَرَ - بضم اول وفتح ثانی قولہ تعالیٰ اٰتُوۡنِیۡ زُبَرَ الۡحَدِیۡدِ (لے آؤ میرے پاس لوہے کے تختیاں)

زُحۡزِحَ - (دور کیا گیا) زحزحہ عنہ (دور کرد آں را از وے) مضاعف رباعی

زَرَابِی - بالتشدید مفردہا جمع زربی بالکسر وبضم۔

زَرۡع - اخیر میں عین مہملہ ذرع کے ساتھ مذکور ہوا۔

زَرۡ - فتح زاے معجمہ اخیر میں راے مہملہ ذَرۡ کے ساتھ مذکور ہوا۔

زکّٰیہَا - پاک کیا اسکو ذکیتم کے ساتھ زکیتم میں مذکور ہوا۔

زِلۡتُمۡ - بکسر زا اصل میں ما ذلتم یا زیلتم ہے یعنی (ہمیشہ رہے تم) اعل مثل خفتم وبعتم اجوف واوی یا یائی وَلَقَدۡ جَآءَکُمۡ یُوۡسُفُ مِنۡ قَبۡلُ بِالۡبَیِّنٰتِ فَمَا زِلۡتُمۡ فِیۡ شَکٍّ مِّنۡہُ (فمن اظلم ۹)

ظَلۡتُمۡ - بفتح ظا (دن بھر رہتے ہو تم) (ن) ظل نہارہ یفعل کذا قولہ تعالیٰ لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنٰہُ حُطَامًا فَظَلۡتُمۡ تَفَکَّہُوۡنَ (قال فما ۱۵)

زَلَلۡتُمۡ - بفتح زا ولام (پھسلے تم) (ض س) قولہ تعالیٰ فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ مِّنۡ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡکُمُ الۡبَیِّنٰتُ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ (سیقول ۲۵)

زُلْزِلَتْ - زلزلہ وزلزلۃ وزلزالا (لغزانیدادرا) زلزلنا (ہلائی گئی)
زللنا - کا بیان تذلیل میں مذکور رہوا۔
زَوَّجْنٰكَهَا - اس کا بیان اُذیتمونا کے ساتھ مذکور رہوا۔
زِنُوا کا بیان وَزِنُوا میں مذکور رہو گا ان شاء اللہ تعالےٰ۔
زَهَق - بفتح زاے معجمہ رہق بالرا کے ساتھ مذکور رہوا۔
زَكَّيتُم - ذکیتم بالذال کے ساتھ مذکور رہوا۔
زکی - ذکی بالذال کے ساتھ مذکور رہوا۔
زَيَّنَّا - بفتح زاو تشدیدیاو نون مفتوحتین و بآخر الف معنی (سنوارا ہم نے)
اس کلمے کے نون کی تشدید اور مدطبعی کو خوب ادا کرنا چاہئے۔

فصل السّین المہملة

سَائبہ - (چھوڑدی گئی ہوئی اونٹنی بتوں کے نام پر) قال تعالیٰ مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ (اذا سمعوا ۱۴)
صَاحِبہ - صادسے (جورو) قال تعالیٰ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ (عم ۵)
سَاءَت - ہمزہ کے فتح سے معنی (خراب ہوئے) قال تعالیٰ اِنَّهَا بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (سبحٰن الذی ۱۶)
سَاعہ - عین کے فتح سے معنی (قیامت گھڑی) قال تعالیٰ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ (اتل ما ۶)
سَالَتْ - الف سے (بہی، جاری ہوئی) قال تعالیٰ فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا (ومآ ابرئ ۸)

سُئِلَتْ ۔ بضم سین وکسر ہمزہ (پوچھی گئی)۔

سُعِّرَتْ ۔ بضم سین وکسر عین مشدد معنی (سلگائی گئی)

سَامٌ ۔ بفتح (موت) یہ قران شریف میں نہیں آیا۔

سَلاَمٌ ۔ (تحیۃ ۔ تحفہ ۔ فروتنی ۔ سلامتی) کفار مسلمانوں کو السام علیکم کہتے تھے انہوں نے سرور عالم سے یہ ماجرا بیان کیا تو حضرت نے فرمایا کہ تم ان کے جواب میں وعلیکم کہو۔

سَأَلَهَا ۔ بفتحتین حرف دوم ہمزہ معنی (پوچھا اس سے) یہ قران شریف نہیں آیا۔

سَاءَلَهَا ۔ حرف دوم الف وحرف سوم ہمزہ (برائی ۔ اس کیواسطے) یہ قران شریف میں نہیں آیا۔

سَعٰی لَهَا ۔ بفتحتین حرف دوم عین متصل بالف مقصورہ معنی (کوشش کیا اس کے واسطے) قولہ تعالیٰ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ (سبحٰن الذی)

سَادَتَنَا ۔ (ہمارے سردار) سَائِدٌ مثل صاحب (مہتر) سادۃ جمع سادات جمع الجمع سید (مہتر) اصلہ سیود سادۃ وساید جمع۔

اَسْوَد ۔ (مار بزرگ وسیاہ مہتر) اساود جمع۔

سُود ۔ بالضم بمعنی (مہتری ومہتر شدن) سیادۃ وسؤدد وسودد والفعل من نصر وبمعنی (بہت سیاہ) قال اللہ تعالیٰ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ (ومن یقنت)

سَاحِرٌ ۔ بکسر حاے حطی بمعنی (فسوں گر) سحر بفتحتین جمع۔

سَاهِرَةٌ ۔ بکسر ہاے ہوز وتاے تانیث (قیامت کا میدان) قال تعالیٰ

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ۔ سہر بمعنی (معرکہ و بیداری) وساہر اسم فاعل (ن) سہر سہراً (بیدار ماند) اس معنی سے قران شریف میں نہیں آیا۔

سَارَ۔ بفتح سین بمعنی (گیا) سار زید اے ذھب وسارہ وسار بہ اے اذہبہ اجوف یائی قولہ تعالے فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا (امن خلق)

صَارَ۔ بفتح صاد بمعنی (ہوا) صار الطین تذ فامن ضرب یہ قران شریف مین نہیں آیا۔

سَاغِرُوْنَ۔ سین سے (دور کرنیوالی اور چلانے والے) سغرہ النفی کرد اوررا۔ وراند) یہ قران شریف میں نہیں آیا۔

صَاغِرُوْنَ۔ بمعنی (خوار و ذلیل ہونیوالے)

سَارِقُون (چورانے والے)۔

سَارِخُون۔ لغت میں نہیں پایا گیا۔

صَارِخُون۔ (آواز کرنیوالے)

صَادِقُوْنَ۔ صاد سے (سچے)۔

سَام۔ سلام میں مذکور ہوگا ان شاء اللہ۔

سَامِدُوْن۔ (راگ گانیوالے) قولہ تعالیٰ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ۔

صَامِتُوْنَ۔ (خاموش رہنے والے) قولہ تعالیٰ اَمْ اَنْتُمْ صٰمِتُوْنَ۔

سَبَأ۔ بفتح سین و با و در آخر ہمزہ نام شہر بلقیس بنت ہدہاد در بلاد یمن ویمنع۔

صَبَأ۔ بفتح صاد وسکون با و در آخر ہمزہ (از کیشے بکیشے واز دینے بدینے شدن) (ف) صَبَأ۔ صَبُأ بالفتح منہ قولہ تعالیٰ وَالصَّابِئُوْنَ وَالصَّابِئِيْنَ۔

والتحقیق فی ہدایۃ التفسیر فلیطالع۔
صِبٰی۔ بالکسر والف مقصورہ (ن) صبا صبوًا وصبی (میل کرد بسوے نادانی وجوانی وبازی وکودکی) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا صبی کغنی (کودک) قال اللہ تعالیٰ وَاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا اصل میں صبیو تھا سید کی تعلیل ہوئی۔
سُبَات۔ ثبات کے ساتھ مذکور رہوا۔
سَبَّ۔ تسبوا میں مذکور رہوا۔
صَبَّ۔ تصبوا کے ساتھ صبوا میں مذکور رہوا۔
سَبَب۔ محرکۃ (رسن وہرچہ بدان بدیگرے پیوستہ کنند وپیوند وخویشی) ولم یدغم للالتباس بالسب بمعنی الشتم۔
سَبَبْنَا۔ سین سے اسکا ثبوت نہ لغت سے ثابت نہ قرآن سے لیکن مزید فیہ مستعمل ہے تسبیب (سبب ساختن) منہ مسبب للاسباب۔
صَبَبْنَا۔ صاد سے (بہایا ہم نے) تسبو کے ساتھ صبوا میں مذکور رہوا۔
سَبْت۔ ثبت کے ساتھ مذکور رہوا
سُبْحَان۔ اصل میں سبحت سبحانا ہے فعل کو حذف کر کے اور مصدر کو مضاف کر کے سبحان الذی سبحان اللہ پڑھتے ہیں بمعنی (پاک)
سَبَّحَ۔ سین سے (پاکی بیان کیا) سبحان اللہ کہا۔
صَبَّحَ۔ صاد سے (صبح کے وقت آیا) صبحہ تصبیحًا (آمد او را بامداد) (ف) قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ صَبَّحَھُمْ بُکْرَۃً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ (اور بتحقیق آیا ان کو صبح کے وقت سویرے عذاب قرار پانیوالا)
سُبْحٰن۔ بضم سین وتقدیم الباء اسم بمعنی التسبیح الذی ہو التنزیہ وقد یستعمل علمًا فینقطع عن الاضافہ ویمنع الصرف وانتصابہ بفعل متروک اظہارہ کانہ قال

ابرئ اللہ من السوء براءۃ - سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ترجمہ (پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات ادب والی مسجد سے پرلے مسجد تک)

سَبَّحَ سُبْحَانَ - یعنی (سبحان اللہ گفت) من فتح منہ سبوح -

سُبُّوْح - بالضم والفتح کقدّوس و فروخ (چوزۂ ماکیان) وذرّوح نام جانور سرخ رنگ زہردار کل فعول مفتوح الا الاربعۃ المذکورۃ فیہا الضم و یجوز فیہا الفتح -

صُبْحَان - بضم صاد و تقدیم الباء مع الحاء کسکران (صاحب خوبی) یہ قران میں نہیں آیا -

صَحْبَان - بالفتح صاد و تاخیر الباء من الحاء او سحبان (نام مردے) یہ قران میں نہیں آیا -

سَبِّحُوْا - بفتح باء مشدد بمعنی (پاکی بیان کی) سبح تسبیحاً (سبحان اللہ گفت) ونیز تسبیح (بپاکی یاد کردن وصفت کردن خداے را ونماز) قال اللہ تعالیٰ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ای قبل الصبح وقبل غروبھا ومن اناء اللیل فسبح ای المغرب والعشاء واطراف النہار ای الظہر والتحقیق بسطنا فی ہدایۃ التفسیر -

سبحوا - بکسر با (پاکی بیان کرو تم) -

سَبْع - ہفت سبع مثانی کہ آں ہفت آیہ است و در مکہ ونیز بمدینہ زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً نازل شدہ نزولش دو بارہ است - سبع نسوۃ للتانیث وسبعۃ رجالٍ للتذکیر -

سُبُعَ - بفتح اول وضم ثانی (درندہ)

سُبُع۔ بضمتین (ہفت یک)

السبیل۔ الرسول میں مذکور ہوا۔

سُجَّد۔ بالضم وجیم مشدد مفتوح (سر زمین پر رکھنے والے اور جھکنے والے) منه قوله تعالیٰ۔ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ای رُکَّعًا جمع ساجد کرکع وراکع

سِجدہ۔ بالکسر اسم للسجود وسورۃ السجدہ بالفتح۔

سجرت۔ (جھونکے جاوینگے یعنی سلگائے جاوینگے) قال تعالیٰ وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ۔

سُعِّرَت۔ (دھکائی جاوینگے یعنی سلگائے جاوینگے) قال تعالیٰ وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ۔

سُیِّرَت (چلائی جاوینگے) قال تعالیٰ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ۔

سِجِلّ۔ بکسرتین وتشدید لام فرشتہ کا نام ہے جو آدم کے صحیفہ اعمال پر مقرر ہے اور کاتب اور مہری لکھا ہوا کاغذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کاتب کا نام اور تمسک اور حکم نامہ وغیرہ سجلات جمع قوله تعالیٰ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ ترجمہ (یاد کرو اُس دن کو جو لپیٹ لینگے ہم آسمانوں کو مانند لپیٹ لینے لکھنے والے کے لکھے ہوئے کاغذوں کو یا مانند لپیٹ لینے فرشتہ کے اعمال نامہ کو جب آدمی مرے)

سِجِّیل۔ بالکسر وتشدید جیم مکسور وسکون یا کسکیت من السکوت للمبالغۃ (کنکر یعنی کیچڑ جو سوکھ کر پتھر کے مانند ہوگئی ہے یا جو پختہ ہوا آگ سے) معرب ہے سنگ گل کا۔

سِجِّیْن۔ کسجیل (اعمال نامہ یا بندیخانہ جس میں کافروں کا اعمال نامہ رہتا ہے) سجین فعّیل من السجن لان ذلک المکان سبب السجن قوله تعالیٰ دما

اَدْرَاكَ مَاسِجِّيْنٌ ای کتاب سجین بحذف المضاف ۔
سَحَاب ۔ بفتح سین وحا (ابر) جمع سحابۃ کی کذلک سُحُب بضمتین وسحائب جمع۔
صِحَاب ۔ بکسر صاد وفتح حا بمعنی (یاراں) وجمع ہے صاحب کی جیسا جیاع وجایع اور ایسے ہی صاحب بالفتح جیسے رُکب اور راکب وصحبہ وکھدرہ وھادر وصحبان جیسے فرسان وفارس بالضم دونوں میں وصِحَابَہ بالکسر وصَحابہ بالفتح مثل اس کے ولم یجمع فاعل علے فعالۃ بالفتح الاھذا اصحاب جمع ہے صحب کی اور صاحب کے جیسے طاہر اور اطہار واصاحیب جمع ہے اصحاب اور صحاب کی بالفتح لم یوجد فے اللغۃ ولم یوجد ہذا المجموع فی القران ووجد المفرد مذکرا ومونثا قال تعالیٰ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْأُ مِنْ اُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۔
سِحْر ۔ بکسر سین (فسون وجادوی) والفعل من منع الحدیث ان من البیان لسحرا ای کالسحر فی التاثیر فے القلوب ۔
سَحَرَ ۔ بفتحتین (وقت صبح)
صِهْر ۔ بکسر صاد (خویش وقرابت وحرمت تزوج وخسر وداماد وبرادر زن ودیگر اہلبیت زن) چنانچہ جماعت اہل بیت از مرد وزن ہردو جہت را صہر نیز گونید اصہار وصہراء بفتح اول ودوم جمع صہرہ (مادر زن بفارسی خویش است) قولہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا (وقال الذین) اس میں دلیل ہے کہ سسراباپ کے مانند ہے ۔ محبت اور مودت تعظیم وتکریم میں ۔
سَخِرَ وَاخِسْرَوا ۔ میں مذکور ہوا ۔
سُخْرِيّ ۔ بالضم والکسر وتشدید الیاء (ٹھٹھا کیا گیا قہر کیا گیا) فُعل بمعنی

مفعول ویاء النسبۃ للمبالغۃ وعند الکوفیین المکسور بمعنے المھزول والمضموم بمعنی المقہور فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ (قد افلح) وقرأ بالضم اِتَّخَذْنٰهُمْ سُخْرِيًّا (ومالی) وقرأ بالضم وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا (الیہ یرد) قرأ بالکسر (س) سَخِرَ منہ وبہ سخرا (افسوس کرد باو) (ف) سخر سخریا بالکسر والضم (چیرہ شد بروے) سخرہ تسخیرًا (فرمانبردار کرد)

سَخَّرَ - بفتح وتشدید خا بمعنی (فرمانبردار کیا)

سَقَرَ - بفتح سین وقاف (دوزخ کا نام ہے)

صَخْرٌ - بفتح صاد وسکون خا (سنگہاے سخت) یہ جمع ہے صخرہ کی اور اسکی جمع صَخَرٌ بفتحتین اور صخور اور صخرات بھی جمع آئی ہے قال تعالیٰ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ - قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ -

سَخَطَ - بفتحتین وبضمتین وبالضم بمعنی (خشم گرفتن وناخوش شدن) ضد رضا ویتعدی بالی وعلے والفعل من سمع ساخط (خشمناک) سخوط (مکروہ) قولہ تعالیٰ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ (لن تنا)

سَخِطَ - بفتح اول وکسر دوم وفتح سوم (خشمناک ہوا) لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (لا یحب اللہ)

سَقَطَ - بفتحات (گرا) (ن) سقطا سقوطًا ومسقطًا یہ قرآن شریف میں نہیں آیا لیکن اس کی جمع وارد ہے قولہ تعالیٰ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا -

سُقِطَ - بضم اول وکسر دوم وفتح سوم (گرایا گیا) یہ مجہول کا صیغہ ہے - لیکن اردو کے محاورے میں ترجمہ نہیں ہوتا قولہ تعالےٰ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ

اَیْدِیْھِمْ (قال الملاء) ای ندموا والعرب تقول سقط فی یدہ مجھولا ای ندم یعنے
(خطا کرد و پشیمان شد)

سُدًی ۔ بالضم وقد یفتح و بآخر الف مقصورہ (تار جامہ ۔ وشہد و نیکوئی ۔ و
شتر بخود گذاشتہ شدہ) قولہ تعالیٰ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی
(تبارک) ای مہلا لا یکلف ولا یجازی ۔

سَدًّا ۔ بفتح سین وتشدید دال معنی (دیوار ۔ خون ۔ وموقوف ۔ کوہ حائل ۔
وحاجز) اور الف فتح کے تنوین پر وقف کرنے سے حاصل ہوا ہے قولہ تعالیٰ
فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ سَدًّا (قال الم)

صَدَّ ۔ بفتح صاد وتشدید دال معنی (روکنا منہ پھیرنا) (ن) صدعنہ وصدا وصدودا

صَدَّ ۔ بالفتح و دال مشدد مفتوح (روکا)

صُدَّ ۔ بالضم و دال مشدد مفتوح (روکا گیا)

سِدْر ۔ بکسر سین وسکون دال (درخت کنار) یعنی بیری کا جھاڑ سدرۃ
ایک سدرات بالکسر سدرات بکسرتین وسدرات بکسر سین وفتح دال وسدر
کعنب وسدور بالضم جمع ۔

صَدْر ۔ بفتح صاد وسکون دال (سینہ) صدور جمع و (ہر چیز کہ مقابل
روے تست)

سَدِیْد ۔ بفتح سین وکسر دال اول معنی (استوار و راست)

صَدِیْد ۔ بفتح صاد وکسر دال اول معنی (زرداب وریم وخوی وآب گرم
وخون بریم آمیختہ ونالہ وفریاد) ۔

صَدِیْق ۔ کامیر معنی (راست و دوست) واحد وجمع مذکر و مونث اسمیں
یکساں ہے اور کبھی اس کا مونث تا سے آتا ہے اَصْدِقَاءَ وَصُدَقَا وصدقان جمع

اَصَادِقُ جمع الجمع۔
سَدَّیْنِ۔ بسین مفتوح وتشدید دال سے معنی (دو دیواریں)
صَدَفَیْن۔ صاد سے اور فا سے بعد دال کے معنی (دو پھانک) یعنی دو جانب۔
صِدِّیْقٌ کَسِکِّیْت۔ معنی (بڑا سچا اور وہ شخص جو اپنے قول موافق اپنے فعل کے کرے)۔
سَرَّاءَ۔ باساء کے ساتھ مذکور ہوا۔
سِرٌّ۔ بکسر سین وتشدید را معنی (راز و پوشیدہ) خلاف جہر وجماع اسرار جمع۔
صِرٌّ۔ بکسر صاد وتشدید را معنی (سختی سرما یا سردی سخت) یقال ریح صِرٌّ قولہ تعالیٰ کَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ (لن تنالوا)
صُرْ۔ بکسر وضم صاد وجزم را ابوجعفر اور حمزہ نے فَصِرْهُنَّ اِلَیْكَ بکسر صاد پڑھا ہے یعنی (کاٹ ان کو اور چور چور کر اُن کو) یقال صار یصیر صیرا اذا قطع ویقال الصار الشی اذا انقطع وقال الفراء وھذا مقلوب من اَصْرِیتُ اِصْرِیَ کَصَرِیًا پس یہ اجوف یای ہے۔ اذا قطعتُ پس یہ اصل میں ناقص یای ہے اور پڑھی باقی قراء نے فَصُرْهُنَّ بضم صاد یعنی (میل دی اُن کو اور متوجہ کر اُن کو اپنی طرف) یقال صرت الشی اصورہ اذا املتہ ورجل اصور اذا کان صائلا اور کہا عطاء نے معنی اسکا جمع کر تو پس یہ اجوف وادی ہے آیت میں ایک جملہ مقدر ہے اصل عبارت یوں ہے فصرھن الیک ثم قطعھن یعنی جمع کر ان کو اپنے پاس پھر چور چور کر اُن کو) اس حذف پر دلالت کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا۔ اور کہا ابوعبیدہ نے معنی اُسکا (چور چور کر)
صور۔ کاٹنے کو کہتے ہیں۔

سِرَاع - بکسر سین وفتح را (جلدی کرنیوالے) جمع ہے سریع کی -

سرابیل - جمع سربال بالکسر معنی (قمیص پیراہن) قال تعالیٰ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ - (۱۴ ہما)

سَرَاوِيل - جمع سروالہ معنی (ازار) یہ قران شریف میں نہیں آیا -

سَرَف - بفتحتین معنی (زیادتی کرنا خرچ میں) (ض) اسراف کذلک اور (میانہ حد سے گزرنا) یہ قران شریف میں نہیں آیا - اسکے مشتقات وارد ہیں جیسے ولا تسرفوا اور مسرفین -

صَرف - بفتح صاد معنی (پھرنا) (ض) و (حیلہ وفدیہ)

سرخ - سرق - صرخ - صرق - سارخون اسکے معنی سابق میں مذکور ہوئے

سَرْمَد - بالفتح معنی (ہمیشہ - و پیوستہ - و شب دراز) اسم رباعی ہے

سَرِيّ - بفتح سین وکسر را وتشدید یاسے معنی (چشمہ وجوے) اسریہ وسریان جمع -

سَرِيع - کامیر معنی (شتابندہ - جلدی کرنیوالا) سرعان جمع -

سُرِّيَّه - بضم سین وتشدید راسے مکسور وتشدید یاسے مفتوح سے معنی (جاریہ یعنی باندی) اور یہ مشتق ہے سر بالکسر سے بمعنی جماع اور اسمیں تغیر نسب ہے سراری جمع یا سرور سے مشتق ہے اسلئے کہ جاری سے خوشی حاصل ہوتی ہے یہ قران شریف میں نہیں آیا -

سَعِيد - بفتح سین معنی (نیکبخت ومبارک) سُعَدا جمع - سَعَدَ یومنا کنفع وصعد سے اثلم کسمع -

صَعِيد - بفتح صاد وعین سے سنی (سخت) قولہ تعالیٰ عَذَابًا صَعِيدًا یعنی (چڑھتا عذاب) -

سَعَة - بالفتح (کشائیش وتونگری) اصل وسعٌ ہی -
سُعِّرَت - تشدید عین سے معنی (سلگائی گئی)
سُيِّرَت بہ تشدید یاے تحتانی مکسورہ معنی (چلائی گئی)
سَيِّئَة - اسکی برائی - اپنی برائی -
سَعْيَه - سکون عین سے معنی (اپنی کوشش اس کی کوشش)
سَعِيْر - معنی (دوزخ) سعر (برافروختن آتش) سعیر بروزن فعیل بمعنی مفعول
شَعِيْر - شین منقوط سے معنی (جو) یہ قران شریف میں نہیں آیا -
سُفَهَاء - بضم سین وفتح فا سے معنی (بیوقوف اور ہلکے) جمع ہے
سفیہ کی (ف ک س) سفہ نفسہ (بھولا اپنی ذات کو جو مخلوق ہے اللہ تعالی کی قال
علی کرم اللہ وجہہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جو اپنی ذات کو پہچانا کہ مخلوق ہے
اپنے رب کو پہچانا کہ خالق ہے - السفاہۃ الجہل -
سُقْنَا - بالضم اخیر میں نون کے بعد الف سے معنی (ہانکا ہم نے) (ن)
ساق الماشیۃ سوقا وسیاقۃ وسیاقا تعلیل مثل قلنا کے ہے -
سُقْيَا - بالضم معنی (پینا) اسم ہے سقی یا اِسقا کی معنی میں (ض) سقاہ سقیا
سَكَتَ بفتحات وسین معنی (خاموش ہوا - ارام پایا - اوترا) یعنی کم ہوا قال
تعالی فَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوسَى الْغَضَبُ ای سکن -
صَكَّتْ - بفتح صاد وتشدید کاف مفتوح سے معنی (ماری) (ن) صکہ صکا
قال تعالی فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وصك الباب (دروازے کو بند کیا)
سَلْ - بالفتح معنی (پوچھ) اصل میں اسئل تھا تعلیل تسل میں مذکور ہوئی -
سَلِّ - بفتح سین وتشدید لام مکسور سے معنی (تلوار کھینچ) امر کا صیغہ ہے (ن)
مضاعف -

سَلّ ۔ (برکشیدن شمشیر و کارد و برآن) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔
صَلِّ ۔ بفتح صاد و تشدید لام مکسور سے معنی (نماز پڑھ۔ درود شریف پڑھ رحمت کر) یہ مقام احتیاط کے قابل ہے اگر کوئی شخص اللھم صل علی محمد میں صاد کو اسکے مخرج سے نہ پڑھ کر سین سے پڑھے تو کیا بُرے معنی ہونگے اعاذنا اللہ تعالیٰ واھدنا الی التحقیق واجعل لنا التوفیق خیر رفیق باتی تحقیق ۔ سَلّ کیساتھ تُصَلِّ میں مذکور ہوئی ۔

صَلِّیْ ۔ یا کیساتھ معنی (نماز پڑھ تو ایک عورت) یہ مؤنث کا صیغہ ہے اگر فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ میں لام کے کسرہ کو دراز پڑھیں تو مؤنث کا صیغہ ہوگا ایسا ہی اللھم صل علی محمد میں مؤنث کا صیغہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔
سِلْم ۔ بکسر و الفتح (اسلام) قولہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً (سیقول[۲۵]) کافۃ حال من السلم ای فی جمیع شرائعہ عبداللہ ابن سلام وغیرہ کے شان میں یہ آیت نازل ہوئی جبکہ وہ مسلمان ہوسے بعد تعظیم شنبہ کرتے تھے اور اونٹ کا گوشت نہیں کہاتے تھے ۔
سَلَم ۔ بفتحتین صلح و انقیاد و سلمہ واحد اسلام جمع اور خالص قولہ تعالیٰ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ (ومالی)
سَلْم ۔ بالفتح والکسر صلح و انقیاد قولہ تعالیٰ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا[۱] فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْآ اِلَی السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ (حٰمٓ) (۱) واعلموا
سَلَّمَ ۔ بفتحات ثلثہ و تشدید دوم سے معنی (بچالیا سلامت رکھا) قولہ تعالیٰ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ (واعلموا)
سُلَّم ۔ بالضم و تشدید لام مفتوح معنی (سیڑھی) اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ یَّسْتَمِعُوْنَ

فِیْهِ (قائِلٌ فیہا) فی معنی ہیں علی کے ہے یعنی سنین باتوں کو فرشتوں کے سیڑھی پر سے تاکہ پیغمبر کیساتھ منازعت کریں یہ ممکن نہیں۔

سَلَمٌ۔ بفتح سین والف پیوستہ بلام (اللہ تعالیٰ کا نام اور سلامت اور رہائی وگردن رکہنا اور تحیت یعنی سلام علیک) قال تعالیٰ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اسلام کے دائرہ میں ہے اُسکو کافر جہنمی کہنا جائز نہیں من ترک الصلٰوۃ متعمدا فقد کفر یہ حدیث میں تہدید کے واسطے ہے اسکو کفر عملی کہتے ہیں نہ کفر حقیقی اگر سلام کے لام کو ادا نکریں اور السام علیک کہیں تو یہ معنی ہونگے کہ موت تجھپر ہو۔

مروی ہے کہ یہود نے حضرت کو کہا کہ السام علیکم۔ بی بی عایشہ نے جواب دئے کہ وعلیکم السام والذام یعنی تم پر موت اور خرابی السلام علیکم ایہا النبی پڑھتے وقت لام کو خوب اچھی طرح ادا کرنا چاہئے۔

ثَمَانِ۔ میم مفتوح کے بعد الف ثمان کیساتھ مذکور ہوا۔

ثَمَدَ۔ میم مفتوح کے بعد دال مہملہ ثمد کیساتھ مذکور ہوا۔

سَمُّوْا۔ بفتح سین وتشدید میم مضموم سے معنی (نام رکھو) قولہ تعالیٰ قُلْ سَمُّوْهُمْ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ (وما ابرئ) تحقیق اثم کیساتھ اسم میں مذکور ہوا۔

سَمِعُوْا۔ میم مکسور کے بعد عین مضموم صیغہ جمع ہے (سُنے وہ مرد ہیں)

صَمُّوْا۔ بفتح صاد وتشدید میم سے معنی (بہرے ہوئے) (من) صَمَّ۔ صمما وکذا صمم بفک الادغام نادرًا وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ (لا یحب اللہ)

سموات۔ جمع ہے سماء کی یعنی (آسمان وسائبان) کذلک اسمیۃ وسمی

(۱) اور الحجنت

وُسُماً۔ بضم سین باقی تحقیق اَثم کے ساتھ اسم میں مذکور ہوئی۔

سَمِعْتُمُوْہ۔ کا بیان آذ یتمونا میں مذکور ہوا۔

سَمِیْن۔ بالسین کا بیان ثمین بالثاء کے ساتھ مذکور ہوا۔

سَمِیّ۔ اثم ثاء ساکنہ کے ساتھ سم بالسین میں مذکور ہوا ہے۔

سِنَۃ۔ بکسر سین وفتح نون سے معنی (اونگھ) قال تعالیٰ لَاتَأْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَانَوْمٌ۔

سَنَۃ۔ بفتحتین مخففاً معنی (سال) اصلہ سنھۃ اوسنوۃ سنھات وسنوات وسنون جمع۔

سُنَّۃ۔ بضم سین وتشدید نون مفتوح معنی (روشس۔ وطبیعت۔ وخوی سنۃ اللہ بحکم خدا۔ وامرونہی اوتعالیٰ شانہ)۔

سَوِیّ۔ بفتح سین وکسر داو وتشدید یا سے معنی (برابر۔ وسالم۔ وتمامی خلقت اصل میں سَوِیْوٌ تھا سیوو کے تعلیل ہوئی صفت مشبہ ہے سوایا جمع مثل خطایا

سُوْءٰی۔ بضم سین وہمزہ مفتوحہ کے بعد الف مقصورہ سے معنی (بری چیز) مونث اسوء قولہ تعالیٰ۔ فَکَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ اَسَاؤُا السُّوْءٰی۔

سَوْءِ رَجُلٍ۔ سَوْءٍ بالفتح والاضافۃ فی النکرۃ وکذا رجل السوء فی المعرفۃ یعنی (مرد بد وبے خیر) قال الاخفش لایقال الرجل السوء ویقال الحق الیقین لان السوء لیس بالرجل بل غیرہ والیقین ہو الحق قال تعالیٰ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ یعنی (شرارت کی قوم)

سُوْءٌ۔ بضم سین اخیر میں ہمزہ معنی (بدی واندوہ)

سُوًی۔ بالضم سین والف مقصورہ معنی (برابر۔ ومیانہ ہر چیز) قولہ تعالیٰ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُہٗ نَحْنُ وَلَا اَنْتَ مَکَانًا سُوًی (قال الم)

سَوَاء ۔ بفتحتین باٰخر ہمزہ (برابر و میانہ ہر چیز)

سُوَاع ۔ بالضم (نام بت قوم نوح ؑ) قولہ تعالےٰ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا پارہ ۲۹

صُوَاع ۔ بضم صاد و باٰخر عین معنی (پیمانہ و پیالہ) قولہ تعالیٰ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ ۔

سَوْءَة ۔ بالفتح و تاء التانیث معنی (عورۃ ۔ یعنی شرمگاہ ۔ و رسوائی و سخت بد و زنا و خوی زشت) جمع سَوْات ۔

سوط ۔ (تازیانہ) اسواط جمع (وزدن بتازیانہ و آمیختن چیز بچیزے) (ن) و تسویط کذلک قولہ تعالیٰ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ پارہ ۳۰

صوت ۔ (آواز و آواز کردن) (ن) صائت نعت منہ تصوت کذلک ۔

سَنَابِل ۔ بفتحتین معنی (خوشہ ہا) جمع اور واحد اسکا سنبلہ ہے ۔

سُنْدُس ۔ بضم سین و دال (دیبا یا نوعے از دیباے تنک و باریک)

سَنَسِمُهُ ۔ (اب داغ دیں گے ہم اسکو) اصل میں نوسم تھا بعد کی تعلیل ہوئی (ض) وسمہٗ وسما بالفتح وسمۃً و سِمَۃً ۔

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَة (اب بلاتے ہیں ہم پیادے) اصل میں سندعو تھا واو التقای ساکنین سے لفظاً و خطاً محذوف ہوا زبانیہ جمع ہے زبینہ کی بمعنی (سرہنگ سلطان ۔ و دوزخیان)

سَوَّرَ ۔ سین سے معنی (دیوار پر چڑھا) صیغہ ماضی ہے تفعیل سے یہ قران شریف میں نہیں آیا لیکن تَسَوَّرُوْا آیا ہے یُسَوِّرُ مضارع مسور اسم فاعل

صَوَّرَ ۔ صاد سے معنی (صورت بنایا) ماضی ہے تفعیل سے اور یُصَوِّرُ مضارع مُصَوِّرُ اسم فاعل ۔

سُوْد ۔ بالضم (کالی) جمع اسود کی مثل اُحُرٌ حُمْرٌ غرابیب سود (کالی بھجنگ

اور کالی بھیل) اصل میں صفت موصوف ہے یہ ماخوذ ہے غراب سے یعنی کوے کے جیسے کالی غرابیب جمع غربیب کی یہ تاکید ہے یاصفت یقال غرابیب سود اسود غرابیب۔

سُوْرَۃ۔ بضم سین۔ (قران کا ایک قطعہ ہے) جسکو اول آخر ہے اور توفیقاً او رمترجم اور ملقب ومساۃ ہے کمتر اس کا تین آیت ہے وہی ان جعلت واوھا اصلیۃ فمنقولۃ من سورۃ المدینۃ اومن السورۃ التی ہی الرتبۃ والرفعۃ وان جعلت الواو مبدلۃ من الہمزۃ فمن السورۃ التی ہی البقیۃ والقطعۃ من الشئ والحکمۃ فی تقطع القران سورۃ منافع کثیرۃ للقاری کالمنازل للمسافر۔

صُوْرَۃ۔ بضم صاد (شکل) صور کصرد وصور کعنب جمع۔

سُوَر۔ بضم اول فتح ثانی جمع سورہ قولہ تعالیٰ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ (ومامن دابۃ)

سُوْر۔ بضم (دیوار) قولہ تعالیٰ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهُ بَابٌ (قال فما)

صُوْر۔ بضم صاد بغیرتا (سنگ جسکو منہ سے بجاتے ہیں پھونکتے ہیں۔

سَوف۔ فتح سین مہملہ آخر میں فا سے معنی (قریب)

فسوف۔ معنی (بس قریب ہے)

لسوف۔ (البتہ قریب) وَيَقُوْلُ الْإِنْسَانُ ءَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا (قال الم)

فلسوف۔ (پھر البتہ قریب) قولہ تعالیٰ اِنَّهُ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (وقال الذین)

ولسوف۔ معنی (اور البتہ قریب ہے) قولہ تعالیٰ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى (عم)

سُوْقٌ۔ بضم سین معنی (بازار) اسواق جمع قال تعالیٰ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ

یَمۡشِیۡ فِی الۡاَسۡوَاقِ۔
سُوۡق ۔ یہ جمع ہے ساق کی ایسا ہی سقیان بالکسر و اَسُوۡق قال تعالیٰ اَفَطَفِقَ
مَسۡحًا بِالسُّوۡقِ وَالۡاَعۡنَاقِ ۔ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِہٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ (۱۴ حٰمٓ)
صُوۡق ۔ بضم صاد معنی (بازار) یہ بھی ایک لغت ہے ۔
سَوۡق ۔ بفتح سین (چلانا ۔ ہانکنا) (ن) ساق الماشیۃ سوقًا و سیاقۃ و ساقًا
و سیاقًا قولہ تعالیٰ وَسِیۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی جَہَنَّمَ زُمَرًا ۔ (فمن اظلم ۵)
صَوۡق ۔ بفتح صاد (چلانا) یہ بھی ایک لغت ہے ۔
سَوِیًّا ۔ (برابر درست) قال تعالیٰ فَتَمَثَّلَ لَہَا بَشَرًا سَوِیًّا ۔
صَبِیًّا ۔ معنی (لڑکا) یعنی بچہ یہ دونو صیغوں میں نصب عامل سے ہے ۔
سَیِّدٌ ۔ سادتنا میں اس کی تحقیق مذکور ہے ۔
سَیۡف ۔ بفتح سین معنی (تلوار) سیاف و سیوف جمع یہ قران شریف میں نہیں آیا
صَیۡف ۔ بفتح صاد معنی (تابستان ۔ وگرما ۔ یا ایام بعد ربیع) اصیاف
جمع صیفٌ اَصیافٌ للمبالغۃ قال تعالیٰ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَالصَّیۡفِ ۔
سَیَکُوۡنُ ۔ کا بیان ان سیکون میں مذکور ہے ۔
سَیۡنَآءَ ۔ بالفتح والکسر ممدودًا و مقصورًا معنی (ایک پہاڑ کا نام ہے شام
میں وہ طور ہے) طور سیناء اضافت کیا گیا ہے طرف جھاڑ کے شاید جھاڑ زیتہ کا
ہو گا ۔
سِیۡنِیۡنَ ۔ بالکسر (ایک جھاڑ کا نام ہے) طور سینین اضافت کیا گیا ہے یہ
بھی ایک لغت ہے جیسا الیاس والیاسین ۔
سَیَہۡدِیۡنِ (قریب راہ بتا دیگا مجھکو) اسمیں یائے متکلم محذوف ہے
جیسا ولی دین میں ۔

سِیْٓئَ۔ بالکسر وفتح ہمزہ معنی (غمگین ہوا)
سَیِّئَۃٌ ۔ بالفتح وتشدید یائے متکلم مکسور وہمزہ مفتوح معنی (خطا و بدی و قحط و عذاب) اصل میں سیوءۃ تھا سید کی سی تعلیل ہوئی۔

فصل الشین المعجمۃ

شَجَرٌ۔ بفتحتین معنی (درخت) اَلشَّجَرَۃُ بفتحات ثلاثہ یعنی واحد یعنی تا وحدت کا ہے
شَجَرَ۔ بفتحات ثلاثہ معنی (جھگڑا اٹھا) (ن) شَجَرَ بَیْنَھُمْ اَلْاَمْرُ شُجُوْرًا
ترجمہ (مختلف شد درختان ایشان وکار) واصلہ الاختلاط منہ الشجر لاختلاط اغصانہ۔
شَرٌّ۔ کا بیان فصل الباء بشر میں مذکور ہوا۔
شَرَعَ۔ بفتحات ثلاثہ معنی (راہ ٹھہرایا) قال تعالیٰ شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ
اور شروع کیا (ف) شرع شرعًا وشروعًا۔
شِرْعَۃٌ ۔ بالکسر (طریقہ) قال تعالیٰ لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّمِنْھَاجًا
شُرَّعٌ ۔ بالضم وتشدید رائے مفتوح معنی (پانی پر آئی ہوئی چیز) یہ جمع ہے شارع کی شرعت الدواب فی الماء شرعا وشروعًا۔
شُرْبٌ ۔ بالضم معنی (نوشیدنی وخوردنی) قال تعالیٰ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْھِیْمِ قرأ نافع وعاصم وحمزہ بضم الشین والباقون بفتحہا (س) شرب شُربًا مثلثۃ ومشربًا وتشرابا بالفتح نوشید آب ومانند آں بالفتح مصدر است وبالضم والکسر اسم مصدر۔
شِرْبٌ ۔ بالکسر (حصہ از آب بقدر پینے کے) قال تعالیٰ قَالَ ھٰذِہٖ نَاقَۃٌ لَّھَا شِرْبٌ وَّلَکُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ۔ کُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ۔

شَطَطًا۔ بفتحتین معنی (ستم و زیادت و دوری از حق)

شِعْر۔ بالکسر (قول منظوم) انما سمی بہ لشرعہ بالوزن اشعار جمع۔ قال تعالیٰ عَلَّمْنَاہُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ۔

شَعْر۔ بفتح (موی) وشعرہ واحد اشعار وشعور وشعار بالکسر جمع یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

شُعَرَاء۔ بضم اول وفتح ثانی ممدود اجمع شاعر علی خلاف القیاس والقیاس شواعر قال تعالیٰ وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ۔

شِعْریٰ۔ بالکسر والف مقصورہ (نام ستارہ) وہی اشد ضیاءً من الغمیصاء عبدھا ابو کبشۃ

شُوریٰ۔ (مصلحت کرنا) قولہ تعالیٰ وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ۔

شَقِیٌّ معنی (بدبخت) اصل میں شَقِیْوٌ مقاسید کی تعلیل ہوئی (س) شقی اشقاوٗ بالفتح والکسر وشقاوشقاءً وشقوۃ بالکسر والفتح۔

شَكٍّ مُرِیْبٍ۔ (گمان شک میں ڈالنے والا) نعت الشک للمبالغۃ یعنی (وصف کیا گیا ہے) شک واسطے مبالغہ کے معنی (بہت بڑا شک)

شُکُوْر۔ بضمتین معنی (حق ماننا) (ن) شکرہ وشکرلہ شکرا وشکورا وشکرانا کلکفر کفرانا وشکر اللہ سعیہ اسے قبل عملہ۔

شَکُوْر۔ کصبور معنی (مرد بسیار شکر یعنی بڑا حق ماننے والا) الشکر تعظیم المنعم لکونہ منعما۔

شَنَآن۔ بفتحتین ہمزہ والف سے معنی (دشمن) (ف س) شَنَأَہ شنأً مثلثۃ وشناۃ ومشناءً ومشاءۃً ومشنورۃ نادراً وشنار نا بالفتح ویحرک وھو الاکثر وشنانا بلا ہمزہ قال تعالیٰ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰی اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی و منہ قولہ تعالیٰ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

شَوب ۔ بالفتح معنی (ملانا اور ملونی) (ن) شاب شوبا شائبہ (آمیزش وآلودگی) شوائب جمع۔

شُهَدَاء ۔ کامرا جمع شہید معنی (شہید ۔ حاضر ۔ وگواہ ۔ وکشتہ در راہ خدا از آنجہت کہ ملائکہ براو حاضر شوند)

شِيَة ۔ بکسر شین وفتح یا وبآخر ہا معنی (داغ) قال تعالیٰ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا۔

شِيْعَة ۔ بکسر شین وسکون یا فتح عین باخر ہا معنی (گروہ) قال تعالیٰ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ۔

شَيْبًا ۔ بالفتح اخیر میں تنوین کا الف شیب وشیب معنی (پیری وموی سفید) قولہ تعالیٰ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا (قال الہم اقبل لک)

شَيْبَة ۔ بالفتح اخیر میں ہا جو اصل میں تا ہے بسبب وقف ہا پڑھی جاتی ہے شیبہ معنی (پیری موسفید) قولہ تعالیٰ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً (اقل ما)

شَيْب ۔ بالفتح معنی (موی سفید وپیری یعنی بڑھاپا) (ض) شاب راسہ شیبا وشیبۃ وشیب شائب مبالغہ مثل لعل لائل قال تعالیٰ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا۔

شِيْب ۔ بالکسر (بوڑھے لوگ) فکیف تتقون ان کفرتم یوما یجعل الولدان شیبا السماء منفطر بہ اشیب بمعنی (سپید مو وپیر) لغت از ضرب غیر قیاس جا شیب بفتحتین الضا جمع۔

شُيُوخ ۔ بالضم والکسر معنی (بوڑھے) جمع شیخ کبیت وبیوت کذلک اشیاخ وشیخان بالکسر ومشایخ۔

شَانِئٌ۔ بفتح شین والف زائد رسم الخط ویای ساکن اور اخیر میں ہمزہ تحقیق اشیاء میں مذکور ہوئی قولہ تعالیٰ۔ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَاْىْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (سبحٰن الذي)

فصل الصاد المهملة

صَابِئِين۔ بتقديم الهمزة على الباء وبتقديم الباء على الهمزة
صَابِئِين (ایک دین سے دوسرے دین میں جانیوالے)

صابِرِين۔ بای مکسور وراے کسور سے معنی (صبر کرنیوالے)

صار۔ بالصاد سار بالسین میں مذکور ہوا۔

صَالِحَيْن۔ بفتح حاے حطی معنی (دو شخص پرہیزگار) قولہ تعالیٰ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ (قد سمع)

صالِحِين۔ بکسر حای حطی معنی (پرہیزگاران)

صَافِنَات۔ معنی (تین پاؤں پر کھڑے ہونے والے گھوڑے یا صف باندھنے والے) جمع ہے صافنۃ کی وفی الحديث من سرہ ان يقوم له الرجال صفوناً فليتبوأ مقعده من النار

صَافَّات۔ فاکی تشدید سے معنی (صف باندھے ہوئے) قال تعالیٰ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا (اور پر کھولے ہوئے) قال تعالیٰ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ۔

صبحان۔ بالصاد سبحان بالسین کے ساتھ مذکور ہوا۔
صبنا۔ بالصاد سبا بالسین کیساتھ مذکور ہوا۔

صَبًّا۔ بالصاد سبوا بالسین کیساتھ مذکور ہوا۔

صَبُور۔ صاد مہملہ سے سبور بالسین کے ساتھ مذکور ہوا۔

صَحو۔ بالصاد سحر بالسین کیساتہ مذکور ہوا۔

صَبِیّ۔ بالصاد سبا بالسین کیساتہ مذکور ہوا۔

صد۔ بالصاد سد بالسین کے ساتہ مذکور ہوا۔

صَدّوا۔ بفتح صاد معنی (روکے) صیغہ جمع بحث اثبات فعل ماضی معروف۔

صُدّوا۔ بضم صاد معنی (روکے گئے) صیغہ جمع بحث اثبات فعل ماضی مجہول قولہ تعالیٰ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ

صَدْر۔ بالصاد سدر بالسین کیساتہ مذکور ہوا۔

صدید۔ بالصاد سدید بالسین کیساتہ مذکور ہوا۔

صَدَقات بفتحتین جمع ہے صدقہ کی بفتحتین معنی (جو چیز للّٰہ محتاج کو دیتے ہیں۔ اور زکوۃ۔ اور مہر)

صَدُقات۔ بفتح صاد وضم ثانی جمع صدقہ کی بفتح اول وضم ثانی معنی (مزدوری وہر) منہ قولہ تعالیٰ۔ وَاٰتُوا النِّسَاۤءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً (لن تنالوا)

صَدَقَتْ بفتحات ثلاثہ وتخفیف دال وسکون تا سے معنی (سچ کہے (ن) صدق فی الحدیث (راست شد در سخن گفتن) قولہ تعالیٰ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (وما ابرئ) ۱۳

صَدَّقَتْ۔ بفتحات ثلاثہ وتشدید دال سکون تا سے معنی (سچائی) قولہ تعالیٰ وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ (قد سمع) ۲۸

صِدِّیق۔ کسکیت معنی (بڑا سچا۔ لقب ہے حضرت یوسف صدیق۔ اور عبداللہ۔ ابوبکر صدیق) کا علی نبینا وعلیہم السلام۔

صَدِیق۔ کا معنی (دوست۔ وراست ودرست) اَنْ تَاْکُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ (قد افلح) فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ (وقال الذین)

(حمیم۔ دوست۔ قرابت)

صِرٌّ اور صُرٌّ۔ سر کے ساتھ مذکور ہے۔

صَرْحًا۔ بالفتح والف تنوین (محل وکوشک بلند) تنوین نصب عامل ناصب سے آئی ہے۔

صَرْعٰی۔ بالفتح والف مقصورہ سے معنی (ٹپکی ہوئی۔ بچھڑی ہوئی یعنی زمین پڑی ہوئی) جمع ہے صریع کی۔

صرح۔ بالصاد سرح بالسین کیساتھ مذکور ہوا۔

صَرَفَ۔ صُرِّفَ۔ صاد سے سرف بالسین کیساتھ مذکور ہوا۔

صرق۔ صاد سے سرق بالسین کیساتھ مذکور ہے۔

صَعد۔ صعید صاد سے سعد بالسین کیساتھ مذکور ہے۔

صکت۔ صاد سے سکت بالسین کے ساتھ مذکور ہوا۔

صَلَّ۔ صاد سے سل بالسین کیساتھ مذکور ہوا۔

صَلّٰی۔ معنی (نماز درود پڑھا) تحقیق تسل کیساتھ مذکور ہوا۔

صِلِیّ۔ بکسرتین وتشدید یا معنی (آگ میں بیٹھنے والا یعنی گھسنے والا) حمزہ وکسائی وحفص نے بکسر صاد پڑھا ہے اور باقی قراء بفتح صاد۔ یہ فعیل بمعنی فاعل اور کسرہ صاد شاید مناسبت کسرہ دوم کے واسطے ہے گا باقی تحقیق تسل کیساتھ ذیل

میں اور قصلیہ کیساتھ تسلسلہ میں مذکور ہوئیں۔

صَلٰوۃ۔ معنی (نماز درود) تحقیق تسل کیساتھ تصل میں اور رسل کیساتھ صل میں مذکور ہوئیں۔

صَلَوٰات۔ (نمازیں) جمع ہے صلوۃ کی اور کنیسے جہودوں کے اصلہ بالعبرانیہ سلوتا بفتح اول وضم دوم قال تعالیٰ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ قرآن شریف میں یہاں ایک ہی جگہ وقف سے بغیر علامت وقف کے۔ (اقترب ۱۲)

صمد۔ صاد سے ثمد بالثا کے ساتھ مذکور ہوا۔

صمت۔ صاد سے ثمت بالثا کیساتھ مذکور ہوا۔

صنوان۔ معنی (جڑ ملی ہوئی درخت) عام ہے یا خاص کھجور کے درخت کے واسطے جمع ہے جیسے قنوان قنواد (بمعنی اخوشہ) صنوہ مفرد المصغر صُنَیّ اصلہ صینوا علی کسید قال اللہ تعالیٰ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وفی الحدیث عم الرجل صنوابیہ احفظونی فی العباس فانہ عمی وصنوابی۔

صواب۔ صاد سے ثواب بالثا کیساتھ مذکور ہوا۔

صواع۔ صاد سے سواع بالسین کیساتھ مذکور ہوا۔

صواف۔ بہ تشدید فا معنی (پاؤں باندھے اونٹ صف باندھے ہوئے اونٹ) جمع ہے صافہ کی صواف ای مصفوفہ فواعل بمعنی مفاعل واحد کا الف جمع داو سے بدل ہوا ہے۔

صورۃ۔ صاد مہملہ سے سورہ بالسین میں مذکور ہوا۔

صحر۔ صاد مہملہ اور راہی ہوز سے سحر بالسین والحا میں مذکور ہوا۔

صِحِّھُوْ - بالکسر صاد سحر بکسر سین میں مذکور ہوا۔
صَیَاصِیْ - معنی قلعے اور حصار ا جمع ہے صیصۃ کی وہو یحصن بہ وکذلک یقال لقرن الثور والفتح وشوکۃ الدیک ۔

فصلُ الضَّادِ المعجمۃ

ضاد معجمہ کا مخرج زبان کا داہنا یا بایاں کنارہ ہے داہنے بائیں کے طرف کے اوپر کے ڈاڑھوں کے ملنے سے اور اس کی آواز ظاے معجمہ کی آواز سے مشابہ ہے یہاں تک کہ عوام الناس تمیز نہیں کر سکتے اسی سبب سے اعتراض کرتے ہیں کہ یہ قاری ضاد معجمہ کو ظاے معجمہ پڑہتا ہے ضاد کی آواز ظا کی مشابہ ہونیکے بہت دلائل ہیں۔

پہلی دلیل یہ کہ فقہا اور قرا اور مفسرین اور صرفیین مثل صاحب[۱] رعایہ و جہد المقل[۲] و منہیہ جہد[۳] - و جزریہ[۴] و شرح جزریہ[۵] اور دوسری شرح[۶] ملا علی قاری و نشر[۷] و منہاج[۸] و طیبۃ النشر[۹] و تمہید[۱۰] و رسالہ[۱۱] مولانا عبد الرحیم و رشحۂ[۱۲] فیض و شاطبی[۱۳] و تفسیر کبیر[۱۴] و اتقان[۱۵] و کشاف[۱۶] و بیضاوی[۱۷] و عزیزی[۱۸] و حسینی[۱۹] و فتاوی قاضی خان[۲۰] و عالمگیری[۲۱] و کبیری[۲۲] و برہان[۲۳] و تجنیس[۲۴] و خلاصۃ[۲۵] الفتاوی و درمختار[۲۶] و طحطاوی[۲۷] و شامی[۲۸] و خزانۃ[۲۹] المفتین و خزانۃ[۳۰] اکمل و حلبیہ[۳۱] و فتاوی[۳۲] نقشبندیہ و بزازیہ[۳۳] و عنابیہ[۳۴] و تاتارخانیہ[۳۵] و خزانۃ الروایات[۳۶] و رسالہ[۳۷] ارکان و تہذیب[۳۸] و ذخیرہ[۳۹] و فتح[۴۰] القدیر و خیریہ[۴۱] و جامع[۴۲] الروایات و مفتاح[۴۳] الصلوۃ و محاسن[۴۴] العمل و البیان[۴۵] الجزیل و احیاء[۴۶] العلوم و کیمیائ[۴۷] سعادت و زاد الاخرۃ[۴۸] و شافیہ[۴۹] و رضی[۵۰] و جاربردی[۵۱] و فصول[۵۲] اکبری و فتاوی[۵۳] برہنہ و رسالہ[۵۴] نجم الدین و مختار[۵۵] الفتاوی و سمرقندی[۵۶] و منبہہ[۵۷] و مجموعہ[۵۸] سلطانی - بغیۃ[۵۹] المرتاد و میزان[۶۰] و حروف[۶۱] الہجاء

۶۲
اور وجیز کروری اس بات کے قائل ہیں کہ ضاد معجمہ اور ظائے معجمہ مشتبہ ہیں اب جاننا چاہئے کہ ضاد و ظا میں کئی شباہتیں ہیں۔

پہلی شباہت یہ کہ ہر دو کا سر تخم خربزہ کی مشابہ ہے یہ بحث خطاطین سے متعلق ہے نہ فقہاء و قراء سے۔

دوسری شباہت یہ کہ ہر دو معجمہ فوقانیہ ہیں یہ بحث بھی لغت سے متعلق ہے

تیسری شباہت یہ کہ ہر دو پانچ صفات میں متحد ہیں مگر استطالت کی صفت ضاد میں زیادہ ہے یہ بحث فقط قراء سے متعلق ہے نہ فقہاء سے پس قراء کے نزدیک ضاد اور ظا میں شباہت وصفی خوب ثابت ہے اسی سبب سے صاحب جزری جدائی اور تمیز کی تاکید ہے اور جاننا چاہئے کہ ضاد کو ظا کے ساتھ مشابہت وصفی بھی ہے اور مشابہت صوتی بھی۔

چوتھی شباہت یہ کہ ہر دو کی آواز مشابہ ہے فقہاء اور قراء کے قول سے یہی شباہت مراد و مقصود ہے اسلئے کہ قراء و فقہاء صورت تلفظ سے بحث کرتے ہیں پس متشبہ الصوت ہونا ضاد اور ظا کا جمہور فقہاء اور قراء سے ثابت ہو چکا اب مشابہت صوتی کو مشابہت وصفی قرار دینا خطائے عظیم ہے۔

علاوہ یہ کہ بعض فقہاء سے مثل صاحب جہد المقل نے مفصلاً اور صراحۃً لکھا ہے کہ (الضاد والظاء والذال المعجمات الکل مشارکات فی الجھر والرخوۃ وتشابہ فی السمع الی آخرہ) اور اسی میں ہے (اولیشبہ صوتہا ای صوت الضاد المعجمۃ صوت الظاء المعجمۃ بالضرورۃ) اور سعایہ شرح شاطبی میں ہے ان ھذہ الثلاث ای الضاد والظاء والذال متشابھۃ فی السمع والضاد لاتفرق من الظاء الا باختلاف المخرج وزیادۃ الاستطالۃ فی الضاد ولولاھما لکانت احداھما الاخریٰ اھ۔

خلاصہ یہ کہ ضاد و ظا حالت میں مشابہ ہیں یعنے ضاد اور ظا کی آواز سننے میں

ایک ہی آتی ہے انتہی ملخصاً۔

صاحب جہد المقل اور رضا صاحب سعایہ صراحۃً و مفصلاً لکھتے ہیں کہ ضاد اور ظا مشتبہ الصوت ہیں پس یہ مفصل قول بیان ہوگا ان فقہا وغیرہ کے قول کا جو مجمل ہے پس مشابہت سے مراد مشابہت صوتی ہے اجماعاً سب کے پاس نہ دوسری کوئی شباہت اور یہ کہنا بھی باطل ہوا کہ ضاد کی آواز جدی ہے کسی حرف کی آواز سے متشابہت نہیں رکھتی اسلئے کہ بالاتفاق بالاجماع ضاد مشتبہ الصوت ہونا ظاء کیساتھ مجملاً و مفصلاً باسنۂ کتاب سے ثابت ہو چکا والآن لاریب فیہ فمن اہتدیٰ فالسکر فی فیہ۔

اور کوئی فقیہ اور کوئی قاری کوئی مفسر نے ضاد کو دال مہملہ کے مشابہ نہیں کہا ہے پس ضاد کو دال مہملہ کے مخرج اور آواز سے پڑھیں تو بالاتفاق نماز فاسد ہوگی اور ضاد کو ظاء کی آواز اور مخرج سے پڑھیں تو متقدمین کے نزدیک نماز فاسد ہوگی اور متاخرین کے نزدیک نماز فاسد نہوگی۔ اس سبب سے کہ ضاد اور ظا مشتبہ ہیں چنانچہ یہ قاعدہ تیسرے باب میں مفصلاً و مشروحاً مذکور ہوا ہے۔ من اراد الاطلاع علیہ فلیراجع۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ضاد کو دال پڑھنے کی صورت میں بہت سے معنی خلاف مقصود فاسد فحش ایک دوسرے کے ضد واقع ہوتے ہیں چنانچہ بجائے فترضیٰ فتردیٰ پڑھا جاوے تو معنی بدتر ضد مختلف ہونگے اسلئے کہ فترضیٰ کا معنی (پس خوشنود ہوگا تو) اور فتردیٰ کا معنی (پس اوندھا گڑھے میں گریگا تو اور ہلاک ہوگیا تو) ان دونوں لفظ کی تحقیق باب سوم فصل الثانی میں مذکور ہے اور علیٰ ھذا القیاس بجائے ولا الضالین کے ولا الدالین پڑھا جاوے تو معنی فاسد بدتر ہونگے ولا الضالین کے معنی (گمراہ ہونیکا راستہ مت چلا) ولا الدالین کے معنی (ہدایت پانیوالوں کا راستہ مت چلا)

اور ایسا ہی ضَرّ کے معنی نقصان اور دَرَّ کے معنی دودھ اور نیکی اور نفع کے ہیں اسیطرح مَرَض کے معنی بیماری اور مرد کے معنی میوہ پختہ پلٹنے کی جاسے۔ مرض اور مرد کے اُردو استعمال میں معنی قبیح فضیح پیدا ہوتے ہیں۔

مریض کے معنی بیمار اور مرید کے معنی سرکش نافرمان۔

مرضی۔ کے معنی بیمار لوگ اور مردی کے معنی سرکشی کرنیوالے کے

رضی اللہ عنہ۔ کے معنی (راضی ہووے اللہ تعالیٰ اُس سے) اور ردی اللہ عنہ کے معنی ہلاک ہوے اللہ اُس سے اور لاتعضلوا کہ جس کے معنی نہ روکو۔ اور لاتعدلوا کے معنی نہ انصاف کرو اور نقض کے معنی توڑنا اور نقد کے معنی پرکھنا

ناضرہ کے معنی روشن اور تازے ہونیوالے اور ناظرہ کے معنی مرنیوالے اور نکلنے والے ان الفاظ کے مختلف معانی سے صاف ظاہر ہے کہ کسیطرح بجائے ضاد کے دال نہیں پڑھ سکتے اور تفحص لغات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بجائے ضاد کے ظا پڑھیں تو اس قدر قباحت واقع نہیں ہوتی جیسے دال پڑھنے سے ہوتی ہے ضاد کی جگہ ظا پڑھنے سے صرف اتنا ہوگا کہ لفظ مہمل یا مغایر ہو جائیگا۔

ضاد اور ظا اور دال کو انکے مخرجوں سے پڑھنا چاہئے اگر کوئی باوجود محنت ومشقت ومہارست کے بھی پوری طور سے مخرج ضاد کو ادا نہ کرسکے تو وہ معذور ہے بسبب عذر کے ضاد کو ظا کے مخرج سے پڑھنا چاہئے اسلئے کہ (الضرورات تبیح المحذورات۔

گر ضرورت بود روا باشد بے ضرورت چنیں خطا باشد

اور ضاد کو عذر کے سبب سے دال پڑھنا فقہ اور تجوید کے خلاف ہے اسلئے کہ ضاد اور دال میں کوئی ایسی مناسبت نہیں جو ایک دوسرے کی قائم مقام ہو کما لایخفی علی من لہ فی الفقہ واللغۃ حظ اوفی۔

تیسری دلیل یہ کہ جمہور قراء کی نزدیک ضاد اور ظا میں دو فرق ہیں جزری نے لکھا ہے ؎

الضاد باستطالۃ ومخرج میز من الظاء وکلها تجی

یعنی ضاد کو بذریعہ صفت استطالۃ سے اور مخرج کی ظا سے تمیز کرو اور تمام ضاد اور ظا جو قران شریف میں ہیں مفصلاً و مجملاً آیندہ بیان کرتا ہوں فقط پس اگر ضاد کو دال مفخمہ کی آواز یا اور کوئی آواز سے پڑھیں تو یہ تیسرا فرق ہوگا وھذا خلف یعنی یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ ضاد اور ظا میں دو فرق ہیں انہیں میں تمیز ہوتی ہے۔ اگر ضاد کو دال مفخمہ کے آواز سے پڑھیں تو تیسرا فرق خلاف قرار داد قراء کے ہوگا۔ اور جو خلاف قرار داد قرار کا ہے وہ باطل ہے

چوتھی دلیل یہ کہ ضاد کو دال مفخم کے آواز سے پڑھیں تو ضاد اور ظا میں بالکل فرق بیّن ہو جاتا ہے اسکو بچہ جاہل بھی سمجھ سکتا ہے پھر قراء ضاد و ظا کی تمیز کرنے جد و جہد کیوں کئے ہیں اس سے ثابت ہے کہ ضاد و ظا مشتبہ الصوت ہیں انکا فرق اشد ضروریات سے ہے ان کی تمیز مخرج ضر سے اور صفت استطالۃ سے ہے۔

پانچویں دلیل یہ ہے کہ صاحب جزری نے قران میں جتنے حرف ظا آئے ہیں سب کو جمع کیا ہے تا کہ ظاء و ضاد بایکدیگر تمیز سے پڑھے جاویں اس سے صاف ظاہر ہے کہ ضاد و ظا مشابہ و مماثل ہیں اور دال جدا اور مباین ہے۔

چھٹی دلیل یہ ہے کہ ضاد کو بعض لوگ ولا الضالین خالص دال کی مخرج اور اسی کی آواز سے پڑھتے ہیں یہ بالکل غلط فاحش ہے کہ جس سے بالاتفاق نماز فاسد ہوتی ہے

اور بعض لوگ ولا الدالین مستعلیہ و مفخم دال کے مخرج اور اسی کی آواز سے پڑھتے ہیں

یہ تو بالکل مہمل اور فحش ہے اس لئے کہ عربی میں اسی صفت کی دال نہیں ہے اس سے بھی بالاتفاق نماز فاسد ہوتی ہے۔

اور بعض ولا الظالین ظا کے مخرج اور اسی کے آواز سے پڑھتے ہیں یہ بھی غلط ہے جس سے متقدمین فقہا کے نزدیک نماز فاسد ہوتی ہے اور متاخرین فقہا کے نزدیک ضاد ظا متشابہ اور دونوں کی جدائی دشوار ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی کامر ذکرہ۔

اور بعض قاریوں نے ولا الضالین ضاد کے مخرج اور دال مفخم کے آواز سے پڑھتے ہیں یہ بھی غلط ہے۔ محققین قراء کے نزدیک رکاکت سے خالی نہیں ہے

اور بعض محققین قراء بحسب علم فقہ وغیرہ ولا الضالین ضاد کے مخرج اور ظا کے آواز سے پڑھتے ہیں۔ ھذا لان ہذا ہو المختار عند من تجسس وتفتش وتحقق ولم یصر علے ضلالۃ وجہالۃ المرکبۃ من بعد ماتبین الحق لان اتباع الحق احق الحمد لمن بیدہ ازمۃ التوفیق علے ا لعمنی ھذا التحقیق

اللہ جل جلالہ کا شکر کہ یہ کمترین نادان ہیچمدان چالیس سال کے عرصہ میں متعدد حفاظ اور قاریوں سے قران مجید کی تحقیق کرتا رہا اور ضاد کو دال مفخمہ کی آواز سے پڑھتا رہا جب سید القراء حضرت سید محمد تونسی رحمۃ اللہ علیہ پر عرض کیا تو انہوں نے ضاد کو ظا کی آواز کے مشابہ پڑھایا عاجز کو یہ بہت خلاف معلوم ہوا اپنی فہم ناقص سے واہی تباہی اعتراضات کرتا رہا اسلئے کہ ترک العادۃ عداوۃ ؎

چھاتی پہ گر پہاڑ بھی ہووے تو ٹلسکے ٭ مشکل ہے جی میں بیٹھی سوجی سی نکلسکے

اگر خوب غور سے کتب فقہ وتجوید اور تفسیر اور رہبر دو فتوی مولوی محمد عبدالحی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کاملہ پر انصاف سے نظر غور کیا تو حضرت قاری صاحب دامت برکاتہ کے قول وفعل کو حق وصائب پایا اور اپنی قدیم عادت سے عائد اور تائب ہوا اور حق

کیطرف آئب ہوا الحمدللہ تعالیٰ کہ سیہ اجہل لبسیط تمھا اللہ جل جلالہ کے توفیق سے ضداور ہٹ دھرمی سے مرتکب نہیں ہوا۔

بعض اخوان باوجود اس صریح دلایل کے اپنی عادت سے آئب وعائد وتائب نہیں ہوتے اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وجنبنا اجتنابہ۔

ضاد ظا کی آواز سے مشابہ پڑھا جاوے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص ضاد کو ظا پڑھتا ہے اس طرح پڑھنے سے حروف تہجی کا ایک حرف کم ہوتا ہے یہ کہنا نادانی ہے اسلئے کہ وہ شخص ضاد کو ضاد ہی کی مخرج سے اور ظا کی آواز سے پڑھتا ہے پس حروف تہجی باعتبار مخارج اونتیس ہوے اگر آواز کی شباہت کا اعتبار کریں تو یہ حروف بھی کم ہونا لازم آویگا۔ ء ع۔ ت ط۔ ث س ص۔ ح ہ۔ خ ق۔ ذ ز ض ظ۔ یہ مشتبہ الصوت حرف کم ہونا لازم آویگا بے علم وبے تحقیق لوگ حقیقت کو نہ معلوم کرکے اعتراض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تحقیق کی توفیق رفیق عطا فرماوے وقلت فی ہادی التجوید ؎

ضاد ضرسے باکنارہ از زباں شد مستطیل
شد ادا از جانب ایمن والیسرا اے خلیل
مشتبہ در سمع آمد ضاد وظا چوں تا وطا
نیز ہمچوں صاد وسین بنگر کتاب فقہ را

دوسرے حروف جو متشابہ ہیں صفات سے آپس میں متغایر ہونے سے ہر شخص انکے فرق کو سمجھ لیتا ہے مثلاً طا کے مہلہ مستعلیہ ہونے سے اور تا کے فوقانیہ مستفلہ ہونے سے یعنی طا کو اسکے اوپر سے موٹی آواز نکلنے سے اور تا کے واسطے دبی ہوئی باریک آواز نکلنے سے ہر شخص سمجھ لیتا ہے کہ یہاں تا پڑھا جاتا ہے اور وہاں طا بر خلاف ضاد وظا کے کہ ہردو تمام صفات میں متحد برابر ہیں۔

مگر ضاد میں صفت استطالت ہے اور یہ صفت آواز سے کچھ تعلق نہیں رکھتی تا عام لوگ ضاد ظا کی آواز کو قاری کی آواز پڑھے اور باریکی کے سبب سے تمیز کر لیں اسلئے کہ ضاد و ظا میں پری و باریکی کا فرق نہیں ہے لیکن اس فرق کے ممارست و مہارت والا البتہ اچھی طرح داڑھوں سے ادا کرنیوالے سے سنکر سمجھ لے سکتا ہے کہ یہاں ضاد پڑھا جا رہا ہے اور وہاں ظا مشق کے لئے چند کلمات قرانیہ لکھے گئے۔

قَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيدًا۔ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ۔ قَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا كَثِيرًا۔ وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ۔ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ۔ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ۔ اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ۔ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً۔ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً۔ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِينَ بَعْضًا۔ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِينَ۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ۔ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنّٰظِرِينَ۔ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا۔ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ ذٰلِكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا وَنَذَرُ الظّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا۔ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا۔ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ۔ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ۔ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ۔

وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِينَ۔

بعض لوگ ضاد کے مخرج کو سیاہی لگانے کا اعتراض کرتے ہیں کہ دال و ظا کی

مخرج پر سیاہی لگا کر ضاد کو پڑھیں تو ظا کی آواز سے پڑھنے والی زبان کو سیاہی لگیگی نہ دال کی آواز سے پڑھنے والے کی زبان کو لگیگی۔ یہ اعتراض ضاد کو دال مفخمہ کے آواز سے پڑھنے والے پر بھی وارد ہوتا ہے ضاد کو جب اچھی طرح اُسکے مخرج سے کمال احتیاط سے زبان کو دراز ہونے دیکر اور اندر کھینچکے داڑوں کیطرف لگا کے ادا کریں تو زبان کو سیاہی نہ لگیگی خواہ آواز ضاد کی آواز کے مشابہ ہو یا دال مفخمہ کی آواز کے مشابہ بھر حال منہہ کالا نہو گا اگر ضاد کی ادا کرنے میں یہ احتیاط نہ ہو تو اور خلل واقع ہو اور جیب سامنے دراز ہو خواہ اسکو دال مفخمہ کی آواز سے پڑھیں یا ظای معجمہ کی آواز سے پڑھیں بھر حال منہہ کالا ہو گا چنانچہ اسکا تجربہ بعض اعتراض کرنیوالے سے ہوا اور وہ عامل ہوئے ضاد کا ادا کرنا مشکل ہونیکا یہ سبب ہے کہ اسکے ادا کرنے میں جیب بازو کو حرکت کرنا ضرور ہے اور باقی حروف کے ادا کرنیمیں جیب سامنے حرکت کرتی ہے سیدہی چال آسان ہے بازو کیطرف چلنا یا پہلو پر چلنا مشکل و دشوار ہے ضاد کے ادا کرنے میں جیب کو کھیکڑے کی چال چلنا ہوتا ہے اسی سبب سے ضاد کو زیادہ ممارست چاہئے خواہ اسکو ظا کے آواز سے پڑھیں یا دال کی آواز سے۔

جاننا چاہئے کہ اکثر قاریوں کو ضاد کو دال مفخمہ کے آواز سے پڑہنے کا اعتبار نہیں بلکہ تھوڑے محققین کو بدلائل قاطعہ ضاد کو ظا کی آواز سے پڑہنے کا اعتبار ہے بہت سے مقاموں میں اکثر کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ بسبب قوت دلایل کے کمتر کا اعتبار ہوتا ہے یہ بحث کتاب ہدایۃ الاخوان الی قراءۃ ام القران کے فصل پنجم کے سوال پنجم کے جواب میں بہ تحقیق تمام مذکور ہے باوجودیکہ فقہ و تجوید وغیرہ کے ۶۲ کتب سے ضاد مشبہۃ الصوت ظا ہے پھر اکثر لوگوں کا غافل ہونا عجب ہے اول یہ ہے کہ دین کے کاموں میں تغافل سُستی ہے سو ظاہر ہے اللہ تعالی تحقیق کی توفیق رفیق عطا فرما دے۔

دوم یہ بھی ممکن ہے کہ کسی زمانے میں زبانی مناقشہ مجادلہ ہوکر یہ اصرار وضد ہوئی ہے ورنہ اس غلطی پر استقامت واصرار کرنے کیواسطے کوئی وجہ اور سبب معلوم نہیں ہوتا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

ضَأن۔ بفتح ضاد وسکون ہمزہ سے معنی (بھیڑ) قولہ تعالیٰ ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ۔ (ولو انّنا)

ظَعَن۔ بفتح ظاء معجمہ اور سکون عین سے معنی (سفر) قولہ تعالیٰ یَوْمَ ظَعْنِکُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِکُمْ (ربما)

ضالین۔ ضاد معجمہ سے والین کیساتھ مذکور ہوا۔

ضحٰها۔ ضاد معجمہ اور حا سے دحٰها کے ساتھ مذکور ہوا۔

ضَرّ۔ ضُرّ۔ بالفتح وبضم معنی (گزند وگزند رسانیدن) خلاف نفع د زن خواستن برزن پیشیں) بفتح مصدر است وبضم اسم مصدر والفعل من نصر یقال ضرہ ربہ۔ ضُرّہ (سوکن) ضرائر جمع۔ ضرتان (دو سنگ آسیا) ضر بالضم مرفوعاً ومجرور اقران شریف میں چودہ جگہ ہے اور بالفتح مرفوعاً ایک جگہ نظر آیا قولہ تعالیٰ۔ یَدْعُوا لَمَنْ ضَرُّہٗ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِہٖ (اقترب) اور ضَرًّا بالفتح منصوباً نو جگہ نظر آیا اور بضم منصوباً کہیں نظر نہیں آیا۔

ضَرّاء۔ کا بیان باساء کے ساتھ مذکور ہوا۔

ضِرا۔ بالکسر معنی (گزند رسانیدن) مصدر بمعنی المضارۃ)

ضِعف۔ بالکسر معنی (دوچند) کثیر فی القرآن۔

ضَعْف۔ ضعف بضم عند اہل الحجاز وبالفتح عند تمیم معنی (سستی وناتوانی خلاف قوت) (ک ن) ضعف ضعفا بالفتح۔ والضم۔ ضعافاً بالفتح وضعافۃ بالضم است قولہ تعالیٰ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ۔ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ

ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً
(اتل ما اوحی)

ضَلُّوا ۔ صیغہ جمع مذکر غائب معنی (گمراہ ہوئے)

ظلوا (ہمیشہ ہوئے) قولہ تعالیٰ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوا
فِيهِ يَعْرُجُونَ (ربما)

ضلال ۔ کا بیان تضل میں مذکور ہوا ۔

ضَلَلْنَا ۔ کا بیان نضل میں مذکور ہوا ۔

ضنین ۔ کا بیان ظنین میں مذکور ہوا ۔

ضِيزٰى ۔ ای جائرۃ من ضازہ یضیزہ اذا اصابہ وجار علیہ قسمۃ ضیزی
بلنا ہونڈ اخراب اصل ضاد کی ضمہ سے ہے ضمہ بسبب یا کے قبل ہونیکے کسرہ
سے بدل ہوا جیسے حیکی بین ۔

فصل الطاء المهملة

طاب طاء مہملہ سے تاب بالتا کیساتھ مذکور ہوا ۔

طٰسٓمٓ ۔ بفتح طا متصل بالف بقراءت وکسر سین کہ نونش مدغم بمیم بر سین و میم
(حروف مقطعات) اللہ اعلم بمرادہ بذلک ۔

طَاعَت ۔ معنی (بندگی) اصل طوعۃ اجوف واوی ہے ۔

طَاقَة ۔ معنی (توانائی) اصل میں طوقۃ اجوف واوی ہے ۔

طامہ ۔ میم کے تشدید سے معنی (حادثہ ۔ آفت) قال تعالیٰ فَإِذَا جَآءَتِ
الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى (عم)

طعام ۔ طا کے بعد عین سے معنی (کھانا) الطعام (کھلانا)

طِبْتُمْ - طاء حطی سے بُتُمْ کے ساتھ مذکور ہوا۔
طِيْنٍ - طاء حطی سے تین ثا کے بیان میں مذکور ہوا۔
طَرَائِقَ - جمع معنی (راہیں) اور فرقے منہ قولہ تعالیٰ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ای ذوی طرائق او فرقا مختلفا (تبارک ۱۵)
طَفِقَ - آخر میں بغیر الف کے معنی (شروع کیا) سمع اور ضرب کے باب سے قولہ تعالیٰ رُدُّوْهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ (ومالی ۱۲) جھاڑنے لگا پنڈلیاں اور گردنیں)
طَفِقَا - اخیر میں الف تثنیہ کا ہے یہاں مد طبعی کا لحاظ کرنا ضرور ہے قولہ تعالیٰ فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰهُمَا رَبُّهُمَا (ولو اننا) فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى (قال الم ۱۶)
طَلَاقٌ - طاء حطی سے تلاق بالتاء میں مذکور ہوا۔
طُوْبٰى - بالضم معنی (پاک و پاکیزہ) بروزن فُعلی اصلہ طُيْبٰى بالضم من الطيب قلبوا الياء واوا للضم ما قبلہا فصار طُيْبٰى طوبٰى یقال طوبی لک وطوباک دعانا۔ واسم شجرۃ فی الجنۃ سے

تو و طوبے و من و قامتِ یار فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت اوست

طَوْلٌ - فتح طاء حطی و سکون واو سے معنی (مقدور)
طُوْلٌ - بضم طا و سکون واو سے معنی (دراز)
طَهِّرْ - بغیر الف کے معنی (پاک کر تو ایک مرد) باب تفعیل سے۔
طَهِّرَا - تشدید ہا اور آخر میں الف سے معنی (پاک کرو تم دو مرد) وَعَهِدْنَا

اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَہِّرَا بَیْتِیَ (الٓمٓ ۱۵)

طَیْرٌ۔ تیر میں مذکور رہوا۔

طَیِّبٌ۔ کسید معنی (پاک وحلال۔ نام فرزند حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

فصل الظّاء المعجمۃ

ظَآلِّیْن۔ بالظاء المعجمۃ والین بالدال المہملۃ کے ساتھ مذکور رہوا۔

ظِلٰال۔ فصل تا تظلیل میں مذکور رہوا۔

ظُلُمٰت۔ فصل زا حرف ظلم زلتم کے ساتھ مذکور رہوا۔

ظِلّ ظَلِیْل معنی (سایۂ دایم) یا مبالغہ است مثل لیل لئیل۔

ظَلَلْنَا۔ فصل تا اور حرف تظلیل میں مذکور رہوا۔

ظَلَمُوْنَا۔ معنی (ظلم کیا انہوں نے ہم پر) نا ضمیر متصل منصوب ہے۔

ظَہِیْر۔ معنی (یاری کرنیوالا) تحقیق اسکی رسول اخیر میں مذکور رہے۔

فصل العین المہملہ

عَاتِیَۃ۔ عین مہملہ سے فصل الف حرف اتیہ میں مذکور رہوا۔

عَاد۔ (ہود علیہ السلام کے قوم کا نام ہے) سمّوا باسم جدہم عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علی نبینا و علیہ السلام کہ عاد اولی جو ریح صرصر سے ہلاک ہوے اُسکے پیچھے ہوے وہ عاد اخریٰ تھے۔ جو صالح علی نبینا علیہ السلام کی قوم ہے یا عاد ثانی ارم ہے اور الم ترکیف فعل ربک بعاد ارم ذات العماد سے معلوم ہوتا ہے ارم عاد اولی ہے منصرف باعتبار الحی وقیل تمنع للعلمیۃ والتانیث باعتبار القبیلۃ

عَادٍ۔ معنی (حد سے بڑھنے والا) اصل میں عادو تھا عدوان سے واو بسبب کسرہ ماقبل کے یا سے بدل ہوا۔ اور باقی تعلیل مثل آتٍ کے ہوئی۔

عَادَ۔ دال کے فتح سے قولہ تعالیٰ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ معنی (ہوا وہ مانند ٹھنی کے یعنی کھجور کی پرانی چھڑی کے مانند) (وہاں) اس مقام میں عاد کی دال اور کاف کو جدا پڑھنا چاہئے۔

عَادُوْنَ۔ بالفتح وضم دال سے معنی (حد سے بڑھنے والے) اصل میں عادوُن تھا (ن) عدا علیہ عدوًا و عدوانًا بالضم والکسر و عدوٰی بالضم والفتح

عَادِّيْن۔ بالفتح وکسر دال مشدد سے معنی (گنتی والے) (ن) عد عدًا۔

عَادِيَات۔ دال مہملہ سے معنی (دوڑنیوالے) اصل میں عادوات ہے (ن) عدا الفرس عدوًا و عدوًّا و عدوانًا

عاذیات۔ ذال معجمہ سے یہ کہیں لغت میں نہیں آیا۔

عَاوِذَات۔ تقدیم واو سے ذال معجمہ پر معنی (پناہ مانگنے والیاں)

عَاقَبتم۔ معنی (عذاب کئے تم) عاقبہ بذنبہ عقابۃً عقاب (در پے کردن) معاقبہ مثلہ فقولہم عاقبت اللص یمکن فیہ المعنیان۔

عاقر۔ عین مہملہ اور قاف سے آخر الف ممدودہ سے اخیر یا خا میں مذکور ہوا۔

عاقّ اور عقّ۔ حقّ۔ کے ساتھ مذکور ہوا۔

عَالِيَهُمْ۔ بفتح عین پیوستہ بالف وکسر لام وفتح یا (بالا سے ایشاں یعنی اوپر انکے) منصوب ہے ظرفیت پر قولہ تعالیٰ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ (تبارک ۱۹) یعنی (اوپر کی پوشاک اُن کی)

عَلَيْهِمْ۔ بفتح عین و لام وسکون یا سے معنی (اُنپر)۔

عَالٍ۔ بکسر لام منونا معنی (بلند ہونیوالا) اصل میں عالو تھا واو بسبب کسرہ

ماقبل کے یا سے بدل ہوا عالیٔ ہوا التقای ساکنین سے یا گر پڑا تنوین کی نون تابع ماقبل کے ہوئی (ن)

عَلَا علوا۔ (بلند گردید) علی النہار (بلند گردید روز) وعلی الدابۃ (سوار گردید برآں)

عَالِیْنَ یعنی (بلند ہونیوالے) ایک یا اسمیں سے محذوف ہے۔

عٰلَمِیْنَ۔ (جمع ہے عَالَم کی) بفتح لام معنی (جہاں) العالم مایعلم بہ الصانع وجمعہ باعتبار الانواع کعالم الانس والجن وغیرہما والعالم صیغۃ الالۃ کالخاتم والقالب۔

عَالِمِیْنَ۔ جمع ہے عالِم کی بکسر لام معنی (جاننے والے) قولہ تعالیٰ قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَاوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ (ومامن دابۃ) وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ (اقترب) وَكُنَّا بِكُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ (اقترب)

عَامِیْنَ۔ عین سے آمین بالالف میں مذکور ہوا۔

عَام۔ بتخفیف میم معنی (سال) اجوف واوی ہے اور اعوام جمع ہے۔

عَامّ۔ بہ تشدید میم ضد خاص۔ عامہ ضد خاصہ یہ قران شریف میں نہیں آیا

عَاهَدُوا۔ بفتح ہا معنی (اقرار کیا انہوں نے) باب مفاعلہ سے (س) عہد الیہ۔ پیماں۔ عوز۔ باور۔ واندر رو فرمود۔

عَاهِدُوا۔ بکسر ہا معنی (اقرار کرو تم) یہ قران شریف میں نہیں آیا۔

عاصم۔ بالعین آثم بالالف میں مذکور ہوا ہے۔

عَبَسَ۔ بفتحات ثلاثہ (ترش رو ہوا) (ض) عَبَسَ وجہہ عبسا بالفتح وعبوسا بفتحتین عبوس بفتح اول وضم دوم (شیر بیشہ) وکذلک عباس ویوم عبوس (از روزیکہ از اں روے ترش شود) ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ (تبارک) عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی (عم)

عَبَث۔ بفتحتین معنی (کھیلنا) (س) عبث عبثا عبثۃ بالفتح للوحدۃ قولہ تعالے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَّ أَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (قد افلح)

عَبْد۔ بالعین المہلہ آبد بالالف میں مذکور ہے۔

عَتَوْا بالعین المہلہ اتوا بالالف میں مذکور ہے۔

عِتِيّ بکسرتین وبضم اول وکسر ثانی وتشدید یا سے معنی (سرکشی کرنا اور حد سے بڑھنا) (ن) عتا عتیًا وعتوا کدخول فعول ناقص واوی (بغایت بیری) وکذلک ناقص یائی (ض) عتی عتیا وبکسرۃ العین لموافقۃ کسرۃ التاء۔

عَتِيد۔ کامیر معنی (حاضر وآمادہ) قولہ تعالیٰ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ (حم) تحقیق اعتدنا میں مذکور ہوئی۔

عنید۔ کامیر معنی (سرکش) قال تعالیٰ انہ کان لاٰیتنا عنیدا۔

عُجَائب۔ بالضم (بڑا عجب) بلیغ فی العجب۔

عِجَاف۔ بالکسر معنی (دبلی) جمع اعجف کی اس کی مؤنث عجفاء ہے یہ جمع شاذ ہے۔ اسلئے کہ جو افعل کی مونث فعلاء ہے اسکی جمع فعال نہیں آتی۔

عِجْل۔ بالعین اجل بالالف میں مذکور ہے۔

عَجِل۔ بالعین اجل بالالف میں مذکور ہے۔

عَدّ۔ بالفتح وتشدید دال معنی (شمردن) والفعل من نصر قولہ تعالیٰ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا (قال الم) ای ایام اجالہم لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا (قال الم)

عِدْ۔ بالکسر وتخفیف دال معنی (وعدہ کر) (ض) وعد یعد عِدَۃ معنی (وعدہ کرنا) بالکسر قولہ تعالیٰ وَعِدْهُمْ قولہ تعالیٰ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا (سبحٰن الذی)

عِدَّۃ - بالکسر معنی (گنتی) قولہ تعالیٰ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ (سیقول) اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا (واعلموا) اور سوگ کے ایام مردہ مرے ہوئے عورت کیلئے) قولہ تعالیٰ فَمَا لَکُمْ عَلَیْھِنَّ مِنْ عِدَّۃٍ تَعْتَدُّوْنَھَا (ومن یقنت) یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْھُنَّ لِعِدَّتِھِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّۃَ

عُدَّۃ - بالضم معنی (سازوساخت وآمادگی) وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَہٗ عُدَّۃً (واعلموا) تحقیق اعتدنا میں مذکور ہوئی -

عَدُوٌّ - فعول معنی (دشمن) اعداء جمع -

عَدْو - بالفتح ستم کردن وازحد درگذشتن) عدا علیہ عدوا وعدوا بالضم والقصر -

عَذَاب - بفتحتین وذال معجمہ کے بعد الف سے معنی (سزا)

عَذْب - بفتحتین وذال معجمہ کے بعد بغیر الف کے معنی (شیریں) قال تعالیٰ وَھُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُہٗ وَھٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَمَا یَسْتَوِی الْبَحْرَانِ ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُہٗ وَھٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ (ومن یقنت)

عُرُب - بضمتین معنی (خوبصورت عورتیں - شوہر دوست جمع لعروب بالفتح قال تعالیٰ فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ (قال فما خطبکم)

عَرَب - بفتحتین مردم تازی شہر باش) قرآن میں نہیں آیا - عربی - منسوب بہت جگہ ہے -

عَرَاء - کا بیان ارائک فصل الف میں مذکور ہوا -

عَرْض - اور عرضہ کی تحقیق ارض حرف الف میں مذکور ہوئی -

عَرَّضْتُمْ - اردتم میں مذکور ہوا -

عَرَبِیٌّ۔ اعراب اور اعرابی کے بیان میں مذکور ہوا۔
عِرَم۔ کا حال ارم میں مذکور ہوا۔
عُزّٰی۔ کی تفصیل ازا میں مذکور ہوئی۔
عِزًا۔ کی تحقیق ازا کے ساتھ مذکور ہوئی۔
عَزَّرْتُمُوْهُمْ۔ ارو تمونا میں مذکور ہوا۔
عَزْم۔ بالفتح معنی (ہمت و اولوالعزم) قولہ تعالیٰ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ (حٰمٓ) ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (لن تنالوا) (اتل ما)
عظم۔ بالفتح وظائے معجمہ معنی (استخواں) اعظم کافلس وعظم وعظامہ بکسر ہما جمع ہے۔
عِزِين۔ بکسرتین (گروہ۔ گروہ) جمع لعزۃ کعدۃ فی حالۃ النصب والجر وفی حالۃ الرفع عزون بحذف اللام والہاء عوض من الواو فلا یقال عزات کما قالوا اثبات جمع ثبت قولہ تعالےٰ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ۔ (تبارک) عزا الیہ ولہ عزاء بالفتح والمد (نسبت نذیرفت بدو)
عِضِين بکسرتین وضاد معجمہ معنی (پارہ پارہ) جمع لعضۃ کعدۃ (گروہ گروہ پارہ و دروغ) والتحقیق قد ذکر آنفا والعضو قطعۃ من بدن الانسان والفعل من ضرب قولہ تعالیٰ كَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ (ربما)
عسیٰ۔ بالعین کا بیان اسا بالالف میں مذکور ہوا۔
عُسر۔ باعین مہملہ کا بیان اثر بالالف والثاء میں مذکور ہوا۔
عسیر۔ اسیر بالالف میں مذکور ہوا۔
عَشر۔ بالفتح (دہ زن) وعشرۃ (دہ مرد) وتحقیق فی اثبات قواعد الاعداد من ہدایۃ المصادر۔
عُشر۔ عین کے بعد شین منقوطہ (دہ یک) عشور اعشار جمع۔

عَسْعَس - آگئے آئی رات یا پیٹ بھری) ماضی ہے مضاعف رباعی سے نہو من الاضداد
عسل - کا بیان اَثل کے ساتھ مذکور ہوا -
عَشِيًّا - کا حال اشیا میں مذکور ہوا -
عَصَا عصیٰ - کا ذکر اسا کیساتھ مذکور ہوا -
عِصِيّ - کا ذکر اساء کے ساتھ عصا میں مذکور ہوا -
عِشا - بالکسر (اول تاریکی شب یا از زوال تا طلوع فجر)
عَشِيّ - کغنی آخر روز) عشیہ مثلہ عشاء (اول تاریکی شبانگاہ) عشایا وعشیات فیہما جمع -
عُصِي - بضم و فتح عین و کسر صاد جمع عصا معنی (لکڑی - لاٹھی) تحقیق اسا میں مذکور ہوئی -
عَصِي - بفتح عین و کسر صاد (گنہگار) قال تعالیٰ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا (قال الم)
عَفو - بالفتح (پاک ترین مال و معظم آں و برگزیدہ واجود ہر چیز و زیادتی مال از نفقہ قولہ تعالیٰ - وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ (سیقول) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (و قال الملاء) وَإِعْفَاءِ (زیادہ و انبوہ کردن) منہ الحدیث قصوا الشوارب واعفوا اللحیٰ عفو کعد و کثیر العفو یعنی (بسیار گذرندہ از گناہ) وصفت است از صفات باری تعالیٰ -
عَفَوا - بفتحتین (زیادہ ہوئے) والفعل من نصر اصل میں عفووا تھا واو پر ضمہ ہونے سے التقای ساکنین سے واو حذف ہوا قولہ تعالیٰ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوْا وَقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ (قال الملاء)
عِقاب - بالکسر (شکنجہ کردن) یقال عاقبتہ بذنبہ -

عُقُب۔ بالضم وضمتین معنی (پایان کار) قولہ تعالےٰ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَخَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقُبًا (سبحٰن الذی) قرا عاصم وحمزہ بالسکون والباقون بضمتین

عُقبیٰ۔ بالضم والف مقصورہ معنی (پاداش)

عَقِب۔ بفتح اول وکسر دوم (پسر وپسر پسر واولاد) قولہ تعالیٰ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (الیہ یرد) و(پاشنہ) اعقاب جمع۔ قال تعالیٰ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ (لن تنالوا)

عَقَبَة۔ بفتحتین وہلہ معنی (گھاٹی یعنی پہاڑ دشوار گذار راستہ) عقاب بالکسر جمع قال تعالیٰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (عم)

عُقدہ۔ بضم عین مہملہ اور آخر میں دال مہملہ سے معنی (گرہ)

عُقَد۔ بضم وفتح ثانی معنی (گرہیں) یہ جمع ہے۔

عُقُود۔ بضمتین۔ عین وقاف کے بعد دال مہملہ واو کے بعد (اقرار)

وَقُود۔ بفتح اول وضم ثانی (جلانے کی لکڑیاں)

عَقرب۔ کا بیان اقرب میں مذکور رہوا۔

عَلَانِیَة۔ بتخفیف یا آشکارا ضد سر مصدر علی زنۃ فعالیۃ کراھیۃ۔

عِلْمُ الْغَيْب (علم) وہ صورت جو ذہن میں حاصل ہو اور دانست اور دانستہ منہ قولہ تعالےٰ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ (غیب) وہ چیز جو حواس سے نہیں پائیجاتی۔

علم غیب وہ علم بسیط وقوت محیط ہے جو ہر ہر آن میں ہر ہر ذرہ مخلوقات کا ازل سے ابد تک علم اس میں موجود ہو اور کسی طرح سے کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہ ہو یہ صفت خاص ہے اللہ جلشانہ کی ساتھ سوائے اسکے کوئی ایسا نہیں کہا قال تعالےٰ

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (امن خلق) قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ (واذا سمعوا)

تفسیر مدارک میں لکھا ہے علم غیب وہ جسپر کوئی دلیل نہ ہو یعنی کسی حس کے واسطے سے معلوم نہ کیا جاوے اور اسپر کوئی مخلوق آگاہ نہ ہو۔ بی بی عائشہ نے فرمایا جو شخص کہے کہ کل کی بات آج کہتے ہیں وہ شخص اللہ تعالیٰ پر طوفان اٹھایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَا يَعْلَمُ الْاٰيَة اور رد المحتار میں لکھا ہے فقہ کی تعریف میں بالدلیل کا قید بیان کرنے سے وہ علم خارج ہوگیا جو بغیر دلیل حاصل ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا علم انتہی بندوں کو بغیر رہبری حواس کے علم حاصل نہیں پس بندوں کے علم کو علم غیب کہنا درست نہیں اور حضرت نے انکو منع فرمایا جو کہتے تھے ؎ اِنَّ فینا نبیا یعلم ما فی الغد ؎

ہست بعد از حیات علم و شعور علم از سبق جہل فکرت دور

بندون کا علم مرکب ہے یعنی ایک چیز کی صورت ذہن میں حاصل ہوتی ہے پھر وہ زائل ہو کے دوسری چیز کی صورت حاصل ہوتی ہے ایسا ہی باقی صفات بندوں کے ہیں مگر بعض بندوں کے واسطے یہ بات ہے کہ اُن کے کمال کے سبب اللہ تعالیٰ بعض اوقات ان کو زیادہ علم دیتا ہے اور غیب پر آگاہ کرتا ہے کما قال تعالیٰ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (لن تنالوا) اس معنی سے انبیا و اولیا علیہم السلام کو عالم الغیب کہیں تو ممکن ہے لیکن قران و حدیث میں عالم الغیب کسی نبی و ولی کو نہیں کہا گیا پس علماء کو بھی ایسی اصطلاحات سے باز رہنا چاہیے جو قران اور حدیث کے خلاف ہوں انبیا و اولیا عالم الغیب ہیں کہنے کی جگہ مطلع الغیب ہیں کہنا اولی ہے۔

عَلٰی اور علا یہ ہر دو کا بیان الا مذکور رہوا۔

عَلَیَّ ۔ عَلِیَ ۔ یہ ہر دو کا بیان الی میں مذکور ہوا۔

عَلِیْم ۔ کا حال الیم میں مذکور رہوا۔

عِلِّیِّیْن ۔ علیون ۔ نیکوں کے اعمالنامہ کا نام ہے یا اعمال نامہ رہنے کی جگہ کا نام ہے

فعیل من العلو جمعہ علیین و علیون اجری مجری ذوی العقول فی الجمع لعلوہ و شرافتہ فلذلک

لم یجمع سجین سجیون سے فی قولہ تعالیٰ لَفِيْ سِجِّيْنٍ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۔ ہو اسم

موضوع علی صیغۃ الجمع لا واحد لہ من لفظہ مثل عشرین ثلثین ۔

عَلَیْکُمْ ۔ علی حرف جار ہے اور کم ضمیر اور علیکم اسم فعل بھی ہے بمعنی (لازم کنید

یعنی نگہبانی کرو) قال تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ

مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ (و اذا سمعوا [۱۴/۲])

عِمَامَہ ۔ کا بیان امامہ کیساتھ مذکور رہوا۔

عَمَّ کا حال امد کے ساتھ مذکور رہوا۔

عَمّ اور عمّا یہ ہر دو کا بیان اما کے ساتھ مذکور رہوا۔

عَنَّا ۔ کا بیان انا کے ساتھ مذکور رہوا۔

عُمَر ۔ عُمُر ۔ یہ ہر دو کا حال امر کے ساتھ مذکور رہوا۔

عَمْرٌو اسکا ذکر امروا کے ساتھ مذکور رہوا۔

عَمَل اسکا ذکر اَمل کے ساتھ مذکور رہوا۔

عُمُوْن ۔ (اندھے) جمع عمی کے عمی کلتف کور عمیہ مونث رجل عمی القلب

ای جاہل و امراۃ عمیۃ من الصواب وہم عمون اصلہ عمیون عموی منسوب ۔

عمیت ۔ بفتح عین و کسر میم (پوشیدہ ہوے) قولہ تعالیٰ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ

الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ (امن خلق [۱])

عُمِّيَتْ - بضم عین وکسر میم مشدد (پوشیدہ کی گئی) قولہ تعالیٰ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ (وما من دابة)

عَمِين کا بیان امین کیساتھ مذکور رہوا۔

عَضُدًا - کا بیان احدا کے ساتھ مذکور رہوا۔

عِيد - بکسر عین وسکون یا سے معنی (روز جشن اہل اسلام)

وَعْدَ - بفتح واو وسکون عین سے معنی (وعدہ پیمان)

وَعِيد - بفتح واو اصلی کسر عین سے (ڈرانا)

عیش - عیشۃ کا بیان الیش میں مذکور رہوا۔

عَيْلَةَ - بالفتح (درویشی و فاقہ) اسم عالہ وعیول مثلہ والفعل من ضرب۔

عَين کا بیان عین این کے ساتھ مذکور رہوا۔

فصل الغین المعجمہ

غَائِط - بالفتح وکسر ہمزہ (زمین مغاک و پست وکنایہ از پلیدی مردم است بدان جہت کہ وقت قضا سے حاجت بطرف زمین پست روند۔

غَايَة - بفتح غین وفتح یا (پایان ہر چیزے از زمان ومکان وعلم ودرایت غائی جمع - مثلہ آیۃ وآئی یہ لفیف مقرون ہے اُسکے عین ولام ہر دو یائی یہ قرآن میں نہیں آیا۔

غَافِرِينَ - بخشنے والے قولہ تعالیٰ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ (قال الملاء ۹ ۱۹)

غَافِلِين - بروزن فاعلین معنی (بیخبر لوگ)

غرابیب بمعنی (سیاہ) اسکا بیان سود میں مذکور ہوا۔
غَرَق ۔ بفتحتین معنی (ڈوبنا) (س) غرق فی الماء قولہ تعالیٰ حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ (یعتذرون ۱۴ ۹)
غَرْق ۔ بالفتح معنی (ڈوبا) وغرق اسم بمعنی الاغراق قولہ تعالیٰ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا (عم ۱۳ ۳)
غُرُور بضمتین معنی (فریفتن) (ن) غرہ غرا وغرورا وغرۃ بالکسر معنی (فریفت اورا و بیہودہ امید وار کرد)
غَرُور ۔ کصبور بفتح اول وضم دوم معنی (فریبندہ) قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ (ومن یقنت ۱۴) حَتّٰی جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ (قال فما ۱۸ ۲)
غَسْل ۔ بالفتح و بالضم معنی (دھونا) (ض) غسلہ غسل بالفتح مصدر و بالضم اسم یہ قران میں نہیں آیا فاغسلوا جو حکم امر کا صیغہ آیا ہے ۔
غُسْل ۔ بالضم اسم کما ذکر الآن یہ قران شریف میں نہیں آیا۔
غِسل ۔ بالکسر معنی (آب غسل) چوں وضو بالفتح و سر شستنی چوں خطمی یہ قران شریف میں نہیں آیا
غسالہ بالضم معنی آب شستہ یہہ قران شریف میں نہیں آیا۔
غِسْلِین ۔ بالکسر معنی (آنچہ شستہ شود از جامہ وغیرہ و زرد آب یعنی زخموں کا دھوون) قال تعالیٰ فَلَیْسَ لَہُ الْیَوْمَ ھٰھُنَا حَمِیْمٌ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ (تبارک ۵)
غضبان ۔ کسکران معنی (خشمناک) قال تعالیٰ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِہٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْ بَعْدِیْ (قال الملاء ۸)

غَمٌّ ـ بالفتح معنی (اندوہ) غموم جمع ـ

غَمَام ـ بفتحتین معنی (ابر) کذالک غمامہ غمائم جمع ـ

غُمَّۃٌ ـ بضم و تشدید میم معنی (اندوہ و کار شتبہ و پوشیدہ) منہ قولہ تعالیٰ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً (یعتذرون ۱۳)

غَوْرٌ ـ بالفتح معنی (فرو رفتہ یعنی دھنسے والا) قولہ تعالیٰ اَوْ يُصْبِحَ مَاۤؤُهَا غَوْرًا ای غائرا (سبحٰن الذی ۵) قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاۤؤُكُمْ غَوْرًا (تبارک ۲)

غَيْر ـ بالفتح غین معجمہ مفتوحہ سے معنی (سوا ے)

غیب ـ بالفتح (س ض) غاب عنہ غیبا و غیبۃ بفتحہا و غیاب بکسر و غیبوبۃ کقیلولۃ و غیوبا و غیوبہ بضمہا و مغابا و مغیبا بفتحہا (ناپدید شدن)

غِيْبَة ـ بالکسر اسم للاغتیاب کالریبۃ للارتیاب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے عرض کیے کہ اللہ اور اُسکا رسول دانا تر ہیں حضرت نے فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کی ایسے حال کو جس سے وہ آزردہ ہو صحابہ نے عرض کی کہ اگر وہ حال اسکا واقعی ہو تو بھی غیبت ہے فرمایا اگرچہ واقع میں ہو تو بھی غیبت ہے اگر جھوٹ ہے تو وہ بُھتان ہے ـ صحابہ نے تذکرہ کیا کہ فلاں شخص ایسا ہے کہ نہیں کھاتا جب تک کہ نہ کھلایا جاوے اور نہ سوار ہوتا ہے جب تک کہ نہ سوار کروایا جاوے ـ حضرت نے فرمایا کہ تم نے اُسکی غیبت کی ـ صحابہ نے عرض کی کہ ہم نے تو وہ بات کہی ہے جو اُس میں موجود ہے فرمایا کہ اتنی ہی بات سے غیبت ثابت ہوتی ہے ـ حضرت شیخ امام غزالیؒ نے لکھا کہ فلاں شخص قرآن غلط پڑھتا ہے کہنا بھی غیبت ہے

غیض ـ کم ہونا جذب ہونا دض ـ قولہ تعالیٰ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ (ومامن دابۃ ۴)

غَیظ (خشم۔ غصہ) قولہ تعالیٰ۔ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ ۔ لن تنالوا

فصل الفاء

فَاوِیْ۔ اوی میں مذکور ہوئی۔

فَائِتِیْنَ۔ معنی (فوت ہونیوالے) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

فَاتِنِیْنَ۔ (فتنہ میں ڈالنے والے اور بھکانیوالے) قال تعالیٰ فَاِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مَا اَنْتُمْ عَلَیْهِ بِفَاتِنِیْنَ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِیْمِ (والصّٰفّٰت)

فَاتِرْ۔ (سست) (ن ض) فتر فتورا وفتارا فترۃ (سستی و زمان میان دو پیغمبر) قولہ تعالیٰ یَآ اَهْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ عَلٰی فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ (لایحب اللہ)

فَاطِر (معنی پیدا کرنیوالا چیرنیوالا۔ روزہ کھولنے والا) (ن ض) فطرہ فطرا وفطورا فطور بالفتح کصبور (آنچہ بداں روزہ کشایند و روزہ کشائی۔ فطرۃ۔ سرشت وصدقہ وآفرینش) قولہ تعالیٰ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (فمن اظلم) فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا (اتل ما)

فَاخِرَہ۔ (نازندہ) یعنی اپنے کو اچھا سمجھنے والی عورت) (ن) فخر فخرا ونخارا ونخارۃ بفتحہا۔

فَاقِرَة۔ (بلاو سختی) قال تعالیٰ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ (تبارک)

فَقِیْر۔ کامیر (شکستہ پشت۔ کار بجان۔ وکار د باستخواں رسیدہ۔ درویش) فقارہ (استخوان پشت) فقار بغیر الہاء جمع۔

فَاکِهِیْنَ۔ بفتح فا متصل بالف معنی (نعمت والے) فاکہ کی جمع ہے (س) فکہ

فکھا وفکاھۃ۔ لکراھۃ (خوش طبع وخوش منش صاحب نعمت گردید) فاکھہ (میوہ فاکہ خداوند تفکہ میوہ خوردن تفکہ میوہ آوردن برا ے قوم) قولہ تعالیٰ وَ نَعْمَةٍ كَانُوا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ (الیہ یرد) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ۔ (قال فما)

فَكِهِيْنَ۔ بفتح فا بغیر الف (عجب وتکبر کرنیوالے) یہ جمع فَكِهٌ صفت مشبہ کی ہے وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ (عم)

فَاتَّبِعْ۔ فا کے فتحہ اور ساقط کرنے سے ہمزہ کے اور تشدید سے تا کے اور کسرہ سے با کے اور جزم سے عین کے معنی (پس پیروی کر)

فَاَتْبِعْ۔ فا اور ہمزہ کی فتحہ اور تا کے جزم اور کسرے سے با کے اور جزم سے عین کے (پس پیچھا کر تو) امر کا صیغہ ہے۔

فَمَنْ تَبِعَ۔ بفتح تا وکسر با وفتح عین سے معنی (جو شخص کہ پیروی کیا)

فمن اتَّبَعَ۔ ساقط کرنے سے ہمزہ کے اور تا کی تشدید سے (جو شخص کے پیروی کیا اور راہ چلا) افتعل فعل کے معنی میں یعنی مزید مجرد کے معنی میں ہے تحقیق اتبعوا میں مذکور ہوئی۔

فَاَتْبَعَ۔ فا اور ہمزہ کے فتح اور تا کے سکون اور با اور عین کے فتح سے معنی (پیچھا کیا)

فَاتَّبَعَ۔ فا کے فتح اور ساقط کرنے سے ہمزہ کے اور تشدید سے تا مفتوح کے اور با اور عین کے فتحہ سے معنی (پس پیروی کیا)

فُتُوْر۔ فتر فترہ فاتر میں مذکور ہوا۔

فطور۔ فطر فطرہ فاطر میں مذکور ہوا۔

فِتْيَة۔ بالکسر (جوانان) اسکا واحد فتی ہے اور تثنیہ فَتَيَان اور فتوان ہے

اور اُسکی جمع فتیان وفتوۃ بکسر ہر دو وفتوّ وفتیٌّ بضم ہر دو وتشدید داؤ یا بھی آئی ہے فتاۃ مونث فتیات جمع۔

فدعوا اور فادعوا کا بیان دعوا میں مذکور ہوا۔

فَدَلّٰهُمَا۔ کا بیان دلهما میں مذکور ہوا۔

فارتدا۔ کا بیان ارتدا میں مذکور ہوا۔

فَرْثٌ۔ بالفتح وثاے مثلثہ معنی (سرگین درشکنبہ) فروث جمع نُسْقِيكُمْ مِّمَّا فِي بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ (ربما ۱۵)

فَرْد۔ بفتح فا وسکون را آخر میں دال مہملہ سے معنی (اکیلا)

فَرْض۔ ضاد سے معنی (اللہ تعالیٰ کا بڑا حکم)

فَرْس۔ بالفتح (نام شہریست) وبفتحتین (اسپ نر وماده) فرسہ مونث افراس وفروس بالضم جمع یہ قران میں نہیں آیا۔

فَرِحِيْنَ۔ بفتح اول وکسر ثانی وحاء حطی سے معنی (مردم شاداں)

فرح صفت شبہ واحد (س) فرح وفرحًا محرکتہ فرح (شادمانی نمود)

فٰرِهِيْنَ۔ بفتح اول وکسر ثانی ہاے ہوز سے معنی قالہ الاخفش بمعنی فرحین والعرب تعاقب بین الهاء والحاء مثل مدحتہ ومدہتہ وقرئ فارہین من قراہ بالضم اے حاذقین فارہ (مرد زیرک) قولہ تعالےٰ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ (وقال الذين ۱۲)

فُرُط۔ بضمتین معنی (حد سے بڑھا ہوا) قال تعالیٰ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔

فَرَط۔ بفتحتین معنی (آگے پہنچنے والا منزل پر پانی کے واسطے) یہ قران شریف میں نہیں آیا۔

فَرَط ۔ بالفتح (زیادتی) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔
فَتَرَىٰ ۔ بفتحتین وتاے قرشت وبآخر الف مقصورہ معنی (پھر دیکھے تو)
قولہ تعالیٰ فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهٖ (قد افلح ۱۲)
فَطَرَ ۔ بفتحتین وطاے حطی (پیدا کیا اُسنے) قال تعالیٰ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي
فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (اتل ما)
فَاجْعَلْ ۔ بفتح فاہمزہ ساقط جیم ساکن وعین مفتوح وجزم لام سے معنی (پس ٹھرا)
فَجَعَلَ ۔ بتقدیم الجیم علی العین معنی (پھر مقرر کیا اور ٹھرایا) قال تعالیٰ فَجَعَلَ مِنْ
دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۔ (حم ۱۲)
فَعَجَّلَ ۔ بتقدیم العین علی الجیم وتشدید الجیم (پس جلد دیا) قال تعالیٰ فَعَجَّلَ لَكُمْ
هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ (حم ۱۱)
فَخْر ۔ (بڑھائی اور بزرگی جتانا) یہ قرآن شریف نہیں آیا۔
فَخَرَّ ۔ بفتحتین وراے مشدد معنی (پس گرا) قولہ تعالیٰ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ
السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ (ربما)
فَقْر ۔ (محتاجی) قولہ تعالیٰ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ
بِالْفَحْشَاۗءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا (تلک الرسل)
فَخِير ۔ بکسر خا (بزرگی جتانیوالا۔ فخر بالسکون نازیدن (ن) متفخر متکبر ونازاں معنی
یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔
فَقِير ۔ بکسر قاف معنی (درویش جو تھوڑی پونجی رکھتا ہے)
اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو۔ اور بعض اسکا اُلٹا کہتے ہیں کذا فی الصراح۔
اور بیضاوی شریف میں لکھا ہے کہ فقیر وہ شخص ہے جسکے لئے کچھ مال اور
کسب نہ ہو جس سے اُسکی حاجت برآوے۔

یہ ماخوذ ہے فقار سے فقار پیٹھ کے منکونکو کہتے ہیں گویا سختی اسکے پیٹھ کے منکوں تک پہنچگئی ہے چنانچہ فارسی میں کہتے ہیں کار بجان وکارد باستخواں رسیدہ۔ ذو الفقار بھی اس سے ماخوذ ہے کہ اُس شمشیر کی پیٹھ پر منکوں کے جیسا نقش تھا یا وہ دشمنوں کی پیٹھ کے منکوں کو توڑنیوالی تھی۔ الفقر کسر الفقار۔

اور مسکین اُنکو کہتے ہیں کہ جسکے پاس کچھ مال اور کسب ہو لیکن اسکو کفایت نہیں کرتا ہے یہ ماخوذ ہے سکون سے گویا کہ حاجت نے اسکو ساکن کردیا ہے اور بٹھادیا ہے اور دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالیٰ کا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ (قال الم اقل) (اللہ تعالیٰ کشتی کے مال والونکو مسکین فرمایا اور اسواسطے کہ حضرت علیہ السلام مسکینی کی خواہش کی ہے اور فقیری سے پناہ مانگی ہے انتہیٰ)

قران شریف میں فقیر اور فقراء ایسے لوگوں کو کہا گیا ہے کہ وہ بالکل محتاج ہیں فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ (امن خلق) لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا (تلک الرسول) لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا (قد سمع) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ (ومن یقنت)

بزرگوار جو اپنے کو فقیر کہتے اور لکھتے ہیں اس سے یہ فقیری مراد نہیں جس سے حضرت نے پناہ مانگی ہے بلکہ مراد فقر الی اللہ ہے۔ ذو الفقار شمشیر عاص بن امیہ کہ در جنگ بدر کشتہ شد وہ حضرت علیہ السلام کے حصہ میں آئی اور حضرت نے سیدنا علیؓ کو عنایت فرمائی عبارت کے فقرات بھی اسی سے ماخوذ ہیں۔

فِرَاش۔ بکسر فا معنی (بچھونا) اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا (الم)

فَرَاش۔ بفتح فا (پتنگے) جمع ہے فراشۃ کی ومنہ المثل ہو اطیش من فراشۃ یعنی (وہ سبک ہے پتنگے سے)

فِرْدَوْس۔ بالکسر وفتح الدال قال عکرمۃ ہی الجنۃ بلسان الحبشۃ وقال الزجاج

ھو بالرومیۃ منقول الی لفظ العربیۃ قال کعب لیس فی الجنان جنۃ اعلی من جنۃ الفردوس فیھا الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر۔

فَرْق ۔ بالفتح (جدا کردن) (ن) فرق بینھما فرقا و فرقانا قولہ تعالیٰ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا (تبارک) ای الآیات القرانیۃ الفارقۃ بین الحق والباطل او الملائکۃ۔

فِرْقَہ ۔ بالکسر معنی (گروہ) قال تعالیٰ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ (یعتذرون)

فِرْق ۔ بالکسر (پارہ ہر چیز) ومنہ قولہ تعالیٰ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ (وقال الذین)

فُرْقَان ۔ کقرآن وزنا و معنی سمی بہ لانہ الفارق بین الحق والباطل یوم الفرقان روز بدر لانہ فرق سُحفۃ الاسلام وعظمتہ

فَرَقْتَ ۔ بفتحتین وسکون قاف سے معنی (فرق کیا تونے)

فَرَغْتَ ۔ بفتحتین وسکون غین سے معنی (فارغ ہوا تو)

فَرِیْق ۔ کامیر معنی (گروہ مردم۔ پیشہ ہا) از فرقہ افرقاء بالفتح والمد وافرقۃ وفُرُق ککتب فروق بالضم جمع۔

فَرِیًّا ۔ کغنی معنی (دروغ بربافتہ) منہ قولہ تعالیٰ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا (قال الم اقل) ای مصنوعا مختلفا وقیل عظیما او بدیعا منکرا قال ابو عبیدۃ کل امر فائق من عجب او عمل فھو فری یعنی (اچنبے کی بات) یقال ہذہ فریۃ لامریۃ۔

فَاصْطَادُوْا ۔ کا بیان اصطادوا میں مذکور رہا۔

فَسَنُیَسِّرُہٗ ۔ معنی (پھر سہج سہج پہنچاوینگے ہم اسکو) فا تعقیب کی ہے اور س استقبال کا اور نیسر جمع متکلم اور ہٗ ضمیر متصل منصوب ہے۔

فَسَجَدُوْا ۔ بفتحات ثلاثہ اور سجدوا صیغہ جمع مذکر غائب کا معنی (پس سجدہ کیۓ)

فَاسْجُدُوا ۔ بفتح فا وسقوط الف وسکون سین معنی (پس سجدہ کرو تم)
فسوف ۔ فلسوف ولسوف میں مذکور ہوئے ۔
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۔ کا حال اذ یتمونا میں مذکور ہوا ۔
فَصَّلْنَا ۔ بفتح فا و صاد مہملہ مشدد و سکون لام معنی (کھلا کھلا بیان کیا ہم نے)
فَضَّلَنَا ۔ بفتح فا و ضاد معجمہ مشدد و فتح لام سے معنی (بزرگی دی اُسنے ہم کو)
وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ
(وقال الذین ۲)
فِعْلَ ۔ بالکسر (حرکت مردم و کردار) اسم است فعال بالکسر جمع قال تعالےٰ
وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ (اقترب ۵)
فَعَلَ ۔ بالفتح (کردن) (ف) فعل فعلا قال تعالیٰ (حکایۃ عن فرعون)
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ (وقال الذین)
فَعَلَ ۔ بفتحات آخر میں بغیر الف کے معنی (کیا)
فُعِلَ ۔ بضم اول و کسر دوم و فتح ثالث معنی (کیا گیا) کما فُعِلَ باشیاعهم من قبل (۱) ۔ (۱) ومن یقنت ۱۲
فَعَلْنَ ۔ اخیر میں بغیر الف کے معنی (کئے وہ عورتیں) قولہ تعالےٰ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (سیقول ۱۴، ۳۰)
فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ
(سیقول ۱۴، ۳۱)
فَعَلْنَا ۔ آخر میں الف سے معنی (کیا ہمنے) قولہ تعالیٰ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ
كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ (وما ابری ۱۹، ۵) یہاں الف کو
اچھی طرح بطبعی سے پڑھنا چاہئے ۔ ورنہ مونث کا صیغہ ہو جائیگا اور معنی فاسد
بلکہ کفر فحش ہوگا ۔

فَقَعُوْا۔ بفتحتین معنی (پھر گر پڑو) فاحرف تعقیب ہے قَعُوا امر ہے تقع سے ظاہر میں فقعوا افعلوا کے وزن پر معلوم ہوتا ہے (ف) وقع وقوعا و وقع القول علیھم ای وجب۔

فَلَبِثَ۔ معنی (پس ٹھہرا) قولہ تعالیٰ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا (امن خلق)

فَلَبِئْسَ۔ ہمزہ اور سین سے معنی (پس البتہ بد ہے وہ) قولہ تعالے فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ۔ (ربما)

فَلَخَ۔ فَلَخَہ۔ (شکست سرادرا) یہ قران شریف میں نہیں آیا۔

فَلَق۔ بفتحتین معنی (سپیدہ دم وصبح) قولہ تعالیٰ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

فُلْك۔ بالضم معنی (کشتی وکشتیاں) مذکر و مونث واحد و جمع در وے یکساں ست فلک بروزن قفل واحد ہے واحد مذکر قال تعالیٰ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (وقال الذین وما لی) وفلک بروزن اسد جمع ہے۔ جمع مونث مثل قولہ تعالیٰ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ (یعتذرون) واحد مونث مثل قولہ تعالیٰ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ (سیقول) فرق ہر دو وزن میں تقدیری ہے۔

فَلَك۔ بفتحتین (آسمان) افلاک وفلک بضمتین جمع كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ وَمَا جَعَلْنَا (اقترب) وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ (ومالی)

فَلَكَ۔ بفتحات معنی (پھر تجھکو) یہ قران شریف میں نہیں آیا۔

فَلَمَّا اسْتَايْئَسُوا۔ فلم یئس اِسْتَايْئَسُوا میں مذکور ہوا۔ (ومابری)

فِيهِ۔ بالکسر بغیر صلہ ہائے ضمیر معنی (اسمیں)

فِیْہٖ - بالکسر بصلہ ہاے ضمیر معنی (اسمیں) قولہ تعالیٰ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا
یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا -
(وقال ۶ الذین) امام حفص نے اس ایک ہی مقام پر ہا کے صلہ سے پڑھا ہے۔

فصلُ القاف

قِ - بکسور معنی (بچا) امر ہے تقی سے اتقوا اور تق میں مذکور ہوا۔

قَائلون - بہمزہ معنی (دوپہر کو سونیوالے) جمع ہے قائل کی اصل میں قایل تھا بایع کی سی تعلیل ہوئی (ص) قال قیل بالفتح وقائلۃ وقیلولۃ بالفتح ومقالا ومقیلا کمبیع شذ قیلولۃ ککینونۃ اصل میں قیولولۃ وکیونونۃ ہے سید کی سی تعلیل ہوئی قولہ تعالےٰ وَکَمْ مِنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا فَجَآءَھَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْھُمْ قَآئِلُوْنَ (ولو ۱ اننا)

قائلون معنی (کہنے والے) جمع قائل کی اصل قاول تھا (ن) قال قولا وقیلا بالکسر وقولۃ ومقالا ومقالۃ ایسے معنی سے جمع کا صیغہ قران شریف میں نہیں آیا۔ لیکن واحد آیا ہے قال تعالیٰ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْھُمْ - (ومامن دابۃ ۲ سبحان الذی ۱۵ ومالی ۲)

قَآئِلِیْنَ بہمزہ معنی (کہنے والے) قائلون کے جیسا یہ قران میں نہیں آیا۔

قَالِیْنَ - بغیر ہمزہ کے معنی (بیزار ہونیوالے اور دشمنی رکھنے والے) جمع ہے قال کی اصل میں قالی ہے رام کی سی تعلیل ہوئی۔ (ض س) قلاہ قلی بالکسر والمد وقلاء بالفتح والمد ومقلیۃ (دشمن داشت آں را) وفی القران قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِکُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ (وقال ۹ الذین ۱۳) (ض) قلی اللحم قلیا معنی (برشت گوشت را) منہ القلیۃ اسم لادام کالمرق قلایا جمع -

قَاتِلْ۔ کسرتا وسکون لام سے معنی (لڑائی کر) امر ہے باب مفاعلہ سے اور بغیر سکون لام اسم فاعل ہے مجرد سے یہ اسم فاعل قرآن شریف میں نہیں آیا اور امر آیا ہے فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (المحصنت)

قَاتَلَ۔ بفتحات ثلثہ معنی (لڑائی کیا) ماضی ہے باب مفاعلہ سے۔

قَاتِلَا۔ کسرتا اخیر میں الف سے معنی (تم دونوں لڑو) تثنیہ ہے امر کا باب مفاعلہ سے قولہ تعالیٰ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (لایحب اللہ) اس الف کو اچھی طرح مد طبعی سے ادا کرنا چاہیئے۔

قَاتَلَا۔ بفتح تا اخیر میں الف سے معنی (تم دونو لڑے) یہ قرآن میں نہیں آیا ہے

قَاتِلُوْا۔ کسرتا سے معنی (تم لڑائی کرو)

قَاتَلُوْا۔ بفتح تا صیغہ جمع مذکر غائب معنی (وہ لڑائی کئے)

قَاسِطِیْن کا بیان قسط میں مذکور ہوا۔

قَاسِم۔ کا حال خاتم کے ساتھ مذکور ہوا۔

قَاض۔ بالفتح معنی (حکم کرنیوالا) اصل میں قاضی تھا رام کی سی تعلیل ہوئی (ص) قضی علیہ قضا بالفتح وقضاء بالمد وقضیۃ کغنیۃ (حکم کرد بروے) ومنہ قولہ تعالیٰ فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ (قال الم) (ادا کردن انچہ بر ذمہ است) قولہ تعالیٰ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ (اتل ما) وقضی علیہ (کشت اورا) منہ قولہ تعالےٰ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ (امن خلق)

قَاضِیَہ۔ مونث قاضی قولہ تعالیٰ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ (تبارک)

قَافِیَۃ کا بیان خافیہ کیساتھ مذکور ہوا۔

قَاطِبَہ۔ کا حال خاطبہ کے ساتھ مذکور ہوا۔

قَالَ۔ اخیر میں بغیر الف کے معنی (وہ ایک مرد کہا) تحقیق اسکی قالون میں مذکور ہوئی

قَالَا - اخیر میں الف سے معنی (وہ دو مرد کہے) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا (ولو اننا ۹)
قَالَا رَبَّنَا اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى (قال الم) وَ
قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ (وقال الذین ۱۷)
قَانِتِيْنَ - اور قانطین - خائضین میں مذکور ہوئی -
قانتین اور قانطین خائنین میں مذکور ہوئی -
قَبْل - بالفتح (پیش) نقیض بعد - قبل اور بعد ظروف سے ہیں اعراب اور بنا کی تحقیق
بعد میں مذکور ہوئی ہے -
قُبُلُ - بضمتین (اندام پیشین خلاف دبر) اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ
فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (ومامن دابہ ۱۲)
قِبَل - بکسر اول وفتح دوم معنی (طرف وطاقت) قولہ تعالیٰ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ (سیقول ۲)
اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا (وقال الذین ۱۹)
بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ (قال فما ۱۸)
قِبْلَة - بالکسر معنی (جہت کعبہ شریف) القبلۃ مایقبل الیہ یقال مالہ قبلہ ودبرہ ای
لاوجہ لہ وحیلۃ قبلہ فی ہذہ الامر -
قُبْلَة - بضم (بوسہ) یہ قران شریف میں نہیں آیا -
قَبْلَهٗ - بالفتح بعد لام ہا سے ضمیر معنی (اسکے آگے)
قَلْبُهٗ - قاف کے بعد لام سے معنی (اسکا دل)
قَتَلُوْا - بفتحتین معنی (مار ڈالے) (ن) قتلہ قتلا بالفتح وتقتالا وقتلہ کشت اورا
قُتِلُوْا - بضم اول وکسر ثانی صیغہ جمع مذکر غائب مجہول (مروا ے گئے) -
قُوْتِلُوْا - بالضم وزیادت واو معنی (جنگ کیے گئے) قاتلہ ومقاتلۃ وقتالا بالکسر

وقیلا لا بزیادۃ التحتیۃ (کشش وکارزار کرد باا و)

قَتَلَ ۔ بفتحات اخیر میں بغیر الف کے واحد غائب معنی (مار ڈالا)

قَتْلٰی ۔ بالفتح اخیر میں الف مقصورہ سے معنی (مارے ہوئے) جمع ہے قتیل کی جیسے حرقیٰ جمع حریق ۔ غرقیٰ جمع غریق یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ (سیقول ۲۲)

قَدْ ۔ قَدْ ۔ قُدَّ خَدَّ کے ساتھ مذکور ہوئے ۔

قَدْرٌ ۔ بالفتح معنی (مقدار ۔ اندازہ عظمت) قولہ تعالیٰ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ (واذا سمعوا ۱۷) مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ (اقترب ۱۰) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ (فمن اظلم ۴) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (عم ۲۲)

قِدْرٌ ۔ بالکسر معنی (دیگ) یستوی فیہ المذکر والمؤنث قدور جمع و قُدَیر بغیر الهاء مصغر علی غیر القیاس وفی القران یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ کَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ (ومن یقنت ۲) وفی المثل من علی قدرہ علا قدرہ ۔

فائدہ

الف مبدل بیا یا کی شکل سے مرقوم ہوتا ہے الف مبدل بواو خط مستوی یعنی الف کی شکل سے مزبور ہوتا ہے ۔ جیسے مَنْ عَلٰی قِدْرٍ عَلٰی قَدْرُہٗ جسکی دیگ ابلی وہ سکے بڑی

قَدَرٌ ۔ بفتحتین (اندازہ وموافق) قیل القدر بسکون الدال المصدر و بفتحتین اسم وهو کثیر فی القران ۔

قَدَرَ ۔ بفتحات ثلثہ معنی (اندازہ کیا ۔ اور طاقت رکھا) (ض س ن)

قدر قدراً بالفتح وقدرۃ بالضم ومقدرۃ بالفتح مثلثۃ الدال۔

قُدِرَ۔ ضم اول وکسر دوم وفتح سوم سے معنی (اندازہ کیا گیا) قولہ تعالےٰ فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (قال فما) وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا اٰتٰىهُ اللّٰهُ (قد سمع)

قَدَّرَ۔ بفتحات ثلاثہ وتشدید دال سے معنی (اندازہ کیا۔ ٹھرایا)

قُدِّرَ۔ ضم اول وکسر دال مشدد وفتح را سے معنی (اندازہ کیا گیا) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

قَدِّرْ۔ فتح اول وکسر دال مشدد وسکون را سے معنی (اندازہ کر) قولہ تعالیٰ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (ومن یقنت)

قُدْس۔ بالضم وضمتین معنی (پاکی) اطلق علی جبرئیل اسما او وصفا کحاتم جود ورجل صدق مبالغہ قرا ابن کثیر بسکون الدال والآخرون بضمہا قولہ تعالیٰ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (الم)

قُدُّوْس۔ ضم اول وتشدید دال مضموم سے (بڑا پاک ذات) صفت مشبہ ہو بالغ النزاہۃ عما یوجب نقصانا وقرئ بالفتح وہو لغۃ فیہ والتحقیق قدمر فی (سبحان)

قُرِئَ۔ قاف سے مجہول کا صیغہ ہے معنی (پڑھا گیا) قال تعالیٰ۔ واذا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (وقال الملاء)

خُرِئَ۔ خاے معجمہ سے معنی (کراہت کیا گیا) (س)

خُرْأ۔ بالضم معنی (پلیدی) خراءت بالفتح والمد (کراہیت کردن) مصدر ہے

قرآن۔ (فرقان) وزنا ومعنی سمی بہ لانہ مقروًا ومجموع فیہ السور والاحکام والقصص والوعد والوعید۔

تمام آیت اور تفسیر باب اول کے اٹھارویں آیت میں مذکور ہوئی - اہل ظاہر کی نظر قرآن کے جمعیت ظاہری پر پڑی اور اہل باطن کی نظر قرآن کی جمعیت باطنی و معنوی پر واقع ہوئی ہے

تو و طوبیٰ و من و قامت یار فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

قَرُبَ اور قُرْبًا اور قُرْبیٰ - خرب کے ساتھ مذکور ہوا -

قِرْطَاس - مثلثۃ القاف معنی (کاغذ) قراطیس (دفاتر) -

قَرْن - بالفتح معنی (گروہ - یک زمان است) قال تعالیٰ کَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَبْلِھِمْ مِنْ قَرْنٍ مَکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَکِّنْ لَّکُمْ (واذا سمعوا) و بمعنی (شاخ - وگیسو - و چہل سال - یا دہ - یا بست - یا سی یا پنجاہ - یا شصت الی غیر ذلک -

قِرْنَ - بالکسر و بالفتح و فتح نون معنی (قرار پکڑو) قولہ تعالیٰ - وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ ترجمہ (لازم کرو گھر میں رہنے کو) (ومن یقنت) (ص - س) قر بالمکان قرارا و قرورا بالضم و قرا بالفتح اصل میں اِقْرَرْنَ بکسر ہمزہ و فتح رائے اول - رائے اول حذف کی گئی اور اسکی حرکت قاف کو دی گئی اِقْرَنَ ہوا ہمزہ وصلی گر گیا - یہ حذف تخفیف کے واسطے ہے جیسا ظلت اور ظلتم میں ہے -

قِرْنَ - بالکسر معنی (باوقار - بردباری سے رہو) یہ اصل میں اِوْقِرْنَ تھا وَقَرَ یَقِرُ سے جیسے عِدْنَ وَعَدَ یَعِدُ سے اور صِلْنَ وصل یصل سے واو بموافقت مضارع حذف ہوا ہمزہ کی حاجت نہ رہی گر پڑا قرن ہوا عاصم نے بالفتح پڑھا ہے باقی قرا بالکسر وَقِرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تبرج الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلیٰ - (ومن یقنت)

قَسَتْ - بفتحتین و سکون تا سے معنی (سخت ہوئی) (ن) قسا قلبہ قسوا و قسوۃ و قساوۃ بفتحتین و قسار بالفتح ممدودا (سخت شد و درشت گردید) -

قِسط - بالکسر معنی (عدل و داد) (ن-ض) منہ قولہ تعالیٰ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ (لایحب اللہ) یہ معنی قران شریف میں بہت جگہ ہے اور بمعنی مقدار - وپیمانہ کہ نیم صاع باشد) والفعل من ضرب -

قَسط بالفتح وقسوط بالضم (جور وبیدادی) والفعل من سمع ومنہ قولہ تعالیٰ وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا (تبارک)

قَسَمْنَا - بفتحتین وسین سے معنی (بانٹا ہم نے) (ض) قسمہ قسماً قولہ تعالیٰ - اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (الیہ یرد)

قَصَمْنَا - بفتحتین وصاد سے معنی (توڑا ہم نے) (ض) قصمہ قصما یقال قصمہ فانقصم قولہ تعالیٰ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً (اقترب)

قِسِّيْسِيْنَ معنی (عالمان وعقلنداں) جمع ہے قسیس کی القس والقسیس کالشر والشریر العالم المتبحر من قولک قس الحدیث ای تتبعہ -

قُصْوٰى - بالضم بقصورا معنی (غایت و دور) قال تعالیٰ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ (واعلموا) قصایا لغۃ فیہ -

قَصِيًّا - کغنی (دور) اقصا جمع -

قَضَوْا بفتحتین معنی (حاجت پوری کرے) اصل میں قضیوا تھا یا الف سے بدل ہو کے گری قولہ تعالیٰ - اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا (ومن یقنت) باقی تحقیق خاص میں مذکور ہوئی -

قَضْبًا - بالفتح معنی (ترکاری جو بار بار کاٹ لیتے ہیں) (ض) قضبہ قضبا منہ قولہ تعالیٰ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا (عم)

منہ القاضب للسیف والمقضب للمنجل والاقتضاب للعلم بالبداھۃ کانہ منقطع عن التفکر والترو والمقتضب للبناء الذی لایوجد اصلہ من الثلاثی وخلا من حروف الالحاق ویسمی مرتجلا لعدم نقلہ من الثلاثی کالاجلواذ مع الاقوال۔

قَضَيْنَا۔ نون کے بعد آخر الف سے معنی (حکم کیا ہم نے)

قَيَّضْنَا معنی (سونپا ہم نے)

قَطَعْنَا۔ فتحتین وتخفیف طا سے معنی (کاٹنا ہم نے) وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ (ولوانّا ۱۶) ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ (تبارک ۲)۔

قَطَّعْنَا۔ فتحتین وتشدید طا سے اخیر میں الف سے معنی (بانٹا ہم نے اور متفرق کیا ہم نے تقسیم کیا ہم نے) وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا (قال الملاء ۲۰) وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ (قال الملا ۲۱)

قَطَّعْنَ۔ اخیر میں بغیر الف کے معنی (کاٹا ان عورتوں نے) قولہ تعالے ۱۰ ۱۱ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ (ومامن دابہ ۱۴)

قِطْمِيْر۔ بالکسر معنی (شکاف ہستہ۔ خرما۔ وپوست آں۔ وپوستک دانہ خرما۔ کہ میان دانہ خرما باشد یا نکتۂ سفید بر پشت خرما کہ خرما از وے روید منہ قولہ تعالے وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ (ومن یقنت ۲ ۱۴) نقیر وقطمیر یعنی (کھجور کا دینٹ اور کھجور کی گٹلی کے اوپر کا پوسٹ)۔

قُعُوْد۔ بضم (بیٹھنا) (ن) قعد قعودا ومقعدا بالفتح (نشستن) یا قعود از قیام وجلوس از ضجعہ وسجدہ ونیز قعود (برخاستن) از لغات اضداد است اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ (واعلموا ۱۰) اور جمع قاعد یعنی (بیٹھے ہوئے) منہ قولہ تعالی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ (عم ۱)

قَوَاعِد - وہ عورتیں جو عمر زیادہ ہونے سے حیض و اولاد سے نا امید ہوں)
یہ جمع ہے قاعد کی جیسے حائض و حوائض منہ قولہ تعالیٰ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ
الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ
(قد افلح) اور جمع ہے قاعدہ کی بمعنی (بنیاد مکان) وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ (الم) قَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَاَتَی اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ (ربما) اور جمع قاعد کی ہے (نشستہ)
اس معنی سے قرآن شریف میں نہیں آیا۔

قَلَق - ہر دو قاف وسط میں لام مفتوح خلق کیساتھ مذکور رہوا۔

قَلٰی - اخیر میں الف بصورت یا خلا کے ساتھ مذکور رہوا۔

قُلْ - (کہہ) یہ اصل میں اُقْوُلْ تھا یقول کی سی تعلیل ہوئی اور ہمزہ سے بے پروائی ہوئی۔

قُلْنَ - بالضم بغیر الف کے معنی (اُن عورتوں نے کہا) بحث ماضی جمع مؤنث قولہ تعالیٰ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (ومامن دابہ) قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ (ومامن دابہ) اور (کہو تم عورتیں) بحث امر حاضر وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (ومن یقنت) آغاز پارہ۔ اور (کہی گئیں وہ عورتیں) بحث ماضی مجہول اس معنی سے قرآن شریف میں نہیں آیا۔

قُلْنَ - ماضی معروف اصل میں قَوَلْنَ تھا واو متحرک بسبب فتحہ ماقبل کے الف بنکے التقای ساکنین سے گرا قلن بالفتح ہوا پھر فتحہ قاف ضمہ سے بدل ہوا تا دلالت کرے اجوف واوی ہونے پر قُلن بضم ہوا اور قلن ماضی مجہول اصل میں قُوِلْنَ تھا کسرہ واو پر ثقیل تھا نقل کر کے فا رفعل کو دے قِوْلْنَ ہوا اور واو بسبب کسرہ ماقبل یا ہوا قِیْلْنَ ہوا اب یا التقاے ساکنین سے گر پڑی قِلْنَ ہوا اب ضمہ قاف پلٹ آیا قُلْنَ ہوا۔

قُلْنَ - امر حاضر اصل میں اُقْوُلْنَ تھا ضمہ واو پر ثقیل تھا ماقبل کو دے اُقُوْلْنَ ہوا واو التقائے ساکنین سے گرا اُقُلْنَ ہوا - اب ہمزہ بسبب متحرک ہونے قاف کے گرا قُلْنَ ہوا -

قُلْنَا - بالضم اخیر میں الف سے معنی (کہا ہم مردوں نے) جمع متکلم ان مقاموں میں الف خوب ادا کرنا چاہئے ورنہ جمع مؤنث کا صیغہ ہو جائیگا - تو کفر کلمہ ہوگا -

قَلِیْل - کی بحث کلمہ خلیل میں اور قمر خمر میں اور قمیص خمیص میں مذکور ہوئی -

قُمَّل - ضم وتشدید میم سے معنی (جچڑی - ملخ - پیادہ - کنہ - سبوسہ) قولہ تعالیٰ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ (قال الملاء ۹)

قَمْل - بالفتح معنی (سپش یعنی جوں) قملہ واحد یہ قران شریف میں نہیں آیا -

قَمْطَرِیْر - فعلیل معنی (سخت) اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا (تبارک ۲۹) ترجمہ (ہم ڈرتے ہیں اُس سخت دن سے) من قمطرت الناقۃ اذا رفعت ذنبہا وجمعت قطریہا ای جنبہا مشتق من القطر والمیم مزیدۃ -

قَوَارِیْر - معنی (شیشے)

قِنْوَان - کا بیان صنوان میں مذکور ہوا -

قُنُوْت - معنی (فرمانبرداری کردن) قولہ تعالیٰ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ (ومن یقنت ۵) (وقیام نماز) وفی الحدیث افضل الصلوۃ طول القنوت -

قُنُوْط - (ناامید شدن) قولہ تعالیٰ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ (ربما ۴) -

قُوْا - معنی (بچاؤ تم) قولہ تعالیٰ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَھْلِیْكُمْ نَارًا - (قد سمع ۱۹)

قَوْم - معنی (گروہ مرداں نہ زناں) قولہ تعالیٰ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ

عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ (۲ ۱۴ حم)
قَوَام - بفتحتین معنی (میانہ و وسط و اسمی است برائے استقامۃ الطرفین) کما سمی
سواء لاستوائہما قال اللہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ
بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا (وقال الذین) و قرا بالکسر قوام الامر بالکسر نظامہ و عمادہ یقال فلان قوام اہلہ
وقوام الشئی مایقوم بہ امرہ کقوام السکر اذا غلی -
قِوَام - بالکسر معنی (وہ چیز جس سے دوسری چیز کی قائمی و درستی ہو) اسی سے ماخوذ
ہے شکر کا قوام اور قوام قاوم کا مصدر رہے قاوم میں تعلیل نہ ہونے سے قوام میں
بھی تعلیل نہیں ہوئی -
قَوِیٌّ - توانا اصل میں قوِیْو تھا سید کی سی تعلیل ہوئی - اَقواء معنی (بدشت و خشکی فرود
آمدن) قولہ تعالیٰ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْکِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ (قال فما)
۱۹
قیام - معنی (کھڑے ہونا) اصل قوام تھا قام کا مصدر قیام میں تعلیل ہوئی اسواسطے کہ
قام بھی تعلیل ہوئی ہے
قِیْلَ - بالکسر و فتح لام معنی (کہا گیا) تحقیق اس کی قائون میں مذکور ہوئی -
قِیْلُ - بالکسر وقف لام معنی (کہا یعنی کہنا) حاصل مصدر اسم مصدر ہے قولہ تعالے
قِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ (الیہ یرد)
۱۳
قیل وقال معنی (گفتگو) اسمان للمصدر قال بمعنی مصدر قرآن شریف نہیں آیا -
قَیُّوْم - قائم و دائم (نام خداوند تعالیٰ) فعول من قام بالامر اذا حفظہ -
قَیِّم - یا کی تشدید سے معنی (مستقیم) فیعل من قام کسید من ساد وہو ابلغ من المستقیم
باعتبار انہ الصفۃ لانہ یدل علی الثبوت والمستقیم باعتبار الصیغۃ لان السین للطلب قال اللہ تعالیٰ
ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ (واعلموا) و (ومامن ۵ دابۃ) (اتل ۲ ما) وقد یخفف -
۱۱
قِیَمًا - یا کی تخفیف سے معنی (مستقیم واستوار) قال اللہ تعالیٰ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ

اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًاؕ وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (وَاِنَّا ۲۰) وقرأ بالتخفیف مصدر
وقیامًا قِوَمًا کعوض فاعِل لاعلال فعلہ کالقیام انما انثہ لانہ اراد بہ الملۃ الحنفیۃ۔
قِیَام۔ (کھڑے ہونا) مصدر ہے فعال کے وزن پر۔

فصل الکاف

کَافَّۃً ۔بہ تشدید فا معنی (جملہ وتمام) الکف فی الاصل المنع (ن) کفّ کفا کفوفًا
(بازداشت وبرگردانید) یقال جاء الناس کافۃ ای کلھم ولایقال جاءت الکافۃ لانھا
لایدخل فیھا ال ولاتضاف۔ یسمی بھا الجماعۃ لانھا تمنع الاعداء وتمنع عن التفرق منہ قولہ تعالیٰ
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً (سیقول ۲۵/۹) اس آیت کے معنی
اَسْلَم میں مذکور ہے منہ قول سیدنا علی من کفّ فکیہ وفکّ کفیہ فھو انفع الناس (جس نے
روکا اپنے دو ہونٹ یعنی خاموشی اختیار کی اور کھولدئے دونو ہاتھ یعنی سخاوت کی
تو وہ بڑا نفع پہنچانے والا ہے لوگوں کو)۔

کَانَ۔ بغیر الف کے آخر میں معنی (تھا وہ ایک مرد) (ن) کان یکون کونا
وکیانا وکینونۃ تعلیل قایکون میں مذکور ہوئی۔

کَانَا۔ اخیر میں الف سے معنی (تھے وہ دو مرد) قولہ تعالیٰ فَاَزَلَّھُمَا
الشَّیْطٰنُ عَنْھَا فَاَخْرَجَھُمَا مِمَّا کَانَا فِیْہِ (الٓمٓ ۴) مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ
اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ کَانَا یَاْکُلٰنِ
الطَّعَامَ اُنْظُرْ کَیْفَ نُبَیِّنُ لَھُمُ الْاٰیٰتِ (لایحب اللہ آخر پارہ ۱۰/۱۴) ایسے مقامات
میں الف کو خوب مدطبعی سے ادا کرنا چاہیئے ورنہ واحد کا صیغہ ہو جائیگا۔

کَاَنَّ ۔ نون کی تشدید سے معنی (گویا کہ)

كَبَدَ - بفتحتین معنی (سختی و دشواری) قال تعالیٰ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ[1]

كَبِدٌ - بفتح اول وکسر دوم معنی (جگر) اکباد و کبود جمع یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

كِبْرٌ - بالکسر معنی (بڑا بوجھ و بڑا گناہ) قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (قد افلح[18]) و (تکبر و بزرگ منشی) قولہ تعالیٰ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ (فمن اظلم[24])

كِبَرٌ - بکسر اول وفتح دوم معنی (بڑھاپا) (س) کبر کبرا کعنب ومکبرا کمنزل (کلان سال گردید)

كَبُرَ - بفتح اول وضم دوم وفتح سوم معنی (بزرگ ہوا) (ک) کبر کبرا کعنب وکبرا بالضم وکبارۃ ککرامۃ (بزرگ گردید وکلاں وتن وار شد)۔

كُبَرٌ - بضم اول وفتح دوم کصرد معنی (بڑی بلا) جمع ہے کُبریٰ کے قولہ تعالیٰ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ (تبارک[29])

كَبِّرْ - بفتح اول وکسر دوم مشدد وسکون سوم (اللہ اکبر کہہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کر)

كُبْرٰی - بالضم والف مقصورہ (بڑی بزرگ)۔

كُبَرَآءُ - بضم اول وفتح دوم والف ممدودہ معنی (بزرگاں) جمع کبیر کبری وکبراء وشریف وشرفاء وجمع کابر کعالم وعلماء قولہ تعالیٰ وَقَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا (ومن یقنت[5])

كِبْرِیَاءُ - معنی (سرداری و بزرگ منشی وعظمت) سمیت المملکۃ بہا لاتصاف الملوک بالکبر والتکبر علی الناس باستطاعتہم۔

كَثِیْبٌ - کامیر معنی (ریگ تودہ) فعیل بمعنی مفعول من کثبت الشیٔ اذا جمعتہ قال اللہ تعالیٰ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا (تبارک[12]) کاف فائی کلمہ ہے بعض مترجمین کو دھوکا ہوا کہ یہ کاف کو کاف تشبیہ سمجھکے یوں ترجمہ کئے ہیں کہ

شوند کوہ ہا مانند تل ریگ از ہم پاشیدہ)۔

کَصَیِّبٍ - معنی (مانند اصحاب باراں) یہ کاف تشبیہ کا ہے صَیِّب معنی (بارش بزرگ قطرہ) اصلہ صیوب من صاب یصوب اذا نزل اُعِل کسید۔

کُحُل - بالضم معنی (سنگ سرمہ و سرمہ ہرچہ در چشم کشند جہت شفائے چشم) یہ قران شریف میں نہیں آیا۔

کَهْل - بالفتح معنی (مرد میانہ سال) کھول وکھلول وکھلان جمع قال تعالیٰ تُکَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا - المراد عدم تفاوت الکلامین۔

كِدْتَ - بالکسر وتشدید تا مفتوح معنی (قریب ہوا تو) (ن) (س) کاد یکاد کوداً وکیدودۃ مثل قیلولۃ اصل میں کَوِدْتَ بفتح واو یا بکسر واو تھا واو متحرک ماقبل مفتوح ہونے سے واو الف ہو کے التقاے ساکنین سے گرا کدت ہوا دال وتا ہم مخرج ہونے سے دال تا ہو کی مدغم ہوئے کدّت ہوا عین کلمہ کا کسرہ کاف کو دے کِدّت ہوا جیسا خِفْتَ بعض عرب بضم کاف کہتے ہیں ضمہ واو محذوف پر دلالت کرنے کے واسطے ہے قال تعالیٰ وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا - (سبحٰن الذی) وبمعنی (الارادۃ) منہ قولہ تعالیٰ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى (قال الم) وصلۃ وزیادۃ للکلام کما فی قولہ تعالیٰ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا (قد افلح) ای لم یرھا۔

كَذِبَ - کتف معنی (دروغ) (ض) کذب کذبا ہکذا قری فی القران وکِذّاباً وکذبۃ بالکسر والفتح فیھا وکذ: بامخفف الذال وتشدید معنی (دروغ گفت)

كَذَبَ - فتحات وتخفیف ذال سے معنی (جھوٹ کہا وہ ایک مرد)۔

كَذَّبَ - فتحات ثلاثہ وتشدید ذال سے معنی (جھوٹلایا وہ ایک مرد) قولہ تعالیٰ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ (فمن اظلم)

كَذَبَتْ فتحات ثلاثہ وتخفیف ذال سے معنی (جھوٹ بولی وہ عورت) قولہ تعالےٰ
وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (ومن دابۃ ۱۳)
كَذَّبَتْ ۔ فتحات ثلاثہ وتشدید ذال سے معنی (جھٹلائی وہ عورت)
كُذِّبَتْ ۔ ضم اول وکسرہ دوم مشدد سے معنی (جھٹلائی گئی وہ عورت)
كَذَبُوْا ۔ فتحتین وتخفیف ذال سے معنی (جھوٹ بولے وہ مرد) قولہ تعالےٰ
اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ (واذا سمعوا ۹)
كُذِبُوْا ۔ ضم اول وکسرہ ذال مخفف سے معنی (جھوٹ کہے گئے) حَتّٰٓى
اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا (وما ابری ۱۲) یعنی گمان کئے
کفار کہ رسولوں سے جھوٹ کہا گیا جواب تک وعدہ پورا نہیں ہوا۔)
كَذَّبُوْا فتحتین وتشدید ذال سے معنی (جھٹلائے وہ مرد)
كُذِّبُوْا ۔ بضم اول وکسرہ ذال مشدد سے معنی (جھٹلائے گئے وہ مرد)۔
كَذٰلِكِ ۔ بکسر کاف خطاب سے معنی (اسی طرح) یہ مرکب ہے کاف
تشبیہ اور ذا اسم اشارہ اور لام مکسور اور کاف خطاب مونث سے یعنی (عورت)
سے خطاب ہو تو اسم اشارہ یوں استعمال کیا جاتا ہے قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ
مَا يَشَآءُ (تلک الرسل ۱۳ ۵) قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ (قال الم ۲ ۵)
قَالُوْا كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ (حٰمٓ ۱۹ ۲)
كَذٰلِكَ ۔ بفتح کاف خطاب اسیطرح (مرد) سے خطاب ہو تو کہا جاتا ہے
كُرَّةٌ ۔ بالضم وراے مشدد معنی (اسپ چابک)
كَرَّةً ۔ بفتح کاف وتشدید را ودر آخر تا معنی (یکبار و یک جملہ کردن) منہ الحیدۃ الکرار لقب لعلی کرم اللہ وجہہ
كُرْهٌ ۔ بالضم اور آخر میں ہا ۔ نکرہ مصدر نُعِتَ بہ للمبالغۃ اور فعل بمعنی مفعول وقیل
بالضم ما اکرھت نفسک علیہ وبالفتح ما اکرھک غیرک علیہ (س) کرھا بالفتح وبضم وکراھۃ بالفتح

وکراھیۃ بالفتح وتخفیف الیاء وکرھۃ کمقعدۃ بفتح راء (ناپسند داشتہ آنرا) قولہ تعالیٰ
کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ (سیقول)

كَرِهَ - بفتح اول وکسرہ دوم وفتح سوم معنی (برا جانا ناپسند رکھا)

كَرِهْتُمُوهُنَّ - وآتیتمونا میں مذکور ہوا۔

كُسَالَىٰ - مثلثۃ الکاف مقصورۃ معنی (کاہلاں) یہ جمع ہے کسلان کی جسکا مونث کسلانہ تھا اور کسالی بکسر لام اور کسلی کسکری یہ بھی جمع ہے قال تعالیٰ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ (والمحصنت ۲۱/۱۸ آخر پارہ)

كَسَبَ - اخیر میں بغیر الف کے معنی (کمایا وہ ایک مرد) (ض) کسبہ کسبا بالفتح والکسر۔

كَسَبَا - اخیر میں الف سے معنی (کمائے وہ دو مرد) قولہ تعالیٰ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ (لایحب اللہ ۱۰)

كِسَفًا - بکسر اول وفتح دوم معنی (ٹکڑے) یہ جمع ہے اسکا واحد کِسْفَۃ بالکسر قال الاخفش من قرأ کِسْفا بالکسر جعلہ واحدا من قرأ کسفا کعنب جعلہ جمعا۔

كِسْفًا - بالکسر معنی (ٹکڑا) قولہ تعالیٰ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ (قال فما) حفص رحمہ کی قراءۃ میں اسی ایک مقام پر سین کو جزم ہے قال فی حاشیۃ البیضاوی قرأ فی جمیع القرآن کِسْفا وکِسَفا افراداً وجمعاً وہہنا علی الافراد واحدا۔

كِفَاتًا - اخیر میں تا سے معنی (سمٹنے والی) کالضمام والجماع لما یضم ویجمع مصدر نعت بہ (ض) کفتہ کفتا بالفتح (قرار گرفت وپسندہ شد آنرا)

كَفَىٰ - مخففا الف مقصورہ سے معنی (کارگزاری کیا) (ض)

كَفَّ - فا مشددہ اور اخیر میں بغیر الف کے معنی (روکا باز رکھا) (ن)

کَفُوۡر ۔ بفتح اول کصبور معنی (ناحق شناس وناگرونده)
کُفُوۡر ۔ بضمتین معنی (ناسپاسی ۔ وضد ایمان)
کُفَّار ۔ بالضم (جمع ہے کافر کی)۔
کَفَّار ۔ بالفتح معنی (بڑا کافر)
کُلْ ۔ بضم اول وسکون دوم معنی (کھا) تحقیق اسکی خذ میں مذکور ہوئی۔
کُلَّ ۔ بضم اول وتشدید دوم معنی (تمام)
کَلَّ ۔ بفتح اول وتشدید دوم معنی (گران) کُلُول جمع قولہ تعالیٰ وَھُوَ کَلٌّ عَلٰی مَوْلٰهُ (ربنا) ۱۶
کُمَا ۔ بضم اول وفتح میم معنی (تم دو مرد یا دو عورت)۔
کَمَا ۔ بفتح اول وفتح میم معنی (جیسا)
کُنْ ۔ بضم اول وسکون دوم معنی (ہوتو) تحقیق کان میں مذکور ہوئی۔
کُنَّ ۔ بضم اول وتشدید دوم مفتوح اخیر میں بغیر الف کے معنی۔ [illegible] ہیں وہ عورتیں)
کُنَّا ۔ بضم اول وفتح دوم مشدد مفتوح اخیر میں الف سے معنی (تھی ہم یا ہیں ہم) ایسے مقامات میں الف کو خوب ادا کرنا طبعی کا لحاظ رکھنا چاہئے ورنہ جمع متکلم کا صیغہ جمع مونث ہو جائیگا۔
کٌنسٌ کاف سے خنس بالخار کیساتھ مذکور ہوا۔

فصل اللام

لَایَاْتِ ۔ معنی (نہیں لاتا ہے) اصل اسکا یأتی ہے۔
لَآیَات ۔ لام تاکید کا اور آیات جمع ہے واحد اسکا (آیۃ) ہے معنی (البتہ نشانیاں)

لَائِمٍ (ملامت کرنیوالا) لوم (انکو ہیدن) ون) اصل میں لاوم ہے قال تعالے وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ (لایحبّ اللہ)

لَا يُوَلُّوْنَ یعنی (نہیں پھیرینگے) قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ (اتل ما)

لَيُوَلُّنَّ (البتہ پھیرینگے) قولہ تعالےٰ وَلَئِنْ نَصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ (قد سمع)

يُؤْلُوْنَ - (قسم کھاتے ہیں) قولہ تعالیٰ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ (سیقول)

لَئِنْ - بفتح لام وکسرہ ہمزہ (قسم ہے اللہ کی) یہ مرکب ہے لام قسم اور ان شرطیہ سے لام قسم کے اوپر واللہ مقدر رہتا ہے قولہ تعالےٰ لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ (لایحبّ اللہ) ای واللہ لئن -

لَاهِيَةً - ہائے ہوز سے - لاہی بالحا - اسی باب میں لٰلہ کے ساتھ مذکور ہوگا -

لِيْنَ - بفتح اول وتشدید یای مکسور کسید (نرم) الیناجمع (ص) لان لینا ولیانا بفتحہا ولینۃ بالکسر الیان (نرم کردن) حین ولین بفتحہا مخففان ومشدوان (چیز سست ونرم)

لَاتَ - بالفتح وتخفیف التاء وتشدید (ایک بت کا نام ہے) جو قبیلہ ثقیف طائف میں رکھی تھی یا قریش نخلہ میں -

یہ ماخوذ ہی اسم اللہ سے جیسے عزی عزیز سے یالات تشدید تا سے ہے اسم فاعل لت یلت مثل نصر ینصر بمعنی (سخت) یہ ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کو شہد اور گھی ملا کر کھلاتا تھا وہ شخص مرگیا تو کافر اسکے نام کا بت پوجنے لگے حضرت ابن عباس وغیرہ کی قراءت تشدید سے ہے قولہ تعالیٰ اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى (قال فما)

لَاتَ - بفتح اول وسوم مبنی ہے حرف تالای نفی پر زاید ہے جیسا ایۃ وثمتہ پر زاید آیا ہے یا محذوف پر دلالت کرنیکے لئے لایا گیا ہے اصل یوں ہے ولاحین مناص یالای حین مناص قولہ تعالےٰ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (وما لی)

لَا تَاْمَنَّا - (نہیں امانت دار جانتا ہے تو ہم کو) اصل میں لَا تَأْمَنُنَا تھا دو حرف ایک جنس کے جمع آئے اول کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا گیا ابوجعفر نے اسکو ادغام محض سے پڑھا ہے اور یہ نافع کی بھی ایک روایت ہے اور باقی قراء نے دو طریق سے پڑھا ہے۔

ایک ادغام مع الاشمام وہ یہ ہے کہ نون اول کو ساکن ادا کر کے ضم شفتین کرنا اسطرح پر دیکھنے والا سمجھے کہ قاری ضمہ پڑھتا ہے بعد پھر دوسری نون کو مفتوح ادا کرنا

دوسرا طریق مع ادغام الاخفاء جسکو اختلاس کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ نون اول کو اخفاء حرکت سے اور دوسری نون کو فصل سے جلد ادا کرنا کہ ادغام ظاہر ہو

لَا تَجِدُ - اور لا تجدوا تَجِدُ میں مذکور ہوا۔

لَا تَحْزَنْ بجزم (مت غمگین ہو تو) قولہ تعالیٰ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (واعلموا)

لَا تَحْزَنَ - بنصب نون (نہ غمگین ہووے وہ عورت) قولہ تعالیٰ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ (امن خلق)

لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا - معنی (مت رکھ ہم پر) (ض) حملہ حملا بالکسر وحملانا بالضم۔

لَا تُحَمِّلْنَا - بضم تا وفتح حا وتشدید میم مکسور معنی (مت اٹھوا ہم سے) حمّلہ الامر تحمیلا وحملانا قولہ تعالیٰ - رَبَّنَا لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ (تلک الرسل)

لَا تَحَاضُّوْنَ - اصل میں لاتتحاضون تھا معنی (نہیں برانگیختہ کرتے ہیں) تحقیق تتحاضون میں مذکور ہوئی -

لَا تَخْرَبُوْا - بالخا تقربوا بالقاف اور تخربوا میں مذکور ہوا -

لَا تَسُبُّوْا - تسبوا میں مذکور ہوا -

لَا تُسْعِرْ - تسعر میں مذکور ہوا -

لَا تُضَآرَّ - وَالِدَۃٌ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّہٗ بِوَلَدِہٖ [۲] (سیقول)

اصلہ لاتضارر بفتح الراء والبناء للتبیینۃ ترجمہ ضرر نہیں پہنچائی جاوے کوئی ماں [۱۴] اپنے بچے کے سبب یعنی بچے کا باپ یا ولی ماں کو بچہ کے واسطے کسی بات میں بے انصافی سے رنج نہ دیوے صیغہ واحد مونث غائب بحث نہی مجہول باب مفاعلہ -

لَا تُضَارِرُ - بکسر الرار والبالصلۃ المفعول ضرر نہ پہنچاوے کوئی ماں اپنے بچہ کو یعنی ماں بچہ کی خدمت گذاری میں بے انصافی سے بچہ کو تکلیف نہ دیوے صیغہ واحد مونث غائب بحث نہی معروف باب مفاعلہ سے ہے -

لَا تَعْدُوْا - بتخفیف دال مہلہ معنی (نافرمانی مت کرو تم حد سے مت بڑھو تم) -

لَا تَعُدُّوْا - بتشدید دال مہلہ معنی (نہ گنو گے تم) (ن)

لَا تُطِعْھُمَا - (مت حکم مانو ان دونو کا) ھای ضمیر ما قبل ساکن ہونے سے مضموم ہے جیسا لا تُطِعْہُ -

لَا تَقْرَبُوْنِ - معنی میرے نزدیک نہ آو تحقیق لاتخربون میں مذکور ہوئی -

لَا تَكُ کا بیان تک میں مذکور ہوا -

لَا تُمَارِ - کا بیان تمار میں مذکور ہوا -

لَا تَنَابَزُوْا کا بیان تنابزوا میں مذکور ہوا -

لَا تَنْقُضُوْا کا بیان تنقضوا میں مذکور ہوا -

لَاتَنْقُضُوْا کا بیان تنقضوا میں مذکور ہوا۔
لَاتَلْمِزُوْا۔ کا بیان تلمزوا میں مذکور ہوا۔
لَاتَهِنُوْا معنی (سست نہ ہو وتم) (ص ح ک) وھن فی الامر ماعنا بالفتح وبحرک
اصل میں لاتوھنوا تھا تفصیل میں مذکور ہوا۔
لَاتَأْسَ کا بیان تاس میں مذکور ہوا۔
لَاتَايْئَسُوْا استايئسوا میں مذکور ہوا۔
لَاتَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ کا بیان تیمموا میں مذکور ہوا۔
لَاجَرَمَ۔ محرکۃ لابدو لامحالۃ ای حقا قال تعالیٰ لَاجَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ (ومامن دابۃ)
لَاَدْخَلْنٰهُمْ معنی (البتہ داخل کرتے ہیں ہم اُن کو) ادخلنا ماضی ہے لیکن شرط کے جزا ہونے سے اُسکے معنی مضارع کے ہوئے اور اسپر لام بھی آیا
لَاُدْخِلَنَّهُمْ۔ معنی (البتہ داخل کرونگا میں انکو)۔
لٰكِنَّ۔ بالالف بعد اللام وتشدید النون حرف تنصب الاسم وترفع الخبر ومعناھا الاستدراک وھو ان یثبت لما بعدھا حکما مخالفا لحکم ماقبلھا ومخففۃ من الثقیلۃ وہی لاتعمل لانھا تقع علی الاسماء والافعال نحو ولکن کانوھم الظلمین۔
لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ معنی میں تو کہوں وہی اللہ ہے میرا رب) یہاں لفظ اقول محذوف ہے باقی تحقیق خاتمہ میں مذکور ہوگی۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔
لٰكِنَّا۔ معنی (لیکن ہم) یہ مرکب ہے لکن مخفف اور انا ضمیر منفصل متکلم سے اس لفظ کے اخیر میں الف مدطبعی سے دراز پڑھنا چاہیئے خاتمہ میں تحقیق مذکور ہوگی ان شاءاللہ تعالیٰ
لَاُمَنِّيَنَّهُمْ معنی (البتہ البتہ آرزو میں ڈالوں گا میں انکو۔
لَاُوْتَيَنَّ۔ معنی (البتہ البتہ دیا جاؤنگا میں)

لَایَأْتَلِ ۔ (نہ قسم کھاوے اور نہ کمی کرے) اَلِیَّۃ والیّا قسم الآیا جمع یہ اصل میں اِلیُوتھا سید کی سی تعلیل ہوئی (ن) اَلْوًا واُلُوًّا والیًّا تقصیر کرونیہ دونوں مادہ مہموز الفا ناقص یائی کے ہیں باب افتعال میں لیجانے سے ایتلی ایاتلی اِیتَلَاءً ہوا ایتلی اصل میں اِئتِلَایُ تھا ایانا اور ریدی کی تعلیل ہوئی ۔ لایاتل نہی غائب اصل میں لَایَاتَلُو تھا واو یا ہوا اور یا عامل جازم سے ساقط ہوئی ۔

لَایَلِتکُمْ ترجمہ (کم نہ کرے گا تم سے (ض) لاتہ لیتًا ۔

لَاتَجْهَرْ ۔ نہی غائب معنی (مت چھوڑ) نحر کے ساتھ مذکور ہوا ۔

لَایُشْرِكُ ۔ بضم کاف معنی (نہیں شرک کرتا ہے) نفی غائب ہے ۔

لَایُشْرِكْ ۔ سکون کاف (نہ شرک کرے) نہی غائب ہے ۔

لِبَدَ ۔ بکسر اول و فتح دوم معنی (بھیڑ و ہجوم) یعنی مردم مجتمع بر یکدیگر جمع ہے لبدۃ بالکسر مثل فرقۃ و فرق اللبدۃ ہے ما یلبد بعضہ علی بعض سے اے تجتمع والفعل من ضرب یقال لبد الصوف وتلبد الشعر اذا تراکم بیضاوی قولہ تعالے وَ اَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا (تبارک) وقرا ہشام عن ابن عامر لبدا بضم اللام ۔

لُبَدَ ۔ بضم اول و فتح دوم معنی (ڈھیر) ومال جمع لبدۃ بالضم مثل برقۃ و برق یقال مضی فلان لبرقتہ ای لحاجتہ برق جمع کرکبتہ ورکب کصرد قال تعالیٰ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا (علم) قرا ابوجعفر لبدا بتشدید الباء علی جمع لابد کراکع ورکع وقرا الآخران بالتخفیف علی جمع لُبدۃ ۔

لَبِثْنَا ۔ بفتح اول و کسر دوم و سکون ثاء مثلثہ معنی (ہم ٹھہرے) (س) لبث لبثا بالفتح ولباثا ولباثۃ کسحابۃ قولہ تعالیٰ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ (بنی الذی) قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ (قد افلح) ۔

لَبَسْنَا۔ بفتحتین وسکون معنی (شبہ ڈالا ہم نے) (ض) لبس علیہ الامر لبسا بالفتح (پوشانید بروے کار را) قولہ تعالیٰ۔ وَلَوْجَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ (واذا سمعوا) لبس الثوب لبسا بالضم۔

لَتَرَوُنَّ۔ بضم واو معنی (البتہ دیکھو گے تم) تحقیق اُوْا لاٰیات میں مذکور ہوئی۔

لِتَاْفِكَنَا۔ معنی (تا پھیرے تو ہم کو) (ض) افک عنہ۔ افک بالفتح قولہ تعالےٰ قَالُوْا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا (حٰمٓ۳) (ض س) افک افکا بالکسر والفتح والتحریک واُفوکًا (دروغ گفت) قال تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ (قد افلح)

لِتَلْفِتَنَا۔ (تا پھیرے تو ہم کو) (ض) لفتہ لفتا بالفتح قولہ تعالیٰ قَالُوْا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا (یعتذرون)

لُجِّيٍّ۔ معنی (گہری) اللجۃ معظم البحر والیاء للنسبۃ۔

لَذِىْ۔ بفتح اول وکسر دوم اصل میں الذی ہے معنی (البتہ) اسم موصول ہے

لِذِىْ۔ بکسرتین اصل میں لِذِیْ حجر لام حرف جار ہے ذی بمعنی (صاحب حجر عقل) یہ بغیر اضافت کے استعمال میں نہیں آتا قولہ تعالیٰ هَلْ فِىْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىْ حِجْرٍ (عم)

لَعَلَّ۔ بفتحتین وتشدید لام مفتوح اخیر میں بغیر الف کے معنی (شاید اور البتہ) حرف مشبہ بالفعل۔

لَعَلَا۔ بفتحات ثلثہ اخیر میں الف سے معنی (البتہ بلند ہوا) تحقیق الآ کیساتھ علا میں مذکور ہوئی۔ قولہ تعالیٰ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (قد افلح)

لَعَلّٰى۔ بفتحات ثلثہ اخیر میں الف سے جو یا کی شکل سے مرقوم ہے قولہ تعالیٰ

اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ (اقترب ۱۴) ترجمہ (بیشک آپ البتہ بڑے ہموار راستے پر ہیں
لَفِيْفٌ معنی (سمیٹے ہوئے) قال تعالیٰ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا (سبحٰن الذی ۱۲) ای جمیعا ای ملفوفین مجموعین منہ اللفیف المقرون والمفروق۔
لِلّٰهِ۔ (واسطے اللہ تعالیٰ کے)
لِلَّاهِیْ۔ اخیر میں یا سے معنی (کھیلنے والے کیواسطے) یہ الحمد للہ کی ہا کو دراز پڑھیں تو معنی فاحش ہوتے ہیں۔
لِلَّاحِیْ حائے حطی اور یا سے معنی (واسطے گالی دینے والے کے لحالحوا (دشنام داو) (ن)۔
لِمَ کسر لام وفتح میم سے معنی (کسواسطے) یہ اصل میں مرکب ہے لام جار بمعنی علت اور ما ے استفہام سے اصل لما الف سے ہے ما ے استفہام پر حرف جار آنے سے اسکا الف گر جاتا ہے جیسے عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ مِمَّ خُلِقَ فِيْمَ رحمۃ لِمَ تقولون مالا تفعلون۔
لَمْ۔ بالفتح معنی (نہیں) حرف نفی للماضی وہی جازمۃ للمضارع۔
لَمَمْ بفتحتین معنی (گناہ صغیرہ) قال تعالیٰ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ (قال فما ۲) کالنظرۃ والقبلۃ واللمسہ فالاستثنا منقطع۔
لَمٌّ۔ بفتح اول وتشدید ثانی (بسیار) قال تعالیٰ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا (عم) ذالم ای جمع بین الحلال والحرام۔
لَمَا۔ بفتحتین ومیم مخفف والف (البتہ ایک چیز) قال تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ (تلک الرسل)
لَمَّا فتحتین ومیم مشدد والف سے معنی (ابھی نہیں) قال تعالیٰ وَلَمَّا يَدْخُلِ

الْاِیْمَانَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ (حٰمٓ) وبمعنی (اگر) قال تعالیٰ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ (عٓمٓ) وبمعنی (ہر گاہ) قال تعالیٰ فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (الٓمٓ)

لَمْ تَطَئُوْا یعنی (نہیں کہندے تم - نہیں پھرے تم) اصل میں توطئون تھا تعلیل تصل میں مذکور ہوئی (س) وطئہ وطاء بالفتح (سپرد آزار زیر پارے) وطی المراۃ (کائید ازا)

لَمْ تَسْتَطِعْ - بین کے بعد تا ہے معنی (نہیں طاقت رکھا تو) سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَیْهِ صَبْرًا اَمَّا السَّفِیْنَةُ (قال الم)

لَمْ تَسْطِعْ - سین کے بعد بغیر تا معنی (نہیں طاقت رکھا تو) قولہ تعالیٰ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَیْهِ صَبْرًا وَیَسْئَلُوْنَكَ (قال الم) باقی تحقیق ان دونوں صیغوں کی استطاع میں مذکور ہوئی -

لَمْ یَلْبَثُوْا با کی فتحہ وثای مثلثہ سے معنی (نہیں درنگ کئے - نہیں ٹھیرے) قولہ تعالیٰ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّةً -

لَمْ یَلْبِسُوْا - با کے کسرہ و سین سے معنی (نہیں ملاے اور نہیں پہنے) یلبسون (پہنتے ہیں) (ض) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ - (واذا سمعوا)

لُمْتُنَّنِیْ (ملامت کی تم نے مجھکو) اصل لومتننی تھا قلن بصیغہ ماضی معروف کے تعلیل ہوئی تنّ ضمیر جمع مونث فاعل فعل ہے اسکے بعد نون وقایہ یای متکلم ہے نون وقایہ کا بیان اینونی میں مذکور ہوا (ن) لام لوما بالفتح ولومۃ بالتا وملاماو ملامۃ بفتحہما نکوہید وکذا اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا -

لُمَزَۃ - کا بیان تنابزو میں مذکور ہوا -

لَمَسْنَا - بفتحتین وسکون سین سے (دست رسانیدیم) یعنی چھیوا اور ٹٹولا ہم نے

(ن ض) لمسہ لمسا بالفتح سود بدست وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ (تبارک) ولمس الجاریۃ (کنایہ از آں)

مَسُّنَا۔ بالفتح (بال سونڈھا ہم نے) مُوْسٌ بالفتح (موے ستردن) والفعل من نصر یہ قران میں نہیں آیا اصل میں مَوْسْنَا ہے۔

مَسَّنَا بفتحتین سین مشدد سے معنی (رسید ما را پوچھے ہم کو) (ن) مسّت الیہ الحاجۃ (ن س) مَسَّہٗ مَسًّا بسود کسمع وفتح قولہ تعالیٰ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ۔ (وما ابرئ) وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ (حم [3])

مَسَّحْنَا۔ بفتحتین وسکون حا (مالیدیم) یعنی پونچا ہم نے یہ قرآن شریف نہیں آیا۔

مَسْحًا۔ بالفتح (مالیدن دوست گذاشتن بر چیزے زدن یا آلودہ چیزے در کردن آلودگی آں وسح کردن) یقال مسح براسہ اذا امرّ الیہ علیہ مسح بالسیف ببرید ازال قال تعالیٰ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ (وما لی)

لَمْ يَرْتَابُوْا معنی (نہیں شک کئے) اصل میں یرتابون تھا تعلیل ظاہر ہے اسکی تحقیق ریب میں مذکور ہوئی۔

لَمْ يَكُ۔ لَمْ يَكُنْ لم تک میں مذکور ہوا۔

لَمْ يَعْيَ معنی (نہیں تھکا) (س) عَيَّ بالامر عیًّا بالکسر اصل میں یَعْيِيُ تھا۔

لَمَنْ۔ لام تاکید ہے من موصول قال تعالیٰ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (الیہ یرد)

لِمَنْ۔ یہ لفظ مہمل اور بے معنی ہے۔

لَمَنْ۔ (البتہ وہ شخص) قال تعالیٰ لَمَنْ ضَرُّهٗ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ (اقترب)

لِمَنِ۔ (کس کیواسطے) قال تعالیٰ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ (فمن اظلم)

لَنْ نَّتَّبِعُوْنَا معنی (ہرگز نہیں پیروی کروگے تم ہماری) اصل میں تَتَّبِعُوْنَنَا تھا (س) تبعہ تبعاً و تباعۃً۔

لَنْ تَنَالُوْا معنی (ہرگز نہ پاؤگے تم) اصل میں تَنَالُوْنَ تھا (س ض) نالتہ نیلا بالفتح ونالا ونالۃ

- ہرچہ داری صرف کن در راہ ھُو لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا

لَنَسْفَعًا۔ لتکونا تکونا میں مذکور ہوا۔

لَنَصَّدَّقَنَّ بفتحین وصاد ودال مشدد وتینوں مفتوحین معنی (البتہ صدقہ دیتے ہیں ہم) تحقیق اِصَّدَّق اور اِثَّاقَلْتُمْ میں مذکور ہوئی

لَنَكُوْنَنَّ۔ معنی (البتہ ہونگے ہم) تعلیل وتحقیق تَکُ میں مذکور ہوئی۔

لَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ۔ را کے فتح سے معنی (ہرگز نہ ضرر پہونچاویگا وہ ایک مرد اللہ کو) نون ثقیلہ کا ماقبل واحد میں مفتوح رہتا ہے اور جمع میں مضموم۔

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ را کے ضمہ سے معنی (ہرگز نہ ضرر پہونچاوینگے وہ مرد اللہ کو)

لَنْ يَّتِرَكُمْ۔ قال اللہ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ (۴۷ حم)

یعنی (اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور نہیں کم کریگا تمہارے اعمال کا ثواب) (ض) وترہ وترا بالفتح وترۃ کعدۃ۔

لَوَاقِحَ معنی (آگابھن اونٹنیاں رس بھری ہوئی) جیسے کہ ابر اور جھاڑ باردار ہوتے ہیں یہ جمع ہے لاقح کی (س) لقحت الناقۃ لقحا بالفتح والتحریک ولقاحا کسحاب۔ (آبستن شد) قال تعالیٰ وَاَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ (ر۱۴)

لَوَّوْا۔ (پھیری) اصل میں لَوَّيُوْا تھا یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے سے الف ہوکے گرا لُوِيَ يَلْوِيْ تَلْوِيَةً (سخت تافت) منہ قولہ تعالیٰ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ (ص) (قد سمع) لَوَيْ الْحَبْلَ لَيًّا۔ (تافت رسن را) لَوٰی راسہ وبہ (مائل گردانید واعراض کرد) منہ قولہ تعالیٰ

وَاِنْ تَلْوٗا اَوْ تُعْرِضُوْا (والمحصنت) اَیلُوٗا نَ اَلْسِنَتَھُمْ (تلک الرسل)
لُوْمُوْا - (ملامت کرد) تحقیق لمتشنّی میں مذکور اور تعلیل قولوا میں مذکور ہوئی
لَوْمَۃَ - تاے تانیث کے نصب سے جو مفعولیت کے وجہ سے ہے
(ملامت وسرزنش) قال تعالیٰ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ - (لایحب اللہ)
لَوْمَتٰی - بفتح والف مقصورہ مرکب ہے لو سے بمعنی (اگر) اور متی سے
بمعنی (کب) یہ مرکب مستعمل نہیں ہے -
لَھُوَ فتح اول وضم دوم وفتح سوم سے معنی (البتہ وہ) لام تاکیدی اور ہو ضمیر
قال تعالیٰ وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (تلک الرسل)
لَھْو - بالفتح (کھیل) (ن) لہا یلہو لھوا قال تعالیٰ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ
لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ - (اتل ما) معالم التنزیل
میں لکھا ہے کہ ابن مسعود نے فرمایا لہو الحدیث وہ غنا ہے قسم اللہ کی جسکے غنا کا بیان
سوا کوئی معبود نہیں اسی طرح تین مرتبہ تاکید سے فرمایا اس میں اور بعض احادیث
سے راگ کی حرمت اور بعضے سے حلت ثابت ہوتی ہے محققین نے چند
شروط سے حلال رکھا ہے تاکہ دونوں قسم کے احادیث پر عمل ہو حققہ المرشد
الامام غزالی اور مطلقا حلال یا حرام کہنا طریق اعتدال سے عدول کرنا ہے -
لَیَاْتِیَنِّیْ معنی (لاوے میرے پاس) وفی القران لَاَذْبَحَنَّہٗ اَوْلَیَاْ
تِیَنِّیْ - (وقال الذین) قرا ابن کثیر بنونین والباقون بنون الوقایۃ باقی تحقیق اتو میں
مذکور ہوئی
لَیُؤْمِنَنَّ پہلے نون کے فتح سے معنی (البتہ یقین لاویگا وہ ایک مرد)
قولہ تعالیٰ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ (لایحب اللہ)
لَیُؤْمِنُنَّ پہلے نون کے ضمہ سے معنی (البتہ ان لیوینگے وہ مرد) واقسموا

بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لَئِنْ جَآءَتْھُمْ اٰیَۃٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِھَا (واذا سمعوا)
لَیَحْزُنُنِیْ ۔معنی (غمگین کرتا ہے مجھکو) لام حال کے معنی کے واسطے
ہی نون وقایہ یا ے متکلم کی تحقیق ایتونی میں مذکور ہوئی (ان) حزنہ الامر حزنا بالضم
(اندوہناک گردانید اورا کار) (حزن حزنا بالضم وبحرک (اندوہگین شد)
لِیُرِیَہٗ ۔معنی (تا دکھلائی جاویں) اصل میں لیرئ یو تھا تحقیق آرِ میں مذکور ہوئی
لَیْسُوْا ۔بالفتح معنی (نہیں ہیں وہ) فعل ماضی اصلہا لیس کفرح فسکنت تخفیفا
ولم یبدل الیأ لانھا لم تتصرف من جمیع وجوہ الافعال۔
لِیَسُوْٓءُا ۔بکسر اول وفتح دوم وضم سین وسکون واو کہ بسرمی نوشتہ شود
(تاکہ اُداس کریں وہ لوگ) تحقیق سوأ میں مذکور ہوئی قال تعالیٰ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ
الْاٰخِرَۃِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْھَکُمْ ۔ (سبحٰن الذی)
لِیَطْمَئِنَّ ۔اطمانتم میں مذکور ہوا۔
لَیَبْلُوَا ۔معنی (البتہ آزماوے) یبلو میں مذکور ہوگا
لَیَقُوْلَنَّ ۔بفتح لام دوم معنی (البتہ کہیگا وہ ایک مرد)
لَیَقُوْلُنَّ ۔بضم لام دوم معنی (البتہ کہتے ہیں وے مرد) ھاتان الصیغتان
متساویتان فی القرآن وروداً اصلہ لیقولونن حذفت النون الاول لاجتماع النونات
والواو لالتقاء الساکنین ۔
لَیِّنٌ ۔(نرم) لین کے ساتھ مذکور ہوا

فصل المیم

ف

مَآ اَصْبَرَھُمْ ۔ما اکفر اسمع بھم میں مذکور ہوا (کون چیز صبر دیگی ان کو)

مَاْتِیًّا۔ یعنی (آنیوالا) مفعول بمعنی فاعل قال تعالیٰ اِنَّہٗ کَانَ وَعْدُہٗ مَاْتِیًّا (قال الم) ای معودہ ماتیا ولم یقل اتیا لان کل ما اتاک فقد اتیتہ یقال وصل الی الخیر وصلت الی الخیر تعلیلہ کرمی۔

مَاْجُوْجَ۔ یاجوج و ماجوج نام ہیں دو قبیلے کے یافث ابن نوح کی اولاد سے اسمان عجمیان بدلیل عدم الانصراف و اما عربیان ماخوذان من اَجَّ الظلم اذا اسرع وعدم انصرافہما للتعریف والتانیث باعتبار القبیلۃ۔

مَا شَآءَ۔ یعنی (جو چاہا)۔ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ۔

مَعَاشًا۔ (زندگانی) قال تعالیٰ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اخیر کا الف تنوین فتح کے وقف سے آیا ہے۔

مَاعُوْنَ۔ (نفع لینے کی چیز) فاعل من المعن وہو النفع او فعولۃ فعوض الالف بعد القاء عن التاء قال تعالیٰ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ

مَالَہٗ۔ بفتح لام معنی (نہیں ہے اسکو) قال تعالیٰ یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ فَمَا لَہٗ مِنْ قُوَّۃٍ وَّلَا نَاصِرٍ۔ اگر ایسے مقام میں بضم لام پڑھا جاوے تو معنی بالکل فاسد ہوگا۔ پس ہال اسکا قوت و مددگار ہے۔

مَالُہٗ۔ بضم لام۔ اسکا مال۔ قال تعالیٰ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ

مَالِیَہْ۔ (میرا مال) یا ضمیر متکلم ہے اور ھا وقف کا ہے اسکو ہائے سکتہ بھی کہتے ہیں اخیر پر زائد لائیجاتی ہے وقف کے حالت میں۔

مَاھِیَہْ۔ (کیا ہے وہ) ما موصولہ ہے اور ھی ضمیر واحد مونث غائب اور ھا سکتہ کے واسطے ہے۔

مَاوَدَّكَ۔ دال کے بعد الف اسکا کوئی معنی نہیں آیا مہمل لفظ ہے۔

مَاوَدَّعَكَ۔ دال کے بعد عین سے معنی (نہیں چھوڑا آپ کو)

مُؤَجَّل بضم میم وفتح ہمزہ جیم مشدد مفتوح معنی (مدت ٹھرایا گیا) قولہ تعالیٰ
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا (لن تنالوا)
مُعَجَّل بعین سے معنی (جلد کیا گیا) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔
مُؤْصَدَة بضم وسکون ہمزہ معنی (بند کئے ہوئے) مہموز الفاء
ہے قولہ تعالیٰ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (عم ۲۹)
قرأ ابوعمرو وحمزہ وحفص بالہمزہ فی البلد وفی الہمزۃ وقرأ الاخرون بلا ہمزہ وہما لغتان یقال
اصدت الباب واوصدتہ اذا اطبقتہ واغلقتہ وقیل الہمزۃ المطبقۃ وغیر الہمزۃ المغلقۃ
مُوْقَدَة بالضم وسکون واو (سلگائی ہوئی) ایقاد (آتش افروختن) وکذا استیقاد
لازم ومتعدی اصلہما اوقاد واستوقاد معتل الواو۔
مُؤْمِنَيْنِ بفتح نون اول (ایمان لانیوالے دو شخص) قولہ تعالیٰ وَكَانَ
اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ (قال الم)
مُؤْمِنِيْنَ بکسر نون اول (ایمان والے لوگ) تحقیق ایمان میں مذکور ہوئی۔
مَبْلَغ (پہنچنے کی جگہ پہنچنا نہایت) (ن) بلغ المکان بلوغا قال تعالیٰ
ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ (قال فما ۶) ای ایثار الکفار الدنیا ہو غایۃ علمہم (ک)
بلغ الرجل بلاغۃ (بلیغ شد مرد در کلام)
مَبْنِيَّة بفتح اول وتقدیم نون مکسور بر یاے تحتانی مشدد مفتوح (بنائی ہوئی)
(ض) بنی البیت بنیاً وبناءً وبنیاناً وبنیۃ وبنایۃ اصل میں مبنویۃ ہے مر موی کی تعلیل
ہوئی قولہ تعالیٰ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
(ومالی ۱۶)
مُّبَيِّنَة بضم اول وفتح دوم وتقدیم یاے تحتانی مشدد مکسور ونون مفتوح (آشکارا
اور ظاہر ہونے والی اور آشکار وظاہر کرنیوالی) قال تعالیٰ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

مُبَیِّنَۃٍ یُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ۔

مُبِیْنٌ۔ بضم اول وکسر دوم روشن دلیل والا جدا کرنے والا اَبَانَہٗ اِبَانَۃً اصل مُبْیِنٌ تھا مَبِیْعٌ کی تعلیل ہوئی۔

مِتُّ۔ بالکسر و تشدید التاء المضمومۃ (مرا میں ایک مرد یا ایک عورت) (ن س ص) مات موتا اصل مَوِتْتُ تھا واو پر کسرہ ثقیل ہونے سے گرا دیا گیا پس واو التقای ساکنین سے گرا قُلْتُ و خِفْتُ کے مانند ہوا پھر تا کو تا میں ادغام کیے قَالَ تَعَالیٰ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْیًا مَنْسِیًّا (قَالَ اَلَمْ) وَیَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَ اِذَا مَامِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا (قَالَ اَلَمْ)

مِتَّ۔ بالکسر و تشدید التاء المفتوحۃ مرا تو) اَفَائِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (اِقْتَرَبَ)

مُتْ۔ بضم کسر میم و سکون تا۔ مر تو ایک مرد یہ قرآن میں نہیں آیا۔

مَتَاعَ۔ بفتحتین و تای قرشت برخورداری یعنے کام چلانا فائدہ اوٹھانا اسم للتمتع بہ منہ قولہ تعالیٰ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ اَلْمَتَاعُ مَا یَتَمَتَّعُ بِہٖ منہ قولہ تعالیٰ وَمِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْیَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ۔ (وَمَا بَرِیٔ)

مُطَاعٍ۔ بضم اول و فتح طای حطی (فرمان برداری کیا گیا مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ (عَمَّ)

مُتَبَّرٌ۔ بضم میم و فتح تا و تشدید با مفتوح (ہلاک کیا گیا) (س) تَبَّرَ ہلاک شد تتبیر شکستن و ہلاک کردن۔

مُتَبَرِّجٰتٍ۔ (سنگار بتانے والیاں) برج بفتحتین خوب روئی تبرجت المراۃ

زن مرداں را زینت خود نمود۔

مُشْتَبِهٍ ۔ (مانند) اشتباہ مانند شدن۔ قولہ تعالیٰ وَ الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ (وَ اِذَا سَمِعُوْا ۱۲)

مُتَشَابِهٍ ۔ (مانند) تشابہ مانند شدن وکذلک متشابہۃ۔

مُتَبَّرَاتٌ ۔ ہلاک کی گئی یہ لفظ قرآن میں نظر نہیں آیا قال تعالیٰ وَلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا قال تعالیٰ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ

مُدَبِّرَاتِ ۔ (تدبیر کرنے والیاں) قال تعالیٰ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۔

مَثَانِیْ ۔ (دوہرائی ہوئی) یہ جمع مثناۃ ہے (ف ض) ثنی الشیٔ مثنیا دوتاہ کرد قال تعالیٰ وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (ربما ۱۴)

سورت فاتحہ کو سبع مثانی اسواسطے کہتے ہیں کہ یہ سورت دومرتبہ نازل ہوئی۔ ایک بار مکہ میں دوسرے بار مدینہ میں ہر مرتبہ میں اس کیساتھ ستر ہزار فرشتے تھے اور اسواسطے کہ نماز میں دوہرائی جاتی ہے ہر رکعت میں اور اسواسطے اس سورت کے آیات منقسم ہیں اللہ تعالیٰ کی معبودی اور بندہ کی بندگی میں۔

مِثْقَالَ ۔ مقدار وزنًا ومعنیً (ک)، ثَقُلَ ثِقْلًا و ثقالۃ گران شد۔

مِثْلَ ۔ بالکسر مانند قال تعالیٰ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

مَثَلَ ۔ بفتحتین (کہاوت وصفت ودلیل)، قال تعالیٰ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (ربما ۱۴)

مُثْلٰى ۔ امثل میں مذکور ہے (بزرگ عورت۔

مَثُلَاتٌ ۔ بفتح اول وضم دوم ولام الف پیوستہ (کہاوتیں)، یہ جمع ہے مَثُلَۃٌ کے اور اسکے جمع مثولات بھی آئی ہے۔

مَثْنٰی - دو دو مثلث تین تین ثلٰث مین مذکور ہوی -

مِحَال - گکاب توانائی و قوت و مکروفریب و رنج و عذاب و دشمن و انتقام قال تعالیٰ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ (وَمَآ اُبَرِّئُ)

مَحَلَّ - بفتحتین و تشدید لام محل جای من الحلول یہ قرآن میں نظر نہیں آیا -

مُحَال - بالضم سخن رو سئے گردانیدہ یا سخن کہ سر و بن ندار د و ناممکن من الحول یہ قرآن میں نظر نہیں آیا -

مَحَبَّةً - بالفتح دوستی مفعل من الحب (ض) حبہ حبا بالضم و لکسر و ہذا شاذ لانہ لم یات بکسر العین فی المضاعف متعدیا -

مُحْتَضَر - بفتح ضاد حاضر ہونا مصدر سمی بہ المفعول من الاحتضار قولہ تعالےٰ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ - (قَالَ فَمَا)

مُحْتَظِر - بکسر ظار باڑ لگانیوالا (ن) حظر الشئی و علیہ باز داشت ازا احتظار حظیرہ ساختن محتظر لغتے ست از ان حظیرہ دوڈہی یعنے ایسی جائے کہ جس کے اطراف باڑ لگا کر اس میں جانور رکھتے ہیں قولہ تعالیٰ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ (قَالَ فَمَا -)

مَهْجُوْر - چھوڑا گیا ہجر کے ساتھ ہجر میں مذکور ہوا کہ

مَحْذُوْر - بضم دال (امر مخوف جو کام کہ ڈرنے کے قابل ہو) (ن) حذر منہ حَذَرًا حذر کہ و بالکسر مَحْذُوْرًا قولہ تعالےٰ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا (سُبْحٰنَ الَّذِيْ)

مَحْظُوْر - (روکا گیا) قولہ تعالیٰ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا (سُبْحٰنَ الَّذِیْ)

مِحْرَاب - بالکسر القلعہ والمکان الرفیع والمجلس الشریف لانہ یدافع عنہ و یحارب

دونہ فکانہ آلۃ حرب للعدو ومحراب المسجد آلۃ حرب للشیطان قال تعالیٰ یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ (وَ مَنْ ۲ ۸)

حَرْب۔ بالفتح کارزار مونث است وقد یذکر حُرُوْب جمع بفتح دشمن جنگی۔

محسنات۔ اور محصنات اور ان کے جیسے کلمات احسنت اور احصنت کے تحقیق سے معلوم ہوتے ہیں۔

مَحْسُوْر۔ بتقدیم حا بر سین (الزام کھایا ہوا) حسر برہنہ کردن ودرماندہ کردن حسور بضم ماندہ شدن وفرو ماندن بینائی از دیدن وسر برہنہ (ض) وَ لَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا (سُبْحٰنَ الَّذِیْ ۳)

مَحْصُوْر۔ تقدیم حا بر صاد تنگ کیا گیا اور احاطہ کیا گیا یہ لفظ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

مَسْحُوْر۔ بتقدیم سین بر حا (روکا ہوا اور فریب دیا ہو) (ف) قال تعالےٰ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا (سُبْحٰنَ الَّذِیْ ۱۲) وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (قَدْ اَفْلَحَ ۱۴)

مَحِلّه۔ بفتح میم وکسر حا ٹھکانا (ن ض) حلّ المکان وبہ حلالاً وحلولاً ومحلّاً وحلّاً محرکۃ واین نادراست فرود آمد در جائے قال تعالیٰ وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ۔

مَحَلّہ۔ بفتح میم وحا (رہنے کی جگہ) یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

مَحِیْص۔ بصاد مہملہ بھاگنے کی جگہ (ض) حاص عنہ حیصاً ومحیصاً۔

مَحِیْض۔ بضاد معجمہ عورت بالغہ کا خون جو شرعاً معتاد ہو استحاضہ وہ جو خلاف عادت ہو نفاس وہ خون زچگی کے بعد آتا ہے قال تعالےٰ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ

فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ (سَیَقُوْلُ ۲۸)

مُخْتَالٌ۔ بجائے مہملہ حیلہ گر احتیال اجوف واوی اصلہ احتوال یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

مُخْتَالٌ۔ بخائے معجمہ متکبر اختیال اجوف یائی علی اصلہ قال تعالےٰ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (اتل ما ۲/۱۱)

مُخَرَّبُوْنَ۔ مُخَرَّبِیْنَ بخائے معجمہ ویران کئے گئے اجاڑے گئے خَرَّبَہٗ تخریبا یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

مُقَرَّبُوْنَ مُقَرَّبِیْنَ بقاف نزدیک کئے گئے قَرَّبَہٗ ای ادنیٰہ قال تعالےٰ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ (قال فما ۱/۱۴) وقال تعالےٰ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ (تلک الرسل ۵/۱۳) وقال تعالیٰ فَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ (قال فما ۳/۱۶)

مَخْضُوْد منضود کے ساتھ مذکور ہوگا۔

مَخْمَصَةٌ۔ بھوک خمصہ الجوع خمصا و مخمصۃ باریک کرو اور اگرسنگے۔

مُخَلَّدُوْن۔ ہمیشہ رکھے گئے۔

مُقَلَّدُوْنَ۔ قلادہ اور حمایل گردن بنڈالی ہوئے عہدہ مقرر کئے ہوئے فرمان بردار کئے ہوئے یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

مُدَبِّرٌ۔ بضم اول بفتح ثانی و تشدید بائے مکسور عقلمند بیچھا کرنیوالا کہ کام کیسا ہوگا یعنے سوچ کرنیوالا۔

مُدْبِرٌ۔ بالضم و کسر با بدبخت پیٹھ پھیرنیوالا فی القرآن وَلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ۔ (وقال الذین ۱/۱۹)

مُدَّثِّرٌ۔ بہ تشدید دال و ثائے مثلثہ کپڑا پہنا ہوا ادثار پوشیدن و ثار یعنی جامہ

وَھُوَ فَوقَ الشعار من الثیاب تحقیق اثاقلتم میں مذکور ہوئی۔

مُدْھَآمَّتَانِ۔ دو باغ سبز سیاہی مائل روضۃ مدہامۃ۔

مَدِیْنُوْنَ۔ مَدِیْنِیْنَ۔ محکوم کی گئی قرض دی گئی بدلا دی گئی (ض)

دَانَہٗ دَیْنًا منہ کما تدین تُدَانُ دوام دادن ودام گرفتن۔

مَذْؤُمْ۔ ہمزہ سے خوار و ذلیل کیا گیا (ف)، ذَاَمَہٗ ذَامًا بالفتح قال تعالٰی

قَالَ اخْرُجْ مِنْھَا مَذْءُ مًا مَدْحُوْرًا (ولوانا ۹/۲)

مَذْمُوْمٌ۔ میم سے خدمت ملامت اور سرزنش کیا گیا۔ (ن)، ذمّہ ذمًّا

وَ مَذَمَّۃً قال تعالٰی یَصْلٰھَا مَذْمُوْمًا مَدْحُوْرًا۔ (سُبْحٰنَ الَّذِیْ ۲/۲)

مُرْحَکُمْ۔ کرخذ میں مذکور ہوا۔

مُرْجَوْنَ۔ ارجہ کے ساتھ مذکور ہے ڈھیل دی گئی۔

مَرَدُوْا۔ دال سے اڑگئی قولہ تعالٰی مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مَرَدُوْا

عَلَی النِّفَاقِ (یعتذرون ۲/۱۳)

مَرَضُوْا۔ ضاد سے بیمار ہوئی یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

مُرْسَلْ۔ مبنیا للمفعول فرستادہ وحدیثکہ آخر اسنادو سے محذوف

باشد۔ ای الذین یرویہ المحدث الی التابعی ثم یقول التابعی قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر صحابیا فیقال حدیث مرسل واحادیث مرسلہ ورسول غلط

مُرْسِلِیْنَ۔ بکسر سین مہملہ بھیجنے والے قولہ تعالٰی وَلٰکِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۵

وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ (اَمَّنْ خَلَقَ ۵) اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ

رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّکَ (اِلَیْہِ یُرَدُّ ۱۴)

مُرْسَلِیْنَ۔ بفتح سین بھیجی ہوئی۔

مُزَّمِّلْ۔ بہ تشدید زائے معجمہ ومیم جھرمٹ مارنیوالا

در پیچیدہ شدن بجامہ تحقیق (اثاقلتم) میں مذکور ہوئی۔

مُزْدَجَرًا۔ بفتح جیم جھڑکی ڈانٹ اسم مصدر اور اسم مکان ہے تحقیق اثاقلتم میں مذکور ہوئی۔

مَسَاجِدُ۔ جمع المسجد بفتح الجیم وکسرہا موضع السجدۃ وبفتح الجیم مصدر بمعنی السجود وبکسر المیم وفتح الجیم اسم لانہ بمعنی اعضا السجود قال اللہ تعالیٰ وَ اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ (تبارک ۱۱) اس آیت شریف سے مسجد میں دنیوی کام کرنے اور غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔

مَسَاکِنُ۔ جمع ہے مسکن کی رہنے کی جائیں قال تعالٰے وَ مَسَاکِنُ تَرْضَوْنَهَا (وَاعلموا ۳)

مَسَاکِیْنُ۔ برفع نون قولہ تعالٰے اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَ الْمَسَاکِیْنُ (لن تنالوا ۱۲)

مَسَاکِیْنَ۔ بنصب نون والمساکینِ بجر نون قرآن میں بہت آئی ہیں۔ یہ جمع ہے مسکین کی تحقیق (فقیر) میں مذکور ہوئی۔

مُسَافِحِیْنَ۔ سین سے گرانیوالے ڈالنے والے مستی نکال دینوالے۔ (ف) سفح الدم سفحا وسفح الماء وسفح الدمع سفحا وسفوحا وسفحانا قال تعالیٰ وَ اُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسَافِحِیْنَ (والمحصنٰت ۲)

مُصَافِحِیْنَ۔ صاد سے ہاتھ میں ہاتھ ملانے والے یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

مُسْتَخِیْمَ۔ خائے معجمہ سے خیمہ لگانے کی جائے اس کا معنیٰ ہوسکتا ہے لیکن استخامۃ باب استفعال سے لغت میں نظر نہیں آیا۔

مُسْتَقِیْم۔ راہ راست استقامت راست استادن۔

مَرَض۔ بفتحتین بیماری (س) مرض مرضا۔

مَرَد ۔ دال کے تخفیف سے پھرنے کی جگہ یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

مَرَدّ۔ دال کے تشدید سے پھرنا۔ قال تعالیٰ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ۔

مَرَدُوْا۔ بفتح راو دال مضموم (اڑ گئے ہیں حضلت کئے قال تعالی وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ (یَعْتَذِرُوْنَ ۱۳)

مَرِضُوْا ۔ بکسر راء و ضاد مضموم (بیمار ہوئے) یہ قرآن میں نظر نہیں آیا

مَرِضْتُ ۔ آیا ہے قولہ تعالیٰ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ (وَقَالَ الَّذِیْنَ ۹)

مَرْضَاة۔ بالفتح (خوشنودی) تحقیق رضوا میں مذکور ہوئی۔

مَرْضٰی ۔ بالفتح والف مقصورہ (بیماران) یہ جمع ہے مریض کی جیسے قتلٰی جمع ہے قتیل کی۔

مَرْضِیّ۔ بالفتح وتشدید یا (خوش و پسندیدہ) اصل میں مرضوٌّ تھا واؤ تیسری جگہ سے چوتھی جگہ آیا او سکو یا سے بدل کئے مَرْضُوِیٌ ہوا اب مرمی کی تعلیل کئے اور مرضوّ واو کے تشدید سے اصل پر بغیر تعلیل بھی آیا ہے۔

مُرِیْدُ۔ (ارادہ کرنیوالا) یہ قرآن میں نہیں آیا)

مَرِیْد ۔ بفتح میم (سرکش)، قال تعالیٰ وَیَتَّبِعُ کُلَّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ (اقترب)

مَرِیْض ۔ (بیمار)

مستورا ۔ تائے قرشت سے پوشیدہ اسم مفعول اور پوشندہ اسم فاعل قال تعالیٰ وَجَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

حِجَابًا مَّسْتُوْرًا (سُبْحٰنَ الَّذِی) اے ساترا کما فی قولہ تعالیٰ کَانَ وَعْدُہٗ مَاْتِیًّا ای اٰتیًا وقیل حجابا علےٰ حجاب اراد بذلک کثافۃ الحجاب ورجل مستور مرد پارسا

مَسْطُوْرًا۔ طاے حطی سے لکھا ہوا قولہ تعالےٰ کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا وَمَا مَنَعَنَآ۔ (سبحٰن الذی)

کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتَابِ مَسْطُوْرًا وَ اِذَا اَخَذْنَا (اتل ما)

مُسْتَغَبَۃً (بہوک) (س ن) سغب سغبًا و مُسْغَبَۃً۔

مَسْکُوْب۔ بتقدیم سین برکاف (ریزان) (ن) سکب الماء سکبا وتسکابا قال تعالےٰ وَ مَآءٍ مَّسْکُوْبٍ قال فما۔

مَکْسُوْب۔ بتقدیم کاف برسین (کمایا ہوا) (ض) کسبہ کسبا۔ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

مسلمات۔ مسلمان عورتیں جمع ہے مسلمۃ کی اصل میں مسلمتات ہے۔ واحد کا تا حذف کرکے جمع کا الف وتا زیادہ کئے تا دو علامت تانیث ایک لفظ میں جمع نہو۔

مُسْفِرَۃٌ۔ بضم میم وسکون سین وکسر فا وفتح را و باخرہا (روشن) اسفار روشنائی روز در آمدن وفی الحدیث اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ یعنی صبح کی نماز روشنی صبح میں پڑہو کہ اس میں بڑا ثواب ہے یا یہ معنی کہ نماز اندھیرے میں شروع کرکے روشنی صبح میں تمام کرو یہ معنی احادیث تغلیس یعنے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑہنے کے احادیث سے بھی موافق ہوتا ہے الاعمال خیر من الاہمال قال تعالیٰ وَجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَۃٌ ضَاحِکَۃٌ مُّسْتَبْشِرَۃٌ (عم) یہ باب افعال سے ہے۔

مُصْفَرَّۃٌ۔ بضم میم وسکون صاد وفتح فا وتشدید را زرد شوندہ۔ الاصفرار زرد شدن یہ باب اِفْعَلال سے ہے جیسے اِحْمِرَار اِبْیِضَاض اِغْبِرَار۔

قال تعالیٰ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا (۲۱)

مَسْنُونًا۔ اور مَسَّنَا۔ لَمَسْنَا کے ساتھ مذکور ہوا۔

مُسْتَقِرٌّ اور مُصَوِّرٌ سین میں مذکور ہوئے۔

مسیح۔ بفتح میم وکسر سین وسکون یا وحائے حطی باخر معنی عیسیٰ ؑ کہ اس کے مسح کرنے یعنے چھونے سے شفا ہوتی تھی اور دجال کا نام مسیح اس لئے ہے کہ برکت اس کے چہرے کے پونچھی گئی تھی۔

مُسِيئ۔ بضم میم وکسر سین وسکون یا باخر ہمزہ (گنہگار)

مُشْرِقِينَ۔ چاشت کے وقت میں داخل ہونیوالے۔

مُشْرِكِينَ۔ شرک کرنیوالے۔

مُعْجِزِينَ۔ بضم میم وسکون عین بغیر الف عاجز کرنیوالے اور فوت ہونیوالے

مُعَاجِزِينَ۔ بضم میم وفتح عین بالف پیوستہ عاجز کرنیوالی فوت ہونیوالی۔

قولہ تعالیٰ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (اقترب) وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ (ومن یقنت) وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ (ومن یقنت)

بعض قرات میں ہر دو جگہ بغیر الف ہے یعنی عاجز کرنیوالے اللہ تعالیٰ کو اپنے زعم میں یا سبقت کرجانیوالے یا فوت ہوجاویں یعنے نہ گرفتار ہوں عذاب میں ہر دو قرارت کا معنی ایک ہی ہے حرِ استقرائی یعنے دریافت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حفص کی قرارۃ میں حج میں ایک جگہ اور سورہ سبا میں دو جگہ الف سے ہے اور باقی بغیر الف۔

مَعَادٌ۔ پھرنے اور پلٹنے کی جگہ اِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ

لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ (امن خلق ۹ ۱۲)

مِيْعَاد۔ (دوعدہ وعدہ ہوگا)

مُعْتَدُوْنَ ۔ مُعْتَدِيْنَ ۔ (حد سے بڑھنے والے)

مُهْتَدُوْنَ ۔ مُهْتَدِيْنَ ۔ (راہ پانیوالے)

مُعَذِّبِيْنَ ۔ بکسر ذال عذاب دینے والے قولہ تعالیٰ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (سبحٰن ۲)

مُعَذَّبِيْنَ۔ بفتح ذال (عذاب دے گئی) وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۔

مِعْشَار۔ بالکسر دسواں حصہ۔

مَعْز ۔ بالفتح (بکری)

مُعِزّ ۔ بضم میم وکسر عین وتشدید زا (عزت دینے والا) ضد مذل

مَعِيْن ۔ بفتح میم وکسر عین کمیع چشمہ مَعْيُوْن مَعِيْن روان و روشن وپاك مار معیون علیٰ اصلہ قولہ تعالیٰ وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (قد افلح ۲) يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ بَيْضَآءَ (وما لی ۲) بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ لَا يُصَدَّعُوْنَ (قال فما ۱۴)

مُعِيْن ۔ بضم میم وکسر عین مددگار اصلہ مُعْوِنٌ يقال رب اَعِنِّىْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ یہ قرآن میں نہیں آیا۔

مُفْتَرُوْنَ ۔ (افترا کرنیوالی) اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ (ومامن دابہ ۵)

مُفْرَطُوْنَ ۔ بفتح را متروک ہیں یعنی چھوڑ دے گئے وبکسر را حد سے بڑھنے والے قولہ تعالیٰ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ

مُفْرَطُوْن (ربہ۱۴)

مَقَام - بفتحتین کھڑے رہنے کی جگہ تحقیق اقامت میں مذکور ہوئی -

مُقَام - بضم اول و فتح دوم ٹھیرنے کی جگہ ٹھیرنے کا وقت ٹھیرنا من الاقامۃ اصلہ اقوام والتحقیق مذکور فی اقام الصلوٰۃ وَمُقَامَۃٌ بالتاء مثلہ قولہ تعالیٰ اِنَّھَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا وَّ الَّذِیْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا (وقال الذین) خَالِدِیْنَ فِیْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ (وقال الذین) یَا اَھْلَ یَثْرِبَ لَامُقَامَ لَکُمْ فَارْجِعُوْا (اتل ما) اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَۃِ مِنْ فَضْلِهٖ (ومن یقنت)

مُقْسِطِیْنَ - عدل کرنے والی اقساط عدل وداد کردن تحقیق قسط میں مذکور ہوئی -

مُقْضِیْ - کمرحی حکم کیا گیا تحقیق قاضی میں مذکور ہوئی -

مُقْوِیْنَ - بالضم جنگل میں رہنے والے اصل میں مقویین تھا ایک یا حذف ہوئی من اقوی القوم اذا صاروا فی البادیہ -

مُقِیْت - کمقیم نگہبان وگواہ وتوانا بقوت دادن منہ قولہ تعالیٰ وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا (والمحصنٰت) اقَاتَہٗ قوت دادن -

مَقِیْل دوپہر کے آرام کی جگہ تحقیق قائلون میں مذکور ہوئی -

مُقِیْم - قائم رہنے والا قائم کرنے والا تحقیق اقام الصلوٰۃ میں مذکور ہوئی -

مُقِیْم - الصَّلٰوۃِ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ (وما ابری) اے پروردگار میرے مجھکو قایم رکھنے والا نماز کو اور بعض میری اولاد کو - میم کو نصب ہے مفعولیت پر -

مُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ اور مقیمین الصلوٰۃ نماز کو قایم رکھنے والا تحقیق کتاب ہدایۃ التفسیر میں مذکور ہے۔

مَكَّنِّیْ۔ بتشدید کاف و نون مقدور دیا مجھکو قولہ تعالیٰ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ رَبِّیْ خَیْرٌ (قال الم) وفی قراءۃ بالنونین من غیر اِدْغام۔

مِكْیَالَ۔ پیمانہ ماپ وفی التنزیل وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ (ومامن دابہ) وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ (ومامن دابہ)

مِیْكَالَ۔ ایک فرشتہ کا نام ہے مشہور ہے کہ وہ پانی برسانے پر مقرر ہے اور یہ میکائیل ہمزہ اور یا سے اور میکائل فقط ہمزہ سے بھی ہے۔

مَكِیْدُوْنَ۔ (مکر کئے گئے) مثل مدیون اس کے تحقیق مذکور ہوئی۔

مُلْتَحَدُ۔ بالضم پناہ التجاو میل کردن۔

مَلِیًّا۔ كَغَنِیٍّ زبان دراز اصل میں مَلِیْوٌ ہے سید کے تعلیل ہوئی وفی التنزیل وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا (قال الم) ملوان روز و شب۔

مُلِیْمٌ كَمُقِیْمٍ سرزنش ملامت کیا گیا (ن) لام لوما ولومتہ وملاما وملامتہ نکوہید قولہ تعالیٰ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ (ومالی) مَلَكَ بفتحتین فرشتہ اصل میں ملائک بروزن مفعل از لاک بمعنی ارسل ہمزہ کا فتح یسال کے قاعدہ سے ماقبل کو دیا گیا اور ہمزہ حذف کیا گیا یا بروزن معفل ہے بتقدیم عین بر فا الوکت سے بمعنی رسالت اصل مَالِكٌ مفعل کے وزن پر مہموز الفا تھا قلب مکانی سے ملائک بروزن معفل ہوا ہمزہ بقاعدہ یسال حذف کیا گیا پھر تقدیر مصدر میمی ہے بمعنی مفعول یعنے مرسل یا بروزن فَعَال ہے ملک سے جو میم کے تینوں حرکت سے ہے بمعنی فاعل اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو مالکیت و اقتدار بہ نسبت دوسری خلق کے زیادہ دیا ہے فعال نادر وزن ہے ملائکہ جمع۔

مَلَكُوتٌ - کرَحَمُوت بزرگی چیرگی۔

مُلْكٌ - بالضم بادشاہی و بزرگی۔

مَلْكٌ - مثلثہ المیم اختیار و امر و باز داشتی قولہ تعالیٰ قَالُوا مَا اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا (قال الم ۱۴)

مِلْكٌ بکسر میم وہ جو قبضہ و تصرف میں ہو (ض) مَلَكَهُ مِلْكًا وَ مُلْكَةً وَ مَمْلَكَةً - بالفتح وضم اللام ملک خود گردانیدن۔

مَلِكٌ کَکَتِفٍ بادشاہ ملوک و املاک جمع۔

مُمِدٌّ - بضم اول و کسرہ دوم مددگار قولہ تعالیٰ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ اَنِّی مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ (قال الملاء ۱۵)

مُمَدَّدَةٌ - بضم اول و فتح دوم ور از قولہ تعالیٰ فِی عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ۔

مَنْ - بالفتح میم شخص اسم موصول ہے یستوی فیہ الواحد والجمع قال تعالیٰ وَمِنَ الشَّیَاطِیْنِ مَنْ یَّغُوْصُوْنَ لَهٗ (اقرب ۱۷)

مَنٌّ - بالفتح والتشدید نعمت (ن) مَنَّ عَلَیَّ مَنًّا بالفتح ومِنَّۃ بالکسر نعمت قال تعالےٰ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَاءً (حم ۲۶) و بریدن و کم کردن قال تعالیٰ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ (عم ۳۰) وَفِی الْمَثَلِ مَنْ مَنَّ فَتَنَ مَنْ مَنَّہٗ و ترنجبین یا شبنم بستہ شیریں جیسی انگبیں قال اللہ تعالیٰ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی (الم ۱) و پیمانہ ایست یا وزنی ست وَ مَنًّا کعصًا لغۃ فیہ منوان و منیان امنیار و امن بالفتح و منّی کغنی جمع و ہو افصح من المنّ بالتشدید یہ قرآن میں نہیں آیا۔

مِنْ - بالکسر حرف لابتدار الغایۃ ولہا معان کثیرۃ قد ذکرت فی کتاب ہدایت المصادر منہا اثنا عشرۃ ذکرت۔

مُنَافِقِیْنَ ۔ الف سے دل میں کفر ظاہر میں اسلام رکھنے والے لوگ والعیاذ باللہ

مُنْفِقِیْنَ ۔ بلا الف خرچ کرنیوالے ۔

مُنْبَثّ ۔ پراگندہ اصل میں منبثث تھا نون کے بعد حرف با آنے سے نون با سے منقلب ہوا اور دو ثا جمع ہونے سے ایک کا دوسرے میں ادغام ہوا۔ بث اور بُسَّتْ باب بار میں مذکور ہوے ۔

منثور ۔ بثاے مثلثہ پراگندہ (ن ض) نَشَرَ نَشْراً بینی افشاندن وفی الحدیث اذا استنثقت فانثر ۔

مَنْسُوْر ۔ بسین مہملہ پراگندہ (ن) در پوستین افتادن ومتفرق وپراگندہ گردیدن نعمت یہ قرآن میں نہیں آیا ۔

مَنْشُوْر ۔ بشین معجمہ کشادہ (ن) وپراگندہ شدن دریں معنی از ضرب نیز آمدہ ۔

مَنْصُوْر ۔ بصاد مہملہ مدد کیا گیا ۔

مَنْضُوْدٌ ۔ بضاد معجمہ تہ برتہ (ن) نَضَدَ متاعہ نضداً ۔

مَخْضُوْد ۔ بخا وضاد معجمتین کانٹے جھاڑے ہوے (ض) خضد الشجر خضداً فہو خضید ومخضود قال تعالی فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (قال فما)

مُنْذَرِیْنَ ۔ بفتح ذال معجمہ (ڈرائی گئی) اسم مفعول قولہ تعالی فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُنْذَرِیْنَ ثُمَّ بَعَثْنَا (یعتذرون) فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً (قال الذین) فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ (وقال الذین) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُنْذَرِیْنَ ۵ وَلَقَدْ نَادٰنَا (ومالی) فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ (ومالی)

مُنْذِرِیْنَ۔ بکسر ذال معجمہ (ڈرانیوالے) اسم فاعل قرآن میں بہت جاے واقع ہے۔

مُنْزَلِیْنَ۔ بفتح زائے معجمہ (اتارے گئے) اسم مفعول قولہ تعالیٰ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُنْزَلِیْنَ (لن تنا[13])

مُنْزِلِیْنَ۔ بکسر زائے معجمہ (اتارنے والے) اسم فاعل قرآن شریف میں بہت جگہ ہے۔

مُنَزَّلِیْنَ۔ بفتح زائے معجمہ مشدد (اتارے گئے) یہ قرآن میں نہیں آیا اسکا واحد منزل آیا ہے قال تعالیٰ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ۔ (ولو اننا[14])

مُنَزِّلِیْنَ۔ بکسر زائے مشدد (اتارنے والے) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

مَنْسِیٌّ۔ بکسر سین (بھولا بسرا) (س) نسیہ نسیا ونسیانا۔

مُنْظَرِیْنَ۔ بفتح ظا۔ (مہلت دی گئی) (ان ض) نظرہ والیہ نظرا محرکۃ ومنظرا کمقعد ومنظرۃ بالتا، ونظرانا محرکۃ تنظارا (ن) نظرہ نظراً درنگ کرد ومہلت داد بروے انتظار کوشن داشتن ودرپس انداختن وزمان دادن قال تعالیٰ وَمَا کَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِیْنَ (ربما)

مُنْظِرِیْنَ۔ بکسر ظا (مہلت دینے والے) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

مُنْذَرُوْنَ۔ بفتح ذال معجمہ (ڈرائے گئے) یہ قرآن شریف میں نہیں آیا۔

مُنْذِرُوْنَ۔ بکسر ذال معجمہ (ڈرانے والے) قولہ تعالیٰ وَمَآ اَهْلَکْنَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ (وقال الذین[15])

مُنْزِل۔ بضم میم وکسر زا اتارنیوالا یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

مُنْزَل۔ بضم میم وفتح زا اتارنا قولہ تعالیٰ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا

مُبَارَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ (قد افلح)

مُنَزَّلٌ۔ بضم میم وتشدید زائے مفتوح اتارا گیا۔

مُنْزَلُوْنَ۔ بفتح زائے معجمہ (اتارے گئے) منزل کی جمع یہ لفظ قرآن میں نہیں آیا۔

مُنْزِلُوْنَ۔ بکسر زائے معجمہ (اتارنیوالے) اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓی اَھْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا (امن خلق) ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ (قال فما) منزل کی جمع ہے۔

مُنْظَرُوْنَ۔ بفتح ظائے معجمہ (مہلت دی گئی) قولہ تعالیٰ فَیَقُوْلُوْا ھَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ (وقال الذین)

مُنْظِرُوْنَ۔ بکسر ظائے معجمہ (مہلت دینے والے) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

مَنَعَنَا۔ بفتحات اربعہ (باز رکھا ہم کو) (ف) منعہ منعا باز داشت اور ضد اعطا نا و باز داشتن از کارے وچیزے قال تعالیٰ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ (سبحٰن الذی)۔

مَنَعْنَا۔ بسکون عین (باز رکھا ہم نے) یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا

مُنْفِقِیْنَ۔ بغیر الف کے خرچ کرنیوالے لوگ۔

مُنَافِقِیْنَ۔ الف سے دو روئی کرنیوالے ظاہر میں ایمان باطن میں کفر۔

مَنْ قَبْلِیْ۔ بالفتح جو میرے آگے تھی قولہ تعالیٰ ھٰذَا ذِکْرُ مَنْ مَّعِیَ وَذِکْرُ مَنْ قَبْلِیْ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ (اقترب)

مِنْ قَبْلِیْ۔ بالکسر میرے آگے سے قولہ تعالیٰ قَدْ جَآءَکُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ (لن تنالوا) وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ وَھُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ (حم)

مُنْقَلَبْ۔ بفتح لام پھرنا اور پھرنے کی جگہ قال تعالیٰ حکایۃً لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا۔ (سبحٰن الذی ۱۷/۵)

مُنْقَلِب۔ بکسر لام پھرنیوالا یہ

مُنْكَرَ۔ بالضم وفتح کاف کار زشت و ناشناخته انکار ناشناختن و تغیر حال و جحود کردن قال تعالیٰ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (لن تنالوا ۴/۲)

مُنْكِرَۃٌ۔ بالضم وکسر کاف انکار کرنیوالا قال تعالیٰ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ (قال الم ۹/۳)

مُنْكَرُوْنَ۔ بالضم وفتح کاف ناشناختگان قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ۔ قَالُوْا بَلْ جِئْنَاكَ (ربما ۵/۵)، قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ (حٰم ۱۹/۱)

مُنْكِرُوْنَ بالضم وکسر کاف ناشناسندگان قال تعالیٰ۔ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (وما ابرئ) قَالَ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (اقترب ۴/۲)

مَنُوْنَ۔ فعول من المن وهو القطع سمی به الموت لانه یقطع الحیات ریب المنون حوادث الدهر یعنی زمانے کی تنگی۔

مَنُوع۔ فعول من المنع قال تعالیٰ وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا (تبارک ۱)

ای مانعا للخیر۔

مَوَاخِرَ۔ پانی پھاڑنیوالیاں جمع ہے ماخرۃ (ف) مَخَرَتِ السَّفِيْنَةُ مَخْرًا بالفتح مخورًا روان شدن کشتی در آب۔

مَوَاقِع۔ بفتحتین (جائیں) قولہ تعالیٰ فَلَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ (قال فما ۱۶/۳۲)

مَوَاقِعُوْهَا۔ بضم اول و فتح دوم (گرنے والے اس میں)، اصل مواقعون تھا اضافت سے نون گر گیا قولہ تعالیٰ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا (سبحان الذی ۱۹)

مَوْءُدَۃٌ۔ بالفتح و ہمزہ مضموم و تاے تانیث (جیتی گاڑی ہوئی) (ض) وَادَبِنْتَهٗ قولہ تعالیٰ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ (عم)

مَوْعُوْد۔ بالفتح و عین مضموم بغیر تاء (وعدہ کیا ہوا) قولہ تعالیٰ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ (عم)

مَوْعِدَۃ۔ بالفتح و عین مکسور و تاے تانیث (وعدہ کرنا) وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ (یعتذرون ۱۴)

مَوْعِد۔ بالفتح و کسر عین بغیر تا مجلس وعدہ کے جائے وعدہ گاہ و وعدہ دادن

مَوْتَ۔ بالفتح و نصب تا بعامل ناصب بغیر الف (مرگ) وَمَوْتٌ مَائِتٌ مرگ سخت کلیل لائل یوخذ من اللفظ یؤکد بہ (ن ص)، مات موتا بالفتح قال تعالیٰ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (الم و قد سمع)

موت۔ (مرنا) (ن)، مات یموت موتا میتۃ

موتہ۔ ایک بار مرنا۔ کما فی التنزیل لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى (الیہ یرد)

مَوْتٰی۔ بالفتح و فتح الف بصورت یا مردے جمع ہے میت کے اور اوس کی جمع اموات بھی ہے قال تعالیٰ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى (ولو اننا ۱۴) ایسے مقام میں مد طبعی کا لحاظ ضرور ہے۔

مَوْعِظَۃ۔ (نصیحت) مفعلہ من الوعظ۔

مُوَفُّوْهُمْ۔ بضم میم و فتح واو و ضم فا انکو پورا حق دینے والے۔ اصل میں موفون تھا

ضمہ یا پر ثقیل ہونے سے ماقبل کو دیا گیا یا التقائے ساکنین سے گری اور نون اضافت سے مُوَفِّیْ مُفَعِّلٌ لفیف مقرون وفّٰی یوفّی توفیۃ۔

مَوْعِدٌ۔ وعدہ کے جائے اور وعدہ کا وقت اور وعدہ مَفْعِلٌ مِنَ الْوَعْدِ

مِیْعَادٌ۔ کمیزان کوعد اصلہ مِوْعاد۔

مَوْلٰی۔ صاحب اولیاء کے ساتھ مذکور ہے

مولوی۔ میر اصاحب مولیٰ میں اولیاء کے ساتھ مذکور ہوا۔

الْمُهْتَدِی۔ راہ پانے والا ضمہ یا پر ثقیل ہونے سے گرا ہے مثل القاضی

مُهْتَدٍ۔ راہ پانیوالا اصل میں مُهْتَدِیٌ ضمہ یا پر ثقیل تھا گرادیا گیا۔ مُهْتَدِیْن ہوا با التقائے ساکنین سے گرا تنوین تابع ماقبل کی ہوئی۔

مُهْتَدِیْنَ۔ اصل میں مهتدیون تھا مُوْفُوْنَ کے تعلیل سے یا گری ہے (راہ پانیوالے)

مَهْجُوْرًا۔ ہجر میں ہجر کے ساتھ مذکور ہوا۔

مَهْمَا (جب) بعضون کے نزدیک اسم شرط ہے بعضوں کے نزدیک حرف شرط ہے۔

مَهْلِكَ۔ اہلک میں مذکور ہوا ہلاک ہونا ہلاک ہونے کی جگہ)

مُهْلَكِیْنَ۔ کی جمع مہلک اہلاک میں مذکور (ہلاک کئے گئے)

مُهْلِكِیْنَ۔ لام کے زیر سے ہلاک کرنیوالے۔

مَهِیْنٍ۔ کامیر خوار وسست (ک) مَهُنَ مہانۃ کگرامۃ مہین وخوار گردیدہ۔

مُهِیْنٍ۔ بضم اول وکسر دوم (حقیر وذلیل کرنیوالا) (ن) هَانَ هَوْنًا اِهَانَةً حقیر وسبک داشتن۔

مُهَیْمِنٌ۔ بضم اول وفتح دوم وسکون یا وکسر میم نگہبان وھو للفاعل

وقد یفتح المیم الثانیۃ اسم من اسماء اللہ تعالےٰ واللہ اعلم من بنادیہ وقیل اصلہ مؤیمن قلبت الہمزۃ ہاءً کقولھم اَرَاقْتَ وَھَرَقْتَ ومعناہ المؤمن وقیل اصلہ مَاْءِمنٌ بھمزتین قلبت الہمزۃ الاول ہا ثم الثانیۃ یاء مہیمن علی کذا نگہبان گردید۔

مَیِّت۔ بفتح میم و تشدید یاء مکسور مردہ اصلہ مَیْوِت کیسود (ن ص س) مات موتا نیز موت آرمیدن وخفتن وکہنہ شدن امانۃ میرانیدن منہ المُمِیْتُ۔

مَیْت۔ بالفتح وتخفیف الیاء مثل المیّت المشدد ومنہ قولہ تعالیٰ لِنُحْیِیَ بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا (وقال الذین ۵)

مَیْتَۃ۔ بالفتح (مردار)

مِیْتَۃ۔ بالکسر نوعی از مردن یہ قرآن میں نہیں آیا۔

مِیْزَان۔ بالکسر ترازو واندازہ وعدل اصلہ میوزان انقلبت الواو یاء لکسر ماقبلہا (ن) وَزَنَ یَزِنُ مِیْزَانًا وزنا وزنۃ کعدۃ۔

مَیْسِر۔ کمنزل (قمار باختن) والفعل من ضرب (وقمار)

مَیْسَرَۃ۔ کمقعدہ جانب چپ وتونگرے وآسانی وفراخی منہ قولہ تعالےٰ۔ فَنَظِرَۃٌ اِلیٰ مَیْسَرَۃٍ (تلک ۳۸) (ض) یَسَرَ یَسْرًا۔ آسان ونرم وفرمان بردار گردید میسو وآسان کردہ شدہ۔

مُیَسَّر۔ بضم میم وفتح یاء وتشدید سین مفتوح آسان کردہ یہ قرآن میں نہیں آیا تیسر آسان کردن میسر آسان شدن وکذلک استیسار قال تعالیٰ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ (سیقول ۲۴)

فصل النون

نَأی۔ دور ہوا نأی (ن)، نأ دتہ وعنہ دور ہوا میں اس سے نائی (ف)
نَاَیْتُہٗ وعنہ نأء یا دور ہوا میں اس سے۔

نَائِمُوْنَ۔ ہمزہ کی کسرہ سے (سونے والی) (ن)، نام فلان نوما ونیا گا
قولہ تعالےٰ اَفَاَمِنَ اَھْلُ الْقُرٰی اَنْ یَّاْتِیَھُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ ھُمْ
نَائِمُوْنَ (قال الملاء ۱۲) فَطَافَ عَلَیْھَا طَائِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ ھُمْ
نَائِمُوْنَ (تبارک ۱)

نَاعِمُوْن۔ نعمت والے قرآن میں نہیں آیا لیکن ناعمۃ آیا ہے قال تعالےٰ
وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَۃٌ ای منعمۃٌ۔

نِمْتُ۔ نون کے کسرہ سے اصل میں نَوِمْتُ تھا کسرہ واو پر ثقیل تھا ماقبل کو
دیا گیا تا باب کا کسرہ باقی رہے برخلاف قُلْتُ کے کہ یہاں واو محذوف پر دلالت
کیواسطے ضمہ دیا گیا واو التقائے ساکنین سے گرا قرآن میں یہ نہیں آیا۔

نَادَوْا۔ بفتح دال (پکارا انھوں نے) منادات خواندن وآواز دادن یقال
نادلہ اصل نَادَوُوْ تھا ضمہ واو پر ثقیل تھا گرا دیا گیا۔ واو التقائے ساکنین سے
گرا یہ ناقص واوی ہے قَالَ تَعَالیٰ وَ نَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ دیا
دیگرے نشستن در انجمن وسہ ندیم ہمنشین اَصْلُہٗ نَدِیْوٌ ضمہ واو پر
ثقیل تھا گرا دیا گیا واو بسبب کسرہ ماقبل کے یا ہوا۔

نَادُوْا۔ بضم دال (پکارو) اصل میں نَادِوُوْا تھا بکسر دال ضمہ واو پر ثقیل تھا
ماقبل کو دے واو گرا۔ قَالَ تَعَالیٰ نَادُوْا شُرَکَآءَ کُمُ الَّذِیْنَ۔

نَادٰنَا۔ بفتح دال والف مقصورہ (پکارا وہ ہم کو) قال تعالیٰ وَ لَقَدْ
نَادٰىنَا نُوْحٌ (دمالی)

نَادَیْنَا۔ بفتح دال وسکون یا (پکارا ہم نے)

ناس - اُناس کے ساتھ مذکور۔

نَاضِرَۃٌ - بضاد معجمہ (تروتازہ) (ن کاس) نضر الشجر والوجہ واللون نضرا محرکۃ ونضارۃ۔

نَاظِرَۃٌ - بظائے معجمہ دیکھنے والی (ن) نظر ینظر نظراً محرکۃ قولہ تعالے وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ (تبارک)

نَضْرَۃٌ - تازگی قولہ تعالیٰ وَلَقّٰہُمْ نَضْرَۃً وَّسُرُوْرًا (تبارک ۱۹) تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْہِہِمْ نَضْرَۃَ النَّعِیْمِ (عم)

نَظْرَۃٌ - بالفتح اکیبار دیکھنا قال تعالیٰ فَنَظَرَ نَظْرَۃً فِی النُّجُوْمِ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ (ومالی ۲۳) یہ ایک دروغ مصلحت آمیز ہے حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام کے تین دروغ میں سے۔

نَظِرَۃٌ - بفتح نون وکسر ظا مہلت دینا قال تعالیٰ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ (تلک الرسل ۳۸)

نَاہُوْنَ - بضم ہا (منع کرنیوالے) (ف، نَہٰی نَہْیًا) قال تعالیٰ وَالنَّاہُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (یعتذرون ۱۲)

نَئِیْم - بفتح نون وکسر ہمزہ آواز نرم وآواز واون (ض) یہ قرآن میں نہیں آیا۔

نَعِیْم بفتح نون وکسر عین نعمت یعنے نیکی ونیکوئی نعمی بالضم والقصر کذلک وان فتحت مددت فقلت نعماء۔

نَعْمَۃ - بالفتح و فتح میم (رفاہت وآرام متعہ) قولہ تعالیٰ وَنَعْمَۃٍ کَانُوْا فِیْہَا فٰکِہِیْنَ (الیہ یرد ۱۴) اُولِی النَّعْمَۃِ وَمَہِّلْہُمْ قَلِیْلًا

نِعْمَۃ - بالکسر و فتح میم روزی ومعاش وعنایت وآرام قال تعالیٰ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْہَا (وما ابری نفسی)۔

بِنِعْمَتِهٖ۔ بکسر نون وفتح دوم وسوم وہائے ضمیر اوس کی نعمتین

نَبِّئْ۔ بفتح نون وتشدید یار مکسور وسکون ہمزہ (خبر دی) امر ہے تنبئہ علی تفعلہ آگاہ کردن قال تعالیٰ نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

نحر۔ انحر میں مذکور ہوا (اونٹ قربانی کرنا)

نہر۔ لاتنھر میں انحر کے ساتھ مذکور (آواز کرنا جھڑکنا)

نحب۔ بالفتح نون وسکون حاسے حطی حاجت وموت وہدت یقال قضی فلان نحبہ ای مات قولہ تعالےٰ مِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ (اتل ۳/۱۹)

نَھْب۔ بفتح نون وسکون ہای ہوز غنیمت نہبہ غارت یہ قرآن میں نہیں آیا۔

نَخْلُقْکُّمْ۔ کاف کے تشدید سے اصل میں الم نَخْلُقکُمْ ہے کیا نہیں پیدا کیا ہم نے تم کو قاف اور کاف قریب المخرج ہونے سے ادغام ہوا۔

نَخْلَ۔ بفتح نون وسکون خار معجمہ درخت خرما نخلہ یکے نخیل جمع۔

نقل۔ بفتح نون وسکون قاف (ن)، نقلہ نقلا از جائے بجائے برد اور ا یہ قرآن میں نہیں آیا۔

نَدْوَۃ۔ بالفتح کردہ وانجمن۔

نَذْر۔ ڈرانا۔ پیمان منت قولہ تعالیٰ ولیوفوا نذورھم (اقترب ۲/۱۱)

نذیر۔ ڈرانے والا۔

نَذَرْتُ۔ منت مانی ہیں نے منسہ نذرت اللہ

فقولی انی نذرت للرحمٰن صومًا فلن اکلم الیوم انسیًّا (قال الم ۲/۵)

نَظَرْتُ۔ دیکھا میں نے یقال نظرت الی الشئ۔

نَظِرَۃٌ۔ بفتح اول وکسر دوم مہلت دینا۔

نَضَارَتُ۔ تازہ روہوا میں یہ قرآن میں نہیں آیا۔

نَضْرَۃَ - تازہ روئی قولہ تعالیٰ نَضْرَۃَ النَّعِیْمِ (ع۱م) (لك) (س)
نَظِیْر - مثل ومانند یہ قرآن میں نہیں آیا -
نَزَّلْنَا - انزلنا کے ساتھ مذکور ہوا (اتارا ہمنے)
نِسَآء - کِکسَاء ونسوۃ بالکسر والضم ونسوان ونیسون بکسرہا زنان وہی
جمع المراۃ عن غیر لفظہا -
نستنسخ - لکھواتے ہیں ہم -
نَسْرَ - بفتح نون وسکون سین کرگس ونام ستارہ ونام بت قوم نوح علیہ السّلام
قولہ تعالےٰ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ
وَنَسْرًا (تبارک ۱)
نَصْر - بفتح نون وسکون صاد مہملہ نَصَرَ المظلوم نَصْرًا وَنُصُوْرًا
بالضم یاری دادن دیاری دہندگان - واحدہا نامر مثل صاحب وصحب
نسب - بفتح نون وسین باپ دادا اونکے نسبت تحقیق انساب میں مذکور ہوی
نَصَب - بفتح نون وصاد رنج تکلیف -
نَصْب - بفتح نون وسکون صاد (بت) تحقیق انصاب میں مذکور ہوئی -
نُصْب - بالضم وصاد مہملہ بیماری وسختی وبدی قولہ تعالےٰ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ
اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطَانُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ (ومالی ۱۴) (س) قال تعالیٰ
فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ (ع۱۹م) یہاں صاد کے مخرج کو سین سے جدا کرکے
پڑھنا ورنہ یہ معنی ہوگا جب تو فراغت پاوے باپ دادوں کا نسب بیان کر -
نصب بضمتین وصاد مہملہ بتاں جمع ہے اس کا واحد نصاب ہی ککتاب
کتب یا واحد ہے اس کی جمع نصاب کعنق واعناق قولہ تعالیٰ وَمَا ذُبِحَ عَلَی
النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ (لا یحب اللہ قولہ تعالیٰ) یَوْمَ

يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ
(تبارک ۲)

نَسْل - بفتح فرزند - وزادہ - وزادن (ن) قولہ تعالیٰ وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ (سیقول ۵)

نَصْل - پیکان و تیغ و کارد وغیرہ نصول نصال جمع یہ قرآن میں نہیں آیا۔

نُصْلِهٖ - (داخل کرینگے ہم اوسکو) اصل میں نُصْلِيْ ہے یا عامل جزمی سے گر گئے قولہ تعالیٰ - وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ (والمحصنت ۱۴)

نُصْلِيْه - (داخل کرینگے ہم اوسکو) قولہ تعالیٰ فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا (والمحصنت ۵ ۲)

نَسِيَ - بفتح اول وکسر دوم وفتح سوم بغیر الف (بھولا وہ ایک مرد) س نِسْيَةً نِسْيًا وَنِسْيَانًا ونساءۃ بکسرہن وَنَسْوَةً بالفتح۔

نَسِيَا - بالف (بھولے وہ دو مرد) قولہ تعالیٰ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا (سبحان الذی ۲۱)

نَسِيًّا - بتشدید یا منون بھولنے والا قولہ تعالیٰ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا (قال الم ۴)

نَصِيْب - بفتح اول وکسر دوم حصہ۔

نُصِيْبُ - بضم نون ورفع با پہنچاتے ہیں ہم قولہ تعالیٰ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاءُ (وما ابری ۱)

نَظَرَ - نظرہ ناظرہ کے ساتھ مذکور ہوا۔

نَعَمْ - بفتحتین وقد تکسر العین - (ہاں) - حرف ایجاب۔

نِعْمَ۔ بالکسر اچھا فعل مدح ہے۔
نِعِمَّا اچھا اصلہ نعم ما فادغمت المیم فی المیم۔
نَعْمَاء کھرا اشادمانی ودست رس
نِعْمَۃٌ بالکسر دست رس ونیکی وناز ومال۔
نَعْمَۃٌ بالفتح وتنعم فراخی وآسودگی قال تعالےٰ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا
(الیہ یرد) اُولِی النَّعْمَةِ (تبارک ۱۴)۔
نَفَّاثَات۔ ثبائے مثلۃ نفاث کشد او پھونکنے والا نفاثہ مونث نفاثات
جمع جادوگر عورتیں۔
نَفَاسَات۔ بسین یہ لفظ لغت میں نظر نہیں آیا۔
نفس۔ بالفتح جان یقال خرجت نفسہ اے روح وخون وتن وچشم
زخم ونزدیک قولہ تعالےٰ اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ
مَا فِي نَفْسِكَ ای ما عندی وما عندک او حقیقتی وحقیقتک وعقوبۃ
قیل منہ قولہ تعالیٰ۔ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ (تلک ۳) وبزرگی وحیرگی
نفوس جمع۔
نَفَس۔ محرکہ۔ دم۔ انفاس جمع۔ ہ کرنفسی نفس بفرمان تست ز نفس
بر آور کہ بہشت آن تست ؎
نَفْحَۃ۔ بالفتح وفتح حائے مہملہ بادیک بار وزیدن یعنی ایک دم قولہ تعالےٰ
وَلَئِنْ مَسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِنْ عَذَابِ رَبِّكَ (اقترب ۴)
نَفْخَۃ۔ بالفتح وفتح خائے معجمہ یکبار دمیدن (ن) نفخ نفخۃ نفخۃ قال تعالےٰ
فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ (تبارک ۵)
نَفَقَۃ۔ نفقات تلسنخرچ قولہ تعالیٰ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ

مِنْ نَذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ (تلك الرسل ۳۷/۵) نَفِقَ فعل۔

نَفَقَةً ۔ بالفتح و فتح قاف و رفع ہا (سمجھتے ہیں ہم) (ک) فَقِهَ فِقَاهَةً قولہ تعالٰے قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ (ومامن دابہ) فِقْهٌ فعل۔

نَفَق ۔ بفتحتین سوراخ نَفَقَةً کے قولہ تعالٰے فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ (واذا سمعوا ۲)

نَقْرَؤُهٗ ۔ بالفتح و فتح را وضم ہمزہ بر واو زاید وضم ہا، صلہ (پڑھیں ہم اسکو) واو زاید کو تلاوت میں ترک کرنا چاہیے اور وقف کے سبب سے ہائے صلہ کو ہمزہ مضموم کے ساتھ ملاکر ساکن پڑھنا چاہیے قولہ تعالٰی حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ (سُبْحٰنَ الَّذِيْ ۱)

نَقِير ۔ کا میر قطمیر میں مذکور کھجور کے گٹھلی کا پوست۔

نَكِير ۔ کا میر نام فرشتہ و انکار اسم مصدر قال تعالٰی فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ

نَكِرَة ۔ بفتح اول و کسرہ دوم اخیر میں ہا سے وہ اسم جو ذات غیر معین پر دلالت کرے یہ قرآن میں نہیں آیا۔

نَكِرَ ۔ بفتح اول و کسر دوم و نصب سوم بغیر ہا (انکار کیا) اور اوپری سمجھا قولہ تعالٰے نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً (ومامن دابہ)

نُكُر ۔ بضمتین ناخوش اور نہ دیکھے۔

نَكِرُوْا کاف کی تخفیف سے انکار کئے اور بری سمجھے یہ قرآن میں نہیں آیا۔

نَكِّرُوْا کاف کے تشدید سے (متغیر کرو اور روپ بدلو) قالہ تعالٰی نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا (وقال ۱۸)

نَكَثَ ۔ ثائے مثلث اقرار توڑا (ض ق) نکث العهد نکثاً قولہ تعالٰی فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ (حٰم ۹)

نَکَثُوْا۔ بفتحتین بضم ثائے مثلثہ (اقرار توڑے) قولہ تعالےٰ نَکَثُوْا اَیْمَانَھُمْ (واعلموا ۳)

نَکْسُوْا۔ بالفتح وضم سین۔ (پہناتے ہیں ہم) (ن) کسوتہ ثوبا قولہ تعالےٰ نَکْسُوْھَا لَحْمًا (تلک الرسل ۳ ۳۵)

نُکِسُوْا۔ بضم اول وکسر دوم وضم سین مہملہ۔ اوندھے ڈالے گئے) (ن) نکسہ نکسا قولہ تعالےٰ ثُمَّ نُکِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِھِمْ (اقترب ۵ ۵)

نَکَصَ۔ بصاد مہملہ پھرا (ن ض) قولہ تعالےٰ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیْہِ (واعلموا ۲ ۶)

نُمِدُّ۔ نون کے ضم اور میم کے کسرہ سے (مدد کرتے ہیں) قولہ تعالیٰ کُلًّا نُّمِدُّ ھٰٓؤُلَآءِ وَھٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ۔ (سبحن الذی ۲ ۲)
اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّھُمْ بِہٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ نُسَارِعُ لَھُمْ فِی الْخَیْرٰتِ (قد افلح ۴ ۳)

نَمُدُّ۔ نون کے فتح اور میم کے ضمہ سے (دراز کرتے ہیں ہم) قولہ تعالےٰ۔ کَلَّا سَنَکْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَہٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا (قال الم اقل لک ۸ ۵)

نُنْجِی۔ بالضم (بچاتے ہیں ہم) من الانجا واصلہ انجا وقولہ تعالےٰ وَکَذٰلِکَ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ (یعتذرون ۱۵ ۱۰)

نُجِّی۔ وَکَذٰلِکَ نُجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ وَزَکَرِیَّا (اقترب ۶) اس مقام میں ابن عامر اور عاصم کے ایک روایت میں ابی بکر سے ایک نون سے اور جیم کی تشدید اور یاء سے ہے بعضوں نے اسکو لحن یعنی غلط کہا اور بعضوں نے کہا کہ نون جس میں مدغم ہے یہ بعد مخرج کے سبب سے پسندیدہ نہیں الغرض اس قراءۃ کے لحاظ سے عام قراء کی قرارت میں بھی ایک نون سے لکھکر دوسرا نون باریک اوپر لکھتے ہیں

نُنَجِّی ۔ بضم اول وفتح دوم وتشدید جیم بچا دیتے ہیں ہم من التنجیہ ثُمَّ نُنَجِّی
الَّذِیْنَ اتَّقَوْا (قال الم ۵)
نَھَوْا ۔ بفتحتین باز رکھا انہوں نے اور منع کیا اصل میں نَھَیُوْا تھا یا بسبب فتحہ
ماقبل کے الف ہو کے گرگئی (ف)، نَھٰی نہیا قولہ تعالیٰ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَ نَھَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ (اقترب ۱۳/۶)
نُھُوْا (باز رکھی گئی اور منع کی گئی) اصل میں نُھِیُوْا تھا ضمہ یا کا ماقبل کو دیا گیا یا
گر پڑی ۔
نَنْھَكَ ۔ اصل میں لم نَنْھیكَ ہے نہیں منع کیا ہم نے تجھکو وَ فِی الْقُرْاٰنِ
اَلَمْ نَنْھَكَ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۔

فصل الواو

وَادٍ ۔ اصل میں وادی اخیر میں یا سے میدان قولہ تعالے جَابُوا الصَّخْرَ
بِالْوَادِ (عم ۱۴/۱) اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ
زَرْعٍ (وما ابری ۱۸/۶)
وَأْدٌ ۔ بفتح وسکون ہمزہ (زندہ قبر میں گارنا) یہ لفظ قرآن میں نہیں آیا
وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ آیا ہے ۔
وَعْدٌ ۔ بالفتح وسکون عین نیکی کے بدلے کا اقرار ۔
وعید ۔ بدی کے بدلے سے ڈرانا ۔
وَاعِیَۃٌ اور وعار اوعیہ میں مذکور ہوئی ۔
وٰعَدْنَا ۔ واؤ کے بعد الف سے (وعدہ کیا ہم نے) المواعدۃ میعاد کردن
قولہ تعالے وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

(قال الم) وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا (قال الملا)
وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ (قال الم)

وَعَدْنَا۔ واؤ کے بعد بغیر الف کے (وعدہ کیا ہم نے) (ض)، وَعَدْتُهٗ وَعْدًا۔

وَاقٍ۔ بالفتح (نگاہ رکھنے والا)، اصل میں واقی تھا آت کے تعلیل ہوئی۔ تحقیق اتقوا میں مذکور ہے۔

وَالٍ۔ (دوست) تحقیق اولی میں مذکور ہوئی تعلیل آتٍ کی ہوئی۔

وَالِدَان۔ واؤ کے بعد الف سے ماں باپ۔

وِلْدَان۔ واو کے کسرہ اور لام کے جزم سے (لڑکے)

وَاهِیَه (سست)، (ف س)، وَهِیَ وَهْیًا سست گردید وکفید وشکافته شد

وَبَالَ۔ (سزا)، فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا (قد سمع)

مَا بَالُ۔ (کیا حال ہے) قولہ تعالیٰ۔ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ (و ما ابری)

وَتْرِ۔ فتحہ سے واو کے اور کسرہ سے اسکے اور تا کے سکون سے فرد طاق یعنی بن جوڑ قولہ تعالیٰ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (عم)

وَطَرًا۔ بفتح واو وطا (حاجت وغرض) قولہ تعالیٰ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا (ومن یقنت)

وَجَدَ۔ بفتحات ثلثہ اخیر میں بغیر الف (پایا) (ض)، وجد المطلوب وُجُدًا ووجدانا۔

وَجَدَا۔ بفتحات ثلثہ والف پائے وہ دونوں قولہ تعالیٰ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا (سبحن الذی) فَوَجَدَ فِیْهَا

جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ (قال الم اقل لک)

وِجْه۔ بالفتح روی وجوہ واجوہ جمع وعین چیزے منہ قولہ تعالیٰ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ (قال فما)

وِجْهَه۔ بالضم والکسر (طرف وکنارہ وقبلہ) منہ قولہ تعالےٰ وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا (سیقول)

وَجِیْه۔ کابر مہتر قوم وباقدر وجہاء جمع۔

وَحْدَهٗ۔ بالفتح دال ایکی وہ قولہ تعالےٰ وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ (فمن اظلم)

اے انفرد وحدہ لان الحال لا یکون معرفۃ او استعمال فی مقام منفردا وہو نکرہ وہذا تاویل اختارہ النحاۃ وقیل نصبہ علی الحال عند البصرین او باسقاط الحرف فہو منصوب علی الظرفیۃ بنزع الخافظ ای فی وحدۃ۔

وَاجْعَلْنِیْ۔ بفتح واو وسکون جیم ولام بفتح عین اور بنا مجھکو قولہ تعالیٰ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ (وقال الذین)

وَّجَعَلَنِیْ۔ بفتحات اربعہ اور بنایا مجھکو) فِی الْقُرْاٰنِ وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا (قال الم)

وَدَّ۔ بفتح اول و دوم مشدد مفتوح صیغہ ماضی دوست رکھا اس) وَدَادَۃٌ وِدًّا بالضم ووداد کمر امنہ ومودۃ۔

وُدٌّ۔ بالضم والتشدید دوم محبت قولہ تعالےٰ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (قال الم)

وَدٌّ۔ بالفتح نام بت قوم نوح علی نبینا وعلیہ السلام قولہ تعالےٰ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا (تبارک)

وَدَّعْنَا۔ دال سے وداع کیا ہم نے اور چھوڑا ہم نے یہ قرآن میں نہیں
آیا قولہ تعالیٰ مَا وَدَّعَكَ آیا ہے۔
وَضَعْنَا۔ ضاد سے (رکھا ہم نے) قال تعالیٰ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ
الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝
وَذَرَ۔ تذر میں مذکور ہوا چھوڑتا۔
وِرْدٌ۔ بالکسر آمدن (ض) ورد ورودًا ورد بالکسر آب آمدن بہ نوبت
منہ قولہ تعالیٰ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ (وما من دابۃ)
ای بئس المدخل المدخول ہی یعنی بئس الورد الذی وردوہ تشنگان پیادگان
جمع وارد بمعنے ماش عطشا منہ قولہ تعالیٰ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ
وِرْدًا (قال الم اقل لک ۶)
وِزْرَ۔ اور وزیر تذر میں مذکور ہوے۔
وذر۔ ذال معجمہ سے پارہ گوشت یہ قرآن میں نہیں آیا۔
وَزَرَ۔ بفتحتین پناہ قولہ تعالیٰ كَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ
الْمُسْتَقَرُّ (تبارک)
وَرَقَ۔ بفتحتین برگ وکاغذ ورقہ یکے۔
وَرِقَ۔ بفتح وکسر را (روپا) قولہ تعالےٰ فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ
بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ (سبحان الذی ۱۵) قرا ابو عمرو حمزہ و ابوبکر بسکون
الراء۔
وَزَنُوا۔ بفتحتین (تولا وتولو نے) (ض) وزنت فلانا وفلان دراہم
قولہ تعالیٰ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ (عم) یہاں
واو فاء فعل ہے۔

وَ زِنُوْا۔ بفتح اول وکسر ثانی (اور تولو تم) یہاں واو حرف عطف ہے زِنُوا امر کا صیغہ ہے مثل عِدُوْا زِنَۃً مثل عدۃ حذفت الواو وعوض التاء، قولہ تعالیٰ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ (سبحٰن الذی) وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ (وقال الذی)

وَسِعَتْ۔ بفتح واو وکسر سین وفتح عین وسکون تا (سمائی) (اس) وسعت الشیٔ یسعہ سعۃ کدعۃ وزنۃ قولہ تعالیٰ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (قال الملاء)

وَسِعْتَ۔ بفتح اول وکسر سین وسکون عین وفتح تا (سما لیا تو نے) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا (فمن اظلم)

وَسِيْلَه۔ بفتح اول وکسر سین سبب ودستاویز ونزدیکی) الوسیلۃ ما یقرب وسیل وسایل جمع قولہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا إِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (لا یحب اللہ) ای اطاعۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ (سبحٰن الذی) ایہم بدل من و یبتغون اے یبتغیہا الذی ہو اقرب یعنی ملائکہ وغیرہ جن کو کافر لوگ پکارتے ہیں وہ خود اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں پھر دوسروں کا کیا شمار سبکے وسیلہ اور شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

وَصِيْلَه۔ نام ہے اونٹنی یا بکری کا جو کفار مکہ ایک عادت وطریقہ سے اسکو بتوں کے نیاز کرتے تھے قولہ تعالیٰ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ (واذا سمعوا)

وَشَهِدُوْا۔ واو اور شین کے فتح سے اور ہا کے کسرہ سے گواہی دی

ادنہوں نے۔ قولہ تعالیٰ۔ وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ۔ (تلک الرسل)
وَاشْهَدُوْا۔ واو کے فتحہ اور سین کے سکون سے (گواہ رہو) قولہ تعالیٰ
وَاشْهَدُوْا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ۔
وَاَشْهِدُوْا۔ واو وہمزہ کے فتحہ سے (اور گواہ رکھو)
وَضُحٰهَا۔ بفتح اول وضم ضاد معجمہ بلا تشدید اور قسم ہے اوس کے روشنی کے اس مقام میں ضاد کو بغیر تشدید کے پڑھنے کا لحاظ رکھنا چاہیے یہاں الف لام نہیں ہے جو ضاد حرف شمسی ہے اسکے بعد آنے سے لام ضاد ہوکر ضاد میں ادغام ہو قولہ تعالیٰ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا قولہ تعالیٰ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا
وَالضُّحٰی۔ بفتح واو ضم ضاد معجمہ مشدد قسم ہے دہوپ چڑہنیکے وقت کی یہاں لام ضاد ہوکے ضاد میں ادغام کیا گیا ہے اسلئے یہاں ضاد کو تشدید سے پڑھنا چاہیئے اور سورۂ والشمس میں بغیر تشدید ضاد پڑھنا۔
وَفْد۔ بالفتح سواران جمع وافد بمعنی راکب یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (قال الم اقل لک) جمع اس کی وفود اوفاد بھی ہے
وَقْر۔ بالفتح گرانی گوش قولہ تعالے وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا۔
وِقْر۔ بالکسر بار خصوصًا بار خر چنانچہ وسق بار شتر قولہ تعالیٰ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا (حم ۱)
وَقُوْد۔ بفتح واو وضم قاف آتش انگیز چھٹیان یعنے ایندھن قال تعالیٰ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (الم) و بالضم مصدر یعنے سلگانا۔
وَقِ۔ مرکب واو حرف عطف (قِ) بجا امر ہے تقی سے۔

وَقف۔ کھڑا کرنا وقف کے اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ وقف ہے کرنا جدا ایک لفظ کا مابعد سے بے پس سکون ودم کے لینے کے سوا نا ہو سکے۔ وقف بھی ہے جملہ تصریفات سے تعلیل سا۔ یہاں عرب آخر یہ کرتے وقت توست بہو لیجا

وُقِفُوْا۔ بضم واو وکسر قاف کھڑے کئے گئے ماضی مجہول ہے وقف سے قال تعالیٰ وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ (واذا سمعوا)

وَقِفُوْا۔ بفتح واؤ وکسر قاف اصل میں وقفوہم واو حرف عطف قفوامر ہے ہُم ضمیر متصل مفعول ہے اور کھڑے رکھو تم ان کو قال تعالیٰ فَاھْدُوْھُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ (ومالی)

وَلَدٌ مُحَرَّکَۃً۔ فرزند جمع اولاد کجبل واجبال وولدۃ بالکسر واِلدۃ ہمزہ مکسور وولد بالضم کاسد واسد۔

وِلْدَان۔ بالکسر لڑکے یہ جمع ہے ولید کی کسریع وسیرعان ولدۃ بالکسر کذالک کخلیل وخلۃ۔

وَلَوْ۔ بفتحتین واو حرف عطف ہے اور لو حرف شرط معنی اور اگر۔

وَلَّوْ۔ بفتح اول ودوم مشدد مفتوح منہ پھیرے باقی تحقیق لَوَّ وا میں مذکور ہے۔

وَلُوْمُوْا۔ واو عطف کا ہے باقی تحقیق لوموا میں مذکور ہوئی (ملامت کرو) فی القرآن مقولۃ الشیطان وَلُوْمُوْا اَنْفُسَکُمْ (ربما)

وَلَاتَ۔ واؤ حرف عطف ہے لات باب اللام میں مذکور ہو ابت کا نام ہے

وُلَاۃ۔ بضم واؤ صاحبان جمع والی کقاض وقضاۃ یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

وَلَایَۃ بفتح رفاقت ودوستی ومددگاری بالفتح مصدر و بالکسر اسم

کالامارۃ قولہ تعالے مَا لَکُمْ مِنْ وَلَایَتِهِمْ مِنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا (واعلموا) هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ (سبحٰن الذی)

وِلَایَة - بالکسر بادشاہی یہ قرآن میں نظر نہیں آیا -

وَلِیجَہ - کیفیۃ بھید نہانی - یعنی بھید ہے -

وَلِیّ - اولیا میں مذکور ہے (دوست صاحب) -

وَاِنَّہ - بفتح واو و کسرہ ہمزہ و تشدید نون و ضم ہا (اور بیشک وہ) یہ مرکب ہی واو عطف اور اِنَّ حرف شبہ بالفعل اور ہائے ضمیر سے -

وَاْنَہ - بفتح واو و سکون نون و فتح ہا (اور منع کر) یہ مرکب ہے واو عطف اور اِنْہَ بکسرہ ہمزہ سے یہ صیغہ امر کا ہے ہمزہ درج کلام میں گرا ہے باقی تحقیق نحو میں مذکور ہوی -

وُوْرِیَ - بالضم (ڈھاپے گئی) مِنَ المواراۃ والواو فیہ مبدل من الالف کمافی وُوْعِدَ -

وَیْکَاَنَّ - اے ندامت - اے تعجب - یعنی واہ - واہ - نہیں جانا - کیا نہیں دیکھا اصلہ ویلك حذف اللام وان حرف مشبہ بالفعل وقیل وی للتعجب مفصولۃ من کان تشبیہ کما یقال وی لم فعلت ذلك فی مقام التعجب فی التنزیل وَیْکَاَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ (امن خلق) والمعنی ما اشبہ الامر ان اللہ البسط والقدر -

فصل الهاء

هَادٍ (راہ بتانیوالا) (ض) ہدا ہدی وہدیا بالفتح و ہدایۃ

کلکتابۃ وھدیۃ بالکسر وھدی الطریق راہ یافتہ باقی تحقیق قاض میں مذکور ہوئی
ھَارٍ ۔(گرنے والا) یقال ھَارَ یَھُوْرُ فھو ھائِرٌ اصل میں ھاور تھا
عین و لام میں قلب مکانی کئے ھَادِوٌ ھوا واو بسبب کسرہ ماقبل کے یا ہوا پھر
قاض کی تعلیل ہوئی۔ کذلک شاکِ وشائك وعاقِ بالتخفیف وعائق مرد بے
خیر عاقِ بالتشدید نافرمان پدر و مادر۔
ھَامدۃ ۔حامدۃ کے ساتھ مذکور ہوا (خشک)
ھامیہ ۔ حامیہ کے ساتھ مذکور ہوا (جلنے والی)
ھَبْ ۔ حب میں مذکور ہوا (بخش امر کا صیغہ)
ھَاؤُمُ اقرءوا کتابیہ (آؤ پڑھو میری کتاب) ہاوم بزیادہ میم ساکن اسم
فعل جیسا ھا بمعنی خذ اور میم بسبب التقاء ساکنین کے ضمہ دی گئی جیسا
اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ میں اور کتابیہ میں ہا سکتہ ہے جیسا مالیہ میں۔
ھِجْرٌ ۔ ھجر کے ساتھ مذکور ہوا (چھوڑنا)
ھُدُوْا ۔ بضمتین راہ بتائی گئی تحقیق ھادٍ میں مذکور ہوئی۔
ھدینا ۔ بفتح اول والف مقصورہ راہ بتایا ہم کو۔
ھَدَیْنَا ۔ راستہ بتلایا ہمنے۔
ھُدْنَا ۔ بالضم (راہ پائے ہم ۔ رجوع ہوئے ہم)
ھَوْدٌ ۔ بالفتح توبہ کردن و پشیمان شدن و بحق بازگشتن و یہودی شدن۔
وَ الفعل من نصر۔
ھُوْدٌ ۔ بالضم ایک پیغمبر کا نام ہے علیٰ نبیناؑ وعلیہ السلام۔
ھَدْیٌ ۔ بالفتح وتخفیف یا قربانی وتحفہ جمع ہے ہدیۃ کے جیسے جدی وجدیۃ
اور ایک قراءۃ بتشدید یا ہے مثل مطی و مطیۃ بمعنی سواری و قیل

لا واحد له هدية يكے۔

هَارِبٌ - حرب میں مذکور ہوا (بھاگنا)

هَرْجٌ - حرج میں مذکور ہوا (مار ڈالنا)

هُزُوًا - بضمتین (ٹھٹھہ کرنا) (ن) هزا هزوًا فی القرآن اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا مصدر مبنی للمفعول ای مهزوًا (الم ۸)

هضم - بالفتح شکست قوله تعالیٰ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا (قال الم ۱۵) ای بالزیادۃ فی السیأت والنقص فی الحسنات (ن) شکستن طعام در معدہ خصوصًا۔

هَضِيْمٌ - کامیر۔ (ملایم و نازک) قوله تعالیٰ وَزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ (وقال الذین ۱۲)

هَلُمَّ - اصل میں لُمَّ بالضم والتشدید من قولهم لُمَّ الینا نفسك ای اقرب یعنے نزدیک ہو تو پھر لُمَّ پر ہا تنبیہ کے واسطے زیادہ کیگئی اور الف حذف کیا گیا اور اسکا معنی عام کیا گیا واحد جمع مذکر ومؤنث کیواسطے۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ - اب بدلا دیے گئے منکرین هل یہاں تقریر کیواسطے ہے یعنے بدلا دیے گئے کافر۔

هُمَزَةٌ - لمزہ ولا تنابزوا میں مذکور ہوا۔

هُوَ - بضم اول وفتح دوم (وہ) ضمیر منفصل ہے۔

هَوٰی - بالفتح والف مقصورہ خواست وخواہش من ضرب اهواء جمع۔

هَوَاءٌ - کسماء۔ میان آسمان و زمین قوله تعالیٰ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ (وما ابری ۱۲) ای خالیة لاعقول فیها۔

ھَیْتَ۔ بفتح التاء (بیا) اسم فعل است یستوی فیہ المذکر والمؤنث والواحد والجمع۔

ھَیِّنٌ۔ لکیس نرم اصل ھَیْوِنٌ کسیو د اھون ناء جمع۔

ھَیْھَات۔ بالفتح مثلثۃ الاخر دور ہوا اسم فعل ہے محل افسوس میں استعمال کیا جاتا ہے

ھِیَہْ۔ ماھی میں مذکور ہوا۔

فَصْلُ الْیَاءِ

یَأْتِ۔ بالفتح وکسر تا بغیر یا (آوے) اصل میں یاتی تھا یا جازم کے سبب سے گری ہے اور اسکے مفعول پر تعدیہ کی بے آنے سے لاویگا۔ معنی ہوتا ہے جیسا قولہ تعالیٰ مَنۡ یَّأْتِ مِنۡکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ (اتل ما) باقی تحقیق اتے میں مذکور ہوئی۔

یَأْتِیْ۔ بالفتح وکسر تا وبعدہ یا اوے تحقیق مذکور ہوئی۔

یَأْتَلِ۔ لا یاتل کے ساتھ مذکور ہوا۔

یَاتِیْنَ۔ بغیر الف کے بعد نون (آویں وہ عورتیں) وَفِی الْقُرْاٰنِ وَلَا یَخۡرُجۡنَ اِلَّآ اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ (تبارک)

یَاتِیْنَا۔ بالف بعد نون آوے وہ ہمارے پاس۔

یَاْمُرُ۔ بفتح یا وسکون ہمزہ حکم کرتا ہے وہ والفعل من نصر۔

یَعْمُرُ۔ بفتح وسکون عین آباد کرتا ہے قرآن میں نظر نہیں آیا لیکن مَاکَانَ لِلۡمُشۡرِکِیۡنَ اَنۡ یَّعۡمُرُوۡا مَسٰجِدَ اللّٰہِ آیا ہے۔

یَاْنِ۔ الم۔ یان میں مذکور ہوا۔ (وقت پہنچنا) یعنے الم یاین مذکور (ارادہ کرتا ہے)۔

یَؤُدُ - ہمزہ سے رنج میں ڈالتا ہے قولہ تعالےٰ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفۡظُہُمَا
(ن) تلک الرسل ۳
یَعُوۡدُ - پلٹتا ہے پھرتا ہے عو (ن)
یَوَدُّ - بفتحتین دال کی تشدید سے (دوست رکھتا ہے) وُدّ (س)
یُؤَیِّدُ - یا کی تشدید سے مدد کرتا ہے ایدہ تائیدًا ای قوّیتہ
یَاۡلَمُوۡنَ - یعلمون یَعۡمَلُوۡنَ - تألمون کے ساتھ مذکور ہوا۔
یُؤۡتُوۡنَ - بالضم وضم تا (دیتے ہیں) اصل میں یُؤۡتِیُوۡنَ صیغہ معروف
تھا تحقیق آت میں مذکور ہوئی۔
یُؤۡتَوۡنَ - بالضم وفتح تا (دیے جائینگے) اصل میں مجہول کا صیغہ یُؤۡتَیُوۡنَ
تھا قال تعالیٰ اُولٰٓئِكَ یُؤۡتَوۡنَ اَجۡرَھُمۡ مَّرَّتَیۡنِ (امن خلق ۹)
یَاۡجُوۡج - مَاۡجُوۡج میں مذکور ہوا۔
یُؤۡذِیۡ - (رنج دیتا ہے) (س) اذی بہ رنجید و ایذا ورنجانید ن
قولہ تعالیٰ اِنَّ ذٰلِکُمۡ کَانَ یُؤۡذِی النَّبِیَّ (ومن یقنت)
یُؤۡذَیۡنَ - بفتح ذال (رنج دیے جاویں وہ عورتیں) اصل میں یوذیین
تھا یا پر کسرہ ثقیل ہونے سے گرا قولہ تعالیٰ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ فَلَا یُؤۡذَیۡنَ
(ومن یقنت ۵)
یُؤۡذِیۡنَ - بکسر ذال (ایذا دیتے ہیں وہ عورتیں) یہ قرآن میں نظر
نہیں آیا۔
یَاۡلَمُوۡنَ - یعلمون یَعۡلَمُوۡنَ تَاۡلَمُوۡنَ کے ساتھ مذکور ہوئے۔
یَبۡحَثُ - حائے حطی سے (کھودتا ہے) (ف) قولہ تعالیٰ فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا
یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ (لایحب اللہ ۹ ۵)

یَبْعَثُ - عین سے (اوٹھاتا ہے) (ف) قولہ تعالیٰ وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ (اقترب)

یَبْلُوْ - بسکون واو آزماوے (ن) بَلَاءً یَبْلُوْا وَبَلَاءً قال تعالےٰ اِنَّمَا یَبْلُوْکُمُ اللّٰہُ بِہٖ (ربما ۱۹)

یَبْلُوَ - بفتح واو اصل میں لان یَبْلُوَ ہے تاکہ آزماوے لام کے گرنے کے بعد اَنْ مقدر رہتا ہے قولہ تعالےٰ وَلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ (لا یحب اللہ ۱۱)

یَبْنَؤُمَّ - قال ابنؤمّ میں مذکور ہے۔

یَبِیْتُوْنَ - بفتح یا وکسر بائے موحدہ وسکون یا (رات کو ہوتے ہیں) قولہ تعالےٰ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا (وقال الذین ۱۹)

یُبَیِّتُوْنَ - بضم یا وفتح بائے موحدہ وکسر یائے مشدد (رات کو ٹہراتے ہیں) قال تعالےٰ وَاللّٰہُ یَکْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ (والمحصنات ۶) وَھُوَ مَعَھُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ (والمحصنت ۱۳)

یُبِیْنُ - بضم یا موحدہ وسکون یا صاف بولتا ہے ابانۃ کشادہ کردن و شدن متعدی ولازم وجدا کردن قولہ تعالیٰ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ وَّلَا یَکَادُ یُبِیْنُ (الیہ یرد ۱۱)

یُبَیِّنُ - بضم یا وفتح یا موحدہ وتشدید یا مکسور (کھولتا ہے روشن کرتا ہے) تبیین پیدا کردن وشدن۔

یُبَیِّنَنَّ - بضم یا وفتح بار موحدہ وتشدید یائے مکسور ونون اول مضموم وتشدید نون دوم مفتوح (البتہ بیان کریگا اور کھول دیگا) قولہ تعالیٰ وَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ (ربما ۱۳ ۱۹)

یَتَبَیَّنَ - بفتح یا و تائے فوقانی مفتوح و بائے موحدہ و فتح یائے مشدد و نون مفتوح (صاف نظر آوے روشن ہووے) قولہ تعالیٰ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ (سیقول ۲۳)

یَتِرَ - اصل میں یوتر ہے (کم کرتا ہے) وتر بالفتح کم کردن حق کسی (ض) قال اللہ تعالیٰ - وَلَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ (حم ۷)

یَتَّقِہٖ - بفتح یا و تائے مفتوح مشدد و سکون قاف و کسرہا (بچکر چلے اور ڈرے اوس سے) اسکی تحقیق ارجہ میں مذکور ہے -

یَتِیْم - انسان بے پدر و ستور بے مادر گوہر بے نظیر ایتام و یتمہ محرکۃ و یتمہ یتامیٰ - جمع مقلوب ہے جیسے ایامیٰ -

یَتَضَرَّعُوْنَ - (زاری کرتے ہیں)

یَضَّرَّعُوْنَ - (زاری کرتے ہیں) اصل میں یتضرعون تھا تائے افتعال ضاد میں مدغم ہوی ہے

یَتَنَازَعُوْنَ - جھگڑتے ہیں قولہ تعالیٰ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَھُمْ اَمْرَھُمْ (سبحٰن الذی ۱۵) اور چاہتے ہیں لیتے ہیں قال تعالیٰ یَتَنَازَعُوْنَ فِیْھَا کَاْسًا (قال فما ۲)

یَبْسُطُ - بچھاتا ہے پھیلاتا ہے (ن)

یَثْبُتُ - بالفتح و ضم با (ثابت رہتا ہے یہ قرآن میں نظر نہیں آیا -

یُثْبِتُ - بضم اول کسر با ثابت کرتا ہے یہ قرآن میں نظر نہیں آیا و فتح دوم بہ تشدید با مکسور (ثابت رکھتا ہے) قال تعالیٰ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ (وما ابری ۱۳)

یَسْبِتُوْنَ - بالفتح و کسر با (ہفتہ کا دن آتا اونپر) قولہ تعالیٰ

وَيَوْمَ لَايَسْبِتُوْنَ لَاتَأْتِيْهِمْ ۔ (قال الملاء۲۱) اور جس روز ہفتہ کا دن نہ ہوتا نہ آتے مچھلیاں یعنی دوسرے دنوں میں نہیں آتے ہفتہ کے روز ہی آتے ۔

يَجْحَدُوْنَ ۔ انکار کرتے ہیں (ف) جحده حقه وبحقه جحدا و جحودا قوله تعالےٰ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ (اتل ما)

يَجْهَدُوْنَ ۔ کوشش کرتے ہیں ۔ (ف) جہد جہداً یہ قرآن میں نظر نہیں آیا ۔

يَجْرِمَنَّكُمْ ۔ (باعث ہو ویں تم کو) یقال جرمنی فلان علی ان فعلت کذا ۔ قولہ تعالیٰ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (لایحب اللہ)

يُجِرْكُمْ ۔ چھڑاتا ہے تم کو اصل یجور ۶ تھا اجارۃ اصل میں اجوار تھا جو باب افعال میں آنے سے خاصیت سلب پیدا ہوے عامل جازم سے مجزوم ہے ۔

يُجْزٰى ۔ الف مقصورہ سے بدلہ دیا جاتا ہے ۔

يَجْزِيْ ۔ سکون یا سے (بدلا دیتا ہے)

يَحْيٰى ۔ بالفتح مقصورہ جیوی (س) حیی یحییٰ حیاۃً وکذلک حیّ یحیی بالادغام یحییٰ نام پیغمبری ۴ ۔

يُحْيِيْ ۔ بالضم وکسر یائے اول وسکون دوم زندہ کرتا ہے ۔

يُحْبِطُ ۔ بالضم سکون حائے حطی (اکارت کرتا ہے)

احباط ۔ ناچیز کردن (س ض) حبط ناچیز شدن حبط عملہ حبطا وحبوطا قولہ تعالےٰ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ (حٰم ۲)

یَهْبِطُ۔ بالفتح وسکون ہائے ہوز گر پڑتا ہے (ن ض) هبط هبوطا اهباطا فرود آوردن قال تعالیٰ۔ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (الٓمّٓ ۵ ۹)

يُحْبَرُوْنَ۔ خوش کئے جاتے ہیں عزت کئے جاتے ہیں (ن) حَبَرَهٗ حَبْرًا و حبرة وحبورا۔

يُهْرَعُوْنَ۔ بالضم دوڑتے ہیں والفعل من فتح بعض الافعال لا يستعمل الا مجهولا مثل اغمى عليه وكذلك يحبرون يهرعون يستعمل صيغة المجهول بمعنى المعروف۔

يَحْذَرُوْنَ۔ ذال معجمہ سے ڈراتے ہیں (س)۔

يَحْضُرُوْنَ۔ ضاد معجمہ سے حاضر ہوتے ہیں۔ (ن)

يَحِقَّ۔ بفتح اول وکسر دوم وفتح قاف مشدد (ثابت ہوتا ہے) (ن ض) حق الامر حقة قوله تعالیٰ۔ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (ومالی ۵ ۴)

يُحِقُّ۔ بضم اول وکسر حا وضم قاف مشدد (ثابت کرتا ہے) باقی تحقیق حق میں حاق کے ساتھ مذکور ہے۔

يَحِيْقُ۔ (گھیرتا ہے) (ض) حاق به حيقا و حيوقا و حيقانا قوله تعالیٰ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ (ومن یقنت ۵ ۱۷)

يُحْيِيْ۔ بضم یائے اول وسکون حائے حطی وکسر یاء دوم وسکون یاء سوم (زندہ کرتا ہے)

يُهَيِّئْ۔ بضم یا وفتح ہائے ہوز وکسر یا وجزم ہمزہ (آمادہ کرے اور تیار کرے) قوله تعالیٰ فَأْوٗا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا (سبحن الذی ۲ ۱۴)

یَحِلُّ بفتح اول وکسر حائے حطی حلال ہے (ض)
یُحِلُّ - بضم اول وکسر حائے حطی حلال کرتا ہے۔
یَهِلُّ - بفتح اول وکسر ہائے ہوز چاند نکلتا ہے خوشی پکارتا ہے یہ قرآن میں
نظر نہیں آیا۔ ھلل مصدر۔ اصلہ رفع الصوت۔
یَحُلُّ - بفتح اول وضم حائے حطی داخل ہوتا ہے یہ قرآن میں نظر نہیں آیا اسکا حاضر آیا ہے، قولہ تعالے
اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِهِمْ (رعد ابری) - یَحُوْلُ بفتح اول وضم حائے حطی و سکون (بدلتا)
یَحْمُوْم - بفتح اول و دوم و خان سیاہ یقول العرب۔
اَسْوَدُ - یَحْمُوم - اسود حالك احمر قانئ واصفر فاقع غرابیب
سود -
یُخٰدِعُوْنَ - دغا دیتے ہیں (ن)
یَقْطَعُوْنَ - توڑتے ہیں (ف)
یُخْرِجُکُمْ - بضم جیم نکالتا ہے وہ تم کو۔
یُخْرِجٰکُمْ - بفتح جیم پیوستہ بالف نکالتے ہیں وہ دونوں تم کو قولہ تعالیٰ
قَالُوْا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ یُّخْرِجٰکُمْ مِّنْ اَرْضِکُمْ
(قال الم ۱۲ اقل لك)
یَخْشٰی - ڈرتا ہے (س)
یَغْشٰی - ڈھانپتا ہے (س)
یَخِصِّمُوْنَ - جھگڑتے ہیں۔ اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ ہے۔
یُخْفُوْنَ - بالضم وضم فا (چھپاتے ہیں) اصل میں یُخْفِیُوْنَ تھا بکسر فا
اخفی یخفی اخفاء۔
یَخْفَوْنَ - بالفتح وفتح فا پوشیدہ رہتے ہیں قال تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ

یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا (فمن اظلم) (س)۔
خفا خفاءً۔ اصل میں یَخْفَیُوْنَ بفتح فا۔

یُدَبِّرُ۔ بضم اول وفتح دال مخففا بای مشدد تدبیر کرتا ہے قولہ تعالیٰ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ
یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ (وما ابرئ)
یَدَّبَّرُوْا۔ بفتحتین دال مشدد وفتح بائے مشدد آخر کار سوچتے ہیں دیکھتے ہیں۔
اصلہ یَتَدَبَّرُوْ قولہ تعالیٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا
اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (ومالی)
یُدْخِلُهٗ۔ برفع لام داخل کرتا ہے یہ قرآن میں نظر نہیں
آیا ہے۔
یُدْخِلْهُ۔ بجزم لام داخل کرے اسکو عامل جازم سے لام کو جزم آیا ہے۔
یُدْرِكُ۔ (پاتا ہے) تحقیق ادرک میں مذکور ہوئی۔
یُدْرِیْكَ۔ آگاہ کرتا تجھکو تحقیق اَدْرٰىكَ میں مذکور ہوئی۔
یَدْعُ۔ بالفتح وتخفیف عین مرفوع مانگتا ہے قولہ تعالیٰ وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ
بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ (سبحٰن الذی) اصل میں یدعو تھا واو التقاے
ساکنین سے لفظ میں اور خط میں ہے گرا۔
یَدُعُّ۔ بفتح اول وضم دال وتشدید عین مرفوع نکالدیتا ہے دھکی دیتا ہے،
(ن) قولہ تعالیٰ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ۔
یَدَعُ۔ بفتحتین (رکھتا ہے اور اتارتا ہے اور درگذر کرتا ہے) قولہ تعالیٰ
وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ (قال الملاء)
یَدْعُوْنَ۔ بالفتح وضم عین بلاتے ہیں وہ مرد اور عورتیں جمع مذکر کا صیغہ

اصل میں یَدْعُوُوْنَ وزن پر یفعلون کے اور مؤنث اصل پر آہے وزن پر یَفْعُلْنَ کے ایسا ہی یعفون اور یرجون۔

یَدَّعُوْنَ - بالفتح وتشدید دال مانگتے ہیں۔

یَدَعْنَ - چھوڑ دیا ان عورتوں نے یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

یَضَعْنَ - رکھتے ہیں وہ عورتیں قال تعالیٰ اَنْ یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (قد سمع)

یُدَلُّ - اور یضل والین کے ساتھ ضالین میں مذکور ہے۔

یمح اللہ - مٹا دیتا ہے نابود کرتا ہے اللہ اصل میں یمحو ہے۔

یُدْنِیْنَ - نزدیک کرلیویں وہ عورتیں اصل میں یدنوین تھا باب افعال سے تحقیق وان میں مذکور ہوئی۔

یَدِیَ - دال کے کسرے اور یا کے فتح (میرا ہاتھ) قولہ تعالیٰ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ (لایحب اللہ)

یَدَیِ - دال کے فتح اور یا کے کسری سے اصل میں یَدَیْنِ تھا دو ہاتھ نون اضافت کے سبب سے گر گیا ہے اور الساکن اذا حرک بالکسر کے سبب سے یا کو کسرہ دیا گیا ہے قولہ تعالیٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (حٰمٓ) بین یدین مجموع کا معنی روبرو سامنے - اصلی معنی درمیان دو ہاتھ کی یعنی سامنے دو ہاتھ کے۔

یَدَیْ - دال کے فتح اور یا کے سکون سے دو ہاتھ نون اضافت سے گر گیا ہے بین یدین روبرو سامنے۔

یَدَیَّ - دال کے فتح اور یائے مفتوح مشدد سے میرے دو ہاتھ یہاں یائے تثنیہ یائے متکلم کے ساتھ مدغم ہے قولہ تعالیٰ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ (تلک الرسل)

يُذِيقَ ۔ بضم اول وکسر دوم چکھاوے قولہ تعالےٰ اَوْ يَلْبِسَكُمْ وَ
يُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ (واذا سمعوا ۱۴)

يَضِيقُ ۔ بفتح اول وکسر دوم (تنگ ہووے رک جاوے) قولہ تعالیٰ
وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ (ربما ۶) وَيَضِيقُ صَدْرِي
وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي (وقال الذی ۲)

يَزَّكَّى ۔ پاک ہووے اصل میں یتزکی تھا تاے افتعال زا میں مدغم ہوتا ہے

يُرَاؤُنَ ۔ بفتح یا (دکھلاتی ہیں) اصل میں یُرَ اٰ ـ ون بکسر ہمزہ صیغہ جمع
مذکر معروف ہے دکھلاتے ہیں۔

يُوَارُوْنَ ۔ بضم یاء صیغہ مذکر مجہول ہے ارٰاءۃ مصدر اصل میں ارأی
تھا جیسے اقامہ اقوام۔ دکھلائی جاتے ہیں

يُرَاعُوْنَ ۔ بضم عین رعایت کئے جاتے ہیں یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

يُرْجَوْنَ ۔ اور يَرْجِعُوْنَ ۔ ترجون کے ساتھ مذکور ہوئے۔

يَرْضَ ۔ راضی ہووے وہ حرف علت عامل کے سبب گرا ہے یرضہ میں
ہا کو صلہ سے نہیں پڑھنا اس لئے اصل میں یرضاہ کے ہا کا ماقبل ساکن ہے
قولہ تعالیٰ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ (ومالی ۱۵)

يَرْضٰى ۔ راضی ہوے وہ اصل میں یرضو تھا تحقیق ترضی میں مذکور ہوے۔

يَرْدٰى ۔ (ہلاک ہوگا وہ) تحقیق تردیٰ میں مذکور ہے۔

يُرْدُوْا ۔ بالضم وضم دال (ہلاک کرے) اصل میں یردیون تھا قولہ تعالے
وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ
شُرَكَاۗؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ (ولو اننا ۱۶) باقی تحقیق تردی میں مذکور ہے

يَرْتَدُّوْا ۔ بفتح اول وضم دال مشدد پھیر دیوے اصل میں یرتددون تھا۔

یَرْضَوْنَ ۔ بالفتح وفتح ضاد راضی ہوتے ہیں ۔

یُرْضُوْنَ ۔ بالضم وضم ضاد راضی کرتے ہیں اصل میں یرضِیُوْن تھا تحقیق ترضی میں مذکور ہوئے ۔

یُرْضِعْنَ ۔ دودھ پلاتے ہیں ۔

یُرِیْکُمُوْھُمْ ۔ اذ یُریکموھم میں مذکور ہے ۔

یَزْنُوْنَ ۔ زنا کرتے ہیں ۔

یَظُنُّوْنَ ۔ گمان کرتے ہیں ۔

یَسْئَلُوْنَ ۔ پوچھتے ہیں ۔(ف)

یَصِلُوْنَ ۔ ملاتے ہیں جوڑتے ہیں (ص)

یَصِفُوْنَ ۔ بیان کرتے ہیں (ص)

یَسْتَوٗنَ ۔ بدو واو ایک واو سرخی سے لکھتے ہیں یا اول واو پر اسکے عوض الٹا پیش لکھتے ہیں ۔ (برابر ہونگے) اصل میں یستویُوْن تھا ۔

یَسْبِقُوْنَ ۔ بغیر الف بعد نون بڑھ جاتے ہیں (ض)

یَسْبِقُوْنَا ۔ بالف بعد نون بڑھ جاویں ہم سے یعنی فوت ہو جاویں ہم سے اور ہم ان سے بدلہ نہ لے سکیں قولہ تعالےٰ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ (امن خلق [۱۲])

یُسَبِّحُوْنَ ۔ بضم اول وفتح سین وتشدید یائے مکسور تسبیح کرتے ہیں

یُصْبِحُوْا ۔ بضم اول وسکون صاد وکسر بار مخفف صبح کو ہو ویں اصل میں یصبحون ہے قولہ تعالیٰ فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ نٰدِمِیْنَ (لا یحب اللہ)

یُسْحَبُوْنَ ۔ بالضم اول وسکون سین فتح حا وضم بار مخفف گھسیٹے جاوینگے [۱۲]

(ف، قولہ تعالیٰ اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلَاسِلُ یُسْحَبُوْنَ
فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ (فمن اظلم ۲۴)
یَسْتَخْفُوْنَ - چھپاتے ہیں اصل میں یستخفیون تھا -
یَصْحَبُوْنَ - بضم اول وسکون صاد وفتح حاء وضم باء مخفف رفاقت کئے
جاوینگے قولہ تعالیٰ وَ لَا هُمْ مِنَّا یُصْحَبُوْنَ (اقترب ۲)
یَسْتَقْدِمُوْن - قاف سے آگے بڑھتے ہیں -
یستخدمون - خاء سے خدمت طلب کرتے ہیں -
یَسْخَطُوْنَ - طائے حطی سے خشمناک اور ناخوش ہوتے ہیں قولہ تعالیٰ
وَ اِنْ لَّمْ یُعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ یَسْخَطُوْنَ (واعلموا ۱۳)
یَسْخَتُوْنَ - تائے قرشت سے لغت میں اسکا مصدر نہیں پایا گیا -
یسقتون - قاف اور تائے قرشت سے لغت میں نہیں پایا گیا -
یسقطون - قاف اور طائے حطی سے گرتے ہیں سقط شد خرش سقط
یسقط سقوطاً -
یَسْفِكُ - بفتح اول وسکون سین وکسر فاء خون بہتا ہے (ص)
سفک الدم -
یفْسِكُ - بتقدیم فاء بر سین اسکا اصل لغت میں نہیں پایا گیا -
یسْرٌ - بالضم آسانی (ض) یسر یسراً -
یَسْرِ - بالفتح وکسر راء - روان ہوئے یعنی چلے (ض) سریٰ
سریّۃ اصل میں یسری تھا یا حذف ہوی بتغیر سماعی قال تعالیٰ وَ اللَّیْلِ
اِذَا یَسْرِ (عم ۱۳)
یسر - آسان ضد عسر -

یُسَیِّرُوْا - بضم اول و فتح سین و تشدید یائے مکسور چلاتا ہے (ص)
سیر رفتن مسیر تسیار بالفتح میسرۃ سیرۃ کذلک -
یَسْئَمُوْنَ - بالفتح و فتح ہمزہ و ضم میم تھکتے ہیں سئم سامۃ
سأم سآمۃ یستوہ آمدن (س) قولہ تعالیٰ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُوْنَ (فمن اظلم ۵)
یُسَمُّوْنَ - نام رکھتے ہیں قال تعالیٰ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ
الْاُنْثٰى (قال فما ۲) ۱۹
یَسْمَعُوْنَ - بالفتح و فتح میم و ضم عین سنتے ہیں -
یَسَّمَّعُوْنَ - بفتح اول و فتح سین مشدد و میم مشدد سنتے ہیں اصل میں
یَسْتَمِعُوْنَ ہے باب تفعل میں ادغام ہو کے باب افعل ہوا ہے قولہ تعالیٰ
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى (ومالی ۵)
یَسُوْمُ - سین سے خواری مذلت و رنج دیتا ہے (ن) قولہ تعالیٰ
مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ (قال الملا ۲۱)
یَصُوْمُ - صاد سے روزہ رکھتا ہے (ن) قولہ تعالیٰ فَمَنْ شَهِدَ
مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (سیقول ۲۳) اصل میں یصوم ہے علامت جزمی
سقوط حرف علت سے واو گر گیا ہے -
یُصْهَرُ - بالضم و سکون صاد و فتح ہائے ہوز پگھلاتا ہے قولہ تعالیٰ
يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ (اقترب ۲)
یُسْحَرُ - بالضم و سکون سین و فتح حائے حطی جادو کیا جاتا ہے یہ قرآن میں
نظر نہیں آیا - اس کا صیغہ ماضی معروف آیا ہے قولہ تعالیٰ سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ
النَّاسِ (قال الملا ۱۴)

یَشَّقَّقُ - بالفتح و تشدید شین وقاف پھٹتا ہے اصل میں یَتَشَقَّقُ ہے تا باب تفعل میں ادغام ہو کے باب اِفَّعُّل میں آیا ہے قولہ تعالے وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ (الم ۹)

یُسِیْغُ - سین سے آسانی سے پیتا ہے سَوْغ (ن)، (ض)، اساغۃ گوارانیدن قال اللہ تعالے یَتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ (ومآ ابری ۱۵/۳)

یَصِیْغَ - صاد سے زبر ہوتے ہیں ڈھالتا ہے صوغ (ن)، (ض)، یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

یَشَأْ - بفتحتین و جزم ہمزہ چاہے الف بعامل جازم حذف ہوا اور ہمزہ مجزوم ہے اصل میں یشاء تھا (ف) مشیئۃ خواستن مشیا و مشاءۃ و مشایۃ۔

یَشَاءُ اللّٰہُ - بفتحتین و بعد الف ہمزہ مرفوع چاہے اللہ تعالیٰ

یَشَاءِ اللّٰہ - بفتحتین و ہمزہ مجرور چاہے اللہ تعالیٰ الساکن اذا حرک حرک بالکسر کے قاعدہ سے ہمزہ مجرور ہے قال تعالیٰ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ كَذِبًا فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ (الیہ یرد ۳/۴)

یُشَاقِّ اللّٰہ - بکسر قاف مشدد (خلاف کرے اللہ سے) مشاقۃ خلاف کردن

یُشَاقِقِ اللّٰہ بکسر ہر دو قاف فک ادغام سے (خلاف کرے اللہ تعالیٰ سے)

یَصُدُّوْنَ - منہ پھیرتے ہیں۔

یُفْسِدُوْنَ - فساد کرتے ہیں۔ بگاڑتے ہیں

یَعْتَدُوْنَ - گناہ کرتے ہیں

یَصَّدَّقُوْا - بالفتح و تشدید و فتح صاد و دال (خیرات کریں) جمع مذکر غائب مضارع باب اِفَّعُّل، نون اَنْ ناصب کے سبب سے گرا ہے باقی تحقیق اٰتاقلتم میں

مذکور ہوئے۔

یَصَّدَّعُوْنَ۔ بالفتح وتشدید صاد و دال جدا جدا ہونگے۔ جمع مذکر غائب مضارع باب (افعل) سے تحقیق اثاقلتم میں مذکور ہوئے رنج پہنچاتے ہیں پریشان کئے جائیں گے۔

یُصَدِّقُوْنَ۔ بضم اول و فتح صاد و تشدید وکسر دال (سچا دین) باب تفعیل سے)

یَصُدَّنَّ۔ بفتح اول وضم دوم وتشدید دال مفتوح البتہ روکے وہ ایک مرد (ن) صدعنہ صدو دا قولہ تعالےٰ وَلَا یَصُدَّنَّکُمُ الشَّیْطَانُ (الیہ یرد ۱۲)

یَصُدُّنَّ۔ بفتح اول وضم دوم وتشدید دال مضموم البتہ روکتے ہیں وہ مرد قولہ تعالےٰ وَلَا یَصُدُّنَّکَ عَنْ آیَاتِ اللّٰہِ (امن خلق ۹ ۱۲)

یَصُدُّوْنَ۔ بفتح اول وضم دوم وتشدید دال مضموم روکتے ہیں وہ مرد قولہ تعالےٰ وَالَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا (و لو اننا ۵)

۱۲

یَصِدُّوْنَ۔ بفتح اول وکسر دوم وتشدید دال مضموم (چلاتے ہیں وہ لوگ) (ض) (ن) صد صدیداً بانگ کرد و نالید و قولہ تعالےٰ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُکَ مِنْهُ یَصِدُّوْنَ (الیہ یرد ۶ ۲)

یَصُدُّوْنَ۔ بفتح اول وضم دوم روکتے ہیں وہ لوگ قال تعالیٰ وَهُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (قال الملاء ۴ ۱۸)

یَصُدَّنَّ۔ بفتح اول وضم دوم و دال مشدد و مفتوح روکتا ہے وہ ایکمرد قولہ تعالےٰ فَلَا یَصُدَّنَّکَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدٰی (قال الم ۱ ۳)

يَصُدُّوْنَ ۔ بفتح اول وضم دوم و دال مشدد مضموم روکتے ہیں وہ لوگ بحث نون تاکید میں صیغہ واحد میں لام کلمہ مفتوح رہتا ہے اور صیغہ جمع میں لام کلمہ مضموم قولہ تعالےٰ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ (امن خلق ۹ ۱۲)

يَصَّعَّدُ ۔ بفتح اول وصاد مشدد مفتوح وعین مشدد مفتوح چڑھتا ہے تعلیل مثل یسمعون صعد فی السلم کسمع وسعد یوصنا کنفع ۔

يَصْطَرِخُوْنَ ۔ چلاتے ہیں تا ے انتقال ماقبل کا حرف مستعلیہ ہونیسے طا سے بدلی ہے ۔

يَصِفُوْنَ ۔ (حال بیان کرتے ہیں) اصل میں یوصفون تھا یعد ون کے قاعدہ سے تعلیل ہوی ہے ۔

يُسْتَرُ ۔ اور يُصَتَّرُ سترا میں مذکور ہوئے ۔

يَضِلُّ ۔ يُضِلُّ ۔ بَذِلُ ۔ تَذِلُّ ۔ کے ساتھ مذکور ہوے ۔

يَطَئُوْنَ ۔ لم یطئون لم تطئوھا میں مذکور ہوے ۔

يَطُوْفُ ۔ بفتح اول وضم طا مخفف (پھرتے ہیں) (ن) طاف حول الکعبۃ وبہا طوفا وطوافا وطوفانا بالفتح وتطوافا وطاف طوفا ۔

يَطَّوَّفُ ۔ اطراف پھرتے ہیں تعلیل یسمعون کے ہوی ہے ۔

يُطِيْقُوْنَ ۔ طاقت نہیں رکھتے قال تعالیٰ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ (سیقول ۲۳) اورجو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے انپر فدیہ ہے ایک مسکین کو کھانا کھلانا ۔ یہاں باب افعال سلب کے واسطے ہے جیسے مفلس وہ شخص جو پیسے نہیں رکھتا ہے یعنی محتاج ۔

يَعْبُدُوْنَ - بالفتح وضم باء بندگی کرتے ہیں -
يُعْبَدُوْنَ - بضم اول و فتح باء بندگی کئے جاویں قولہ تعالیٰ اَجَعَلْنَا مِنْ
دُوْنِ الرَّحْمٰنِ آلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ (الیہ یرد)
يَعْتَدُوْنَ - حد سے بڑھتے ہیں -
يَهْتَدُوْنَ - راہ پاتے ہیں -
يَعْدُوْنَ - حد سے بڑھتے ہیں (ن) قولہ تعالیٰ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ
يَعْدِلُوْنَ - (برابر کرتے ہیں) (ض) قولہ تعالیٰ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ (واذ اسمعوا) وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ (ولو اننا) (انصاف کرتے ہیں)
وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ (قال الملا)
وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ (قال الملاء)
(منہ موڑتے ہیں) ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ (امن خلق)
يَعِدُ - بفتح اول وکسر دوم وضم دال (وعدہ کرتا ہے) اصل میں يَوْعِدُ
تھا (ض)
يَعِظُ - وعظ کرتا ہے (ض)
يُعِيْدُ - بضم اول وکسر دوم وسکون یا و ضم دال (پھیرتا ہے)
يُعَذِّبُ - عذاب کرتا ہے -
يَعْزُبُ - پوشیدہ کرتا ہے (ن)
يُوَازِرُوْا - (وزیری کرو) وزر بالکسر گرانی -
يُعْطُوْا - بضم یا وضم طا دیویں معروف اصل میں یعیطون تھا قولہ تعالیٰ

حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَدٍ وَّھُمْ صَاغِرُوْنَ (واعلموا ۴ ۱۰)

یُعْطَوْا ۔ بالضم وفتح طا (دی گئی) مجہول اصل میں یُعْطَیُوْنَ تھا قولہ تعالٰے وَاِنْ لَّمْ یُعْطَوْا مِنْھَا اِذَا ھُمْ یَسْخَطُوْنَ (واعلموا ۱۲)

یَعْفُوْنَ ۔ معاف کرتے ہیں وہ مرد اور وہ عورتیں تعلیل یدعون میں مذکور ہے ۔

یَعْفُوَا ۔ معاف کرتا ہے (ن) عفا عنہ وعفا لہ ذنبہ عن ذنبہ ۔

یَعْفُ ۔ معاف کرتا ہے واو عامل جازم سے ساقط ہوا قولہ تعالٰے اَوْیُوْبِقْھُنَّ بِمَا کَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ کَثِیْرٍ (الیہ یرد ۲ ۵)

یَعْدُوْنَ ۔ (حد سے بڑھتے ہیں) عدوان مصدر (ن)

یَعُوْدُوْنَ ۔ پھرتے ہیں پلٹتے ہیں عاد یعود (ن)

یَخْدِرُ ۔ خائے معجمہ سے سُست ہوتا ہے سُن ہوتا ہے (س) خادر سُست وکاہل یہ قرآن میں نظر نہیں آیا ۔

یَغْدِرُ ۔ غین سے بیوفائی فریب کرتا ہے یہ قرآن میں نہیں آیا (س)

یَقْدِرُ ۔ قاف اور دال کے کسرہ سے قدرت رکھتا ہے اور تنگ کرتا ہے یہاں قاف کی صفت قلقلہ کو خوب ادا کرنا ورنہ عین ہوتی ہے قولہ تعالٰے اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ (عم ۵) اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیَقْدِرُ ۔ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۔ (وما ابرئ نفسی ۳ ۹)

یُقَدِّرُ ۔ قاف اور دال مشدد مکسور سے اندازہ کرتا ہے (ض) قولہ تعالٰے وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ (تبارک ۱ ۱۲)

یُغْنِیَھُمُ اللّٰہُ ۔ بحذف لام کلمہ غنی کرے اللہ تعالی ان کو قولہ تعالٰے

اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِہِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ
(قد افلح) علامت جزمی سے یائے ناقص محذوف ہے (قد افلح)
یُغْنِیَھُمُ اللّٰہُ ۔ باثبات لام کلمہ غنی کرے ان کو اللہ تعالیٰ حتی کے
بعد ان آنے سے نصب آیا ہے قولہ تعالیٰ وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ
لَایَجِدُوْنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَالَّذِیْنَ
(قد افلح)
یُغْنِیْھِمْ ۔ قرآن میں نظر نہیں آیا یُغْنِیْہِ یعنی بہت آیا ہے ۔
یُغْنُوْا ۔ بالضم وضم نون (بے پروا کرتے ہیں) اصل میں یغنون تھا
قولہ تعالیٰ اِنَّھُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا (الیہ یرد) اغنی
یغنی اغناء نہیں غنی کرینگے وہ لوگ آپ کو اللہ سے ۔
یَغْنَوْا ۔ بالفتح وفتح نون (رہنیں رہے) اصل میں یَغْنَوُنَ تھا قولہ تعالیٰ
اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا شُعَیْبًا کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْھَا اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا شُعَیْبًا
کَانُوْا ھُمُ الْخٰسِرِیْنَ (قال الملاء) غنی بالمکان اقام فیھا ۔
یَفْتَرُوْنَ ۔ بالفتح وفتح تا جھوٹ بناتے ہیں اصل میں یفتریون تھا
یَفْتُرُوْنَ ۔ بالفتح وضم تا سست ہوتے ہیں (ن ض) فتر فتورا
وفتارا قولہ تعالیٰ یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ
(اقترب)
یَفْطُرُوْنَ ۔ بالفتح وضم طاء وکسر ہا (چیرتے ہیں) (ن) یہ قرآن میں نظر
نہیں آیا ۔
یُفْطِرُوْنَ ۔ بالضم وکسر طاء افطار کرتے ہیں یہ قرآن میں نہیں آیا
یَفْرَقُوْنَ ۔ بالفتح وفتح رائے مخفف (ڈرتے ہیں) (س) فرق فرقا

قولہ تعالےٰ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُوْنَ (و اعلموا ۱۳)

يُفَرِّقُوْنَ - بالفتح وفتح رائے مشدد ومکسور (جدائی ڈالتے ہیں) فرق الشی تفریقا وتفرقۃ قولہ تعالےٰ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ (الم ۱۲)

يُفَصِّلُ - بضم اول وفتح وتشدید صاد (کھول کر بیان کرتا ہے) قولہ تعالیٰ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ (وما ابرئ نفسی)

يَفْصِلُ - بالفتح وکسر صاد (جدا کرتا ہے فیصلہ کرتا ہے) قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (اقترب ۲) اِنَّ رَبَّكَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (اتل ما ۱۳) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ (قد سمع اللہ)

يَكُ - تَكُ - میں مذکور ہوا (ہوگا وہ)

يَلْبَثُوْنَ - ٹھہرینگے اور یلبسون پہنیگے لبثو میں مذکور ہوئے۔

يلج - کیعد - (داخل ہووے)

يَلْمِزُوْنَ - بتقدیم زا بر میم (لازم ہوتے ہیں (ان) یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

يَلْمِزُوْنَ - بتقدیم میم بر زا (عیب کرتے ہیں) (ان ص) منہ قولہ تعالیٰ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ (واعلموا ۱۹)

يَلْقَوْنَ - بالفتح وفتح قاف (دیکھینگے پاوینگے گرینگے (س) لقیہ لقیا اصل میں یلقیون تھا قولہ تعالےٰ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (قال الم ۶) غوی غی

بالفتح گمراہی وادی جہنم۔
یُلْقُوْنَ ۔ بالضم وضم قاف ڈالتے ہیں القاء۔ ڈالنا۔ اصل میں یُلْقِیُوْنَ تھا
قولہ تعالےٰ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ (تلک الرسل ۵ ۱۳) یُلْقُوْنَ السَّمْعَ
وَاَكْثَرُهُمْ كَاذِبُوْنَ (وقال الذین ۲ ۱۵)
یُلَقَّوْنَ ۔ بضم اول وفتح دوم مشدد دیے جائینگے تلقیہ انداختن منہ
قولہ تعالےٰ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ (وقال الذین ۱ ۱۶)
قولہ تعالیٰ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا (تبارک ۱ ۱۹) ای اعطاہم
قولہ تعالےٰ وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا (وقال الذین ۶ ۱ ۴)
يَلْوُوْنَ ۔ بالفتح پہلا واو مضموم دوسرا ساکن پھیرتے ہیں اصل میں
يَلْوِيُوْنَ تھا یا کا ضمہ ماقبل کو دیا گیا یا التقائے ساکنین سے گری باقی
تحقیق لَوَّوْا میں مذکور ہوئی مصدر لوی ہے (ض) تحقیق لَوَّوْا اور لَيَسْتَوُوْنَ
میں مذکور ہے قولہ تعالےٰ يَلْوُوْنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ
(تلک الرسل ۱۲)
يَلُوْنَ ۔ بفتح وبضم لام وسکون واو نزدیک ہوتے ہیں۔
قولہ تعالےٰ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ (یعتذرون ۵ ۱۶)
اصل میں یَوْلِیُوْنَ تھا یضع یرمون کی سی تعلیل ہوئی ولی مثال واوی ناقص
یائی (ح)
يُنَادُوْنَ ۔ بضم یا وفتح نون وضم دال (پکارتے ہیں)
يُنَادَوْنَ ۔ بضم یا وفتح نون وفتح دال (پکارے جاتے ہیں) قولہ تعالےٰ
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ (فمن اظلم ۲)
اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ (فمن اظلم ۶ ۲)

یَنْبُتُ - بفتح یا و ضم با اوگتا ہے (ن) انبات لازم و متعدی۔
یُنْبِتُ - (اوگاتا ہے) افعال سے۔
یَنْصُرُوْنَ - (مدد کرتے ہیں)
یَنْتَصِرُوْنَ - (بدلہ لیتے ہیں)
یُنْذِرُوْنَ - ذال کے کسرہ سے ڈراتے ہیں، قال اللہ تعالیٰ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ - (یعتذرون ۱۵)
یُنْذَرُوْنَ - ذال کے فتح سے ڈرائے جاتے ہیں۔ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ (اقترب ۱۷)
یَنْظُرُوْنَ - بالفتح و ضم ظا دیکھتے ہیں۔
یُنْظَرُوْنَ - بالضم و فتح ظا (مہلت دیے جاتے ہیں)
یَنْتَظِرُوْنَ - (راہ دیکھتے ہیں)
یَنْزِعُ - بعین مہملہ کھینچتا ہے (ف) قولہ تعالیٰ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا (ولو اننا ۳)
یَنْزَغُ - بعین معجمہ لڑائی ڈالتا ہے جھڑپواتا ہے (ف) قولہ تعالیٰ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ (سبحن الذی ۵)
یُنْزَفُوْنَ - بالضم و فتح الزاء بھکینگے لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ (ومالی ۲) قرأ حمزہ والکسائی بکسر الزاء۔
یُنْزِفُوْنَ - بالضم و کسر الزاء بیجا بولینگے قولہ تعالیٰ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ (قال فما ۱۴)
یُنْفَخُ - بالضم و فتح فا و ضم خا پھونکا جائے گا یہ قرآن میں بہت جگہ ہے
یَنْفِخُ - بالفتح و کسر خاء پھونکتا ہے یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔

(پھونکا جاویگا) مضارع مجہول۔
یُنْفَقُ - بالضم وفتح فا وضم قاف (خرچ کیا جاتا ہے) مضارع مجہول یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔
یُنْفِقُ - بالضم وکسر فا خرچ کرتا ہے یہ قرآن میں بہت جگہ ہے۔
یُنْقِذُوْنِ - بالضم وکسر قاف وکسر نون چھڑاوینگے وَفِی الْقُرْاٰنِ وَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُھُمْ شَیْئًا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ (ومالی) حذف یار المتکلم وبقیت الکسرہ دلالۃ علیہ۔
یُنْقَذُوْنَ - بالضم وفتح قاف وفتح نون چھڑائے جاوینگے وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْھُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَھُمْ وَلَا ھُمْ یُنْقَذُوْنَ (ومالی)
یَنْقُصُوْ - صاد مہملہ سے اصل ینقصون ہے کم کرتے ہیں لم حرف جازم آنے سے نون اعرابی ساقط ہوا ہے قولہ تعالیٰ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْکُمْ شَیْئًا (واعلموا)
یَنْقُضُوْ - ضاد معجمہ سے توڑتے ہیں۔
یَنْقَضَّ - ینقضض تھا ضاد ضاد میں ادغام ہوا اور ضاد عامل ناصب سے منصوب ہوا انقضاض افتادن دیوار قولہ تعالےٰ یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَہٗ (قال الم)
یَنْھَوْنَ - بالفتح وفتح ہا منع کرتے ہیں (ف)
یُنْھَوْنَ - بالضم وفتح ہا منع کئے جاتے ہیں یہ قرآن میں نظر نہیں آیا۔
یَنْئَوْنَ - بالفتح وفتح ہمزہ دور ہوتے ہیں۔
یُوْحَ - بغیر الف بعد حا وحی کیجاوے قولہ تعالیٰ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ (واذا سمعوا)

يُوْحٰى - بالف بعدحا (وحی کی جاتی ہے) اوحی یوحی ایحا، قولہ تعالے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ - (قال الم ۱۲/۳)

يُوْعُوْنَ - اوعیہ میں مذکور ہوا بھرتے ہیں۔

يُوَفَّ - بغیر الف بعد فا۔ پورا دیا جاویگا علامت جزمی سے الف محذوف ہوا ہے قولہ تعالےٰ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا (تلک الرسل ۳) وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (واعلموا ۴/۵)

يَوْمَئِذٍ - بفتح میم (اس دن) میم کا فتح ظرفیت سے ہے تحقیق حینئذٍ میں مذکور ہوئے۔

يَوْمِئِذٍ - بکسر میم اوسدن میم کا کسرہ اضافت سے ہے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ (ومامن دابۃ) لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ (تبارک ۱)

يَهْدِيْ - بکسر دال مخفف راہ بتلاتا ہے۔

يَهِدِّيْ - بکسر ہا و دال مشدد راہ پاتا ہے قولہ تعالیٰ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ (یعتذرون ۴)

يَهِدِّيْ - اصل میں یہتدی تھا تا اور دال ہمخرج ایک کلمہ میں جمع آئے تا کو ساکن کئے اور تا کو دال کئے یَهْدَّيْ ہوا پھر اول دال کو ساکن کرکے

ودم دال میں ادغام کئے تو التقائے ساکنین کے سبب سے ہا کو کسرہ آیا یَهِدِّی ہوا۔

يُهْدٰی ۔ بالضم بالف مقصورہ راہ بتلایا جاتا ہے۔

يُهْرَعُوْنَ ۔ یُجْزَوْنَ کے ساتھ مذکور ہوا دوڑتے ہیں۔

يَايْئَسُ ۔ استَايْئَسُوا میں مذکور ہوا (ناامید ہوتا ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب پنجم

اس میں ایکسو گیارہ ایسے آیات اور انکا ترجمہ ہے جو ایک آیت پڑھتے پڑھتے دوسری آیت پڑھیں تو معنی فاسد و باطل ہو جائے ۔

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ ۚ
اور جو اترا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ
هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ (الٓمّٓ)
یقین جانتے ہیں اونہوں لئے ۔

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ ۚ
اور دیتے ہیں زکوۃ اور وہ پچھلا گھر
هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
یقین جانتے ہیں جو لوگ
لَا يُؤْمِنُوْنَ (وقال الذین ١٦)
نہیں ایمان تے ۔

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ
اور توڑتے ہیں جو چیز اللہ نے فرمائی کہ
يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ
جوڑیں ۔ اور فساد کرتے ہیں

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ
اور خرابی ہے شریک کرنیوالونکی جو نہیں
يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
دیتے زکوۃ اور وہ آخرت سے
هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (ومن اظلم ١٥)
منکر ہیں ۔ بیشک وہ لوگ جو
ایمان لائے ۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ
اور جوڑتے ہیں جو اللہ نے فرمایا
بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ
اسکو جوڑو اور ڈرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (الٓمّٓ ۳ ۲)
انہیں کو آیا نقصان۔

۲ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ
اور کاٹتے ہیں جو چیز کہا اللہ نے اوسکو
يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ
جوڑو اور فساد کرتے ہیں ملک میں
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ (وما ابرئ نفسی ۳ ۹)
انہیں پر لعنت ہے۔

۳ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ
کیا میں نے نہ کہا تھا تم کو مجھکو معلوم ہیں
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ۔ (الٓمّٓ ۳ ۴)
پردے آسمان کے۔

رَبَّتِهِمْ (وما ابرئ نفسی ۳ ۹)
اپنے رب سے۔

۳ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ
بولا میں نے نہ کہا تھا میں تم کو جانتا ہوں
مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (وما ابرئ نفسی ۵)
اللہ کیطرف سے جو تم نہیں جانتے۔

سیقول

۱ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ
کہتے ہیں ہم بیشک اللہ کے واسطے ہیں
اور ہم اوس کے طرف
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
پھیرنے والے ہیں وہ لوگ انہیں واسطے ہیں
بخششیں اون کے رب کے طرف سے
وَرَحْمَةٌ۔ (سیقول ۲)
اور مہربانی۔

۱ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ
بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مرے
کفر کی حالت میں
كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ
انہیں پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
اور فرشتے سب لوگ کی طرف سے
(سیقول ۱۹ ۲)

۱ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ

اور طلاق والی عورتیں انتظار کریں

اپنے تئیں

ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ (سیقول ۲ ۱۳)

تین حیض۔

۳ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

انہیں پر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

اور لوگوں کی سب کی وہ پڑے رہینگے اسمین

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ ۔

نہ ہلکا ہوگا ان پر عذاب۔

(سیقول ۲۰ ۴)

۲ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ

اور جو لوگ مرجائیں تم میں اور

وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ

چھوڑ جاویں عورتیں انتظاری کریں

بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ

اپنے واسطے چار مہینے اور

عَشْرًا (سیقول ۳ ۱۴)

دس دن۔

۳ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ

پرہیزگاروں کے لئے اپنے رب کے ہاں

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

باغ ہیں جنکے نیچے بہتے ندیاں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

وہ ہمیشہ رہینگے انہیں میں اور عورتیں ہیں پاکیزہ

(تلک الرسل ۲ ۱۰)

ف

بہت آیتیں اسطرح کی متشابہ آئی ہیں اور خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَهُمْ
فِيْهَآ اَزْوَاجٌ ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۔ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا
اور اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ ۔ اَعَدَّ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا اَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا اور جَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ جَزَآؤُهٗ
مِثْلُ مَا قَتَلَ اور كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ

الظّٰلِمِیْنَ آور فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی۔ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ـــ هِیَ الْمَاْوٰی۔ آور جَزَآئُهُمْ مَغْفِرَۃٌ۔ جَزَآئُهُمْ اِنَّ عَلَیْهِمْ لَعْنَۃُ اللّٰهِ۔ ایسی آیتیں مومنین اور کافرین کی شان میں وارد ہیں۔ ایک متشابہ آیت کی جگہہ دوسری مخالف آیت پڑھی جاوے تو معنی فاسد ہوجاتی ہیں وعلیك بالقیاس۔

تلك الرسل

۱ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
پھر جسکو آوے نصیحت اسکے رب سے
فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗ
پس باز رہا اس کھانےسے پس اسکو ہے جو
اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ
گذر چکا اور اسکے عفو کا حکم اللہ کے طرف ہے
اَصْحٰبُ النَّارِ (تلك الرسل)
اور جس نے پھر کھایا بعد منع کی پس وہ دوزخی ہیں۔

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ
اللہ تعالیٰ معاف کیا جو پھر شکار کو قتل کا
فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ (واذا سمعوا)
منع کیا پھر اللہ تعالیٰ اسکو سزا دیگا۔

۲ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ
اور کہا انہوں نے سنا ہم نے اور قبول کیا
رَبَّنَا۔
تیری بخشش اے رب ہمارے۔

۲ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا
اور کہتے ہیں زبان سے سنا ہم نے
اور دل میں نہ مانا ہم نے۔
(والمحصنات)
۴

وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
اور اگر کہے وہ سنے ہم اور فرمان
وَاسْمَعْ (والمحصنت ۵)
برواری کئے ہم۔
اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
جب کہے تم سنا ہمنے اور مان لئے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ (لا یحب اللہ ۶)
اور ڈرو اللہ سے۔
قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔
کہے مریم یہ رزق اللہ کے طرف سے ہے۔
(تلک الرسل ۳ ۱۲)
اَنِّيْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّيْنِ
کہ میں بنا دیتا ہوں تم کو مٹی کی صورت
كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ
جانور کی پھر اس میں پھونک مارتا
طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
ہون ہو جانے اڑتا جانور اللہ کیطرف سے اور چنگا
وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى
کرتا ہوں جو اندھا پیدا ہوا اور کوڑہی اور جلا دیتا ہون
بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا
مردے اللہ کیطرف سے اور آگاہ کرتا ہون تمکو

قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ
کہ تو یہ شکست تمھاری نفسون کے طرفسے
(لن تنا ۸)
وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ
اور جب بناتا تھا تو مٹی سے جانور کی
الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا
صورت میرے حکم سے پھر دم مارتا تو
فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَ
اسمیں تو ہو جاتا جانور میرے حکم سے
تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ
اور چنگا کرتا تھا ماں کے پیٹ کا اندھا
اور کوڑھے کو
بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى
میرے حکم سے اور جب نکالکر کھڑے کرتا تھا تو مردے

تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ
جو تم کھاتے ہو اور جو تم جمع کرتے ہو
(تلک الرسل ۵ ۱۳)

بِاِذْنِیْ وَاِذْ كَفَفْتُ
میرے حکم سے اور جب روکا میں
(واذا سمعوا ۵)

لَنْ تَنَالُوْا

۱
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وَالَّذِيْنَ
اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکوں کو وہ
لوگ
اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً
ایسے ہیں جب کرتے ہیں کوئی برا کام
اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ
ظلم کرتے ہیں اپنے جانوں پر یاد کرتے ہیں
اللہ کو۔ (لن تنا ۵)

۲
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ
پھر الفت دی تمھارے دلوں میں
بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا (لن تنالوا)
اب ہو گئے بھائی

۳
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ
جو لوگ تم میں سے ہٹ گئے جس دن

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ
ہم نے کیا ہمیں شیطانوں کو دوست
ان لوگ کے لئے۔
لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
جو ایمان نہیں لاتے
فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا
کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہمنے پایا اپنے
عَلَيْهَا آبَآءَنَا (ولو اننا ۳ ۱۰)
باپ دادا کو اسپر

اَرَادَ لَكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ خٰسِرِيْنَ
اسی نے تم کو کھپایا پھر آج رہ گئے
ٹوٹیں میں
(فمن اظلم ۳ ۱۴)

۴
وَمَا اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ
اور جو کچھ تم کو سامنے آیا جس دن بڑھیں
دو فوجیں۔

الۡتَقَی الۡجَمۡعَانِ ۚ اِنَّمَا اسۡتَزَلَّهُمُ
ٹہرین دو فوجیں سو ان کو ڈگا دیا
الشَّیۡطَانُ (لن تنا)
شیطان نے
فَرِحِیۡنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ
خوشی کرتے ہیں اوسپر جو دیا ان کو اللہ نے
فَضۡلِهٖ ۚ وَیَسۡتَبۡشِرُوۡنَ
اپنے فضل سے اور خوشی کرتے ہیں
بِالَّذِیۡنَ لَمۡ یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ۔
اون لوگون کی جو نہیں ملے ہیں
اون سے (لن تنالوا)
اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَ اللّٰهِ کَمَنۡ بَآءَ
یہ ایک شخص جو تابع ہے اللہ کی مرضی کے
برابر ہے۔
بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاۡوٰهُ جَهَنَّمُ
اسکے جو کما لایا غصہ اللہ کا اور اس کا
ٹھکانا دوزخ
وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ۚ هُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ اللّٰهِ
اور کیا بری جگہ ہے پھرنے کی یہ تابع
لوگ درجے والے ہیں اللہ کے پاس
(لن تنا)

فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَلِیَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
سو اپنے اللہ کے حکم سے اور اسواسطے
کہ معلوم کریں ایمان والون کو۔
(لن تنالوا)
وَلَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ بِمَا
اور نہ سمجھیں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں ایک چیز
اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ
جو اللہ نے ان کو دی اپنے فضل سے
هُوَ خَیۡرًا لَّهُمۡ ؕ بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ
کہ یہ بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ برا ہے
(لن تنا)
وَمَنۡ یُّوَلِّهِمۡ یَوۡمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ
اور جو کوئی ان کو پیٹھ دے اسدن
اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوۡ مُتَحَیِّزًا
مگر یہ کہ ہنر کرتا ہے لڑائی کا یا جاتا ہو
اِلٰی فِئَةٍ فَقَدۡ بَآءَ بِغَضَبٍ
فوج میں سو وہ لے شک غضب میں
مِّنَ اللّٰهِ وَمَاۡوٰهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ
اللہ کی پڑا اور اسکا ٹھکانا دوزخ ہے
کیا بری جگہ
الۡمَصِیۡرُ۔ فَلَمۡ تَقۡتُلُوۡهُمۡ
ٹھیرنے کی سو تمنے انکو نہیں مارا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اور جو شخص حکم بجالاوے اللہ اور اسکے
رسول کا
يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ (لن تنالوا)
داخل کریگا اسکو باغوں میں ۱۳

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اور جو نافرمانی کریگا اللہ اور اوس کے
رسول کی
وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ
اور بڑھ جاویگا اس کے حدوں سے
داخل کریگا
نَارًا (لن تنالوا) ۱۳
اسکو آگ میں۔

(والمحصنٰت)

وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ
اور اہل کتاب کہتے ہیں کافروں کو یہ لوگ
اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا
زیادہ راہ پانیوالے ہیں ایمان والوں سے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۔
یہ لوگ لعنت کیا اینر اللہ تعالے ۔
(والمحصنات)
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ
کیا نہیں دیکھے ان لوگوں کے طرف جو کہتے ہیں
اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ
بیشک انہوں نے ایمان لاۓ اس چیز پر جو اتاری

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
اور جس نے حکم بجالایا اللہ اور رسول کا
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
سو وہ لوگ ان لوگونکے ساتھ ہیں جن پر نعمت
عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
دی اللہ نے پیغمبروں اور سچانیوالوں
(والمحصنٰت) ۶
لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ
لیکن استوار علم والے
وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ
اور ایمان لانیوالے ایمان لاتے ہیں اوس چیز پر

اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
کئے آپکی طرف اور اوس چیز پر اتاری گئی آپ سے پہلے
یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْٓا
چاہتے ہیں کہ حاکم بناویں شیطان کو
اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا
حالانکہ بیشک حکم کئے گئے ہیں یہ کہ
اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ (والمحصنٰت)
انکار کریں اوس سے۔

۳ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا
اور جو کوئی مارے مسلمانوں کو قصد
کر کے
فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا۔
تو اسکی جزا دوزخ ہے پڑا رہے اسمیں
(والمحصنٰت)
۴ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
خوشی سنا منافقوں کو کہ ان کو ہے دکھ کی

اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ
جو اتارے گئے آپ کے طرف اور اس
چیز پر جو اتارے گئے
قَبْلِكَ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ
آپ سے پہلے اور نماز اچھی طرح سے
پڑھنے والے
وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اور زکوۃ دینے والے اور ایمان لانیوالے
بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ
اللہ تعالے پر اور قیامت کے دن پر
وہ لوگ کو قریب دیوینگے
سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا (لایحب اللہ)
ہم بڑا ثواب۔
۳ وَمَنْ قَتَلَهٗ مُتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ
اور جو کوئی تم میں اسکو مارے جانکر
تو بدلا ہے
مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ (واذا سمعوا)
اسکے مارے کے برابر مویشی میں سے
۴ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ
اور خوشی سنا ایمان والوں کو انکو ہے

اَلِیْمًا (۱ المحصنٰت)
مار

مِنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا (۲ من یقنت ۳)
اللہ کے طرف سے بڑی بزرگی۔

لایحب اللہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ
جو لوگ منکر ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے
وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ
اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ میں
وَرُسُلِہٖ (۱ لایحب اللہ)
اور اس کے رسولون میں کہ بعض پر ایمان لائیں اور بعض پر نہ لاویں۔
لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا
اگر تو ہاتھ چلاوے مجھ پر تا کہ مار ڈالے تو مجھ کو میں نہیں
بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْکَ لِاَقْتُلَکَ اِنِّیْٓ
ہاتھ چلانے والا تجھ پر تا کہ مار ڈالون میں تجھکو میں
اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ
ڈرتا ہوں اللہ سے جو پروردگار جہانونکا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ
اور جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اسکے رسولونپر
وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ
اور جدا نہ کیا ان میں کسیکو ان کو
اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ
دیگا انکے ثواب
(۲ لایحب اللہ)
فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکَ اِنِّیْٓ
پھر جب کافر ہو گیا وہ انسان تو کہنے لگا شیطان میں الگ ہون۔
اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ
تجھ سے میں ڈرتا ہون اللہ سے جو پروردگار ہے جہانونکا
فَکَانَ عَاقِبَتَھُمَآ اَنَّھُمَا فِی النَّارِ
پس ہے آخران دونوں کا کہ ہیں وہ دونون آگ میں

اَنْ تَبُوْءَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ
چاہتا ہوں کہ گرفتار ہو رہے تو میرے اور
اپنے گناہ میں
مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ - (لا یعب اللہ ۹)
پس ہو جاوے تو دوزخیوں سے

۲ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ
میں چاہتا ہوں کہ گرفتار ہووے تو میرے
قتل کے گناہ اور اپنی گناہ میں۔
(لا یحب اللہ ۹)

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا - (قد سمع اللہ ۵)
ہمیشہ۔

۳ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ
کہا شعیب نے میں چاہتا ہوں کہ نکاح
کردوں۔
اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ
تجھ سے اے موسیٰ ایک بیٹی اپنی ان
دونوں میں سے (امن خلق)

واذا سمعوا

۱ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً لَئِنْ اَنْجٰىنَا
جسکو پکارتے ہو گڑگڑاتے ہو اور چپکے
اگر ہم کو بچالیوے (واذا سمعوا ۱۴)

۲ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ
اگر ہم کو بچالیوے اس بلا سے تو البتہ ہم

۱ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً
پکارو اپنے رب کو گڑگڑاتے اور
چپکے
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ -
اسکو خوش نہیں آتے حد سے بڑھنے والے
(ولو اننا)

۲ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ ۱۴
اور اگر نہ بخشے تو ہم کو اور نہ رحم کرے تو ہو جاویں

مِنَ الشّٰکِرِیْنَ (وَاِذَا سَمِعُوْا ۱۴)
احسان ماننے والوں سے
وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ
اور جن کو یقین ہے آخرت کا
یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ
وہ اسکو مانتے ہیں اور وہ اپنی نماز سے
یُحَافِظُوْنَ۔ (وَاِذَا سَمِعُوْا ۱۷)
خبردار رہیں۔
وَھٰرُوْنَ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ
اور ہارون کو ہم یون بدلا دیتے ہیں
نیک کام والون کو یعنی موسیٰ ہرون کو ہدایت کی
وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ
اور ذکریا اور یحییٰ اور عیسی اور الیاس کو
(وَاِذَا سَمِعُوْا ۱۶)

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (وَلَوْ اَنَّنَا ۹)
نامراد۔
وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ
اور جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا
وَھُمْ بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ۔
اور وہ اپنے رب کے برابر کرتے ہیں
(وَلَوْ اَنَّنَا ۵)
وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ
اور داخل نہون گے جنت میں جبتک
داخل ہووے اونٹ
سَمِّ الْخِیَاطِ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ
سوئی کے ناکے میں اور ہم یون ہی بدلا
دیتے ہیں گناہ گارونکو
لَھُمْ مِّنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ۔
اون کے واسطے دوزخ کے فرش ہے
(وَلَوْ اَنَّنَا ۱۱)

ف۔ اسی پر قیاس کیا چاہیں نجزی الشکرین اور نجزی الظلمین وغیرہ کو
جو مومنین اور کافرین کی شان میں ہے۔

وَلَوْ اَنَّنَا

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ
سو تم کھاؤ اس میں سے جس پر نام
اللہ کا اگر
كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ وَ مَا لَكُمْ
تم کو اس کے حکم پر یقین ہے اور
کیا سبب کہ
اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ
تم نہ کھاؤ اس میں سے جس پر نام لیا اللہ کا
عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ
اور وہ کھول چکا تم پر حرام کیا ہے
عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ
مگر جو وقت ناچار ہو اسکی طرف۔
(وَ لَوْ اننا)
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا
لَصٰدِقُوْنَ۔
اس تکلیف سے سزا دی ہم نے ان بنی
اسرائیل کو بسبب انکی شرارت کے اور
ہم سچ کہتے ہیں (و لو اننا)
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِيْ
اس قہر سے سزا دی ہم نے ان سبا والوں کو
اور نہیں سزا دیں گے۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ
اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہ لیا اللہ کا
عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ (و لو اننا)
اور وہ گناہ ہے۔

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا۔
اور بدلا دیا انکو اسپر کہ وہ ٹھیرے رہے
جَنَّةً وَّحَرِيْرًا (تبارک 19)
باغ اور حریر میں

اِلَّا الْکٰفِرُوْنَ (ومن یقنت ۵)

ہم میں مگر ناشکر ذنکو۔

۱۴ قَالُوْا اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ

کہنے لگے ہم تم گناہ گار ہوئے ہم کو پوچھنا ہے

اون سے۔

(ولو اننا)

۸ وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ

اور تول اس دن ٹھیک ہے پھر جن کو

تولیں بھاری

مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

پڑیں سو وہ ہیں جنکا بھلا ہوا۔

(ولو اننا)

۵ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ

کہا ابلیس اسی سبب سے جو تو مجھکو

صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ

بے راہ کیا ہے البتہ میں بیٹھونگا ان

آدمیوں کے گمراہ کرنے کے واسطے

تیرے سیدھے راستہ پر۔

(ولو اننا)

۵ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ

لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ

۳ وَعْدُ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ

وعدہ ضرور ہو چکا بیشک ہم کرنیوالے ہیں

وَلَقَدْ کَتَبْنَا (اقترب)

اور ہمنے لکھدیا

۲ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

اور جنکے تولین ہلکے پڑیں سو وہی ہیں

الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ۔

جو ہارے اپنی جان۔

(ولو اننا)

۵ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ

ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ (امن خلق ۵)

کہا موسی نے اے میرے رب اس

سبب سے کہ یہ فضل کیا تو نے مجھ پر

ہرگز نہ ہونگا میں گناہ گاروں کا مددگار

اَجْمَعِیْنَ ۔ (ربیما)
کہا ابلیس اے میرے رب سبب سے
اس بات کے گمراہ کیا تونے مجھکو البتہ
میں آراستہ کرونگا میں آدمیوں کے
واسطے انکے کاموں کو زمین میں اور
گمراہ کرونگا ان سب کو ۔
قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا
کہے آدم ہوا اے رب ہمارے خراب
کیا ہمنے اپنی جان کو
وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ قَالَ اهْبِطُوْا
اور اگر تو نہ بخشے ہم کو اور نہ رحم کرے
ہم پر تو ہو جاویں ہم نامراد کہا اترو
(ولو اننا)
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا
کہے بنی اسرائیل اگر نہ رحم کرے ہم پر
ہمارا رب
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ وَلَمَّا
اور نہ بخشے ہم کو تو ہو جاویں ہم خراب
رَجَعَ مُوْسٰٓى ۔
پھر جب آیا موسیٰ ۔
(قال الملاء)

فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا
پھر جب بوجھل ہوے پکارے
وہ دونوں اپنے رب کو
صٰلِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۔
اگر دیوے تو ہم کو بھلا چنگا تو ہویں
ہم شکر کرنیوالے ۔

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ
ہمنے رکھے ہیں شیطان رفیق ان کے جو
ایمان
لَا یُؤْمِنُوْنَ (دلو اننا)
نہیں لاتے

اِنَّھُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ
اونہوں نے پکڑے شیطان کو رفیق اللہ کو
مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ
چھوڑکر اور سمجھتے ہیں کہ وہ
مُّھْتَدُوْنَ ۔ (دلو اننا)
راہ پر ہیں

وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ اَصْحٰبَ النَّارِ
اور پکارا جنت والوں نے آگ والوں کو
اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا
کہ ہم پا چکے جو ہم کو وعدہ دیا تھا ہمارے
رب نے تحقیق ۔
(دلو اننا)

وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ
اور پکارا آگ والوں نے جنت والونکو
اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ
کہ ڈالو ہمپر تھوڑا پانی
اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ ۔ دلو اننا
یا وہ جو روزی دی تم کو اللہ نے

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَکُمْ ذِکْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ
کیا عجب کیا ہے تم اس سے کہ آئے تم پاس
نصیحت تمھاری
عَلٰی رَجُلٍ مِّنْکُمْ لِیُنْذِرَکُمْ وَلِتَتَّقُوْا
رب سے ایک مرد پر تم میں سے تاکہ ڈراوے
تم کو اور ڈریں تم ۔ (دلو اننا)

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھَلْ نَدُلُّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ
اور کہے کافر اپنے بعض کافر کو کیا بتلادیں
ہم تم کو
یُّنَبِّئُکُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّکُمْ
لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۔
ایسا شخص جو کہتا ہے جب چور چور
ہو جاؤ گے تم چور چور ہو جانا تم پھر نئے
پیدا ہوں گے ۔
(دو من یقنت)

۹ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
کیا عجب کیا ہے تمنے اس سے کہ آوے
تم پاس نصیحت ہمارے رب سے
عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْٓا
ایک مرد پر تم میں سے کہ ڈراوے تم کو اور
یاد کرو
اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ (ولو اننا)
جب بنایا تم کو سردار

قال الملاء

۱ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ
اور اگر دیکھیں سیدہی راہ تو نہ ٹہرالیویں
اس کو
سَبِيْلًا (قال الملاء)
راستہ

۲ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
بیشک وہ لوگ تیرے رب کے پاس ہیں
تکبر نہیں کرتے
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ
اسکے عبادت سے اور یاد کرتے ہیں اسکی پاکی
اور اسکو سجدہ کرتے ہیں۔ (قال الملاء ۱۴)

۱ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ
اور اگر دیکھیں ٹیڑی راہ ٹہرالیوین اسکو
سَبِيْلًا (قال الملاء)
راستہ

۲ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
اور تمھارا رب کہتا ہے میری بندگی کرو
اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ
میں تم کو ثواب دیتا ہوں جو لوگ میری
بندگی سے تکبر کرتے ہیں۔

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ -
قریب داخل ہوں گے دوزخ میں خوار
و ذلیل ہوکر (فمن ظلم)

واعلموا

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا
اور جو ایمان لائے اور گھر چھوڑے
اور لڑے
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
اللہ کی راہ میں مال اور جان سے
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ
انکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی
هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (واعلموا)
پہنچنے والے ہیں مراد کو
لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
نہیں رخصت پائیں گے آپ سے جو
لوگ یقین رکھتے ہیں
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا
اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ اس سے لڑیں
بِاَمْوَالِهِمْ (واعلموا) ۱۳
پہلے مال خرچ کرکے

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ
اور جو تم میں سے ان کی رفاقت کی سو
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (واعلموا)
وہی ہیں گنہگار -
اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
رخصت وہی مانگتے ہیں جو یقین نہیں رکھتے
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ
اللہ پر اور پچھلے دن پر اور شک میں
قُلُوْبُهُمْ - (واعلموا) ۱۳
پڑ گئے ہیں اونکے دل

آیت ۲
اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ
منافق مرد اور منافق عورتیں سب کی
ایک چال ہے
بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ
سکھلاویں بری بات اور چھڑاویں
عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ
بھلی بات اور بند رکھیں رکھیں اپنی مٹھی

(واعلموا ۱۵)
آیت ۴
وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ
اور منافقان بدلا اسکا کرتے ہیں کہ
اللہ نے
وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ - (واعلموا ۱۶)
اور اس کے رسول نے دولت مند کروائے
ہیں اپنے فضل سے
آیت ۵
فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ
خوش ہوئے پچھاڑی ڈالے گئے بیٹھ رہکر
جدا
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا
رسول اللہ سے اور برا لگا کہ لڑیں

آیت ۳
وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
اور ایمان والے مرد اور عورتیں ایک
دوسرے کی
بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
مدد کرتے ہیں اور سکھاتے ہیں نیک بات
اور منع کرتے ہیں
عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ -
برے سے اور کھڑے رکھتے ہیں نماز
(واعلموا ۱۵)
وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اور مسجد بنائی واسطے انتظار اوس
جو لڑتا ہے اللہ
مِنْ قَبْلُ - (یعتذرون)
اور اسکے رسول سے آگے سے
آیت ۵
لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
لیکن رسول اور جو ایمان لاتے ہیں ساتھ
اس کے
جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
لڑتے ہیں اپنے مال اور جان سے
اور انہیں کے لئے ہیں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوْا
اپنے مال سے اور اپنے جان سے اور بولے
مت کوچ کرو
فِي الْحَرِّ (واعلموا)
گرمی میں

لَهُمُ الْخَيْرٰتُ (واعلموا)
خوبیاں

ف۔ اس قسم کے بہت متشابہات ہیں انکو اسی پر قیاس کیا چاہیے۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ ۚ
راہ الزام کی اون پر ہے جو رخصت مانگتے
ہیں تجھ سے
وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا
وہ مال دار ہیں خوش لگا کہ رہ جاویں
مَعَ الْخَوَالِفِ (واعلموا)
ساتھ پچھلی عورتوں کے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ ۚ اُولٰٓئِكَ
جو لوگ تجھ سے پروانگی لیتے ہیں وہی
ہیں۔
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
جو مان لیتے ہیں اللہ کو اور اسکے رسول کو
(قد افلح ۱۵)

يَعْتَذِرُوْنَ

قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللّٰهُ
اے منافقو ہم کو بتا چکا ہے اللہ تمھارے احوال
اور ابھی دکھائیگا
عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اللہ تمھارے کام اور اس کا رسول پھر
جاؤ گے تم

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ
اور آپ کہو اے پیچھے رہنے والو عمل کیجاؤ
پھر آگے دیکھیگا اللہ کام تمھارا
وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ وَسَتُرَدُّوْنَ
اور رسول اسکا اور مسلمان اور پھیر
جاؤ گے

اِلٰی عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ
طرف اس جاننے والے چھپے اور کھلے کی
سو بتاویگا تم کو جو کر رہے
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
تھے اب قسمیں کھاوینگے اللہ کی تمہارے
پاس
(یعتذرون)

۲ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ
اور بعضے گنوار وہ ہیں کہ ٹھراتے اپنا
خرچ کرنا
مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ
چٹی اور تاکتے ہیں تم پر زمانہ کی
گروشیں (یعتذرون)

۳ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ
جنہوں نے بھلائی کی انکو بھلائی ہے اور بڑھتی
وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا
اور نہ چھرینگی ان کے منہ پر سیاہی اور نہ

اِلٰی عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
اس چھپے اور کھلے جاننے والے
کے طرف
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
پھر وہ جتاویگا تم کو جو کچھ تم کر رہے
تھے
وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ (یعتذرون)
اور بعضے لوگ ہیں انکا کام ڈھیل میں ہے
۲ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ
اور بعضے گنوار وہ ہیں کہ ایمان لاتے ہیں
اللہ پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ
اور پچھلے دن پر اور ٹھہراتے ہیں اپنا
خرچ کرنا
قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ
نزدیک ہونا اللہ سے اور دعا لینے
رسول کی۔ (یعتذرون)
وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاءُ
اور جنہوں نے کمائیں برائیاں بدلا
سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ
برائی کا اس کے برابر اور انپر چڑھیگی رسوائی

ذِلَّةٌ ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ
رسوائی وہ ہیں جنت والے۔
(یعتذرون)
وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ
اور کہا موسیٰ نے اے رب ہمارے
دیا تو نے
فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا
فرعون کو اور اوس کے لوگ کو اور زینت
مال۔ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ دینا کی زندگی میں۔
رَبَّنَا ۙ لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ۔
اے رب ہمارے تاکہ گمراہ کریں وہ تیری
راہ سے (یعتذرون)
وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا
سو جو لوگ یقین رکھتے ہیں انکو زیادہ کرتا ہے
وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ۔ (یعتذرون)
اور وہ خوش وقتی کرتے ہیں۔
لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ
جب ایمان لائے ہم اون سے
عذاب

مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ
انکو کوئی اللہ سے بچانیوالا نہیں
(یعتذرون)
رَبَّنَآ اِنِّىْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ
اے رب ہمارے میں نے رکھا اپنی اولاد سے
جنگل میں
غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ
جو بے زراعت میرے بزرگ گھر کے
پاس
رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔
اے رب ہمارے تاکہ قائم کریں وہ نماز
(وما ابری نفسی)
وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ
اور جن کے دل میں آزار ہے سوا انکو
بڑھائی ہے وہ سورت
رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ (یعتذرون)
گندگی پر گندگی
فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
پھر چکھایا انکو اللہ تعالیٰ برائی دنیا کی
زندگی میں۔
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ
اور آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے

فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَتَّعْنٰھُمْ
دنیا کی زندگی میں اور فائدہ مندکی ہم
اِلٰی حِیْنٍ - (یعتذرون)
۱۵
انکو ایک مدت

لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ - (ومالی)
جانتے ہیں وہ -

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْٓ اَیَّا
پھر بھیجا ہم نے اوپر سخت ہوا نحس
دنوں میں
نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَھُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ
تاکہ چکھاویں ہم انکو کا عذاب خزی
فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَخْزٰی
دنیا کی زندگی میں اور آخرت کا عذاب بڑا
رسوا کرنیوالا ہے
وَھُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ (فمن اظلم)
اور وہ نہ مدد کئے جاوینگے -

وَمَامِنْ دَآبَّۃٍ

فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ
سو مت پوچھ مجھ سے جو تجھ کو معلوم
اِنِّیْٓ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ
نہیں میں نصیحت کرتا ہون تجھکو کہ ہو جاوے تو
جاہلوں میں (ومامن دابہ)
۴

قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ
بولا اے رب میں پناہ لیتا ہوں تیری
اس سے کہ مانگوں میں
مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ
تجھ سے جو معلوم نہیں اور اگر تو نہ بخشے مجھکو

فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ
سو وہ لوگ جو بدبخت ہیں سو آگ میں
ہیں ان کو
فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ خَالِدِیْنَ فِیْهَا
چلاتا ہے اور دہاڑنا رہینگے اسمیں
جب تک کہ رہے
مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
آسمان اور زمین رہی تک
اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ
مگر جو چاہے بیشک تیرا رب کرتا ہے
لِّمَا یُرِیْدُ (ومامن دابہ ۹)
جو چاہے۔
اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ
بیشک میں نے چھوڑدی اس قوم کے
دین جو ایمان نہیں لائے۔
(ومامن دابہ ۱۵)

وَلَمْ تَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ
اور نہ رحم کرے تو میں ہوجاؤنگا
خرابی والوں میں (یعتذرون)
وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ
اور جو نیک بخت ہیں سو جنت میں ہیں
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
اس میں جبتک رہے آسمان
وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ
اور زمین مگر جو چاہے تیرا رب
عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ (ومامن دابہ ۹)
بخشش ہے بے انتہا
وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ
اور پیروی کی میں نے اپنی باپ دادا
ابراہیم
وَیَعْقُوْبَ (ومامن دابہ ۱۵)
اور اسحق اور یعقوب کے دین کی

وما ابری نفسی

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ
جو لوگ اللہ تعالی کے حکم نہیں مانے اگر ہووے
مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
اونکے واسطے جو زمین میں ہے سبکا سب
لَافْتَدَوْا بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ (وما ابری)
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ
(وما ابرء نفسی)
اور فساد مچاتے ہین زمین مین اون کے واسطے
ہے برا گھر
وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ
سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ (وما ابری نفسی) 19
اور دیکھے تو گنہگاروں کو اس دن جوڑے ہوے زنجیروں مین
کرتے اونکی گندک سے۔

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عُقْبَى الدَّارِ (وما ابری)
اور دور کرتے نیکی سے برائی کو وہ لوگ کیواسطے ہے پچھلا گھر
وَاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ هٰذَا عَطَآؤُنَا
فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (وما لی)
اور تابع کئے سلیمان کے کئی شیطان بندھے ہوے
بیڑیوں میں یہ ہماری بخشش ہے اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھ نہیں حساب

ربما

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
بے شک وہ نہیں چاہتا غرور کرنیوالوں کو
اور جب کہا گیا اونکو
مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ
کیا اتارا تمھارے رب نے کہیں
نقلیں ہیں
الْاَوَّلِيْنَ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً (ربما) 9
پہلوں کے کہ اٹھاویں بوجھے اپنے پورے

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ
اور کہا گیا پرہیزگاروں کو کیا اتارا تمھارے
رب نے
قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ
بولے نیک بات جنہوں نے بھلائی کی اس
الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ (ربما)
اس دنیا میں انکو بھلائی اور البتہ آخرت کا
گھر اچھا ہے

۲
اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ
بیشک رسوائی آج کے دن اور برائی
کافروں پر ہے
اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ
جنکی جان لیتے ہیں فرشتے اور برا کر رہے
ہیں اپنے حق میں
فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا کُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ
تب کرینگے اطاعت ہم تو نہیں کیئے کچھ
برائی
بَلٰٓی اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
کیوں نہیں خوب جانتا ہے اللہ جو تم برا
کرتے تھے
فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ - (ر۔ ۱ا)
سو داخل ہو دوزخ کے دروازوں میں
۳
وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَھُمْ
اور ہم بدلے میں دیوینگے ٹھرنے والونکا
حق بہتر اونکے
بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ہ مَنْ عَمِلَ
کاموں پر جو کرتے تھے جس نے کیا نیک
صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ
کام مرد ہو یا عورت ہو اور وہ یقین پر ہیں

۲
کَذٰلِکَ یَجْزِی اللّٰہُ الْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ
ایسا بدلا دیگا اللہ پرہیزگاروں کو جن کی
جان لیتے ہیں
الْمَلٰٓئِکَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ
فرشتے اور وہ ستھرے ہیں کہتے ہیں
سلامتی ہے تمپر
ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ هَلْ
جاو بہشت میں اس چیز کے بدلے جو تم کرتے تھے
یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَھُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ
کچھ راہ نہیں دیکھتے ہیں مگر یہ کہ آوے
انپر فرشتے (ر۔ ۱ا)

۳
فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَذَابًا
پھر چکھاوینگے ہم ان لوگوں کو جو کافر
ہوئے سخت عذاب
شَدِیْدًا وَّلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْنَ
اور بدلا دینا برے سے برے کاموں کا جو
کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ذٰلِکَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ
کرتے تھے یہ سزا ہے اللہ کی

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
تو اس کو ہم جلا دینگے اچھی زندگی اور
بدلے میں
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَاِذَا
دینگے ان کو حق انکا بہتر کاموں کا جو کرتے
تھے سو جب آپ
قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ (ربما)
پڑھنے لگے قرآن تو پناہ لیجے اللہ تعالیٰ کی ۱۹
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
ہم اوتار دینگے ان سے برائیاں انکے
اور بدلا دینگے ان کو
اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
بہتر سے بہتر کاموں کا جو کرتے تھے اور
وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ (امن خلق) ۱۳
تقلید کر دیا ہم نے انسان کو
اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
بیشک رسوائی آج کے دن اور برائی
منکروں پر ہے
اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ
جنکی جان لیتے ہیں فرشتے اور وہ برا
کام کرتے ہیں

اللّٰهِ النَّارُ (فمن اظلم) ۱۸
دشمنوں کی آگ

كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ
ایسا بدلا دیگا اللہ پرہیزگاروں کو جنکی
تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ
جان لیتے ہیں فرشتے اور وہ ستھرے ہیں
انکو کہتے ہیں
سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ (ربما) ۱۰
سلامتی ہے داخل ہو تم جنت میں

اَنْفُسِهِمْ ۔ (ربما)
۱۰
اپنے حق میں

سُبْحٰنَ الَّذِیْ

فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ
پھر بولا اپنے دوسرے سے جب باتیں کرنے لگا
اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۔
میں بہت رکھتا ہوں تجھسے مال اور اولاد (سبحن الذی)
۲

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ قَالَ لَهٗ
اور سکھایا ہمنے اس بندیکو اپنے پاس سے علم کہا اسکو
مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ
موسیٰ بھلا ساتھ ہوؤں میں اسلئے کہ سکھاوے تو
مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (سبحن الذی)
۲۱
اس چیز سے جو سکھایا گیا تو نیک راہ

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ
کہا اسکو دوسرے نے جب بات کرنے لگا
اَكَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ
کیا تو منکر ہوگا اس شخص سے جس نے بنایا تجھکو مٹی سے (سبحان الذی)
۱۷

فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ
پس وہ شخص جو مدد مانگے تھے اس سے
يَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ
کل فریاد رکھتا ہے کہا موسیٰ بیشک تو
لَغَوِیٌّ مُّبِيْنٌ (امن خلق)
۵
البتہ سرکش صریح ہے

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ

قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ
ہمنے کہا اے ذوالقرنین یا ان کو تکلیف دے

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ
بولی وہ قوم اے ذوالقرنین بیشک یاجوج ۔

وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ـ
یا کہ ان میں خوبی کرے (قال الم اقل لک)

وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ ۃ
اور جانچا ہم نے تجھکو ذرہ جانچنا ٹہرا تو
کئی برس
فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ
مدین والوں میں پھر آیا تقدیر سے
یٰمُوْسٰى (قال الم اقل لک)
اے موسٰی

وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ
اور ماجوج بگاڑ ڈالتے ہیں ملک میں کیا
فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا ـ (قال الم اقل لک)
ٹہراویں ہم تیرے واسطے محصول ـ
قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ
کہا کیا ہم نے نہیں پالا تجھ کو اپنے گھر میں
لڑکا سا
فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۃ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ
اور رہا تو ہم میں اپنی عمر کے کئے برس اور
کیا تو اپنا کام
الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ـ
جو کیا تو ہے نا شکر (وقال الذین)

اقترب

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ۃ ظٰلِمِيْنَ فَمَا زَالَتْ
کہے اے ہماری خرابی بیشک ہم ظالم
ہیں ہمیشہ
تِلْكَ دَعْوٰىهُمْ (اقترب)
اونکا یہ دعوے ہے

كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ
جیسے بنایا ہمنے پہلے مخلوق اوسکو دوبارہ
بنا سکتے ہیں
وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا ۃ فٰعِلِيْنَ وَلَقَدْ
یہ ہمارا وعدہ ہے بیشک ہم کرنیوالے ہیں
كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ (اقترب)
بیشک لکھا زبور میں

لَیَقُوْلُنَّ اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ
کہینگے بیشک ہم ظالم ہیں اور رکھینگے ہم
الْقِسْطَ (اقترب) ۴
ترازو
یٰوَیْلَنَا قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا
اے ہماری خرابی بیشک ہیں ہم غفلت
میں اس سے
بَلْ کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ
بلکہ ہے ظالم بیشک تم اور وہ جو تم
پوجتے ہو۔ (اقترب)
یٰوَیْلَنَا قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا ۝
اے ہماری خرابی بیشک ہے ہم غفلت میں
اس سے
بَلْ کُنَّا ظٰلِمِیْنَ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ
وَکُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ وَجَعَلْنٰھُمْ اَئِمَّۃً ۝
اور سب کو نیک بخت کیا ہم نے اور کیا
انکو پیشوا
یَھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَا اِلَیْھِمْ
راہ بتاتے ہیں ہمارے حکم سے اور بھیجا ہم نے

لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا ۝
اللہ بیشک غفلت میں اس سے
فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ
پھر کھولا ہمنے تجھسے تیرا پردہ بس اب تیری
الْیَوْمَ حَدِیْدٌ (حم) ۱۶
بینائی آج کے روز تیز ہے
فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الظّٰلِمِیْنَ وَ
سو دیکھ کیسا ہوا آخر گناہ گاروں کا اور
جَعَلْنٰھُمْ اَئِمَّۃً ۝ یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ
کیا ہم نے انکو سردار بلاتے دوزخ
کیطرف (امن خلق)

فِعْلَ الْخَيْرٰتِ (اقترب ۵)

انکو کرنا فعل نیکو نکا۔

وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور کیا ہمنے اوسکو ہدایت بنی اسرائیل کے واسطے

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا

اور کیا ہمنے اون سے پیشوا راہ بتلاتے ہیں ہمارے حکم سے

لَمَّا صَبَرُوْا (الم ۱۲)

جب صبر کئے اونہوں نے۔

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا

اگر ہوتے یہ لوگ معبود نہ پہونچتے اس دوزخ پر

وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ

اور سارے اس میں پڑے ہیں ان کو وہاں

وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ (اقترب)

چلاتا ہے اور وہ اس میں بات نہیں سنتے

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

اور جس کے ہلکے ہوئیں تولیں سو وہی رہیں جو

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝

ہار بیٹھے اپنی جان دوزخ میں رہا کریں

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ (قد افلح)

مارتی ہے ان کے منہ پر آگ۔

وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

اور وہ اپنے جی کے مراد میں سدا رہیں

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ

غم نہوگا ان کو اس بڑی گھبراہٹ مین اور لینے آوینگے

الْمَلٰٓئِكَةُ (اقترب)

انکو فرشتے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ
اور حکم پر چلتے اللہ اور اسکے رسول کے
اور بچکر چلے اس سے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (قد افلح ۱۲)
وہی لوگ ہیں مراد کو پہونچنے والے
وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اور جب انکو بلائیے اللہ اور رسول کیطرف
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
کہ ان میں قضیہ چکاویں ایک
فرقہ ان میں
مُّعْرِضُوْنَ (قد افلح المومنون ۱۲)
منھ موڑتے ہیں

وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
اور جو ناشکری کریگا اس کے بعد وہی
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (قد افلح المومنون ۱۳)
بدکار ہیں۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا
ایمان والوں کی بات یہ ہے جب
دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
بلائیے ان کو اللہ اور رسول کے طرف
فیصلہ کرنے کو
اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
ان میں کہ کہیں ہمنے سنا اور مانا (قد افلح ۱۲)

وقال الذين

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ
بولے ہمکو برابر ہی تو نصیحت کری یا نہ ہوے تو
مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ
نصیحت کرنیوالا اور کچھ نہیں عادت ہی اگلے لوگونکی
وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
اور ہمکو آفت نہیں آنیوالی پھر اسکو جھٹلانے لگے تو ہم
کھپا دیا۔ (وقال الذین)

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ اِلَّا مَوْتَتَنَا
کیا ہم نہیں ہیں مرنے والے ہماری موت
الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ
پہلے اور نہیں ہیں ہم عذاب دیجانیوالے
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
بیشک بڑی رستگاری ہے (دمیالی)

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي ۔

کہا سلیمان یہ تخت کا آنا میرے رب کا فضل ہے (وقال الذی)

قَالَتْ رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاَسْلَمْتُ

کہے اے میرے رب بیشک میں ظلم کی اپنے جان پر اور مسلمان

مَعَ سُلَيْمَانَ (وقال الذین)

ہوئے سلیمان کے ساتھ

قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۔

کہا موسیٰ یہ جبطی کا مارے جانا شیطان کے کام سے ہے۔ (امن خلق)

قَالَ رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي

کہا موسیٰ اے میرے رب میں ظلم کیا اپنی جان پر پس مجھکو بخش

فَغَفَرَ لَهٗ (امن خلق)

پس بخشا انکو

اَمَّنْ خَلَقَ

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ

اور جب پڑ چکیگی ان پر بات نکالینگے ہم ان کے آگے

دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ

ایک جانور زمین سے ان سے باتیں کریگا اسواسطے کہ لوگ

كَانُوْا بِاٰيَاتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۔

ہمارے نشانیوں کو یقین نہ کرتے تھے (امن خلق)

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا

اور بنائے ہم اون میں امامان جو راہ پاتے ہیں ہمارے حکم سے

لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيَاتِنَا يُوْقِنُوْنَ

جب صبر کرے اور ہمارے نشانیونکو یقین کرتے (اتل ما)

اُتْلُ مَا

اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

اور جب کہنے لگے منافق اور جن کے

دلون میں

مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا

مرض ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو اللہ اور اسکے

رسول نے

غُرُوْرًا (اسّل ۱۸ ما)

سب فریب تھا

وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

اور اتار دیا انکو جو ان کے رفیق تھے

کتاب والے

مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

ان کی گڑھیوں سے اور ڈالے ان کے

دلون میں دھاگ

فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ (اسّل ما)

ایک گروہ کو مار ڈالے تم

فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا

پھر پہونچا اون پر اللہ جہان سے

ان کو خیال نہ تھا

وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

اور ڈالے ان کے دل میں دھاگ۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ

اور جب دیکھے مسلمانون نے فوجیں

قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

بولے یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو اللہ

اور اوس کے رسول نے

وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا

اور سچ کہا اور اسکے رسول نے اور انکو بڑھا یقین اور

وَّتَسْلِيْمًا (اسّل ما)

اطاعت۔

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ

ان کے دلون میں لکھ دیا ہے ایمان

وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔

اور ان کی مدد کی ہے اپنے غیب کی

(قدسمع ۳)

يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ ۔ (قد سمع اللّٰہ)
اجاڑ نیکلے انکے گھر۔

مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
نہیں پیدا کیا اللہ آسمانوں کو اور زمین کو
وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ (داتل ما)
اور وہ جو ان دونوں کے درمیان ہے
مگر درست۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
اللہ جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو
وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (اتل ما)
اور جو ان دونوں کے درمیان ہے
چھ روز میں

ومن یقنت

وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ
اور جو کوئی حکم پر نہ چلا اللہ کے اور اسکے رسول کے
ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (ومن یقنت)
سو راہ بھولا صریح

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا
پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہم نے وہ آپ کے نکاح میں دی
لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ ۔
تا نہ ہے سب مسلمانوں پر گناہ نکاح کر لینا جوروں اپنے لئے پالکوں کے (ومن یقنت)

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ
اور جو کوئی کہنے پر چلا اللہ اور اسکے رسول کے
فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (ومن یقنت)
اسنے پائی بڑی مراد

وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا
اور جو کوئی عورت ہو مسلمان اگر بخشے اپنی جان
لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا
نبی کو اگر نبی چاہے کہ نکاح کرے یہ خاص
خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
آپ کو سوائے سب مسلمانوں کے

۳
لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
تا بدلا دے اونکو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے
أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
اونکے واسطے ہے بخشش اور اچھی روزی
كَرِيمٌ (ومن یقنت)
۳
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ
اونکا تحفہ قیامت کے دن سلام ہے
وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا۔
اور ٹھہرایا اون کے واسطے بڑا ثواب
(ومن یقنت)
۳

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ
ہم کو معلوم ہے جو ٹھہرادیا ہمنے ان پر اونکے عورتوں میں
وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ
اور اونکے ہاتھ کے مال میں تا نہ رہے کچھ آپ پر
عَلَيْكَ حَرَجٌ (ومن یقنت)
۲
تنگی
۳
وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيٰتِنَا مُعٰجِزِينَ
وہ لوگ کوشش کی ہمارے نشانیوں میں عاجز کرنے کو
أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ
انکو ہے دردناک خرابی کا عذاب
أَلِيمٌ (ومن یقنت)
۲
۳
إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
جو لوگ اللہ تعالے اور اوسکے رسول کو
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
رنج دیں انپر لعنت کیا اللہ دنیا اور آخرت میں
وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا
اور تیار کیا اونکے واسطے بڑا عذاب
(ومن یقنت)
۴

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْکٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ
بیشک اللہ تعالیٰ کافروں پر لعنت کیا اور انکے
واسطے دوزخ تیار کیا
سَعِیْرًا (دمن یقنت)
۵

وَمَالِیْ

بَلْ هُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ وَ
بلکہ وہ آج کے روز گردن رکھنے والے ہیں
اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ
سامنے آئے بعضون نے بعضون سے کے
یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا
پوچھنے لگے کہے تم آتے تھے ہم
عَنِ الْیَمِیْنِ (ومالی)
پر داہنے طرف سے

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ
بولے پاک ذات ہے ہمارا رب تم ہی ظالم
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ
پھر سامنے ہوئے ایک دوسرے کے
مذمت کرنے لگے

كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ وَاَقْبَلَ
گویا وہ موتی ہیں غلاف میں اور سامنے
بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝
آنے سے ایک دوسرے اس میں پوچھتے ہیں
قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا
کہے بیشک تھے ہم آگے اس سے اپنے
گھر میں
مُشْفِقِیْنَ (قال فما خطبکم)
۲
ڈرتے رہتے
كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ فَاَقْبَلَ
گویا یہ انڈے ہیں غلاف میں پھر سامنے
آئے
بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝
بعض ان کے بعضون کے پوچھتے

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ (تبارک)
کہے اے خرابی ہماری ہم تھے سرکش

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ
پس وہ اس دن عذاب میں
مُشْتَرِكُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ
شریک ہیں ہم ایسا ہی کرتے ہیں
نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا
گنہگاروں کے ساتھ بیشک وہ تھے
(وماِلی)

وَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى
کیا اب ہمکو نہیں مرنا مگر جب پہلے بار مر چکے
وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ (وماِلی)
اور ہمکو تکلیف نہیں

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّىْ كَانَ لِىْ
کہا ایک کہنے والے نے میرا تھا ایک
قَرِيْنٌ (وماِلی)
ساتھی
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ
بیشک سچا کیا تو خواب کو ہم ایسا ہی
نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
بدلا دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو
بیشک یہ البتہ ہی
الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ (وماِلی)
آزمائش ظاہری
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
کھاؤ پیو رچ سے بدلا اسکا جو کرتے تھے تم
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَيْلٌ
ایسا ہی بدلا نیکی والوں کو دیتے ہیں ہم
يَّوْمَئِذٍ (تبارک)
اوسدن عذاب ہے
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِىَ اِلَّا
یہ لوگ کہتے ہیں اور کچھ نہیں ہمارا یہی
مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ
مرنا ہے اور ہم کو

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ فَرَاغَ اِلٰى ۴
پھر الٹے گئے اس سے پیٹھ دے کے
پھر جا گھسا اون کے
اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۔
بتوں میں پھر بولا تم کیون نہیں
کھاتے (وہالی)

قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا ۵
کہے مت گھبراؤ تم ہم دو شخص جھگڑتے ہیں
عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا
زیادتی کی ہے ایک دوسرے پر ہمارا
فیصلہ کرو
بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا
سچے طور سے اور نہ پریشانی اور
راہ بتاؤ ہمکو
اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ۔ (وہالی)
سیدھے طرف
لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ ۶
ان کے لئے اوپر سے سایہ بان آگ سے

مُّنْشَرِيْنَ (الیہ یرد ۱۵)
اٹھنا نہیں
قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ
بولے سلام بولا سلام یہ لوگ ہیں اوپری
فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ
پھر اوڑا اپنے گھر والوں کے طرف
پھر لایا بچھڑا
سَمِيْنٍ (حم ۲۶)
کیے میں تلا ہے
يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً
اے داؤد ہم نے تجھکو خلیفہ بنایا ہے
فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ
زمین میں سچے طور سے لوگونکا فیصلہ کر
بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ
سچے طور سے اور اپنے خواہش کی پیروی نکر
اگر پیروی کریگا تو
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔
وہ اللہ تعالی کے راستے سے تجھکو
پھیر دینگے
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ذٰلِكَ ۷
یہی ہے بڑی بزرگی یہ

وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ
اور نیچے سے ان کے سایہ بان یہ ڈراتا ہے
عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ (دمالی ۱۶)
اللہ اس سے اپنے بندونکو اے بندو پس ڈرو مجھ سے

وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ
اور تحقیق ڈر والونکو ہے اچھا ٹھکانا
جَنّٰتُ عَدْنٍ (دمالی ۱۳)
باغ ہمیشگی کے

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ
خرابی ہے ان کی جو دل کے سخت ہیں
اللہ کی یاد سے
اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
وہ لوگ صریح گمراہ ہیں
(دمالی ۱۶)

اَلَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ
جو خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندونکو جو
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ
ایمان لائے ہیں اور کرتے ہیں نیک کام
آپ کہو مانگتا
اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
نہیں ہوں تم سے اسپر مزدوری مگر
دوستی
فِي الْقُرْبٰى (الیہ یرد ۴)
چاہیئے ناتے میں
وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۙ
اور تحقیق شریروں کے واسطے ہے
برا ٹھکانا
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا (دمالی ۱۲)
دوزخ داخل ہونگے اس میں
ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ
پھر نرم ہوتے ہیں ان کے کھالیں اور
ان کے دل
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ
اللہ کی یاد کے طرف رجوع کرنے
سے

بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
قرآن اللہ کے طرف سے ہدایت جس کو
چاہے اس کے طرف ہدایت کرتا
(ومالی ۱۶)

فمن اظلم

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ
اور ہانکے گئے جو منکر تھے دوزخ کو
زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ
چھپتے چھپتے یہاں تک پہونچے اسپر تو
کھولے گئے
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ
اسکے دروازے اور کہنے لگے
انکو داروغہ اس کے
يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ۔
کیا نہ پہونچے تھے تم پاس رسول تم
میں کے (فمن اظلم ۵)
وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا
اور اگر بناتے ہم اسکو قرآن عجمی زبان میں البتہ
لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ (فمن اظلم ۲۹)
کہتے وہ کیوں نہیں جدا کئے اسکے آیتیں

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
اور ہانکے گئے جو ڈرتے رہے اپنے
رب سے
اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا
بہشت کو چھپتے چھپتے یہاں تک پہونچے
اسپر حالانکہ
وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا
کھولے گئے تھے اسکے دروازے اور
کہنے لگے داروغہ اسکے
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ۔ (فمن اظلم ۵)
سلام پہونچے تم پر
اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
ہم نے کیا اسکو قرآن عربی زبان میں شاید
تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ (الیہ یرد)
بوجھو اور بیشک وہ لوح محفوظ میں

الیہ یرد

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ ۚ مَا وَصّٰى بِهٖ
ٹھرایا تمھارے واسطے دین جو حکم کیا
اس کا
نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ -
نوح کو اور وہ جو وحی کیا ہم نے آپ کے
طرف (الیہ یرد)
وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ
اور اس بہشت میں وہ ہے جو دل چاہے اور
تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۚ
آرام پاوے آنکھ اور تم اس میں ہمیشہ
رہنے والے ہیں
وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا
اور یہ جنت جسکے تم وارث ہوئے (الیہ یرد)

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ
کیا ان کے واسطے شریک ہیں جو
ٹھرائے انکے
الدِّيْنِ ۚ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ
واسطے دین جو حکم نہیں کیا اللہ اسکا
(الیہ یرد)
اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
بیشک گنہگار دوزخ کے عذاب میں
خٰلِدُوْنَ ۚ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ -
ہمیشہ رہنے والے ہیں ہلکا نہ کیا جاویگا
اون سے (الیہ یرد)
۱۴

حٰمٓ

اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
میں نے توبہ کی تیرے طرف اور میں
ہوں حکم بردار
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ۚ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ
وہ لوگ ہیں جسے ہم قبول کرتے
بہتر سے بہتر

فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
پھر کہتا ہے یہ سب نقلیں
الْاَوَّلِيْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ۚ حَقَّ
پہلوں کے یہ وہ لوگ ہیں جن پر
حق ثابت
عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ (حٰمٓ)
ہوتی ہے بات

مَا عَمِلُوْا (ہم)

کام۔
آخِذِیْنَ مَا اٰتٰہُمْ رَبُّہُمْ اِنَّہُمْ
پاتے ہیں وہ جو ان کو دیا ان کے رب نے
کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُحْسِنِیْنَ کَانُوْا
سے تھے وہ اس سے آگے نیکی کرنے والے
قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ (ہم)
ہیں وہ تھوڑی رات سوتے ہیں

لَا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ اِنَّہُمْ کَانُوْا
نہ ٹھنڈا اور نہ عزت وہ لوگ تھے
قَبْلَ ذٰلِکَ مُتْرَفِیْنَ (قال فما)
پہلے سے آسودہ

وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَا اَصْحٰبُ الشِّمَالِ
اور بائیں طرف کے لوگ کیا ہیں بائیں
طرف کے لوگ
فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ وَّ ظِلٍّ مِّنْ
گرم ہوائیں چلتے پانی میں اور چھاؤں
میں۔
یَحْمُوْمٍ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ۔ اِنَّہُمْ
دہوئیں کی ٹھنڈی اور نہ عزت کی
وہ لوگ۔
کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُتْرَفِیْنَ
اسے پہلے تھے آسودہ
وَکَانُوْا یُصِرُّوْنَ (قال فما)
اور ضد کرتے تھے

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا
یہ اس سبب سے کہ کافر پیروی کئے
جھوٹی
الْبَاطِلَ (حم ۵)
بات کی

وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا
اور ایمان والے پیروی کئے
الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۔ (حم ۵)
حق بات کی

قال فما

قد سمع اللہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
جو لوگ مخالف ہوتے ہیں اللہ سے اور
اسکے رسول سے
اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۔
وہ لوگ ہیں بے قدر لوگوں میں
(قد سمع ۳)

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
تو نہ دیکھے گا کوئی لوگ جو یقین رکھتے ہیں
اللہ پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ
اور پچھلے دن پر پھر دوستی کرے
ایسوں سے جو مخالف ہوئے
حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اللہ سے اور اس کے رسول سے
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ (قد سمع ۳)
گو وہ اپنے باپ ہوں

۲ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ
پھر بھلائی ان کو اللہ کی یاد وہ لوگ
شیطان کی جماعت ہے
الشَّيْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ
بیشک شیطان کی جماعت
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (قد سمع)
وہی نقصان اٹھانیوالے ہیں
۳ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ
اللہ تم کو منع نہیں کیا اون سے جو نہیں
يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ
لڑتے ہیں تم سے دین پر اور نکالا نہیں
يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
تمھارے گھروں سے
اَنْ تَبَرُّوْهُمْ (قد سمع)
کہ ان سے نیکی کرو
۴ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
اور جو کوئی بد کام کرے تو وہ لوگ
الْخٰسِرُوْنَ (قد سمع ۱۴)
ٹوٹی میں آئے

۲ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ
اللہ ان سے راضی ہے اور وے
اس سے راضی
حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
وہ ہیں جتھا اللہ کا ہاں بیشک ہے
جو جتھا ہے اللہ کا
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (قد سمع)
وہی مراد کو پہنچے
۳ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ
اللہ تو منع کرتا ہے تم کو ان سے جو
قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ
جو لڑے تم سے دین پر اور نکالا تم کو تمھارے
مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى
گھروں سے اور مدد کیا اونکی
اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ
نکالنے پر کہ کرو ان سے دوستی
(قد سمع)
۴ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
اور جو کہ باز رکھا گیا اپنی جی کے لالچ سے سو وہ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (قد سمع ۱۶)
لوگ ہیں مراد کو پہنچے

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا
اللہ نے بنائی ایک کھاوت منکروں کی
امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ
واسطے عورت نوح کے اور عورت
لوط کے (قد سمع ۲)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ
اور اللہ نے بنائی ایک کھاوت
اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۔
ایمان والوں کے واسطے فرعون کی
عورت کے (قد سمع ۲)

تبارک

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ
سو جسکو ملا اسکا لکھا داہنے ہاتھ میں
فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ
وہ کہتا ہے لیجو پڑھیو میرا لکھا
(تبارک ۵)

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ
اور جسکو ملا اسکا لکھا بائیں ہاتھ میں
فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ
وہ کہتا ہے نہ ملتا میرا لکھا مجھکو
(تبارک ۵)

عم

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا
نہ چکھیں اس میں ٹھنڈک اور نہ کچھ
پینا
اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا جَزَآءً
مگر گرم پانی اور پیپ بدلا ہے
وِّفَاقًا اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا
پورا بیشک وہ تو نہیں ڈرتے تھے حساب سے
(عم ۲)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا
نہیں سنینگے وہاں بکنا اور جھوٹ
جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً
بدلا تیرے رب سے اور بخشش
حِسَابًا (عم ۲)
حساب سے

۲
فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا
سو جسنے شرارت کی اور بہتر سمجھا دنیا
فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ
سو دوزخ ہی اسکا ٹھکانا
(عم)

۳
وَمَا اَدْرٰكَ مَا سِجِّیْنٌ كِتٰبٌ
اور یہ کیا چیز آگاہی آپکو کیا ہے بندیخانہ
ایک دفتر
مَّرْقُوْمٌ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ
لکھا ہوا خرابی ہے اسدن جھٹلانے
والونکی (عم)

۴
اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ
جو گنہ کار ہیں وہ تھے ایمان والوں سے
اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ وَاِذَا مَرُّوْا
ہنستے اور جب ہو نکلتے انکے
بِھِمْ یَتَغَامَزُوْنَ (عم)
پاس آپس میں آنکھ مارتے

۵
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ
سو جسکو ملا لکھا ہوا اسکا داہنے ہاتھ میں

۲
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ
اور جو کوئی ڈرا اپنے رب پاس
نَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ
کھڑے ہونے سے اور روکا جی کو چاؤ
الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی یَسْئَلُوْنَكَ
بہشت ہے ٹھکانا اسکا پوچھتے
ہیں تجھسے (عم)

۳
وَمَا اَدْرٰكَ مَا عِلِّیُّوْنَ كِتٰبٌ
اور آپکو کیا خبر ہے کیا ہیں اوپر والے
ایک دفتر
مَّرْقُوْمٌ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ
ہے لکھا ہوا اسکو دیکھتے ہیں نزدیک
والے۔ (عم)

۴
فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ
سو آج ایمان والے منکروں سے
یَضْحَكُوْنَ عَلَی الْاَرَآئِكِ
ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے
یَنْظُرُوْنَ (عم)
دیکھتے ہیں
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ
اور جسکو ملا لکھا پیٹھ کے پیچھے سے

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا
تو اس سے حساب لیا جاتا ہے آسان
حساب
وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا
اور پھر کر جاوے اپنے لوگوں میں خوش وقت
وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ (ع ۹)
اور جسکو ملا اسکا کیا

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَىٰ وَيَتَجَنَّبُهَا
سمجھہ جاویگا جسکو ڈر ہوگا اور سرک
رہیگا
الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ
اس سے بڑا بدبخت وہ بیٹھے گا بڑی
آگ میں (ع ۱۲)

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا
پھر ہوا ایمان والوں میں جو تقید
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا
کرتے ہیں سہارنے کا اور تقید

ظَهْرِهِ فَسَوْفَ يَدْعُو
سو وہ پکاریگا
ثُبُورًا وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا
موت موت اور بیٹھے گا آگ میں وہ
إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا
رہا تھا اپنے گھر میں خوش وقت
إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ (ع ۹)
اسنے خیال کیا پھر نہ جاوینگا۔
لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى الَّذِي
اس میں وہی بیٹھگا جو بڑا بدبخت
ہے جس نے
كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى
جھٹلایا اور منھ موڑا اور بچا لیا
جائیگا اس سے
الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ۔
بڑا ڈر والا جو اپنے مال کو گناہوں سے
پاک ہونے کے واسطے دیا (ع ۱۲)
وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ
اور جو منکر ہوئے ہماری آیتوں سے
أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ عَلَيْهِمْ نَارٌ
وہ ہیں کم بختے انہیں کو آگ میں

بِالْمَرْحَمَةِ اُولٰئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ

رحم کھاینگا وہ بڑے نصیب والے

داہنے ہاتھ والے ہیں۔ (عم ۱۵)

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ

سو جسنے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا

بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۔

بھلی بات کو تو اسکو ہم سہج سہج پہنچاوینگے

آسانی میں (عم ۱۷)

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہیں کتاب والے

وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ

اور مشرک لوگ باز آئے جب تک کہ

پہنچے اونکو کھلی بات (عم ۲۳)

وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

اور مشرک لوگ سدا رہین اوس دوزخ میں

اُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

وہ لوگ ہیں بدتر سب خلق کے

مُؤْصَدَةٌ ۔ (عم ۱۵)

وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ

اور جس نے نہ دیا اور بے پروار ہا اور

جھوٹ جانا

بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى وَمَا

بھلی بات کو سو اسکو ہم سہج سہج پہنچاوینگے

سختی میں

يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ ۔ (عم ۱۷)

کام نہ آویگا اسکو مال اسکا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

وہ لوگ جو منکر ہوے کتاب والے

وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

وہ مشرک لوگ دوزخ کی آگ میں

ہمیشہ رہینگے۔ (عم ۲۳)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ لوگ جو یقین لائے اور کئے بھلے کام

اُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

وہ لوگ ہیں بہتر سب خلق کے

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ (عم ۲۳)
وہ لوگ جو یقین لائے

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ فَهُوَ
سو جسکے بھاری ہووین تولیں تو اسکو
فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ (عم ۲۶)
گذران ہے من مانتے

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ
بدلا انکا انکے رب کے ہان باغ ہیں
عَدْنٍ (عم ۲۳)
بستی

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ
اور جس کے ہلکے ہوئیں تولیں
فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ وَمَآ اَدْرٰىكَ
تو اسکا ٹھکانا ہے گڑھا
مَا هِیَهْ (عم ۲۶)
وہ کیا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ششم

اس میں رسم الخط قرآن شریف کا بیان ہے

ف ۔ سہ بکلام حق بمقام چند برسم خط الفی بدان ؛ شدہ متصل ننوشت لام تو ہر گز شش بزبان مراں ؛ لَا اِلَی کہ آں برکوع ہفدہم از سور سوئم مش بداں ؛ دگر لَا اوْضَعُوْ کہ بہ توبہ شد برکوع ہفتم آں بخواں ؛ دگر لَا اَذْبَحَنَّ برکوع دوم نمل شد الفش مخواں ؛ لَا اِلَی الْجَحِیْمِ رکوع ثانی منزل ششمش بدان ؛ دگر لَا اَنْتُمْ سنت بحشر ہیں برکوع دوم آں بخواں ؛ بتفحص ست بہ پنج جا کہ الف مزید شدہ دراں ؛۔

ف ۔ ان پانچ مقام میں لام تاکید کے بعد رسم الخط ایک الف زاید ہے لام کو دراز الف سے ملاکر نہ پڑھنا برکوع دوم کہف نَدْعُوْا واو راست فقط زبر ؛ بسکون واؤ مقامہا ست کہ الف برسم خطش شمر

ف ۔ یعنے واؤ جمع مذکر غائب ماضی کے بعد الف علامت جمع کا رسم الخط ہے جیسے فعلوا ضربوا ۔

ف ۔ زبر کو ایک حرکت کے موافق دراز پڑھنا اگر الف کے ساتھ ملاکر دراز دو حرکت کے موافق پڑھیں تو اثبات کا معنے جو کہ مقصود ہے نفی کا معنے ہوگا اور قرآن کے مطلب میں فساد

ہوگا والعیاذ باللہ تعالیٰ ایسے مقامات کا تلاوت قرآن کے وقت لحاظ رکھنا چاہیے بعض لوگ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ کے لام کو الف لگاکر دو حرکت کے موافق دراز پڑھتے ہیں خدا کی پناہ اس صورت میں معنے یہ ہوگا کہ حضرت شفیع المذنبین کو رب العالمین شفاعت کا درجہ نہیں دیویگا اللہ تعالیٰ کی پناہ یہ بد مذہبوں کا قول ہے اگرچہ ایسے غلط پڑھنے والے جان کر نہیں پڑھتے ہیں عدم علم کے سبب سے ان کو گناہ نہ ہوگا لیکن نماز تو فاسد ہوگی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تنبیہ۔ حضرت سید القرا، سید محمد تونسی مدظلہم فرماتے تھے فرقان سابقہ میں مصحف منیف کوفی خط سے لکھا گیا تھا اس میں ضمہ کی علامت واو زاید اور فتحہ کی علامت الف زاید اور کسرہ کی علامت یاے زائد لکھی گئی تھی جب عربی خط میں نقل کیا گیا تو علامات اعراب لگائے گئے لیکن بعض کلمات میں ضمہ کی علامت واو زاید باقی رکھا گیا جیسے اُولٰئِكَ وغیرہ میں اور چند کلمات میں فتحہ کی علامت الف زائد باقی رکھا گیا جیسے وَلَااَوْضَعُوْا وغیرہ اور تھوڑے کلمات میں کسرہ کی علامت یائے زائد باقی رکھی گئی جیسے یومئذ ایتای ذی القربٰی اس لئے کہ دلالت ہوے خط کوفی کے رسم و طریقہ پر۔

ف ۳۔ لفظ انا جو ضمیر منفصل ہے واحد متکلم کی ہے اس میں نون کے بعد کا الف زائد ہے جیسے قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ (تلک الرسل ۳)

وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ (قال الم ۲۸) وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (ولو اننا) وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ (قال الملا) اَنَا اَکْثَرُ۔ اَنَا اَقَلَّ (سبحان الذی ۱۵) وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ (امن خلق ۲۰) ایسے مقامات میں باوجودے کہ الف حرف مد اور سبب

مد ہے لیکن انا کے نون کو بے الف یعنے کوتاہ ایک حرکت کے موافق پڑھنا چاہئے یہاں مد طبعی پڑھنا نہ چاہئے اسواسطے کہ انا جو ضمیر منفصل واحد متکلم کی ہے اس میں نون کے بعد جو الف ہے وہ فقط رسم الخط کا ہے جب انا کے بعد سبب مد یعنے الف نہ ہو تو بطریق اولی کوتاہ یعنے ایک حرکت کے موافق پڑھنا چاہئے جیسے وَ مَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور ایسے مقامات میں

ف۳ - لفظ ءنا جو ضمیر متصل ہے اس میں نون کے بعد الف کو پڑھنا چاہئے جیسے اَبْنَاءَنَا - نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ (سیقول) حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَا (واذا سمعوا)

غَدَاءَنَا - لِقَاءَنَا - كُبَرَاءَنَا - جَاءَنَا - ایسے مقامات میں ءنا ضمیر منفصل ہے واحد متکلم نہیں بلکہ اصل میں نا ضمیر متصل جمع متکلم کی ہے ہمزہ اوپر کہ کلمے کا ملکے ءنا ہوا ہے اس نون کو الف کے ساتھ دراز مد طبعی ایک الف یعنے دو حرکت کے برابر دراز پڑھنا چاہئے۔

تنبیہ - جہاں انا کا ہمزہ سیدھا کھڑا لکھا ہوا ہو وہاں نون کو کوتاہ ایک حرکت کے موافق پڑھنا اور جہاں ءنا کا ہمزہ سر عین کے مانند کج لکھا ہوا ہو وہاں نون کو دو حرکت کے موافق پڑھنا چاہئے وہ نون ہمزہ کے مثال دوسرے تیسرے فائدہ میں مذکور ہے ضابطہ انا گر شود بنوشت ہمزۂ او بشکل الف بداں ؎ انا اکثر بمثال آں تو بمد وہم بالف مخواں ؎ تو بداں ءنا کہ نوشت ہمزہ او بشکل کجش چناں ؎ کہ نسآء نا بالف بخواں و بمد طبعی آں کشاں۔

ف۴ - لَكِنَّا اَخَذْنَا - اتخذنا وغیرہ میں نا ضمیر متصل جمع متکلم ہے اس کو دو حرکت کے برابر دراز پڑھنا چاہئے جیساکہ مذکور ہوا وگرنہ اگر جائے معنی میں فساد و کفر کلمہ فاحش ہوگا وَ الْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى اسواسطے کہ اَخَذْنَ

اَرَادَنَ وغیرہ میں نون ضمیر متصل جمع مونث غائب کا ہے چند صیغے ایک مادی کے متشابہ جو قرآن میں آئے ہیں وہ لکھے جاتے ہیں تا زبان پر روان کئے جاویں اٰتَیْنَ اٰتَیْنَا اَخَذْنَ اَخَذْنَا اَرَادْنَ اَرَدْنَا اَضْلَلْنَ اَضْلَلْنَا اَطَعْنَ اَطَعْنَا اَعْتَدْنَ اَعْتَدْنَا بَلَغْنَ بَلَغْنَا یَكُوْنَ یَكُوْنَا تَتَّبِعُوْنَ تَتَّبِعُوْنَا خَرَجْنَ خَرَجْنَا تَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَا قُلْنَ قُلْنَا كُنَّ كُنَّا یَدْعُوْنَ یَدْعُوْنَا ان صیغون کی تحقیق دیباچہ اور باب چہارم میں مذکور ہے۔

ف۵ اَرَادَ اخیر میں بغیر الف کے واحد کا صیغہ ہے اس کو ایک حرکت کے موافق پڑھنا اَرَادَا اخیر میں الف سے تثنیہ کا صیغہ ہے اس کو دو حرکت کے موافق دراز پڑھنا ان صیغوں کو نظر میں رکھ کے تلاوت کے وقت دراز کو درست پڑھنا چاہئے قرآن کے یہ کلمات زبان پر روان کئے جاویں جَاوَزَ جَاوَزَا اَسْلَمَ اَسْلَمَا قَرَّبَ قَرَّبَا اِنْتَهَ تَدَارَكَ كَسَبَ كَسَبَا وَجَدَ وَجَدَا اَكَلَ اَكَلَا تَابَ تَابَا قَالَ قَالَا تَقُوْلَ تَقُوْلَا یُوْحٰى حَتّٰی ان صیغون کی تحقیق باب چہارم میں مذکور ہوی ہے۔

ف۔ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ (سبحان الذی) یہاں نا ضمیر متصل جمع متکلم نہیں بلکہ اصل میں انا ضمیر منفصل واحد متکلم ہے اصل مرکب یون ہے لٰكِنْ اَنَا ہمزہ کو گرا کر لکن کے نون کو نا کے نون میں ادغام کیا گیا لٰكِنَّا ہوا ظاہر میں لٰكِنَّا اَخَذْنَا عَلِمْنَا کے مانند معلوم ہوتا ہے لیکن اسکی تحقیق یہ ہے جو اوپر مذکور ہوی تمام قرآن میں یہ ایک ہی مقام ہے جو لکنا کو باوجود اخیر میں الف ہونے کے کوتاہ پڑھنا چاہئے۔

ف۔ قَالُوْا جَآءُوْا ایسے مقامات میں جمع کی ضمیر کے واو کے بعد الف لکھتے
ہیں تا واو ضمیر اور واو عطف میں تمیز فرق ہو مثلاً قَ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ میں
اور وَ مَا قَدَرَ وَ اللّٰہِ میں التباس نہو اور بعض جگہ ایسے مقام میں الف
نہیں ہے جیسا حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ (امن خلق)
ف لَنْ نَدْعُوَا مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلٰـھًا (سبحان الذی) لِيَتْلُوَا۔
بہت جائے لِيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ (اتل ما) ایسے مقامات
میں واو اصلی کے بعد الف رسم الخط کا ہے وہ پڑھنے میں نہیں آتا واو کو ایک
حرکت کے موافق کوتاہ پڑھنا۔
ف۹۔ فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا (وما ابری نفسی)
وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ (وما ابری نفسی) اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ
(وما ابری نفسی) حَتّٰٓی اِذَا اسْتَايْـَٔسَ الرُّسُلُ (وما ابری نفسی)
اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (وما ابری نفسی) وَلَا تَقُوْلَنَّ
لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ (سبحان الذی) ان مقامات میں یا کے آگے کا الف
رسم الخط کا ہے الف کے ماقبل اور مابعد کو ملا کر پڑھنا اور الف کو گرا دینا
ف۱۰۔ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ (وما من دابہ) وَعَادًا
وَّ ثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ (امن خلق) وَعَادًا وَّ ثَمُوْدَا
وَ اَصْحٰبَ الرَّسِّ (وقال الذین) وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰی (قال فما
خطبکم) ان مقامات میں ثمود کی دال کے بعد الف رسم الخط کا ہے
دال کو ایک حرکت کے موافق جلد پڑھنا ہے در ثمود چارجا باشد الف زائد
بدان ۔ ہود و فرقان عنکبوت و نجم چارم را بخواں:
ف۱۱۔ (يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَ اسْتَغْفِرِيْ لِذَنْبِكِ) میں

ہمزہ دو قسم کے ہیں۔ ایک قطعی جو درمیان آنے سے نہ گرے اور اس کا ماقبل
اور مابعد مقطوع یعنی جدا رہے جیسا اعرض کا ہمزہ دوسرا وصلی جو درمیان
آنے سے گرے اور اس کا ماقبل اور مابعد موصول یعنی ملجاوے۔ جیسا
وَاسْتَغْفِرِیْ کا ہمزہ ؎ ہمزہ قطعیت در مہموز و ہم در اَفْعَلِیْنَ
ہمزہ اکرام وہم در جمعہاے نور عین چوں اصابع از منہ اقوال وافلس
انبیا ہمزہ وصلیست جز اینہا بدانی اے فتا
ف۱۲۔ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا (تبارک ۲۹) سلاسلا
میں دوسرے الف کو تنوین کے لحاظ سے زاید لکھے ہیں دوسرے لام کو ایک
حرکت کے موافق دراز پڑھنا چاہیئے غیر منصرف کلمہ یعنے سلاسل منصرف کلمہ یعنے
اغلال کے مناسبت کے واسطے منصرف پڑھا گیا ہے اس قراءۃ کے طرف
اشارہ ہونے کے لئے الف لکھتے ہیں۔
ف۱۳۔ قَوَارِیْرَاۡ قَوَارِیْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ (تبارک ۲۹) حفص رح
اول کو وقف کی حالت میں الف سے دوسرے کو بغیر الف کے پڑھتے ہیں
یہ الف تنوین غیر منصرف یعنے قواریر پر فواصل کے موافقت کے واسطے
آیا ہے یہ الف رسم الخط کا ہے دوسرے اور چوتھے را کو ایک حرکت کے
موافق پڑھنا چاہیئے تنوین کی قراءۃ کے لحاظ سے دوسرا اور چوتھا الف
لکھا گیا یہ حالت وصل میں ہے اور وقف میں دوسرے را کو مد طبعی سے
پڑھنا۔
ف۱۴۔ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ (لن تنالوا) فَا۟ئِنْ مِّتَّ (اقترب ۳) ان مقامات
میں الف زاید ہے فا کو ایک حرکت کے موافق پڑھنا۔
ف۱۵۔ مَلَا۟ئِہٖ۔ مَلَا۟ئِہٖ۔ مَلَا۟ئِہِمْ۔ ایسے مقامات میں الف

زاید ہے لام کو ایک حرکت کے موافق پڑھنا مل ۱۶ الارض میں لام کے
بعد بالکل الف نہیں اور مَلَا۠ئِكَتِهٖ کو مد متصل سے پڑھنا۔

ف۱۶۔ قُلَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ (اقترب) قٰلَ رَبِّ احْكُمْ (اقترب)
ایسے مقامات میں قال کو بغیر الف لکھکر قاف پر کھڑا زبر لکھتے ہیں اسواسطے
کہ بعض قراءت میں قُلْ آیا ہے بلحاظ ہر دو قراءت یہ رسم الخط اختیار
کیا گیا ہے قاف کو الف یعنے مد طبعی سے ایک الف یعنے دو حرکت کے
برابر پڑھنا چاہئے۔

ص ہمزہ پر تنوین فتحہ ہو الف لکھتے نہیں ہے لیک وقفی صورتوں میں پڑھ
الف سے اسے امین رکھ الف پر چوں بناءً اور ماءً اسے عزیز ہاور نساءً
اور سوءً اور جزاءً باتمیز ان کلمات کے رسم الخط میں ہمزہ کے بعد سرخی کا الف ہے
چھاپے والے اسکو بالکل ترک کئے ہیں ان کلمات پر وقف کرنے کی صورتوں
میں الف پر وقف کرنا جیسا کہ عَلِيْمًا۔ رَحِيْمًا۔ حَلِيْمًا۔ الف پر وقف
کرتے ہیں۔

ف۱۷۔ رَحْمٰن۔ سَمٰوٰتِ۔ ذٰلِكَ وغیرہ ایسے کلمات کا رسم الخط بے
الف ہے مد طبعی سے پڑھنا چاہئے اسلئے کہ الف خنصری یعنے کھڑا زبر اوپر
لکھا ہوا ہے۔

ف۱۸۔ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَيَنْهَا وَتُنَا۔ وَاللّٰٓئِيْ يَئِسْنَ
مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ۔ فِيْ
قِرْطَاسٍ وَّارْصَادًا لِّمَنْ لَّهٗ عِنْدَهٗ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ۔ فَمَنِ
ارْتَدَّ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ عِنْدَهٗ۔ فَلَا
يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔

اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا - اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا - يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ
الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ ارْجِعُوْا اِلٰى اَبِيْهِمْ - اِنَّ
رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ - ایسے مقامات میں باوجودیکہ را کا ماقبل مکسور ہے
مگر را کا ماقبل مابعد حرف مستعلیہ ہونے کے سبب سے یا۔ را کا ماقبل
کسرہ عارضی ہونے کے سبب سے را کو تفخیم سے پڑھنا چاہئے۔
ف۱۹ - وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً - صاد سے لکھکر اسپر سین
لکھتے ہیں بلحاظ اختلاف قراءۃ کے بعض قراءۃ میں سین ہی سے پڑھنا اور
بَسْطَةً - بَسَطَ - بَسَطْتَ - يَبْسُطُ - يَبْسُطُوا - بَاسِطُ - سین ہی کے مکتوب مقروء ہے
ف۲۰ - كٓهٰيٰعٓصٓ یہاں حرف عین یعنی ماقبل مفتوح کو جو عین ہے مد سے پڑھنا
اوپر کا لکھنا خلاف قیاس ہے حٰمٓ عٓسٓقٓ میں بھی عین کا مد طوًا للباب ہے
ف۲۱ - وَكَذٰلِكَ نُجِي الْمُؤْمِنِيْنَ - ایک نون سے لکھتے ہیں بلحاظ بعض
قراءۃ کی کہ نجی المومنین ایک نون اور جیم کی تشدید سے ہے لیکن دو نون سے
پڑھنا چاہئے کہ حفص کے قراءۃ میں دو نون سے ہے۔
ف۲۲ - اُولٰٓءِ - اُولٰٓئِكَ - اُولٰٓئِكُمْ - اَوْلَآءِ - اُولَاتِ
اُولُو - اُولِي - اس مقام میں واو زائد سے لکھتے ہیں ماقبل واو کو بغیر واو کے
جلد پڑھنا چاہئے۔
ف۲۳ - اُوتُوا بِهٖ مُتَشَابِهًا - ہمزہ کے بعد واو نہیں ہے اُوتُوا الْكِتٰبَ
میں واو ہے ایسے مقامات کا لحاظ رکھنا چاہئے۔
ف۲۴ - لِيَسُوْءٗا وُجُوْهَكُمْ - ہمزہ کے بعد واو نہیں لکھتے واو سے پڑھنا
چاہئے اس مقام میں دوسرے واو پر دلالت کرنے کے لئے پہلے واو پر الٹا
پیش لکھتے ہیں۔

ف۲۵ - داود ایک واو سے لکھتے ہیں دو واو یعنے مدطبعی سے پڑھنا چاہئے اسطرح دوسری واو پر دلالت کرنے کے لئے پہلے واو پر الٹا پیش لکھتے ہیں۔ (ما)

ف۲۶ - اِنَّہٗ - لَہٗ - وغیرہ یعنے ہائے ضمیر متصل واحد مذکر غائب کہ اسکو قاری ہائے صلہ کہتے ہیں ایسی ہا کو جب اسکا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو اور مابعد متحرک ہو واو سے ملا کر یعنے مدطبعی سے پڑھنا جیسا کَاَنَّہٗ ھُوَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ میں ہا کے بعد واو نکلنا چاہئے اعنی ھُوْ ھُوْ اور ایسا ہی اٰمَنُوْا مَعَھُوْ اور مَا نَفْقَہُ میں ہا صلہ کی نہیں ہے بلکہ جو ہر کلمہ کی ہے اسکو مدطبعی سے پڑھنا نہ چاہئے اور یَرْضَہُ۔ میں ہا کو صلہ نہیں کرنا اسلئے کہ اصل میں اِنْ تَشْکُرُوْا یَرْضَاہُ تھا الف جو حرف علت ان شرطیہ آنے سے گرا ہے اور وَاٰتَیْنٰہُ اَجْرَہٗ۔ میں پہلے ہا کو بسبب ماقبل ساکن ہونے کے صلہ نہیں کرنا دوسرے ہا کو بسبب ماقبل متحرک ہونیکے صلہ کرنا یعنے واو سے پڑھنا چاہئے۔

ف۲۷ - بِہٖ - رَبِّہٖ - وغیرہ کی ہا یعنے ہائے ضمیر متصل واحد مذکر کہ اس کو ہائے صلہ کہتے ہیں ایسے ہا کو جب اسکا ماقبل مکسور ہو اور مابعد متحرک یا سے ملا کر یعنے مدطبعی سے پڑھنا چاہئے جیسے تُبْدِیْ بِہٖ۔ میں دال کے بعد یا نکلنا چاہئے ویسے ہی ہائے ضمیر کے بعد بھی یا نکلنی چاہئے اعنی بھی مگر فِیْہِ مُھَانًا خلاف قیاس ہا کو یا کے ساتھ مدطبعی سے پڑھنا چاہئے باوجودیکہ ماقبل ساکن ہے اور لَئِنْ لَّمْ تَنْتَہِ وغیرہ میں ہائے صلہ نہیں جو مدطبعی سے پڑھی جاوے بلکہ ہا جوہر کلمہ کی ہے۔

ف۲۸ - یَسْتَحْیٖ - یُحْیٖ - وغیرہ اخیر میں ایک یا سے لکھتے ہیں لیکن دو یا

اور بد طبعی سے پڑھنا چاہیئے اسلئے کہ یا کے نیچے دوسری یا کے عوض کھڑا زبر لکھتے ہیں۔

ف^٢٨ - مقامات ذیل کے کلمات میں اسی نشان کے ہ ہ ہ حرفوں کو متصل یعنی ملا کر پڑھنا اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ - مَنْ بَدَّلَهٗ - فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ - اَذْ وَزْنُوْهُمْ وَ لْيُمْلِلِ الَّذِيْ - هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ - فَمَالِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ - مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ - اِنَّ نَّسِيْنَا - اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى - مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ قَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ وَ مَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ -

ف^٢٩ - مقامات ذیل میں اس نشان ۂ کے حرفوں کو منفصل ممیز جدا جدا پڑھنا چاہیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۂ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - مٰلِكِ ۂ يَوْمِ الدِّيْنِ - اِيَّاكَ ۂ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ ۂ نَسْتَعِيْنُ - اَنْعَمْتَ ۂ عَلَيْهِمْ - مَغْضُوْبِ ۂ عَلَيْهِمْ ؎

الحمد میں جلدی پڑھیں تو نام ہیں شیطان کے ؛ تمیز سے آہستہ پڑھ تعجیل ہے شیطان سے ؛ اول دُلِل دوم ہبرب سوم کیو چہارم کنع ؛ پنجم کنس ششم تعَل ہفتم بعل عجلت منع ؛ گرچہ ہیں نا مان مگر تحقیق کو ہیچے نہیں ؛ لیکن سنو یہ عنت ربو کی مثل بے تمیز ہیں ؛ کلمہ کے حرفان ملا کر پڑھ جُدا کلمات کو ؛ آیات اور جملون پر دم لے وقف کر اسے نیک خو ؛

مُلا علی قاری نے کہا کہ یہ سات نام شیطان کے ہونا غلط ہے اور ان مقاموں میں سکتہ ہونا چاہیئے فقط اس قول سے ممیز جدا جدا پڑھنے کے نفی

وممانعت ثابت نہیں ہوتی اسلئے کہ سکتہ دیر کرتا ہے دو کلموں میں بغیر دم لینے کے اور تمیز جدا پڑھنے میں دیر نہیں ہوتی۔

تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۃ مَا أَغْنٰى عَنْهُ - مِنْ شَرِّ مَا ۃ
خَلَقَ - فَأَثَرْنَ ۃ بِهٖ نَقْعًا - فَوَسَطْنَ ۃ بِهٖ جَمْعًا - رَبَّ ۃ
هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْ - فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ ۃ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ
سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ ۃ هُمْ يُرَاءُوْنَ - لَا رَيْبَ ۃ فِيْهِ - حَتّٰى
عَادَ ۃ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ - أُتْلُ ۃ مَا أُوْحِيَ -
قَالَ ۃ فَمَا خَطْبُكُمْ - لِأَهَبَ ۃ لَكِ - وَهَبَ ۃ لِيْ رَبِّيْ
حُكْمًا - إِنْ تُبْدَ ۃ لَكُمْ أَنَا ۃ رَاوَدْتُّهٗ - وَ ۃ زِنُوْا
يَوْمَ ۃ هُمْ عَلَى النَّارِ - قَدَّمْتُ ۃ لِحَيَاتِيْ ۔ كَلَّا ۃ بَلْ لَا
تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ - كَلَّا ۃ بَلْ لَا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ -
فَاقْضِ ۃ مَا أَنْتَ قَاضٍ - أَوْ ۃ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ - أَوْ ۃ مَا
مَلَكَتْ - وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنَّمَا ۃ نُمْلِيْ لَهُمْ
خَيْرٌ لِّأَنْفُسِهِمْ ط إِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا إِثْمًا -
فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا إِنَّمَا ۃ تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ وَّإِنَّ الدِّيْنَ
لَوَاقِعٌ - عُذْرًا أَوْ نُذْرًا إِنَّمَا ۃ تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ - إِنَّ ۃ
مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ - تَلْقَفْ ۃ مَا ۃ صَنَعُوْا ط إِنَّمَا ۃ صَنَعُوْا
كَيْدُ سٰحِرٍ - أَيَحْسَبُوْنَ أَنَّمَا ۃ نُمِدُّهُمْ - لَا جَرَمَ أَنَّمَا ۃ
تَدْعُوْنَنِيْ - أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا ۃ أُنْزِلَ - إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا ۃ غَنِمْتُمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا أَنَّمَا ۃ عِنْدَ اللّٰهِ -
ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ ۃ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَا طل

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ حَتّٰی اِذَا مَا جَآءُوْهَا وَ اِذَا مَا
اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ وَ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ
مِنْ بَعْدِ مَا اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی - فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ - مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا
مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ؕ

علےٰ ہذا القیاس یہ دونوں مقامات کے کلمات جدا جدا پڑھنے کی جگہ جدا جدا اور ملا کر پڑھنے کی جگہ ملا ملا کر پڑھنا ضرور ہے ورنہ بعض جگہ معنی بدل کے فساد فاحش ہوتا ہے مثلاً مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنْ اگر ما کو بعد کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو معنی یہ ہے کہ بعد آنی علم کے آپ کو اس صورت میں ما مصدریہ ہوتا ہے اور اگر ما کو جاء سے ملا کر پڑھیں تو معنی یہ ہوگا بعد نہیں آنے علم کے آپ کو اس صورت میں ما نافیہ ہوگا اور بعض مقامات میں کلمات مہمل غتربو کے مانند ہوتے ہیں مثلاً دُلْ ہرب کیو وغیرہ۔ بعض کاتب قرآن میں بے باکی نا خدا ترسے ہر کام فرماکی۔ (عَادَ کَا الْعُرْجُوْنَ الْقَدِیْم) عَادَكَ الْعُرْجُوْنَ الْقَدِیْمِ - لکھتے ہیں اپنی زبان کی روانگی کے موافق پڑھنے میں غلطی کرتے کرتے لکھنے میں بھی غلطی کر دیتے ہیں۔

و العیاذ باللہ اللھم و فقنا ما تحب و ترضی آمین۔ ما سے جدا لکھتے یا ملا کر لکھنے کا کوئی قاعدہ نہیں قرآن کا رسم الخط سماعی ہے۔ مقامات مذکور الصدر میں چند جگہ جدا لکھا ہوا ہے اور اکثر جگہ ملا کر۔ لیکن پڑھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر کلمہ کو جدا ممیز پڑھنا چاہئے۔

در حدیث آمد کہ ترتیل محمد مصطفےٰ ؐ بد مفسر تا ممیز وقف بر آیات لا

مآ کے کئی قسمیں ہیں مائے موصولہ و مصدریہ اور تنکریہ کو اس کے
بعد کے لفظ سے جدا پڑھنا۔ اور مائے نافیہ اور مائے زائد کو اس کے
بعد کے لفظ سے ملا کر پڑھنا۔ علیٰ ہذا القیاس اَیْنَ مَا اینما تکونوا
یدرککم الموت جہاں ہوں وینگے تم پاوے گی تم کو موت یہان
مائے زایدہ ہے اینَ مَا تَدْعُوْنَ من دون اللّٰہ۔ کہان ہین
وہ چیزین جو تم پکارتے تھے۔

ف۳۱۔ مائے استفہام پر حرف جار اوے تو میم کو ایک حرکت کے موافق
پڑھنا چاہیے عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ۔ فبم تبشرون۔ فِیْمَ اَنْتَ
مِمَّ خُلِقَ ایسے مقام میں قاعدہ یہ ہے کہ مائے استفہام پر حرف جار آوے تو
الف گر جاتا ہے مائے استفہام کا معنی کسی چیز

ف۳۲۔ مائے استفہام کے سوائے ماکی میم کو دو حرکت کے موافق کھڑا اور از پڑہنا
چاہیے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ فَبِمَا رَحْمَةٍ فِیْمَا کُنْتُمْ مِمَّا تُحْصِنُوْنَ
اُن مقامات میں ماہ موصولہ یا زایدہے مائے موصولہ کا معنی وہ چیز۔

ف۳۳۔ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ۔ اس
مقام میں صلوات کے تا پر وقف بغیر علامت ہے۔

ف۳۴۔ یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا۔ اس مقام میں بائے ارکب کو میم معنا مین
ادغام کرکے پڑہنا چاہیے۔

ف۳۵۔ اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ اس مقام میں قاف کو کاف میں ادغام کرکے
پڑھنا چاہیے۔

ف۳۶۔ ایتای ذی القربیٰ میں ہمزہ کے بعد کی یا رسم الخط کی ہے تا
دلالت کرے اوس یا پر جو قرآن خط کوفی میں کسرہ کی عوض لکھا گیا تھا چنانچہ

اس باب کے شروع میں اس کی تفصیل مذکور ہوئی ہے۔
ف۳۷۔ ہمزہ وصل پڑھنے میں حذف ہوتا ہے اور لکھنے میں ثابت رہتا ہے
جیسے رب العالمین اور (بسم اللّٰه) میں اس کا ہمزہ کثرت استعمال سے
لکھنے میں بھی ساقط ہوا ہے اور (اقرا باسم ربك) میں لکھنے میں ساقط
نہیں ہوا ہمزہ قطعی اور ہمزہ وصلی کا بیان ہدایۃ الطلبہ کی نظم میں مذکور ہے۔
ف۳۸۔ (یمحُ اللّٰهُ مَا یشاءُ و یثبت) ناقص واوی کا واو یہاں پڑھنے میں
گرتا ہے اور لکھنے میں ثابت ہے (وَیَمحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الحَقَّ)
میں واو لکھنے اور پڑھنے ہر دو میں ساقط ہوا ہے اور یَدْعُ الاِنْسَانُ
ناقص واوی کا واو پڑھنے اور لکھنے میں ساقط ہے ایسطرح سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ
ناقص واوی کا واو پڑھنے اور لکھنے میں ساقط ہے۔ باقی مقامون میں ناقص
واوی کا واو پڑھنے اور لکھنے دونوں میں ثابت ہے۔
قَاعِدَہ۔ یہ ہے کہ اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْرِ یعنے
ساکن کو جب حرکت دیتے ہیں تو کسرہ کی حرکت دیتے ہیں لیکن (الٓمّٓ اللّٰهُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ) میں برخلاف اس قاعدہ کے میم ساکن کو فتحہ دیا گیا ہے اسلئے
کہ یہاں اسم اللّٰہ کی تفخیم مقصود ہوئی ہے یا اسواسطے کہ اگر میم کو کسرہ دیویں تو
ائی ار بعہ کسرات لازم ہوتا ہے پہلے میم کو کسرہ ہے اور یا بمنزل دو کسرے کے ہے
پھر دوسری میم کو کسرہ دیویں تو چار کسرہ ہوتے ہیں پس رفع کسرات کیواسطے
میم کو فتحہ دیا گیا کہ فتحہ اخف الحرکات ہے اللّٰہ اعلم
قَاعِدَہ۔ یہ ہے کہ حروف مد یعنے واو۔ الف۔ یائے ساکن جو ماقبل
اونکے اونکے موافق حرکت ہو اور اونکے بعد ہمزہ و یا ساکن حرف آوے تو
حروف مدہ کو مد آتا ہے پس اس قاعدہ سے (حٓمٓ عٓسٓقٓ) اور

حروف مدہ کو مد آتا ہے پس اس قاعدہ سے (حٰمٓ عٓسٓقٓ) اور (كٓهيٰعٓصٓ) میں عین کی یا کو مد نہ ہونا چاہئیے اسواسطے کہ ماقبل اوس کے مخالف حرکت ہے یعنے فتحہ ہے لیکن یہاں عین کو جرجوار کے جیسا اوس کے ماقبل کے اور مابعد ص کو مد ہونے سے عین کو بھی مد آیا ہے جیسے علم صرف میں جرجوار سے جر آتا ہے جیسے قولہ تعالے (اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ) میں الیم عذاب کی صفت ہونے سے منصوب ہونا چاہئیے لیکن وہ بجر جوار مجرور ہے ایسا ہی علم تجوید میں ع کو مد آیا ہے

قَاعِدَہ - یہ ہے کہ ہائے ضمیر واحد مذکر کا ماقبل و مابعد متحرک ہو تو اوس ہا کو صلہ کرتے ہیں یعنے اوسکے ماقبل ضمہ ہو تو اوس ہا کے بعد واؤ متصل کرکر اسکو پڑھتے ہیں جیسے کَانَہٗ ھُوْ اُس ضمہ کی علامت الٹا پیش ہے اور اگر اوس ہا کے ماقبل کسرہ ہو تو اوس ہا کے بعد یا زیادہ کرکے پڑھتے ہیں جیسے بہٖ اوس یا کے علامت کھڑا زیر ہے لیکن قولہ تعالے (وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا) میں ہائے ضمیر کو خلاف قاعدہ صلہ کیا گیا ہے اسواسطے کہ یہاں معنوی مناسبت کا لحاظ کیا گیا ہے یعنے اوسکے معنی میں خلود اور درازی ہونے سے اوس کے لفظ میں بھی ہا کو خلاف قاعدہ صلہ کرکے معنوی لفظی مناسبت کمطابق کئے ہیں جیسے علم صرف میں دَوَرَانٌ جَوَلَانٌ حَیَوَانٌ میں معنوی حرکت کے سبب سے تحرک اوسط اختیار کئے ہیں یعنے ان لفظوں کے معنی دَوَرَانٌ اطراف پھرنا جَوَلَانٌ دوڑنا حَیَوَانٌ جسم نامی متحرک بالارادہ ہے اللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

قَاعِدَہ یہ ہے کہ ہائے ضمیر متصل واحد مذکر کا ماقبل ہائے ساکن یا

کوئی حرف مکسور ہو تو اوس ضمیر کو مکسور پڑھنا جیسے فِیْهِ وَعَلَيْهِ لیکن قولہ تعالیٰ (وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝) میں ہا کو ضمہ ہے اسلئے کہ یہاں تفخیم لفظ جلالہ مقصود ہے یعنے اللہ کے لفظ کو پھر پڑھنا ھکذا ارشدنی سید القراء السید محمد تونسی رح۔

اسی قاعدہ سے قولہ تعالیٰ (وَمَا اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ) میں ہائے ضمیر کو کسرہ ہونا چاہئے لیکن ضمہ دیا گیا ہے اس لئے کہ یہاں اصل صیغہ کا لحاظ کیا گیا ہے کہ یہ اصل میں اَنْسَانِيْ یا کے فتحہ سے ہے یا کو ساکن کئے ہیں

قَاعِدَہ یہ ہے کہ ضمیر متصل واحد مذکر کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہونے سے اوس ضمیر کو ہائے مضموم پڑھنا جیسے اِنَّهٗ رَبَّهٗ لیکن قولہ تعالیٰ (قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ) میں تخفیف کے واسطے ساکن کرکے جهُوْ اِبِلٌ کے وزن پر لایا گیا ہے اور لیکن قولہ تعالے (وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ) میں تخفیف کے واسطے ہا کو ساکن کئے يَتَّقْهْ اِبْلٌ کے وزن پر ہوا بصری اور شعبہ رح اور قلاد رح کی قرارت میں ہا ساکن ہے لسے قرارت سے قِهْفُ اِبِلٌ کے وزن پر ہوتا ہے اور امام عاصم وغیرہ کے قرارت قاف کے سکون اور ہا کے کسرہ سے ہے انہوں نے تخفیف کے واسطے قاف کو ساکن کئے ہیں اصل میں يَتَّقِيْهِ ہے عامل جازم یعنے شرط کے سبب سے علامت جزمی سقوط حرف علت کے باعث یا گر پڑی تو يَتَّقِهِ قاف و ہا کے کسرہ سے ہوا پھر تخفیف کے واسطے قاف کو ساکن کئے تو يَتَّقْهِ ہوا واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ اتم۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

باب (۷) ہفتم

اس میں قرآن کے ایسے اشارات کا بیان ہے کہ جنسے معانی غیر موضوع لہٗ معلوم ہوتے ہین

ش ۱ - اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ آٹھ حرف ہیں اس میں یہ اشارہ ہے جو شخص حضور قلب سے اوسکو کہیگا اوس کے واسطے بہشت کے آٹھ دروازے کھلجاوینگے جس دروازے سے چاہے بہشت میں چلا جاوے۔

ش ۲ سورۂ فاتحہ کا شروع بِسۡمِ اللّٰهِ اور (اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ) سے ہونے میں اشارہ ہے کہ ہر کام ذیشان بزرگ کو اللہ کے نام اللہ کی تعریف سے شروع کرنا چاہیئے حدیث شریف میں وارد ہے کہ كُلُّ اَمۡرٍ ذِىۡ بَالٍ لَمۡ يُبۡدَأۡ بِاسۡمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبۡتَرُ وَ كُلُّ اَمۡرٍ ذِىۡ بَالٍ لَمۡ يُبۡدَأۡ بِحَمۡدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقۡطَعُ۔

ش ۳ سورۂ فاتحہ کے سات آیتین ہونے میں اشارہ ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کو سات سات آیتین یاد کرنی چاہیئین اس مضمون کی حدیث باب دوم میں مذکور ہوئی۔

ش ۴ سورۃ العلق کے شروع میں (باسم ربك) لانے سے اشارۃً حکم ہے کہ ہر سورہ کے آگے بسم اللہ پڑھنا چاہیئے کذا فی

صحیح البخاری والمدارک والکبیر۔

ش۵ (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ) سے ثابت ہے کہ قرآن ماہ رمضان میں نازل ہوا اور (اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ) سے ثابت ہوا کہ قرآن لیلۃ القدر میں اترا پس ان دو آیتون کے مضمون سے اشارہ ثابت ہوا کہ لیلۃ القدر ماہ رمضان میں ہے تفسیر احمدی۔

ش۵ لیلۃ القدر کے نو حرف ہیں اور یہ کلمہ سورۃ القدر میں تین جگہ آیا ہے اور تین نوے ستائیس ہوتے ہیں پس اس میں اشارہ ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسوین ماہ رمضان میں ہے تفسیر کلیم۔

ش۶ قال تعالیٰ (وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى) باتفاق مفسرین ثابت ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے شان میں وارد ہے وقال تعالیٰ (اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ) ان دونوں آیتوں کے مضمون ملانے سے اشارۃً ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیقؓ اللہ کے نزدیک سارے صحابہ سے بزرگ تر ہیں اکرم افعل التفضیل کا صیغہ وہ کئے چیزوں میں سے ایک فرد ہوتا ہے عموم نظر کرتے اکرم محمد رسول اللہ ہیں پھر مورد وشان نزول کے نظر کرتے ابوبکر صدیقؓ۔ ابوبکر اتقی الناس ہیں اور جو اتقی الناس ہے وہ اللہ تعالیٰ پاس اکرم الناس ہے پس حضرت ابوبکر اللہ تعالیٰ کے پاس اکرم الناس ہیں۔

ش۶ قال تعالےٰ (اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا) وقال (اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ) ان دونوں آیتوں کے مضمون میں اشارہ ہے ولی سالک بغیر عالم نہیں ہوتا۔ ع۔ کہ جز علم نتوان خدارا

شناخت۔

ش۸ قال تعالیٰ (وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ) وقال تعالیٰ (وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا) ان دونوں آیتوں کے مضمون سے اشارۃً ثابت ہے کہ حمل کی مدت چھ مہینے ہے۔ تیس مہینوں میں سے دو برس رضاعت کے وضع ہوں تو چھ مہینے حمل کے باقی رہے۔

ش۹ قال تعالیٰ (وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ) یہودی نصرانی عورت کے نکاح کے حلال ہونے میں اشارہ ہے کہ کافر نجس العین نہیں اگر کافر نجس العین ہوتا تو کافر عورت کو نکاح کر کے صحبت کرنا درست نہوتا جیسا حیض والی سے صحبت روا نہیں اور اپنی بی بی سے بیخانہ کی جگہ سے صحبت کرنا روا نہیں پس (اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ) سے نجاست باطن و اعتقاد مراد ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

ش۱۰ قولہ تعالیٰ (فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ) ماں کے واسطے ثلث مقرر کر باپ کا ذکر نہ کرنے میں اشارہ ہے کہ باپ عصبہ ہے۔

ش۱۱ قولہ تعالیٰ وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ یہ آیت شریف دودھ پلانیوالوں کی اجرت بچے کے باپ پر ثابت کرنے کو لائی گئی ہے اس میں اشارہ ہے کہ بچہ کا مالک والد ہے حدیث شریف میں وارد ہی انت ومالك لابيك اسی سبب سے باپ بیٹے کو مار ڈالے تو قصاص نہیں

ش۱۲ قولہ تعالیٰ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا مِنْ بُیُوْتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآئِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِکُمْ

اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوَاتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗ اَوْصَدِيْقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا۔ اس آیت شریف میں بیٹا بیٹی کا ذکر نہیں اشارۃ بیٹا بیٹی اَوْ بُيُوْتِكُمْ میں داخل ہیں اسواسطے کہ بیٹا بیٹی کا مال باپ کی ملک ہے جیسا کہ بارہوین اشارہ میں مذکور ہوا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب ۸ ہشتم

اس میں قرآن شریف کے نکات و مطالب نفیسہ لطیفہ بطریق سوال و جواب مذکور ہین۔ ہٰؤ ہٰؤ

سوال ۱۔ قرآن میں کسی عورت کا نام نہیں مگر بی بی مریم کا نام جابجا ہے اس کا کیا سبب ہے۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ اعلم اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ زوجہ کا نام لینا شوہر کے واسطے کافروں کے پاس اوس زمانہ میں عار و ننگ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ کے ابطال اعتقاد کے واسطے اپنی کتاب میں جابجا بی بی مریم کا نام لیا تا معلوم ہو کہ مریم اللہ تعالےٰ کی زوجہ نہیں ہیں اگر زوجہ ہوتیں تو انکا نام نہ لیتا۔

سوال ۲۔ قرآن شریف میں کسی صحابی کا نام نہیں حتی کہ خلفائے راشدین کا نام بھی نہیں ہے مگر زید بن حارث کا نام ہے اس کی کیا وجہ۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ اعلم زید بن حارث ایام جہالت کے غلامون مین سے تھے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید فرما کر آزاد کرکے اپنا متبنیٰ فرزند بنایا تھا لوگ ان کو حضرت کا فرزند کہتے تھے حضرت کی پھوپھیری بہن بی بی زینب سے انکا نکاح ہوا جب دونوں میں موافقت نہوی

تو زید نے بی بی زینب کو طلاق دیدی اور حضرت سرور عالم بی بی زینب کی خاطرداری سے ان کو اپنی نکاح میں لے آنے کی تردد میں تھے لیکن کفار کے طعن سے اندیشہ کرتے تھے آخر اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا یعنے پھر جب زید تمام کر چکا اپنی غرض بی بی زینب سے تو ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا۔ اسوقت کفار زید کو فرزند حقیقی ٹھہرا کر طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند کے زوجہ سے نکاح کیا ہے اللہ تعالےٰ نے ان کے رد میں فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ۔ یعنے محمدؐ تم مردون میں سے کسی کا باپ نہیں ہے پس اس صورت سے زید کو فرزند کہنا چھوڑ دیا گیا شاید اللہ تعالےٰ نے فرزندی کی نسبت چھوڑے جانے کے جبر نقصان میں ان کا نام قرآن میں ذکر فرمایا کہ قیامت تک ان کا نام قرآن میں تلاوت کیا جاوے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

سوال ۳۔ وہ کونسا نکاح قرآن سے ثابت ہے جو بغیر ایجاب وقبول و بغیر گواہون کے جائز ہو گیا۔

جواب۔ وہ بی بی زینب کا نکاح ہے جو حضرت سرور عالم سے ہوا تفصیل اوپر مذکور ہوئی۔

سوال ۴۔ قرآن شریف میں وہ کونسی دعا ہے کہ ایک صحابی کے سوائے اسکا مصداق کوئی صحابی نہیں ہوسکتا۔

جواب۔ وہ دعا یہ ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اور وہ صحابی حضرت ابوبکر صدیق کے سوائے کوئی صحابی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ کوئی صحابی ان ابواب کا جامع نہیں یعنے چالیس سال کی عمر میں ایمان لانا اور اس کے ماں باپ مومن ہونا اور اوس کی اولاد بھی مومن ہونا۔

سوال۵۔ قرآن میں وہ کون عتاب اور اللہ تعالےٰ کی خفگی کا سبب ہے جو تمام صحابہ اس میں داخل ہیں مگر ایک صحابی وہ خفگی کیا ہے اور ایک وہ صحابی کون ہے۔

جواب۔ وہ عتاب جنگ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے کے باب میں ہے اور وہ صحابی حضرت عمرؓ ہیں جنہوں نے فدیہ لینے کی رائے نہیں دی بلکہ سب کو قتل کرنے کی رائے دی۔ قَالَ اللہ تعالیٰ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ (دواعلمی ا) یعنے نہیں چاہیے نبی کو کہ اون کے پاس قیدی آویں جبتک خوب نہ مار ڈالیں۔

جنگ بدر کی فتح میں ستر کافر قید ہوے حضرت نے اون کے بارہ میں مشورہ فرمایا تو سب صحابہ رضؓ نے رائے دی کہ فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیے عمرؓ نے کہا سبکے سبکو مار ڈالنا حضرت نے فدیہ لیکر چھوڑ دیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور خطاے اجتہادی کے معافی ہوی اور حکم حاکم سے فدیہ کا مال جو لیا وہ حلال ہوا **ف** قاضی نے جھوٹی گواہوں سے کسی عورت کے نکاح کا حکم کیا تو وہ نکاح ثابت ہوا عورت باوجود گواہوں کے جھوٹ

جان نیکے مردے سے ہم بستر ہونا جایز ہے۔

سوال قرآن میں وہ کونسا حکم ہے جسپر ایک ہی شخص نے عمل کرکے ثواب کمایا اور قیامت تک کوئی شخص اس حکم کا ثواب نہ کماویگا وہ حکم اور وہ شخص کون ہے۔

جواب - وہ حکم صدقہ مناجات ہے اور وہ شخص حضرت علی کرم اللہ وجہٗ ہیں اس مجمل کی تفصیل یہ ہے کہ منافقین سرخروئی کے واسطے بیفائدہ باتیں حضرت سرور عالم کے کان میں راز کے طور پر کہتے اللہ تعالیٰ اون کے رد میں یہ حکم فرمایا (یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىکُمْ صَدَقَةً) اے ایمان والو جب تم رسول اللہ سے راز کہو تو صدقہ دو۔ منافقوں نے صدقہ دینا گوارا نہ کرکے حضرت کے ساتھ راز کے طور پر سرگوشی ترک کردی اس اثنا میں حضرت علی کو حضرت سرور عالم سے سرگوشی کی ضرورت ہوئی تھی تو اونہوں نے وہ ایک دینار جو اونکے پاس تھا تڑوا کے صدقہ دے کے حضرت سے سرگوشی کی چند روز کے بعد یہ صدقہ کا حکم منسوخ ہوگیا۔

سوال - قرآن میں وہ کونسا جانور مذکور ہے جسکو اللہ تعالے نے آدمی کی ہدایت کے واسطے روانہ فرمایا اور وہ کونسا آدمی ہے۔

جواب - وہ جانور کوا ہے اور وہ آدمی قابیل ہے حضرت آدم علی نبینا علیہ السلام کا بیٹا اس مختصر کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت آدم کی بی بی کے ہاں ایک حمل سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوتی تھی ان کی شریعت میں بھائی بہن کا نکاح جایز تھا حضرت آدم احتیاطاً ایک حمل کی بیٹی کا دوسرے حمل کے فرزند سے نکاح کردیتے تھے قابیل کے ساتھ کی بیٹی ہابیل کے

واسطے اور ہابیل کے ساتھ کی بیٹی قابیل کے واسطے تجویز فرمائی قابیل
راضی نہوا حضرت آدم نے فرمایا تم دونون اللہ کی نیاز کرو جس کی نیاز
منظور ہو اوس بیٹی کا اسکے ساتھ نکاح کر دونگا ہابیل کی نیاز کو آگ نے
آسمان سے آگے جلادیا قابیل نے حسد سے ہابیل کو مار ڈالا اور حیران ہوا
کہ اب اس مروے کو کیا کرون (فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ
لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ) یعنے پھر بھیجا اللہ نے ایک
کوے کو جو کھودتا تھا زمین کہ دکھاوے اسکو کہ کسطرح پوشیدہ کرے
اپنے بھائی کی لاش یعنے اللہ تعالیٰ نے ایک کوے کو روانہ فرمایا کہ اوسنے
قابیل کے سامنے ایک مرے ہوئے کوے کو دفن کیا قابیل نے بھی
اسکو دیکھ کے ہابیل کو دفن کر دیا۔

سوال - قرآن میں جابجا یعقوب علی نبینا وعلیہ السّلام کے اولاد یعنے
یہود کا ذکر بنی اسرائیل کے لفظ سے ہی کسی جائے یا بنی یعقوب
نہیں جیسے بنی آدم ہے اس کا کیا سبب ہے۔

جواب - اسرائیل کا معنی عبد اللہ ہے ایل اللہ تعالیٰ کا نام ہے یہود
بڑی سرکش ہونے سے اللہ نے انکو جابجا فرمایا کہ اے اللہ کے
بندے کے بیٹو اس میں یہ اشارہ ہے کہ تم اور تمھارے دادا جس سے
تم کو فخر ہے اور تمھارا نام اسکے نام کے طرف نسبت رکھتا ہے اس کے
نام سے بھی اللہ کی بندگی ظاہر ہے پھر تم اللہ کے احکام بجا لانے مین
کیون سرکشی کرتے ہو یہود کو یعقوب کہنے سے یہ اشارہ حاصل نہیں
ہوتا واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

سوال - کلا جس کا معنی ردع وزجر و توبیخ ہے مدینہ سور تو نہیں ہے

مدینہ سورتوں میں نہیں چنانچہ سورہ مریم اور سورہ مومنین اور سورہ الشعراء اور سورۂ السباء اور سورہ المعارج مکیہ سورتیں ہیں انمیں کلا آیا ہے اور سورہ المعارج کے بعد بارہ سورتوں میں کلا ہے وہ سبکے سب مکیہ ہیں الغرض کلا کسی مدینہ سورۃ میں نہیں ہے اسکا کیا سبب ہے۔

جواب - اللہ اعلم مدینہ سورتوں میں زجر و توبیخ کا حکم نہونے کا سبب یہ ہے کہ مدینہ طیبہ علی صاجبہا الف الف تحیۃ کے رہنے والے بڑے اہل اللہ نرم دل ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے احکام اور ان کی بستی میں نازل شدہ سورتوں میں زجر و توبیخ کا کلمہ نہیں فرمایا۔

سوال - سورۂ الرحمن میں (فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ) کی تکرار ایکیس جگہ اور سورۂ المرسلٰت میں (وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ) دس جگہ ہے اور سورۂ قمر میں (وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ) چار جگہ ہے اور سورۂ نمل میں (ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ) پانچ جگہ اور سورۂ روم میں (وَمِنْ اٰیٰتِهٖ) چھ جگہ اور (اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ) چار جگہ مکرر لانیکا کیا سبب۔

جواب - اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں جتانے اور غافلوں کو عذاب یاد دلانے کیواسطے تاکیداً بار بار آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ بیان فرمائی ہے۔ جیسے کوئی مالک کسی اپنے غلام کو جو بڑی تکلیف خواری خرابی میں تھا خرید کرے اور غلام آسودہ ہوکے مالک کی خدمت سے غافل اور نڈر ہوجاوے ایسی حالت میں مالک اسکو اپنے احسانات اور قدرت عذاب جتاتا ہے تا غلام متنبہ ہو کیا میں نے تجھکو رنج والم سے چھڑا کر تربیت نہیں کیا اب تو وہ بھول گیا اور کیا میں نے تجھکو اپنے باغوں اور مال متاع پر اختیار نہیں دیا

اب تو غافل ہوتا ہے اور کیا میں نے تیری تزویج نہیں کر وادی اور تیرے جورو بچوں کو پرورش نہیں کیا اور پھر تجھپر اگلی سی تکلیف ڈال سکتا ہوں علی ہذا القیاس اور سورہ مرسلت میں بھی اسیطرح کی تہدید و تخویف ہے اور سورہ قمر میں قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے اور سیکھنے اور سکھانے کے واسطے تاکید ہے اور سورہ نمل میں اثبات توحید اور ابطال شرکت کی تکرار ہے اور سورہ روم میں اثبات قدرت الٰہی و نعمتہائے نا متناہی کے بیان کے واسطے تکرار ہے۔

سوال ۱۱ - سورۃ الناس میں لفظ ناس پانچ جگہ تکرار سے لایا گیا ہے اس میں کیا بھید ہے۔

جواب - ناس سے مراد جدا جدا ہے معنی میں تکرار نہیں ہے پہلے ناس سے مراد اطفال ہیں کہ وہ ربوبیت کے صفت کے طرف زیادہ محتاج ہیں دوسری ناس سے جوان لوگ ہیں کہ بادشاہت کے احکام بجالانیسے انکو زیادہ تعلق ہے تیسرے ناس سے بوڑھے مراد ہیں کہ ان کو الہیت یعنے خدا کی معبودی کی صفت سے زیادہ تعلق ہے کہ اپنی باقی عمر بندگی میں گزارنی بوڑھوں کو ضرور ہے چوتھے ناس سے عموما سب آدمی مراد ہیں اور پانچوین ناس سے مفسدین مراد ہیں جو لوگوں کو برے کاموں پر ورغلاتے ہیں۔

سوال ۱۲ - سورہ شعرا میں ہر آیت کے قصہ میں (اخاہم) مذکور ہے مگر شعیب کے قصہ میں (اخاہم) مذکور نہیں اسکا کیا سبب ہے۔

جواب - سورہ شعراء میں ہر نبی ؑ اپنے قبیلہ ہجد پر بھیجا گیا سو قصہ ہے مگر شعیب ؑ اصحاب ایکہ کے بھائی نہیں تھے اسلئے اونکے نام کے ساتھ اخاہ نہیں آیا ہے اور سورہ اعراف و الی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا آیا ہے۔

سوال۱۳۔ وہ کونسے معجون ہے جو قرآن کے آیتون سے ثابت ہے اور ہر مرض کی شفا ہے۔

جواب۔ وہ مہر کے مبلغ۱ جو عورت مرد کو بخش دیوے اور شہد۲ اور بارش۳ کا پانی عورت کے مبلغ مہر کا شہد خرید کرنا اور اسکو بارش کے پانی میں ملا کر پینا شفا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ اٰتُو النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗـــًٔـا مَّرِيْۗـــــًٔا و قال تعالیٰ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ وَ قَالَ تَعَالٰی وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ (۱۳)

سوال۱۴۔ قرآن شریف میں جابجا سموات جمع کے صیغہ سے آیا ہے اور ارض مفرد کے صیغہ سے حالانکہ آسمان بھی سات اور زمین بھی سات قال تعالیٰ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ پس ارض کو مفرد ہی لانے کی کیا وجہ۔

جواب۔ سات آسمان میں ہر ایک آسمان کی ماہیت جدا ہے اور ہر ایک طبقہ میں فاصلہ ہے برخلاف زمین کے کہ اسکے کل طبقات کی ایک ہی ماہیت ہے اور درمیان ہر طبقہ کے فاصلہ نہیں گویا زمین کے ساتون طبقات ایک ہی ہیں اسلئے صیغہ مفرد لایا گیا ہے اور یہ بھی ایک وجہ ہے کہ عرب کے زبان میں بعض جمع کے صیغے غیر فصیح ہیں از انجملہ ارض کہ اس کی جمع مطرد

اراضی اور جمع شاذ اَرَضُوْنَ ہر دو غیر فصیح ہیں ان وجوہ سے ارض میں صیغہ مفرد مستعمل ہوا ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۱۵ - قرآن شریف میں جا بجا نور صیغہ مفرد آیا ہے انوار بصیغہ جمع کہیں نہیں آیا اس کی کیا وجہ۔

جواب - عرب کی زبان میں بعض مفرد فصیح ہیں اور ان کی جمع غیر فصیح ہیں اور ان کی جمع غیر فصیح شاید (نورہا اور انوارہا) اسی قبیل سے ہو اور نور ایمان واحد ہے وحدانیت کے طرف اشارہ ہے۔

سوال ۱۶ - قرآن شریف میں ریح مفرد کی صیغہ سے عذاب کے مقام میں مستعمل ہے قَالَ تعالیٰ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا اور ریاح جمع سے رحمت کے مقام میں مستعمل ہے قال تعالیٰ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ - علی ہذ القیاس اور مقامون میں بس اسطرح کے استعمال کی کیا وجہ۔

جواب - عربی زبان میں ریح مفرد کا صیغہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا عذاب بہ نسبت رحمت کے کمتر ہے اسلئے صیغہ مفرد عذاب کے واسطے مستعمل ہوا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ تر ہے پس جمع کا صیغہ رحمت کے واسطے مناسب ہوا۔ سبقت رحمتی علےٰ غضبی۔ سورۂ فاتحہ قرآن کا خلاصہ ہے اس میں پانچ جگہ رحمت اور ایک جگہ غضب مذکور ہے۔

سوال ۱۷ - قرآن شریف میں لیل مقدم اور نہار مؤخر آنیکا کیا وجہ۔

جواب - اللہ اعلم لیل آفرینش و پیدائش میں مقدم ہے اور نہار بعد اس کے اسی سبب سے روزہ کی ابتدا بھی لیل سے ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَوَاعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وارد ہے۔

۱۸
سوال۔ قرآن میں جابجا مذکر مقدم اور مؤنث موخر ہے مگر۔ الزانیۃ والزانی میں مؤنث مقدم ہونیکا کیا وجہ۔
جواب۔ اللہ تعالیٰ اعلم چونکہ عورت بسبب زینت وغیرہ کے باعث ہوتی ہے زنا کے واسطے اسلئے جزا و سزا میں مقدم کی گئی ہے۔
۱۹
سوال۔ قرآن شریف میں جابجا مرد کا حال پہلے ہے عورت کا حال بعد ہے مگر (یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ) میں عورت کا حال پہلے رہنیکا کیا سبب ہے۔
جواب۔ اوپر کی آیت لفظ کفور پر تمام ہوی ہے اس لئے یہ آیت ذکور کے لفظ پر تمام ہوئی لفظ اناث مقدم اور لفظ ذکور مؤخر ہوا ہے یہ رعایت فواصل ہے۔
۲۰
سوال۔ وہ کون سورہ ہے جس میں اسکا نام مذکور نہیں۔
جواب۔ وہ سورۂ اخلاص ہے۔
۲۱
سوال۔ وہ کون سورہ ہے جس میں ایک ہی کسرہ ہے۔
جواب۔ وہ سورۂ اخلاص ہے۔
۲۲
سوال۔ وہ کونسی آیت ہے جس میں سب اٹھائیس حروف مذکور ہیں۔
جواب۔ وہ آیت قطب ہے ثم انزل علیکم۔
۲۳
سوال۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا کہ قرآن کی آیتوں میں سب سے بڑی کونسی آیت ہے۔
جواب۔ صحابی نے عرض کیا کہ آیت مداینۃ ہے۔ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اِذَا تَدَایَنْتُمْ الخ۔
۲۴
سوال۔ سب سے بڑی کونسی سورۃ ہے۔

جواب۔ سورۂ بقرہ۔

سوال۔ سب سے بڑا کونسا رکوع ہے۔

جواب۔ عفا اللہ عنک سورہ براءۃ کا ساتواں رکوع۔

سوال۔ قرآن شریف میں وہ کونسا وقف ہے جس کے کوئی علامت نہیں اور وہاں وقف کرنا ہے۔

جواب۔ وہ وقف سورۃ الحج کے چھٹے رکوع میں صلوات کے تا پر وقف کرنا ہے حالانکہ وہاں کوئی علامت وقف کی نہیں ہے۔ منار الہدیٰ میں لکھتے ہیں۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ۔ لَیْسَ بِوقف لان قَوْلَہٗ لَھُدِّمَتْ جواب لو وصَلَوٰتٌ جائز۔ ثم یبتدی ومساجد باضمار خبر ای ومساجد کذلک ای باعادۃ الفعل للتنصیص ای لَھُدِّمَتْ لان اللہ خص المساجد لذکر اللہ ص ۱۶۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب نہم

اس میں قرآن کے متعلق حکایات لطیفہ مرقوم ہیں

حکایت۔ ایک حافظ ہمیشہ تلاوت کرتے تھے جب نیند سے اٹھتے جہاں سے چھوڑتے وہاں سے شروع کرتے مرتے وقت (لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ) پڑھا اسکی روح قبض ہوئی جب قبر میں منکر نکیر نے اسکو سوال وجواب کے واسطے اٹھایا اس کے زبان پر عادت کے موافق جاری ہوا کہ (اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ) یعنے مین ایمان لایا تمھارے رب پر میری بات سنو۔ سبحان اللہ قرآن پڑہنے کی عادت ایسے موقع پر موجب بخشش ہے۔

حکایت۔ ابوعمر قاری رحمہ اللہ (وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ) مین لِیَ کے یائے متکلم کو فقط فتح سے پڑھتا تھا اور (وَمَالِیَ لَآ اَرَی الْھُدْھُدَ) میں یائے متکلم کو کبھی فتح اور کبھی سکون سے پڑھتا تھا ایک شخص نے اعتراض کیا (وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ) میں سکون کو ترک کرنے کی کیا وجہ ہے کہا کہ سکون اخت وقف ہے یعنی سکون وقف سے متشابہت رکھتا ہے (وَمَالِیْ) پر وقف کا شبہ ہونے سے (لَآ اَعْبُدُ) سے فصل ہونیکا شبہ ہوتا ہے اس شبہ لفظی سے معنی میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ (میں اللہ کی بندگی نہیں کرتا)

ف - جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن میں ایسے ہی لحاظات اور ایسے ہی تحقیقات ہیں -

حکایت - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وعظ میں مہر زیادہ مقرر کرنیسے منع فرمایا ایک عورت نے کہا اے عمر رض) اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے (وَاٰتَیۡتُمۡ اِحۡدٰىهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَیۡـًٔا) یعنی اور دو تم کسی ایک عورت کو ان میں سے ڈھیروں مال تو واپس مت لو اللہ تعالےٰ تو ڈھیروں مال یعنے بیل کا چمڑا بھر کر اشرفی عورتوں کو مہر میں دینے کو جائز رکھا ہے اور واپس مت لو فرمایا اور آپ مہر زیادہ باندھنے سے منع کرتے ہیں حضرت نے اعتراف کیا اور کہا کہ سبحان اللہ کہ عورت بھی عمر کو مسائل شرع سے آگاہ کرتی ہے

ف - قرآن کو اللہ تعالیٰ نے آسان عبارت و مضامین میں بیان فرمایا ہے مگر شوق تلاوت نہونے سے غفلت کا پردہ پڑا ہے اسکو دشوار سمجھتے ہیں یہ تحقیق باب اول میں مذکور ہے -

حکایت - عبد اللہ بن مبارک نامی ایک بزرگ نے حجاز کے راستہ میں ایک بڑھیا کو دیکھا کہ زمین پر پڑی ہوئی ہے ان کو ترس آیا اور استفسار حال کی ضرورت سمجھے بڑھیا نے آپ کے ہر سوال کے جواب میں قرآن شریف کی آیت پڑھنے پر اکتفا کیا جس سے آپ کو بے انتہا حیرت ہوئی اور آپ اپنے کمال علم و زہد انگشت بدندان اور سر بگریبان رہگئے عبد اللہ بن مبارک السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ (بڈھیا) سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ترجمہ سلام بولنا ہے پروردگار مہربان کے طرف سے بجائے وعلیکم السلام کے بڑھیا نے یہ قرآن شریف کی آیت پڑھکر جواب سلام ادا کیا اور کلام و خطاب سے محترز رہے - (عبد اللہ بن مبارک) بڑی بی اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے

یہاں جنگل میں پڑی ہوئے کیا کر رہے ہو (بڑھیا) مَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ۔ ترجمہ جسکو اللہ راستہ بھلاوے اسکو کوئی رہنما نہیں مطلب یہ تھا کہ میں گم کردہ راہ ہوں قافلہ نکل گیا ہے میں تنہا رہگئی عورت کی ذات تنہا سفر کرنے سے معذور ہوں اسلئے یہاں پڑی ہوئی ہوں (عبداللہ بن مبارک) ان کا مطلب سمجھ گئے اور پوچھا آپ کہاں جانا چاہتے ہیں عبداللہ بن مبارک کو غالبًا یہ خیال ہوگا کہ اس سوال کے جواب میں ضرور گھر کا اتا پتا بتلائیں گے اور کلام کرینگے مگر بڑی بی کا جواب ملاحظہ ہو۔ (بڑھیا) سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى ترجمہ۔ پاک ہے وہ ذات جو راتوں رات لیگیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے بیت المقدس تک عبداللہ بن مبارک سمجھے کہ حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر بیت المقدس جانا چاہتی ہے (عبداللہ بن مبارک) یہاں کب سے پڑی ہوئی ہیں (بڑھیا) ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا۔ تین دن تین رات سے یہاں برابر موجود ہوں (عبداللہ بن مبارک) آپ کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نظر نہیں آتی آخر کیا کھاتی پیتی ہو۔ (بڑھیا) هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ط وہ اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے (عبداللہ بن مبارک) اچھا وضو کاہے سے کرتی ہو (بڑھیا) فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا پانی نہ پاؤں تو پاک مٹی سے تیمم کرو مطلب یہ ہے پانی نہیں ملا تو تیمم کرلیتی ہوں (عبداللہ بن مبارک) میرے پاس کچھ کھانا موجود ہے اگر آپ کھائیں تو میں حاضر کروں اس سوال کے جواب میں یقین تھا کہ قرآن شریف کی آیت پر اکتفا نہو سکیگا ضرور لایا نعم کہنا پڑیگا مگر جواب ملاحظہ ہو (بڑھیا) ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ۔ پھر روزہ رات تک پورا کرو مطلب یہ ہے کہ روزہ سے ہوں (عبداللہ بن

مبارک) بڑی بی یہ تو رمضان المبارک کا مہینہ نہیں ہے (بوڑھیا) وَمَنْ
تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ جو خوشی سے نیک کام کرے اللہ تعالیٰ
اسکا شکر گذار اور دانائی حال ہے یعنی گو رمضان نہیں ہے مگر نفل روزہ سے
کسنے منع کیا ہے (عبد اللہ بن مبارک) سفر میں تو رمضان المبارک کے روزوں
کے افطار کی اجازت ہے چہ جائے کہ نفل روزہ (بوڑھیا) وَاَنْ تَصُوْمُوْا
خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ روزہ رکھنا تمھارے لئے
اچھا ہے اگر تم جانتے ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جبکو سفر میں روزہ رکھنے کی برداشت
ہو تو اسے روزہ رکھنا بہتر ہے (عبد اللہ بن مبارک) تنگ آ گئے تو ناچار
صاف صاف کہا۔ عبد اللہ بن مبارک جس طرح میں آپ سے کلام کرتا ہوں
آپ مجھ سے ایسے کلام کیوں نہیں کرتے۔ شعر۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب ❊ کچھ تو ہے جبکی پردہ داری ہے

(بوڑھیا) مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ انسان
منھ سے کوئی بات نہیں نکالتا ہے مگر اس کے پاس ایک نگہبان فرشتہ لکھنے والا ہے
یعنی ہمارے الفاظ زبان سے نکلکر معدوم ہو جاتے ہیں مگر خدا کے فرشتے
ان کو نامۂ اعمال میں لکھتے ہیں قیامت میں یہ دفتر بھی کھلیگا اور محاسبہ ہوگا
مجھے اپنی زبان پر اطمینان نہیں مبادا لغزش ہو کوئی کلمہ ایسا نکلے کہ جس پر
مجھ سے مواخذہ ہو اس لئے میں نے کلام ترک کر دیا ہے اور دفع ضرورت
کے لئے قرآن مجید کی آیت پڑھ دیتی ہوں ع چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ
دو کار۔ کوئی سمجھے تو فھو المراد نہ سمجھے تو میرا ثواب تو کہیں نہیں گیا۔
(عبد اللہ بن مبارک) آپ کس قبیلہ اور کس خاندان کی خاتون ہیں یہ سنکر
بڑی بی سنبھل کر اوٹھیں اور کہا (بوڑھیا) وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ

عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔ جس بات کی تجھ کو خبر نہیں اس کے پیچھے مت پڑ بیشک کان اور آنکھ اور دل سب سے پرسش ہوگی مطلب یہ ہے کہ آپ کیوں اپنا اور میرا وقت ضایع کرتے ہیں فضول باتوں سے کیا نفع وقت کی قدر کرو بےضرورت پوچھ گچھ اچھی نہیں ہے

شعر

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

عبداللہ بن مبارک کو عبرت ہوئی تھرا گئے اور عفو تقصیر کی درخواست کی۔ (عبداللہ بن مبارک) مجھ سے خطا ہوئی معاف فرمائیے۔ (بوڑھیا) لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ۔ اب تم پر کوئی الزام نہیں اللہ بخشے تم کو (عبداللہ بن مبارک) اگر منظور فرمائیں تو میں آپ کو اپنے ناقہ پر سوار کر کے قافلہ تک پہنچا دوں (بوڑھیا) وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ۔ جو نیک کام تم کرو اللہ اسکو جانتا ہے مطلب یہ ہے کہ ہاں پہنچا دو خدا تم کو جزائے خیر دیگا۔ (عبداللہ بن مبارک) میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھا دیا۔ (بوڑھیا) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ مومنوں سے کہدو کہ اپنے آنکھیں غیر محرم عورتوں سے بند کرلیں مطلب یہ ہے کہ تم منہ پھیر لو آنکھیں بند کرلو تاکہ میں سوار ہو جاؤں (عبداللہ بن مبارک) میں نے آنکھیں بند کرلیں آپ سوار ہو جائیں۔ جب بڑی بی نے چڑھنے کا قصد کیا تو اونٹنی بدک گئی اور بڑی بی کے کپڑے کجاوے کی لکڑی میں اٹک کر پھٹ گئے تو کہا (بوڑھیا) وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ جو تم کو مصیبت پہونچتی ہے تمھارے اعمال کا بدلا ہے (عبداللہ بن مبارک)

ہیں نے عرض کیا ذرا صبر کیجئے میں اونٹنی کے دھنگنا لگادوں گھٹنہ باندھ دوں
تاکہ پھر شرارت نہ کرے (بوڑھیا) فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ۔ سکھادی ہم نے
حکومت اور فیصلہ سلیمان کو مطلب یہ ہے کہ خدا نے آدمی کو تمام باتیں سکھلا دیے
ہیں جانوروں کو مسخر کردیا ہے ان کے قابو میں لانے کے تدابیر سمجھا دیے ہیں
بہت اچھا دھگنا لگائی (عبداللہ بن مبارک) میں نے اونٹنی کو دھگنا لگایا اور
کہا سوار ہوجیے سوار ہوتے وقت کہا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا
وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پاک ہے وہ
ذات کہ جانوروں کو ہمارا مطیع کردیا حالانکہ ہم ان کو بسمیں نہیں لا سکتے تھے اور ہم
اپنے پروردگار کے طرف لوٹنے والے ہیں (عبداللہ بن مبارک) جب بڑی بی
سوار ہوگئیں تو میں نے اونٹنی کی مہار پکڑ کے باواز بلند کچھ پڑھتا ہوا آگے
تیز چلنے لگا۔ (بوڑھیا) وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ
درمیانی چال چلو اور آہستہ پڑہو (عبداللہ بن مبارک) میں آہستہ آہستہ چلنے
لگا اور پست آواز سے گنگنا کر شعر پڑھنے لگا۔ مسافر کو کسی شغل سے قطع سفر
میں اعانت ہوتی ہے باتیں کرنا یا شعر پڑھنا بھی سہولیت کا سبب ہوتا ہے۔
بالخصوص عرب میں مسافر کا شعر پڑھنا اونٹوں کے لئے چستی و چالاکی کا چلتا ہوا نسخہ
ہے۔ عرب کے آدمی حدی پڑھتے ہیں جن سے اونٹوں میں ولولہ جوش تیزی پیدا
ہوتی ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ کا یہ مصرعہ۔ اشتر بشعر عرب درحالت است و
طرب ؛ اسی طرف مشیر ہے۔ ابن مبارک کے زہد و ورع کو ملحوظ رکھتے ہوے یہ سمجھ
میں نہیں آتا کہ اونھوں نے فضول ولایعنے اشعار پڑھے ہوں مگر بوڑھیا چونکہ
مطلق کلام کرنیکو ہے پسند نہ کرتی تھی اس لئے اسکو اشعار کیونکر پسند آتے ابن
مبارک سے فرمایا (بوڑھیا) فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ پڑھو جو

قرآن سے تم کو آسان ہو۔ (عبداللہ بن مبارک) بیشک بھلائی کا وافر حصہ آپکو عطا ہوا ہے (بوڑھیا) وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ۔ نہیں پند پذیر ہوتی مگر عقل والے تھوڑی دور (عبداللہ بن مبارک) نے خموشی سے راستہ طے کیا پھر جو کچھ خیال آیا تو کہا (عبداللہ بن مبارک) کیا آپکا شوہر زندہ ہے (بوڑھیا) لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔ فضول باتوں سے سوال نہ کرو اگر بتلادئے جائیں تو تم کو ناگوار ہوگا (عبداللہ بن مبارک) سوال کرتے کرتے تنگ آگئے تو اب لب پر مہر خاموشی لگائی اور خدا خدا کرکے قافلہ میں پہونچے اور بوڑھیا سے کہا (عبداللہ بن مبارک) تبلائیے اس قافلہ میں آپ کا کون عزیز ہے (بوڑھیا) اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ مال اور اولاد زینت دنیا کی ہے مطلب یہ ہے کہ اس قافلہ میں میری اولاد ہے (عبداللہ بن مبارک) آپ کا اتا پتا تبلائیے ایا سفر حج میں انکو کوئی خاص امتیاز ہے (بوڑھیا) وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ بتائے ہم نے نشان اور پتے اور تاری سے لوگ راہ پاتے ہیں عبداللہ ابن مبارک سمجھے کہ وہ رہنمائی قافلہ میں تلاش شروع کی چھولداریوں اور گمٹی دار خیموں کے شتروں میں گئے جہاں راہنمائی قافلہ فروکش تھے اور بوڑھیا سے دریافت کیا عبداللہ بن مبارک تبلائیے یہاں آپ کا کون شناسا اور واقف ہے (بوڑھیا) وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ۔ اللہ نے ابراہیم کو دوست بنا لیا اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا ای یحیٰی کتاب کو قوۃ سے پکڑ ان آیتوں سے بڑی بی نے تین ناموں کے طرف اشارہ کیا۔ عبداللہ بن مبارک نے مدعا سمجھکر ابراہیم اور موسیٰ اور یحیٰی کو پکارنا شروع کیا ناگاہ چند خوبصورت

چودھویں رات کے سے چاند سامنے آئے اور ملاقات کئے بڑی بی کو تارا جب اطمینان سے بیٹھ گئے تو بڑی بی نے ان سے کہا (بوڑھیا) فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ اپنے کسی آدمی کو دام دیکر بازار بھیجے کہ دیکھ بھال کر اچھا کھانا لائے (عبداللہ بن مبارک) یہ سنکر ان میں سے ایک بازار کو گیا اور کھانا خرید کر لایا اور میرے سامنے رکھا تو بڑی بی نے کہا۔ (بوڑھیا) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ۔ کھاؤ پیو رچتا پچتا اس کے عوض میں جو پہلے دنون میں تم نے آگے بھیجا مطلب یہ ہے کہ سفر میں کھانے پینے کی تکلیف اٹھائی ہے تم نے ہم پر احسان کیا ہے اس کے عوض یہ ہدیہ پیش ہے احسان کا بدلہ احسان ہے۔ بسم اللہ کیجئے (عبداللہ بن مبارک) میں نے ان لوگون سے مخاطب ہوکر کہا کہ کھانا ہرگز نہ کھاؤنگا تاوقتیکہ آپ مجھے ان بڑی بی کا حال نہ بتلائیں کہ یہ کون ہیں اور میرے آپکی طرح کلام کیوں نہیں کرتے۔ تو ان لڑکوں نے کہا کہ یہ ہماری مادر مشفقہ ہیں چالیس سال سے کلام کرنا چھوڑ دیا ہے قرآن شریف کے آیات سے ہی اپنی مدعا پر ایما اور اشارہ کرتے ہیں کہ مبادا کوئی ایسا کلمہ زبان سے صادر ہو جیپر مواخذہ قیامت میں ہو اور خدائے مہربان ناخوش ہو جائے یہ حال معلوم ہوکر عبداللہ بن مبارک کو عبرت ہوئی اور کہا خدائتعالے جو چاہے اسپر قادر ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے عطا کرے وہ بڑے فضل والا ہے۔

حکایت ۔ حجاج اپنے محل کے شاہ نشین میں بیٹھا ہوا تھا اس عرصہ میں

ایک لڑکا حاضر کیا گیا اُس کی عمر دس بارہ سال کی تھی اور اس کے چوٹیاں
کمر تک چھٹے ہوئے تھیں جب حجاج کے سامنے آیا نہ اوس کی کچھ پروا کی
نہ خوف ناک ہوا شاہ نشین کے نقش ونگار کو دیکھنے لگا پھر پڑھا اَتَبْنُوْنَ
بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ
کیا بناتے ہو تم ہر بلند جائے پر بڑی عمارت کہ کھیلو آپس اور پکڑتے ہو تم کارخانے
شاید کہ تم ہمیشہ رہوگے حجاج جو ٹیکا لگا کر بیٹھا تھا سیدھا ہوا اور کہا اے لڑکے
میں تجھکو عقلمند اور چالاک پاتا ہوں کیا تو نے قرآن کو حفظ کیا ہے کہا کیا میں اس کے
ضایع ہونے سے ڈرتا ہوں جو اس کی حفاظت کروں حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ جس چیز کا اللہ تعالی محافظ
ہے دوسرے کی حفاظت کی کیا حاجت حجاج نے کہا کیا جمع کیا ہے تو نے قرآن کو
لڑکے نے کہا کیا وہ پراگندہ تھا جو میں اس کو جمع کرتا قال اللہ تعالی - اِنَّا
اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ہم نے اتارا ہے اس قرآن کو مجموع
لیلۃ القدر میں حجاج نے کہا کیا استوار کیا تو نے قرآن کو کہا کیا اللہ تعالی نے
اس کو مستحکم واستوار نہیں اتارا كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ
یہ کتاب استوار کی گئی اس کے آیات اور جدا کی گئی حجاج نے کہا کیا پشتی کی
تو نے قرآن کی کہا اللہ کی پناہ کہ قرآن اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالوں حجاج نے
کہا خرابی ہو تجھکو اور ہلاک کرے خدا تجھکو کس طور سے پوچھوں کہا تیری اور
تیرے فوج کی خرابی ہو جو کچھ کیا بھر لیا تو نے قرآن کو اپنے سینہ میں حجاج نے
کہا کچھ پڑھکر سناؤ سنے شروع کیا - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ
وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا -

حجاج نے کہا تیری خرابی ہو جیو قرآن میں تو یَدْخُلُوْنَ ہے کہا گذشتہ زمانے
میں داخل ہوتے تھے اور اس زمانے میں نکلنے گئے حجاج نے کہا اس کا
کیا سبب کہا تیری بدکاری کے سبب سے کہا افسوس ہے تجھکو بھلا کیا تو جانتا
ہے کہ تو کس کے ساتھ بات کر رہا ہے کہا ہان جانتا ہوں میں کہ شیطان حجاج
کے ساتھ بات کر رہا ہوں حجاج نے کہا اے بدبخت کس نے پرورش کیا ہے
تجھکو کہا جس نے پیدا کیا تجھکو کہا حجاج نے کہ تیری مان کون ہے کہا جس نے
مجھ کو جنا حجاج نے کہا تو کہاں پیدا ہوا اور کہاں بڑا ہوا کہا بعض جنگلون
میں کہا حجاج نے اے بدبخت کیا تو دیوانہ ہے کہ میں تیرا علاج کرواؤن
کہا اگر میں دیوانہ ہوتا تو تیرے فضل کا امیدوار ہوکر اور تیرے عذاب سے
ڈر کر تیرے سامنے کھڑا رہتا کہا حجاج نے کیا کہتا ہے تو امیرالمومنین کی شان
میں کہا اللہ کی رحمت ہو جیو ابوالحسن پر کہا حجاج نے میں یہ نہیں پوچھتا۔ بلکہ
عبدالملک بن مروان کا حال پوچھتا ہون۔ کہا فاسق فاجر پر اللہ کی لعنت ہوجیو
کہا حجاج نے ارے بدبخت لعنت ہونے کا کیا سبب کہا ایسا برا کام کیا جس سے
آسمان و زمین بھر گئے ہیں کہا حجاج نے وہ بُرا کام کیا ہے کہا وہ عمل دار بنایا
تجھکو اپنے رعیتوں پر حلال جانتا ہے تو لوگوں کے مال کھانے کو اور حلال
جانتا ہے تو ان کے مار ڈالنے کو پس متوجہ ہوا حجاج اپنے امیرون کے طرف
کہ کیا رائے دیتے ہو تم اس لڑکے کے باب میں سب نے عرض کی اس کو
قتل کیا جائے یہ بیشک فرمانبرداری سے منھ پھیرا ہے اور جماعت سے
نکل گیا ہے لڑکے نے کہا تیرے بھائی فرعون کے امیر تیرے امیروں سے
اچھے تھے اس سبب سے کہ اونہوں نے فرعون کو کہا موسیٰ اور ہارون کے
باب میں اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ تو اسکو اور اس کے بھائی کو مہلت دے اور

یہ مشورہ دیتے ہیں بغیر مہلت کے میرے مار ڈالنے کا اللہ کی قسم ہے اسوقت
قایم ہوگئی دلیل اللہ کے روبرو جو جباروں کا بادشاہ ہے اور تکبر کرنے
والوں کو ذلیل کرنے والا ہے حجاج نے کہا ادب سے بات کر مبادا تیری مساکی
کوئی آفت تجھ پر لائی بنی چاہ ہزار دینار تجھکو دیئے جاینگا حکم صادر کیا ہے لڑکے نے کہا
مجھکو درہموں کی کچھ حاجت نہیں سفید کردے اللہ تیرے منھ کو اور اونچے
کردے تیرے ٹخنوں کو حجاج نے امیروں سے پوچھا کیا تم اس بات کا
مطلب جانتے ہو اونھوں نے عرض کیا کہ آپ خوب جانتے ہیں حجاج نے
کہا کہ لڑکے نے جو یہ کہا کہ (سفید کرے اللہ تیرے منھ کو) اس سے اوس کی
مراد یہ ہے کہ تو اندھا ہوجاوے اور تو کوڑھ میں مبتلا ہوجاوے اور اس قول سے
کہ (بلند کرے اللہ تیرے ٹخنے) ارادہ کرتا ہے میرے لٹکائے جانے کا
اور سولی دیئے جانے کا پھر لڑکے سے پوچھا کہ جو مطلب میں نے بیان کیا
وہ صحیح ہے یا غلط لڑکے نے کہا ہلاک کرے اللہ تجھکو تو بڑا منافق ہے
اور بڑا سمجھ والا ہے حجاج اس بات سے بہت غضبناک ہوگیا اور حکم کیا اسکے
مار ڈالنے کا اوسوقت رقاشی بھی حاضر تھا اوس نے عرض کی آپ کو اللہ
سلامت رکھے یہ لڑکا مجھکو بخش دیجیے حجاج نے لڑکا اسکو بخش دیا اور کہا کہ
اس میں تجھکو برکت نہوگی لڑکے نے کہا میں نہیں سمجھتا تم دونوں میں بڑا
احمق کون ہے کیا بخش نے والا موت کا جو آپہونچی تھی یا بخشش مانگنے والا
موت سے جو کہ ہنوز آئی نہ تھی رقاشی نے کہا میں نے تو تجھکو موت سے بچایا اور تو
اوس کے بدلے ایسی بڑی بات کہتا ہے لڑکے نے کہا اگر میری قسمت میں
سعادت ہے تو شہادت میرے لئے مناسب ہے۔ قسم ہے اللہ کی مار ڈالا
جانا مجھکو اچھا ہے اپنے لوگوں کے پاس خالی ہاتھ جانے سے یہ سنکر حجاج نے

اوس کو انعام دینے کا پھر حکم دیا اور کہا اے لڑکے ہم نے تیرے لئے
ایک لاکھ درہم کا حکم دیا ہے اور تیری جوانی پر رحم کیا کہ تیری چالاکی کے
سبب سے معاف کیا پھر جاکوں سے ایسی بیباکی نہ کیجیو شاید دوسرے
موقع میں تجھ پر اس طرح رحم نہ کیا جاوے لڑکے نے کہا عفو اللہ کے ہاتھ
میں ہے اور شکر بھی اسی کے لئے ہے نہ تیرے لئے اور خدا نہ کرے آیندہ
تیری اور میری ملاقات ہو پھر اٹھکر چلا چوبدار اوس کو انعام کے واسطے لے گئے
حجاج نے کہا اوسکو چھوڑ دو اللہ کی قسم مینے کوئی اس سے زیادہ دل کا دلیر
اور اس سے زیادہ فصیح بات کرنیوالا نہیں دیکھا اور میرے سر کی قسم میں نے
کوئی اس جیسا کبھی نہیں دیکھا اور وہ بھی مجھ جیسا کیکو نہ پائیگا۔ فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بابِ دہم

میں قرآن شریف کے خصایص ذکر ہیں

(۱) قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ فصاحت و بلاغت میں ایسی کوئی کتاب نہیں قَالَ تَعَالٰی وَ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

(۲) قرآن شریف کا حفظ خصائص قرآن سے ہے دوسری کسی کتاب آسمانی کا حفظ کیا جانا ثابت نہیں ہے قال تعالی وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

(۳) قرآن کو چھونے اور ہاتھ لگانے کے لئے وضو فرض ہے اور دوسری کتابوں کو ہاتھ لگانے کے لئے وضو فرض نہیں۔ قال تعالی لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ نہ چھوویں اس کو مگر پاک لوگ۔

(۴) قرآن کا انکار کفر ہے اور کسی کتاب کا انکار کفر نہیں قال تعالے۔ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ۔ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا

کُلُّ خَتَّارٍ کَفُورٍ۔ نہیں انکار کرتے ہمارے آیتوں کو مگر کافر لوگ اور
نہیں انکار کرتے ہماری آیتوں کو مگر جھوٹے ناشکر۔

قرآن کو پڑہنے کے لیے اول اعوذ پڑھنا ضرور ہے اور کتابون کے پڑہنے
کے واسطے اعوذ پڑھنا ضرور نہیں رد المحتار حاشیہ در المختار میں لکھا ہے کہ
اور کتابوں کے واسطے اعوذ نہ پڑہے قَالَ تَعَالٰی فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ جب پڑہے تو قرآن تو پناہ لے
اللہ کے مردود شیطان سے۔

جب قرآن شریف پڑھا جائے تو حاضرین پر اوس قرآن کو سننا اور
اس کے سننے کے واسطے خاموش رہنا فرض ہے اور تسبیح تہلیل تحمید وغیرہ
کے واسطے یہ ادب نہیں قَالَ تَعَالٰی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا
لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ جب پڑھا جاوے قرآن خوب اچھی
طرح سنو اور اس کے سننے کے واسطے خاموش رہو بیشک تم پر رحم ہوگا۔

نماز میں قرآن پڑھنا فرض ہے برخلاف اور تسبیح وغیرہ کے کہ وہ فرض
نہیں واجب و سنت و مستحب ہیں قال تعالیٰ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ پڑھو جو تم کو میسر ہو قرآن سے اور نماز اچھی طرح
ادا کرو۔

قرآن نماز میں پکار کر پڑھا جاتا ہے اور کوئی دعا پکار کر نہیں پڑھی جاتی
قَالَ تَعَالٰی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ
ذٰلِكَ سَبِیْلًا۔

خاتمہ

اس میں قرآن شریف کی تقسیم ہے

قرآن شریف کے سات منزل ہیں ان کی رمز فمی بشوق۔
(ف) فاتحہ (م) مائدہ (ی) یونس (ب) بنی اسرائیل (ش) شعرا (و) والصفت (ق) ق۔
قرآن کے ایک سو چودہ سورتیں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے نام بنام مقرر ہیں۔
قرآن کے سورتوں کے چار قسم ہیں۔ اوّل طوال سورۃ البقر سے سورہ یونس تک یعنی دراز بڑے بڑے سورتیں۔
دوسری قسم مئین سورۂ یونس سے سورۂ شعرا تک سو سو آیت کی ہیں۔
تیسری قسم مثانی سورۂ شعرا سے سورۂ حجرات تک ان سورتوں میں قصص تکرار دھرائے ہوئے ہیں دوبارہ آئے ہیں۔
چوتھی قسم مفصلات سورۂ حجرات سے سورہ والناس تک اس میں بسم اللہ کا فصل زیادہ ہے اور ان میں فواصل آیات زیادہ نزدیک ہیں اسلئے ان کو مفصلات کہتے ہیں لیکن جب آیات لا پر وقف وفصل نہ کریں یہ وجہ تسمیہ صحیح نہ ہوگی۔
مفصل کے تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم طوال مفصل حجرات سے بروج تک

ان کو صبح اور ظہر کی نماز میں پڑھنا مستحب ہے۔ دوسری قسم اوساط مفصل بروج سے لم یکن تک ان کو عصر و عشا میں پڑھنا مستحب ہے۔ تیسری قسم قصار مفصل لم یکن کے بعد سورۃ الناس تک ان کو مغرب کی نماز میں پڑھنا مستحب ہے۔

سُوْرَۃُ الفاتحہ اس سورت کے کئی نام ہیں اُمُّ الْقُرْآنْ قرآن کی ماں اَمّ اَلْکِتَابِ کتاب کی ماں سَبْعُ الْمَثَانِیْ سات آیتیں دہرائے ہوئے اَلْوَافِیَۃْ مطلب کو پورا کرنیوالی اَلشَّافِیَۃْ بیماری سے شفا بخشنے والی اَلْکَافِیَۃْ ہر کام کے لئے کفایت کرنیوالی اَلْاَسَاس مطلبوں کی جڑ سُوْرَۃُ الْکَنْز خزانہ کی سورت سورۃ الحمد خداتعالیٰ کی تعریف کی سورت سُوْرَۃُ الشُّکْرِ شکر ادا کرنے کی سورت سُوْرَۃُ الدُّعَاءِ دعا مانگنے کی سورت تَعْلِیْمُ الْمَسْئَلَۃ مانگنے کا طریقہ سکھانیوالی سورت سُوْرَۃُ الصَّلٰوۃ ہر نماز میں پڑھی جانیوالی سورت سُوْرَۃُ الشِّفَاءِ تندرستی بخشنے والی سورت سُوْرَۃُ الرُّقْیَۃ منتر اسم پڑھنے کی سورت اَلْقُرْآنُ الْعَظِیْم بزرگ قرآن سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اس سورت کے کئی نام ہیں سُوْرَۃُ التَّفْرِیْد۔ سُوْرَۃُ التَّجْرِیْد سُوْرَۃُ التَّوْحِیْد۔ سُوْرَۃُ النَّجَاۃ سُوْرَۃُ الْوِلَایَۃ سُوْرَۃُ النِّسْبَۃ۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا نسب پوچھے سو جواب ہے سُوْرَۃُ الْمَعْرِفَۃ سُوْرَۃُ الْمُعَوِّذَۃ سُوْرَۃُ الْمُقَشْقِشَۃ۔ بیماری سے نجات دینے والی سُوْرَۃُ الصَّمَدِ سُوْرَۃُ الْاَسَاس سُوْرَۃُ الْمَانِعَہ۔ سُوْرَۃُ الْمَحْضَرَۃ فرشتے جس کے سننے کو حاضر ہوتے ہیں سُوْرَۃُ الْمُنَفِّرَۃ۔ شیطان جس سے بھاگتا ہے۔

سُوْرَۃُ الْبَرَاءَۃِ سُوْرَۃُ الْمُذَکِّرَہْ سُوْرَۃُ النُّوْر
سُوْرَۃُ الْاَمَانِ سُوْرَۃُ الْجَمَالَ اللہ تعالیٰ کا جمال بیان کرنیوالی
سورت وہ (لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا
اَحَدٌ) ہے سُوْرَۃُ التَّوْبَہْ کا نام سُوْرَۃُ الْبَرَاءَۃْ بھی ہے،
سُوْرَۃُ السَّجْدَہْ سُوْرَۃُ آلٓمّٓ السجدہ سُوْرَۃُ فُصِّلَتْ ۔
سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَہ۔ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنْ ۔ سُوْرَۃُ
الْغَافِرِ سُوْرَۃُ الطَّوْلِ سُوْرَۃُ الْغَافِرِ سُوْرَۃُ الْمَلَائِکَۃِ
سُوْرَۃُ الدَّھْرِ سُوْرَۃُ الْاِنْسَانَ سُوْرَۃُ اللَّھَبْ
سُوْرَۃُ الْمَسَد سُوْرَۃُ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن
سُوَر ذوات الراء ستۃ ۔ سورۃ یونس ۔ سورۃ ھود
سورۃ یوسف ۔ سورۃ الرعد ۔ سورۃ ابراھیم
سورۃ الحجر ۔ سور سبحات سبعہ ۔ سورۃ بنی اسرائیل
سورۃ الحدید ۔ سورۃ الحشر ۔ سورۃ الصف ۔
سورۃ الجمعہ ۔ سورۃ التغابن ۔ سورۃ الاعلیٰ
سور طواسین ثلثہ ۔ سورۃ الشعرا سورۃ النمل ۔
سورۃ القصص سور حوامیم سبعہ ۔ سورۃ المومن
سورۃ السجدہ ۔ سورۃ الشوریٰ ۔ سورۃ الزخرف
سورۃ الدخان ۔ سورۃ الجاثیہ ۔ سورۃ الاحقاف
سور قلاقل خمسہ ۔ سورۃ الجن ۔ سورۃ الکافرون
سورۃ الاخلاص ۔ سورۃ الفلق ۔ سورۃ الناس ۔

آیت قرآن کہ خوب و دلکش است شش ہزار و ششصد و شصت و شش ست

یکہزارش وعدہ دیک در وعید — یکہزارش امر و یک نہی شدید
یکہزار او مثال و اعتبار — یکہزارش قصہہائے بے شمار
پانصد بحث حلال ست وحرام — صد ازان تسبیح دان در صبح وشام
شصت وشش زانست منسوخ از حساب — در عمل نہ در قرارت نہ کتاب
یکصد وچارست سورت دان ازان — چاردہ سجدہ دگر دہ وقف دان
لفظ اللہ در کتاب کردگار — دو ہزار و پانصد ہشتاد وچار

آیت الکرسی۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۔ آیت المداینہ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ الخ آیت القطب ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُم... آیت المواریث یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ ۔ آیت المحارم۔ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھٰتُکُمْ الخ آیت القتال فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْھُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ الخ آیت المصارف اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ الخ آیت السیف یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ الخ سورۃ التوبہ رکوع ۱۰۔ اَوَّلُ آیَۃٍ نَزَلَتْ فِی الْجِھَادِ (اُذِنَ لِلَّذِیْنَ) آیت الحجاب۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ الخ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ۔ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ۔ آیت جلالین وَاِذَا جَآءَتْھُمْ اٰیَۃٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ جلالہ وکلمۃ اللہ جو تفخیم سے پڑھا جاوے۔ روایت میں ہے کہ جلالین کے درمیان دعا مستجاب ہوتی ہے۔ قرآن کے پانچسو ستاون ۵۵۷ رکوع ہیں انکو علما معقول

علیکم ساری آیت میں دونوں طرف ان شین ۲۹ حروف ہیں...

طور سے مقرر کئے ہیں تا نماز میں رکوع کرنے کے لئے مطلب جدا جدا ہو
بے علم لوگوں کو آسان ہو حتی الامکان مضمون و مطلب جدا ہونیکے آیت پر
رکوع مقرر کئے ہیں۔ جیسے مسافر کے واسطے منزلیں مقرر ہیں۔
قرآن کے تیس جزو کئے ہیں خدا جانے یہ تقسیم کس نے کی ہے اور یہ تقسیم کس جہت سے
معقول ہے اس کی تحقیق چوتھے باب میں فصل الجیم میں جزو کی لغت میں بہ تفصیل
تمام مذکور ہے۔ من اراد الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ۔
سلام سبعہ۔ سلام قولا من رب الرحیم۔ سلام علی نوح فی العلمین
سلام علی ابراھیم سلام علی الیاسین۔ سلام علی موسیٰ وھٰرون
سلام طبتم فادخلوھا خالدین سلام ھی حتی مطلع الفجر۔
یٰسٓ۔ میں سات مبین ہیں وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ
وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ اِنْ
اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۔
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ
اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝۔
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تم الکتاب بعون الملک الوہاب

تاریخ ۵ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ

طبع اول ایکہزار نسخہ